جلد اول

خطبات

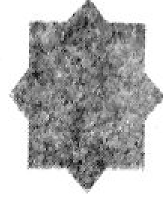
قاری بنیامین عابد



خطیبِ دلنشین
قاری محمد بنیامین عابد

جمع و ترتیب
حافظ محمد ربانی

مکتبہ ربانیہ



خطبات
قاری محمد بنیامین عابد

جلد اول

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

فہرست مضامین



اسلام میں بھائی چارہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o﴾ (الحجرات:10)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ رب العزت کا نہایت فضل وکرم ہے اس کی توفیق خاص سے آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم سب کا اس مقام پر جمع ہونا اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

مسلمان دنیا کے کسی کونے میں بھی رہنے والا ہو مومن اور مسلمان کی سب سے بڑی پہچان اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں بیان فرمائی ہے وہ پہچان وہ علامت وہ نشانی یہ ہے کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کا بھائی بھائی ہوتا ہے۔

اور جس قوم کے لوگ اپنی پہچان کھو دیں وہ ترقی نہیں کیا کرتے مسلمانوں کی یہ پہچان ہے کہ مسلم جہاں بھی ہوگا ایک مسلمان پاکستان میں ہے دوسرا ساوتھ افریقہ میں ان دونوں میں تعلق سب سے گہرا یہ ہے کہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج ہم یہ علامت کھو بیٹھے ہیں۔

حدیث یہ بتاتی ہے دنیا کے ایک کونے پر ایک مسلمان ہو اور دوسرے کونے پر دوسرا

مسلمان ہو دونوں آپس میں بھائی ہیں۔ ہماری حالت یہ ہے کہ یہ گھر تمہارا اور یہ گھر میرا ہے تم میرے دشمن میں تمہارا دشمن دیوار ایک ہے محلہ ایک ہے گلی ایک ہے بلکہ دیوار کی بات کیا کرنی ہے پانچ وقت ایسا وقت آتا ہے کہ پاؤں سے پاؤں جوڑ کر نماز بھی پڑھنی ہے لیکن پھر بھی ہم ایک دوسرے کے دشمن ہوا کرتے ہیں۔

پتہ نہیں ہمارا دل کیوں اس طرح کا ہے کہ ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ:4)

''تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ ہی سے مانگتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں منہ سنبھال کر بات کرو جس کے ساتھ کھڑے ہو اُسے بھائی ماننے کو تیار نہیں تو مجھے رب کیسے مانو گے؟ میں کہتا ہوں تمہارے ساتھ کھڑا ہونے والا تمہارا بھائی ہے تم کہتے ہو ناں ناں یہ میرا بھائی نہیں ہوسکتا۔ یہ میرے حسد اور بغض کا نشانہ ہے۔

حضرات ذی وقار جو قوم اپنی تہذیب اور علامت کھو بیٹھے وہ کیسے ترقی کرسکتی ہے اس قوم پر ترقی کی توقع کرنا بھی فضول ہے قوم وہ ترقی کرتی ہے جو ایک دوسرے سے لین دین کرنے والی ہو۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾

تقویٰ اور اللہ سے ڈرنے کا معاملہ ہو تو ایک دوسرے سے تعاون کرنے والا ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اسلامی بھائی چارہ ایسا موضوع ہے ایسا عمل ہے حضرات ذی وقار ملک پاکستان کی تو بڑی دور کی بات ہے اگر اس شہر میں اسلامی بھائی چارہ قائم کرلیں تو ہمارے بہت سے اختلافات ختم ہو جائیں۔ لیکن افسوس ہے پوری دنیا پر اسلامی بھائی چارہ پیدا کرنا تو دور کی بات ہے ایک نماز میں ایک جماعت میں کھڑے مقتدی میں اسلامی بھائی چارہ پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

ہم ایک دوسرے سے اتنا دور ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے دلوں سے کینہ، بغض

اور حسد، عداوت اور نفرت نکال کر ایک دوسرے سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے اس غرض سے موضوع کا انتخاب کیا ہے کہ اسلامی بھائی چارہ بیان کیا جائے۔

بھائیوں میں نے اخوت و رواداری کا سماں پیدا کیا ہے کہ اسلامی بھائی چارہ بیان کرنا میرا حق ہے میں منبر پر کھڑا تمہارا خادم اور نوکر ہوں میں اللہ تعالیٰ کی لگائی ہوئی ڈیوٹی پوری کر رہا ہوں اس ڈیوٹی میں یہ بات شامل ہے کہ میں تمہیں بتاؤں بھائی بھائی کیسے بنا جاتا ہے میں بیان کروں گا میں ذکر کروں گا تم بھی عمل کرو میں بھی عمل کروں گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ کے سینہ پاک پر نازل ہونے والا قرآن بیان کر رہا ہے۔فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ٥﴾ (الحجرات:10)

چھبیسواں پارہ سورۃ الحجرات میں میرا پروردگار فرما رہا ہے فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ٥﴾ (الحجرات:10)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔حضرات ذی وقار غور کرنا میرا پروردگار کیا اعلان کر رہا ہے فرمایا: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فرمایا مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔اللّٰہ اکبر نعرہ تو سب کو لگانا آتا ہے۔

کشمیر سے ہمارا رشتہ کیا؟

لا الہ الا اللہ

یہ تو نعرہ ہر کوئی لگا لیتا ہے لیکن اس نعرہ پر پورا کوئی کوئی اترتا ہے۔زبان سے بھائی بھائی کہہ دینا بہت آسان ہے لیکن میرے بھائی اخوت ورواداری پیدا کرنا اپنے سینے سے نفرت، بغض اور عداوت نکالنا بہت مشکل ہے۔اتنی دیر تک انسان بھائی بھائی نہیں بن سکتا جب تک

بندہ دل سے نفرت نہ نکال دے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ کا قرآن واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے فرمایا: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں پھر فرمایا ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ اگر تم میں دو بندے لڑ پڑیں تو صلح کروا دیا کرو ہم کہتے ہیں نہیں لڑنے دو چوک میں دو بندوں کی لڑائی ہو جائے تم کہتے ہیں چھوڑ دو دوست انہیں شوق پورا کر لینے دو یہاں اگر تمہارا باپ لڑے تو تم اس طرح کیوں نہیں کہتے ؟ یہاں تمہارا بھائی یا بیٹا لڑے پھر تم کیوں نہیں کہتے کہ شوق پورا کر لینے دو۔ کیا تمہارے بھائی تک تمہارا اسلام محدود ہے کیا تم پیٹ کے پوجاری بن گئے ہو؟ کیا تم اتنے خودغرض ہو گئے ہو۔

تمہارا بھائی لڑائی کرے تو تم چھڑانے جاؤ کوئی مسلمان لڑے تو تم کہو شاباش لڑو۔ پتہ چلا یا جائے کون طاقتور ہے اور کون کمزور؟ اللہ اکبر اللہ رب کعبہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ یہ تمہاری گندی عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اللہ یہ نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ دو بھائیوں میں لڑائی ہو جائے تو انہیں ملانے کی کوشش کیا کرو۔

اللہ اکبر اللہ مل جایا کرو اپنے دلوں سے بات نکال دیا کرو اگر کوئی بات ہو جائے تو بھائی کے منہ پر اعتراف کر دیا کرو تا کہ دلوں سے نفرت نکل جائے۔ اور منافقت کا قلع قمع ہو جائے اللہ اکبر اللہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ آگے فرمایا: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ﴾ فرمایا اللہ سے ڈر جاؤ اپنے دل میں نفرت نہ رکھو دل میں ڈر رکھو سینے میں حسد نہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو دل میں کینہ، بغض، عداوت نہ رکھو اپنے سینے کو جلاؤ نہ بلکہ اپنے سینے میں اللہ کے ڈر کی رحمت رکھو۔ یہ سب کیوں کرنا ہے۔ فرمایا: ﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ فرمایا تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ تا کہ تم اللہ کی رحمت کے حق دار بن جاؤ۔

حضرات ذی وقار چھبیسواں پارہ سورۃ الحجرات کی اس آیت کے مطابق مجھے کہنا پڑے گا کہ جو بندہ اپنے سینے میں بغض رکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوا کرتی جو بندہ دل میں حسد رکھتا ہے جو دل میں غرور اور تکبر رکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس بندے پر ہوتی ہے جو اپنے سینے سے حسد اور بغض نکال کر

اپنے بھائی سے پیار کرنے لگے۔

اللہ اس بندے پر اپنی رحمت کر دیتا ہےاللّٰہ اکبر اللّٰہ ! فرمایا بھائی بھائی بن جاؤ اخوت کو فروغ دینے والے بن جاؤ محبت و پیار کرنے والے بن جاؤ۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

''توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: مسلمان کی مثال ایسے ہے فرمایا مَثَلُ الْجَسَدِ جیسے بندے کا پورا جسم ہوتا ہے: کَجِسْمٍ وَاحِدٍ کَنَفْسٍ وَاحِدٍ فرمایا بندے کا پورا جسم ہے یہ بندے کی پانچ انگلیاں ہیں پانچوں انگلیوں سے آخری انگلی پر تکلیف ہو رہی ہے چوٹ ایک انگلی پر لگی ہے لیکن درد پورے جسم میں ہو رہی ہے انسان کا پورا جسم تڑپ رہا ہے انسان کے پورے جسم میں اس تکلیف کا اثر ہو رہا ہے۔ فرمایا مسلمان کی مثال بھی اس جسم کی طرح ہے ایک مسلمان کو دُکھ لگے تو پورے مسلمانوں کو، پوری امت کے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔''

ایک عزت پر ڈاکہ ڈالا جائے پوری امت کے مسلمانوں کی غیرت جاگ جانی چاہیے ایک ڈاکٹر عافیہ صدیقی پر ظلم ہو پورے پاکستان میں ہل چل مچ جانی چاہیے ایک جگہ پر مسلمانوں پر ظلم کیا جائے مسلمان کا حق نہیں بنتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

کشمیر میں رہنے والا مسلمان ہر روز لاشیں دیکھے اور پاکستان میں رہنے والا مسلمان ہر روز کنجریاں دیکھے مسلمان کی غیرت گوارا نہیں کر سکتی فلسطین میں رہنے والا مسلمان ہر روز اپنی بہنوں کی عزتیں لوٹتے دیکھے اور پاکستان کا بے غیرت جوان سارا دن کنجریاں ناچتے دیکھے اس سے بہتر ہے کہ تم ڈوب کر مر جاؤ۔ تاکہ تم خود کو مسلمان نہ کہلواؤ۔

تم کہاں کے مسلمان ہو ٹکے کے بھوکے، معدے کا مریض، گندا، پیٹ کا پوجاری تم کہاں کے مسلمان ہو؟ تم نے فلسطین کے مسلمانوں کی مدد کہاں کرنی ہے تم تو اپنے گھر سے ہمدردی اور اس کی مدد کرنے والے نہیں ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

ہم نام کے مسلمان ہیں ہم میں مسلمانی کوئی نہیں ہے۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو قابل میں

تو ہندوستان کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

حضرات ذی وقار محبت اور اخوت اس چیز کا نام ہے ایک مسلمان کو دُکھ آئے۔ ایک مسلمان کی بیٹی کے سر سے چادر اُترے تو پوری امت مسلمہ میں ہلچل مچ جائے۔ اللّٰـہ اکبر اللہ۔ حضرات ذی وقار توجہ کرنا۔

میرے آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: مسلم شریف کی روایت ہے میرے محبوب فرماتے ہیں:

((لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُوْمِنُوْا وَلَا تُوْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا .))

(بخاری)

فرمایا: ''تم میں سے کوئی بندہ تب تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ مومن نہ بن جائے۔''

اور فرمایا تب تک کوئی بندہ مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے والا نہ بن جائے جب تک وہ دوسروں کے دُکھ بانٹنے والا نہ بن جائے ایک دوسرے کی مشکل میں تعاون کرنے والا نہ بن جائے اللہ اکبر اللہ۔ وہ مسلمان ہوتا ہے۔

موطا امام مالک کی روایت ہے۔ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

((تَصَافَحُوْا۔ تَصَافَحُوْا .))

فرمایا ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو مصافحہ کرنے سے جب تم ایک دوسرے سے مصافحہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا کینہ اور بغض دور کردے گا اور فرمایا وَتَحَادُوْا ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ پیش کیا کرو۔ جب تک دوسرے کو ہدیہ پیش کیا کرو گے تو اللہ تمہارے اندر سے نفرت ختم کرے گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

اپنے گریبان میں نظر دوڑاؤ تم کس کس سے مصافحہ کرتے ہو تمہارے دماغ سے یہ غرور نہیں جاتا کہ میں گاڑی پر سوار ہوں اور یہ سائیکل پر اب میں اسے مصافحہ کروں تو میری

بے عزتی ہو گی۔ میں بڑا چوہدری اور نواب ہوں یہ جٹ چھوٹا سا بندہ ہے۔ غریب سا ہے اسے میں اتر کر سلام کروں گا تمہارے دل سے یہ غرور ہی نہیں جاتا اور اگر تمہیں مجبوراً کسی سے مصافحہ کرنا پڑے تو ہاتھ تو مل جاتے ہیں۔ لیکن دل نہیں ملتے۔ ہاتھ سے ہاتھ مل گیا ہے لیکن تمہارا دل اس کے دل سے ہزاروں میل دور ہے۔ کیسی محبت ہے اور کیسا مصافحہ ہے؟

میرے بھائی مجھے ایک بات تو بتاؤ دوست کسی سے سلام لینے سے تمہارا کچھ بگڑ تو نہیں جائے گا۔ **اللّٰہ اکبر اللہ** کیا غریب کی عزت نہیں ہوتی؟ کیا وہ ماں کے پیٹ سے جنم نہیں لیتا؟ کیا جب غریب مرتا ہے تو اسے قبر سے جگہ نہیں ملتی جو تمہیں ملتی ہے۔ کیا غریب مرے تو اسے کفن نہیں پہنایا جاتا ہے۔ نہیں نہیں میرے بھائی میں تو محبت کا پیغام دے رہا ہوں اپنے دل میں کینہ نہ رکھا کرو میرے آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا:

مدینہ منورہ میں آتے ساتھ میرے نبی ﷺ نے درس میں کیا فرمایا: فرمایا

((اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ .))

سلام کو عام کرو۔ **السلام علیکم السلام علیکم، السلام علیکم** کوئی ملے اُسے سلام کہا کرو۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آج میں تم لوگوں کو وہ بات بتاؤں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ جی محبوب جی بتائیں فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ بات پسند ہے جو جانتا ہے اُسے بھی سلام کہا کرو اور جو نہیں جانتا اُسے بھی سلام کہا کرو جو جانتا ہے اُسے سلام کہو گے تو محبت بڑھ جائے گی اور جو نہیں جانتا اسے سلام کہو گے تو محبت پیدا ہو گی۔

اخوت ورواداری کا سبق میرے نبی ﷺ نے دیا نعرے تو بہت لگاتے ہو میرے نبی کے لیکن تمہارے سینے سے بغض کیوں نہیں جاتا؟ اخوت ورواداری اسلامی بھائی چارہ کس چیز کا نام ہے؟ فرمایا سلام کو عام کرو۔ اور ایک دوسرے کو تحفے پیش کیا کرو۔ سب سے پیارا تحفہ خوشبو کا تحفہ ہوا کرتا ہے میرے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے دنیا پر سب سے پیاری چیز خوشبو لگتی ہے میرے آقا کو پسند ہے کیا تم نے کسی کو خوشبو کا تحفہ دیا ہے؟ کیا کسی کو تم نے ہنس کر سلام کہا ہے **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**۔

آؤ اپنے دل سے نفرت نکال دو اور بھائی بھائی بن جاؤ۔ آج اخوت و رواداری کا سبق فقیر سے لے لو۔ اللہ اکبر اللہ۔ میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:
ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ .))

جب بھی تم اپنے بھائی سے ہنس کر مصافحہ کرو گے تو اللہ اسے بھی صدقہ لکھ دے گا اللہ اکبر اللہ۔

ہنس کر کسی سے سلام لینے سے کسی کا کچھ بگڑ نہیں جاتا۔ مسکرا کر بندہ کسی سے سلام لے تو کچھ خراب نہیں ہو جاتا۔ انسان مسکرا کر بات کرے تو کچھ خرچ نہیں آتا تو پھر تم ہنس کر کیوں نہیں بولتے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے جب بھی نبی سے مصافحہ کیا ہے آپ کو مسکراتے دیکھا ہے میرے نبی کے چہرہ پر کبھی غصہ نہیں آیا حتیٰ کہ وہ وقت بھی یاد ہے جب میرے نبی جا رہے تھے ایک بندے نے پیچھے سے پکڑ کر چادر کو اتنے زور سے کھینچا میرے آقا علیہ السلام کی اس جگہ پر نشان پڑ گیا۔ میرے نبی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا ہے تو مسکرا کر دیکھا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بتاؤ اللہ کے بندے تمہیں کیا کام ہے؟ آگے سے وہ کہتا ہے اے محمد ﷺ مجھے غلہ دو میرے بچے بھوکے مر رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام نے کہا جاؤ اسے اناج لا کر دے دو۔

میرے نبی مسکرا کر بولے ہیں اور تمہارے ماتھے کے بل نہیں جاتے۔ تمہارا نبی دشمنوں سے بھی پیار سے بات کرے اور تمہارے تیور ہی درست نہیں ہوتے۔ کیا تمہاری عظمت ان سے زیادہ ہے؟ معاذ اللہ۔ اللہ اکبر اللہ۔

حسد اور بغض کو نکال کر بھائی بھائی بن جاؤ رواداری اور محبت کا سبق سیکھو اللہ اکبر اللہ۔ دل میں پیار اور محبت پیدا کرو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ .))

''فرمایا جب تم اپنے بھائی سے مسکرا کر ملو گے اللہ تمہارا صدقہ لکھ دے گا۔''

((وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَكَ صَدَقَةٌ .))

فرمایا کوئی تمہارا بھائی گانے سن رہا ہو کوئی قبر پر سجدہ کر رہا ہو کوئی تمہارا بھائی شرک کر رہا ہو اسے جا کر کہو بھائی ایسے نہ کرو اللہ کے نبی نے منع کیا ہے اللہ یہ بھی تمہارا صدقہ لکھ دے گا۔ گناہ سے باز آئے یا نہ آئے تمہارا صدقہ پکا ہو جائے گا۔ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((اِرْشَادُكَ الرَّجُلِ فِيْ اَرْضِ الضَّالِ لَكَ صَدَقَةٌ .))

فرمایا: ''کوئی آدمی راستے میں کھڑا ہے اُسے راستہ کا پتہ نہیں کدھر جانا ہے وہ تم سے پوچھے اگر تم اُسے سیدھا راستہ بھی بتا دو گے تو اللہ تمہارا صدقہ لکھ دے گا۔''

راستہ بتانے سے تم میں کمی تو نہیں آتی راستہ بتانے میں تمہارا خرچ تو نہیں آتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میں قربان جاؤں اللہ کی قسم ہمارا طور طریقہ کتنا عجیب ہے ہم تو ہر کام غلط کرتے ہیں تب ہی تو ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوتی بھائی اگر چاہتے ہو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو تو دل میں سے بغض نکال کر اخوت و رواداری کو پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جائے گی۔

پچھلے دنوں 7,5 ماہ کی بات ہے ہارون آباد سے آگے جائیں تو مروت کا علاقہ آتا ہے۔ بڑا بیک ورڈ علاقہ ہے۔ تقریر کے لیے جانے کا اتفاق ہوا ہم راستہ بھول گئے ہم نے ایک بندے سے راستہ پوچھا اس نے بتا دیا۔ جہاں جانا تھا وہاں سے فون آیا ہم نے کہا ہم نے فلاں گاؤں سے راستہ پوچھا ہے۔ اس نے کہا کوئی اچھا بندہ ہو گا جو کچھ نہیں کہا ورنہ جو وہاں کے لوگ ہیں مسافروں کو وہ راستہ بتاتے ہیں جہاں آگے ان کے بندے کھڑے ہوتے ہیں ادھر سے راستہ بتا کر کہتے ہیں آ رہے ہیں پکڑ لینا۔

جانوروں والا کام ہے۔ ٹکے کی خاطر کسی مسلمان سے اتنا بڑا دھوکہ کرنا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ تمہاری غیرت کا جنازہ کیوں نکل گیا ہے؟ توجہ کرنا مروت کا یہ حال ہے لیکن ہمارے علاقہ میں ایسا کچھ بڑا ہو گا۔ اللہ خیر کرے۔

حضرات ذی وقار توجہ کرنا وہ قوم کا دشمن ہے چاہے میرے گھر ہو یا تمہارے گھر ہو جو

لوگوں کی دولت لوٹتا ہے چاہے کرسی پر بیٹھا ہو یا مسجد کی صفوں پر بیٹھا ہو چاہے قبہ اور جبہ رکھ کر بیٹھا ہو جو عوام کا پیسہ لوٹ کر کھاتا ہے نہ تمہارا ہو سکتا ہے نہ میرا ہو سکتا ہے وہ کہاں کا انصاف پسند ہے جسے اپنے پیٹ سے غرض ہے اسے تو معدے کا مریض کہنا چاہیے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

حضرات ذی وقار توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا کسی بھکے ہوئے بندے کو راستہ بتانا وہ بھی اللہ تمہارا صدقہ لکھ دے گا اور فرمایا جس بندے کو آنکھوں سے کم نظر آتا ہے وہ راستہ کراس کرنے سے کھڑا ہے اس کے بازو سے پکڑ کر راستہ کراس کروا دو گے تو اللہ وہ بھی صدقہ لکھ دے گا۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اگر تم راستے سے گزر رہے ہو کوئی کانٹا نظر آئے اس کانٹے کو پکڑ کر ایک طرف کرو گے تو اللہ وہ بھی تمہارا صدقہ لکھ دے گا۔ حتیٰ کہ یہاں تک میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں تم پانی پی رہے ہو تمہارے پاس آدھا گلاس پانی ہے تمہارا بھائی آ گیا تم آدھا پانی اُسے پلا دو اللہ وہ بھی تمہارا صدقہ لکھ دے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میں قربان جاؤں میرے آقا علیہ السلام نے نفرت کے سارے راستے ہی بند کر دیئے ہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام نے عداوت کا ہر راستہ بند کر دیا ہے عداوتیں تب آتی ہیں جب بندہ میرے نبی کی بتائی ہوئی باتوں سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

عداوت پیدا نہ کرو محبت پیدا کرو اپنے دل میں توجہ کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا ابن ماجہ میں یہ روایت موجود ہے اسناد کے لحاظ سے صحیح روایت ہے میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ .))

اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

((وَتَبَوَّءْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا .)) (ترمذی:2008)

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب کوئی بندہ گھر سے نکل جائے اُسے پتہ چلے فلاں میرا

دوست بے چارہ بیمار ہے چارپائی پر پڑا ہے یہ کہتا ہے چلو جاتا جاتا میں اس بے چارے کا پتہ کرلوں۔اس کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے کہتا ہے۔

((لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ .))

بھائی غصہ اور دکھ نہ کرنا اس بیماری کی وجہ سے اللہ تمہیں معاف کر دے گا۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آسمانوں پر فرشتہ اعلان کرنے لگ جاتا ہے واہ او خوش نصیب تمہاری عظمت کتنی بلند ہے تم نے جاتے جاتے جنت میں محل بنا لیا ہے۔ راستے میں جاتے جاتے بھی محل بنا لیا ہے اللہ اکبر اللہ۔

تم نے کبھی کسی کی تیمار داری کی ہے تم نے کبھی کسی کے پاس جا کر عیادت کی ہے؟ تمہیں تو یہ سبق دیا گیا ہے کہ بیمار کے پاس جاؤ گے تو اس کے جراثیم تمہیں لگ جائیں گے اس کی بیماری تجھ میں آجائے گی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی اس کو ہوتی ہے جس پر اللہ کی طرف سے ہو دوسرے کو نہیں لگا کرتی یہ تو نفرت پھیلا دی گئی ہے پتہ نہیں کس نے تمہیں یہ سبق سکھا دیا ہے۔

بھول جاؤ اس طرح کی باتیں محبت پیدا کرو اور اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کیا کرو۔

ایک اور حدیث سنو ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے راوی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا .))

فرمایا جب کوئی مسلمان بندے کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ بیمار پڑا ہو تو اس کی عیادت کو جاتا ہے اللہ اکبر اللہ میرے محبوب علیہ السلام نے کیا فرمایا

((يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ .))

فرمایا اگر یہ صبح کو جاتا ہے اس کی عیادت کر کے اپنے کام میں لگ جاتا ہے تو صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

صحیح روایت ہے فرمایا اگر صبح کے ٹائم جائے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے

ہیں۔ اگر شام کو جائے تو شام سے صبح تک ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ مجھے بتاؤ کسی مریض کی عیادت کرنے سے تمہارے کتنے پیسے لگ جاتے ہیں؟ تمہاری کتنی عزت میں فرق آتا ہے؟ کسی کے دروازے پر جانے سے بتاؤ بھائی تمہارا کتنا نقصان ہو جاتا ہے۔ لیکن بھائی تم تو عداوت پر تلے ہوئے ہو۔

تمہارا دل کرتا ہے جس کی بات ہاتھ میں آ جائے اُسے اتنا بدنام کرو کہ بیچارا زمین میں غرق ہو جائے لیکن بھائی کان کھول کر سنو میرے پروردگار کا فیصلہ:

((اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ .))

جسے میرا رب عزت دینا چاہے پورا زمانہ اس کی بے عزتی پر تل جائے کائنات کا رب اُسے عزت دیتا ہے۔ اور جسے میرا مالک ذلیل کرنا چاہے پوری دنیا اسے عزت دینا چاہے تو نہیں دے سکتی تمہارے پروپیگنڈہ کرنے سے کسی کا کچھ نہیں بگڑ سکتا میرے بھائی دل صاف کرو نکال دو دل سے بغض نکال دو، فقیر ہاتھ باندھ کر گزارش کر رہا ہے نہیں سمجھ آئی ذرا آگے چلو میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ حدیث قدسی ہے فرمایا:

((قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ .))

قیامت کا دن ہو گا اللہ کی عدالت لگی ہو گی ایک بندہ آئے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

((اَنَا مَرِضْتُ لَمْ تَعُدْنِیْ .))

میرے بندے مجھے یہ بات تو بتاؤ میں بیمار ہو گیا تھا تم میرا پتہ کرنے نہیں آئے میں بیمار ہو گیا تھا تم نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔

((قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ .))

اللہ میں تمہاری عیادت کیسے کرتا؟ آپ تو رب العالمین ہیں پوری کائنات کے بادشاہ ہو اللہ جی آپ تو سپر پاور ہو آپ تو بیمار نہیں ہو سکتے میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا فلاں بندہ اتنے دن بیمار رہا تم نے اس کا پتہ نہیں کیا تم نے اُسے نہیں پوچھا

تم نے اس کا خیال نہیں کیا۔ دیکھو اللہ کے نزدیک اس بندے کی کتنی قدر ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کا بن جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا اللہ کو اپنے بندے سے اتنا پیار ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا دیکھو کائنات کا رب کتنا غفور رحیم ہے۔

تم دیکھو کتنا تکبر اور بغض رکھنے والے ہو اللہ سے ڈر جاؤ اور اپنے دل کو صاف کرو۔ حسد نکال کر پیار کی فضا پیدا کرو۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔**

حضرات ذی وقار جناب محمد ﷺ نے فرمایا: ایمان کی مٹھاس اس بندے نے چکھ لی جس نے اپنے لیے بھی وہی پسند کیا جو اپنے بھائی کے لیے پسند کیا کیا تم ایسے کرتے ہو؟ نہیں نہیں اپنے بچوں کے لیے تم دودھ خالص پسند کرتے ہو اور دوسرے کے لیے وہ پسند کرتے ہو جس میں 80 فی صد پانی ہو۔ خود تم اچھا پھل فروٹ پسند کرتے ہو جو اچھے سے اچھا ہو اور دوسروں کے لیے تم وہ پسند کرتے ہو جو گندے سے گندا ہو۔ تم مسلمان ہو۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔**

فرمایا:

ایمان کی مٹھاس وہ چھکتا ہے جو غیروں کے لیے وہ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اپنے لیے اچھا پسند کرو اور لوگوں کے لیے گندا پسند کرو خود چاہو گے مجھے عزت مل جائے اور دنیا پر کوئی بندہ میری بات نہ کرے اور لوگوں کے لیے پروپیگنڈا کرتے پھرتے ہو۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔**

آؤ میں تمہیں مومن دکھاؤں آؤ میں تمہیں دکھاؤں بھائی بھائی کون ہوتا ہے توجہ کرنا اگر تمہیں سمجھ میں آ جائے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ** مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ کتاب الفضیہ میں یہ روایت موجود ہے توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

دو مسلمان بندے رشتہ ناطہ صرف اسلام کا ہے۔ ایک نے زمین بیچ دی ہے اور دوسرے نے خرید لی ہے زمین بیچنے والا رقم لے کر گھر چلا گیا یہ بڑی بہادری کی بات ہے آج ہمارے ملک میں زمین بیچنے والا گھر پہنچتا نہیں یا پیسے دے کر جائے گا یا جان دے کر جائے گا ویسے نہیں جا سکتا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں وہ رقم لے کر گھر چلا گیا جس نے خریدی ہے اس

نے زمین میں ہل چلایا۔ کاشتکاری کرنے کا ارادہ ہے جب زمین میں ہل چلایا تو سونے کا بھرا ہوا مٹکا باہر آ گیا اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا اور بڑا پریشان ہے مٹکا اٹھایا اور کندھے پر رکھ لیا، چلتا چلتا اس کے دروازے پر پہنچ گیا جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اللّٰہ اکبر اللّٰہ کہتا ہے دوست اچھا ذمہ دار انسان ہے اتنا خزانہ چھوڑ کر آ گئے ہو یہ پکڑو اپنی دولت اور قبضہ کرلو۔

وہ کہتا ہے کون سی دولت کی بات کر رہے ہو کون سا خزانہ کہتا ہے یہ دیکھو سونے سے بھرا مٹکا یہ تمہاری زمین سے نکلا ہے یہ لو اور اپنے گھر جاؤ وہ کہتا ہے تم بھی بڑے بیانے ہو اب میں نے زمین بیچ دی ہے زمین سے سونا نکلے تو تمہارا اناج نکلے تو بھی تمہارا جاؤ لے جاؤ میں اپنے بچوں کو حرام نہیں کھلا سکتا۔ میں نہیں چاہتا میرے بچوں کے منہ میں ایک لقمہ بھی حرام کا جائے۔ وہ کہتا ہے تم بھی بہت عقل مند ہو میں کیسے لے جاؤں میں نے پیسے زمین کے دیئے ہیں سونے کے نہیں۔

جس چیز کے میں نے پیسے نہیں دیئے اس کا میں حق دار کیسے ہوسکتا ہوں؟ میں نے نہیں لے کر جانا اور بنگلہ کے باسی تمہاری عقل حیران کیوں نہیں ہو رہی؟ جھگڑا کس بات کا ہے؟ سونے کے مٹکے کا آج تمہارا پانچ روپے کے سکے پر ایمان پھر جاتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آج پتہ ہی نہیں چلتا تم نے دودھ میں پانی کیسے ڈالا ہے؟ تمہارے اس ایمان کی وجہ سے تمہیں ڈنڈے مارے جا رہے ہیں میں تو مسلمانوں کی بات کر رہا ہوں۔ وہ کہتا ہے گھر لے جاؤ وہ کہتا ہے میں کیوں لے کر جاؤں تم لے جاؤ۔ وہ کہتا تمہارا ہے وہ کہتا ہے تمہارا ہے آپس میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے ایک تیسرا بندہ آ کر پوچھنے لگا دوستوں کیوں لڑ رہے ہو؟ دیکھو سونے کا مٹکا زمین سے نکلا ہے تم خود بتاؤ میں نے پیسے زمین کے دیئے ہیں سونے کے نہیں یہ کہتا ہے مٹکا تمہارا ہے میں کہتا ہوں میرا نہیں بنتا، وہ کہتا ہے ٹھہرو میری بھی بات سن لو ہاں تم بتاؤ وہ کہتا ہے دیکھو تم سمجھدار ہو میں نے اسے زمین بیچ دی ہے۔

زمین سے اب جو بھی نکلے گا اس کا بنتا ہے میرا نہیں وہ کہتا ہے تم مجھ پر اتفاق کرو تو میں فیصلہ کر دوں۔ وہ کہتا ہے اور کیا چاہیے ہمارا فیصلہ کر دو کہتا ہے تمہارے پاس اولاد ہے یا نہیں

ہاں میرے پاس ایک بیٹا ہے دوسرے سے کہتا ہے تمہارے پاس اولاد ہے یا نہیں۔ کہتا ہاں میرے پاس ایک بیٹی ہے فرمایا دونوں کا آپس میں نکاح کر دو اور سونے کا بھرا مٹکا ان پر خرچ کر دو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

زمین کا سودا کرتے کرتے بھائی بھائی بن گئے۔ آج جب تک تم نے قرض نہیں دیا اس وقت تک وہ تمہارا بھائی ہے اور جس دن تم نے قرض دے دیا اس دن سے دشمن بن گیا جب تک کسی کو مطلب نہیں دیا تب تک بھائی ہو جب مطلب دے دیا اس دن سے دشمن بن گئے۔ تم مسلمان نہیں میں مسلمانوں کی بات کر رہا ہوں جن کا ایمان سونے کے مٹکے سے بھی نہیں پھرتا۔ اللہ نے انہیں بھائی بھائی بھی بنا دیا۔ تمہارا ایمان تو ٹکے ٹکے سے پھر جاتا ہے پچاس ہزار لے کر تم کسی کی عزتوں کو قتل کر آتے ہو۔ لاکھ لے کر تم قرآن پر ہاتھ رکھ کر جھوٹی قسمیں اٹھا لیتے ہو کیسے مسلمان ہو؟ آؤ اپنے اندر غیرت پیدا کرو۔

بخاری شریف کتاب الکفالہ میں یہ روایت موجود ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا ایک بندہ تجارت کا مال خریدنے گیا وہ دور کے علاقہ میں گیا۔ جب وہاں گیا تو دیکھا۔ پیسے کم ہیں اور جو مال ہے وہ مال زیادہ ہے واپس جاؤں اور آؤں تو بڑا وقت لگ جائے گا کیوں نہ جاؤں اور کسی سے ایک ہزار دینار ادھار لے لوں۔ ہزار دینار سے کام چل جائے گا۔ بندہ ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ کوئی نہیں جانتا ایک بندہ مل گیا۔

اسے کہتا ہے دوست مجھے ایک ہزار دینار ادھار دے دو۔ میں تمہیں واپس کر دوں گا وہ کہتا ہے تم کون ہو؟ کہتا ہے میں فلاں علاقہ سے آیا ہوں دوست اصول کی بات ہے تم مجھے جانتے تک نہیں میں تمہیں ہزار دینار دے دیتا ہوں لیکن تم کوئی ضامن لے کر آؤ۔ کوئی بندہ ایسا لے کر آؤ جو ہمیں جانتا ہو وہ ضامن بن جائے تو میں تمہیں ہزار دینار دے دوں۔ وہ کیا کہتا ہے کہتا ہے اس دنیا پر مجھے کوئی نہیں جانتا اگر تم ہو تو میں تمہیں کائنات کے رب کی ضمانت دے دیتا ہوں رب تمہیں بھی جانتا ہے اور مجھے بھی جانتا ہے اس سے بڑا ضامن چاہیے تو بتاؤ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بے گناہ لوگ مار کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں ہمارا کوئی قصور نہیں پھر بھی اسے چھوڑا نہیں جاتا عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا وہ ہوتے بھی بے قصور ہیں لیکن پھر بھی ان پر دفع لگ جاتی ہے۔

دوست کیسا انصاف اور قانون ہے؟ یہ کیا کہہ رہا ہے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ بات آتی ہے اللہ اکبر اللہ کسی بندے نے کوئی چیز چوری کر لی عیسیٰ علیہ السلام نے اسے دیکھ لیا سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے چیز چوری کی ہے وہ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے چوری نہیں کی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں میری آنکھیں غلط ہو سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا واسطہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اللہ اکبر اللہ۔

دوست میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اللہ کو ضامن بنا لیتے ہیں وہ کہتا ہے ٹھیک ہے اگر اللہ کو ضامن بنایا ہے تو مجھے اور کیا چاہیے اللہ کی ضمانت ہو گئی ہزار دینار دے دیا اس نے مال خریدا اور اپنے علاقہ میں واپس چلا گیا۔ وعدے والا دن آ گیا، ہزار دینار تھیلی میں ڈال کر دریا کے کنارے آ گیا کشتی کا انتظار کیا کشتی نہ ملی شام کے قریب وقت ہو گیا، بڑا پریشان ہو گیا اللہ ضمانت بھی آپ کی دی ہے وعدہ بھی آج کا ہے کشتی بھی نہیں آ رہی مالک میرا بھائی کیا سمجھے گا اللہ کی ضمانت دے کر وعدہ خلافی کر گیا ہے اللہ میں کدھر جاؤں؟ بیٹھے بیٹھے سوچ آئی ایک لکڑی پکڑی لکڑی میں سوراخ کیا تھیلی رکھی اور خط رکھا اللہ کے بندے میں صبح کا کھڑا ہوں کوئی بیڑہ نہیں آیا ایک طریقہ میں نے لگایا ہے رقم آ جائے تو ٹھیک نہ آئے تو ایک دو دن تک میں نئی رقم لے کر آ جاؤں گا اس لکڑی کو بند کر کے دریا میں ڈال دیا لکڑی تیر رہی ہے ادھر وہ بندہ انتظار کر رہا ہے شام ہو گئی میرا بھائی نہیں آیا۔

ضامن بھی اللہ کو بنایا ہے جب واپس جانے لگا تو دیکھا ایک لکڑی آ رہی ہے اچانک اللہ کی طرف سے دل میں خیال آیا گھر تو جا رہا ہوں لکڑی جلانے کے کام آئے گی لکڑی کندھے پر رکھ کر گھر چلا گیا۔ جا کر کلہاڑا مارا تو دینار چھن چھن کر کے صحن میں بکھر گئے۔

ساتھ وہ مکتوب نکلا اللہ کے بندے مجھے معاف کر دو آج کا وعدہ تھا میں انتظار کر رہا ہوں لیکن کشتی نہیں آئی یہ میں نے طریقہ لگایا ہے اگر رقم پہنچ جائے تو ٹھیک ہے نہ پہنچے تو پریشان نہ ہونا میں دو دن بعد نئی رقم لے کر آ جاؤں گا۔ دو دن بعد یہ بندہ آ گیا آ کر دروازہ کھٹکھٹایا باہر آیا آتے ساتھ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ کے بندے میں وعدہ پر پورا نہیں اتر سکا مجھے معاف کر دو میں نے بہت کوشش کی لیکن پہنچ نہیں سکا۔ وہ بات کر رہا ہے وہ مسکرا رہا ہے کہتا ہے تم مسکرا کیوں رہے ہو؟ کہتا ہے دوست ساری باتیں چھوڑو مجھے یہ بتاؤ ضمانت کس کی دی تھی کہتا ہے ضمانت تو میں نے رب کی دی تھی کہتا ہے رب کی ضمانت تم نے دی تھی اس رب نے رقم اس دن پہنچا دی تھی۔ جس رب کی ضمانت تم نے دی ہے اس رب نے وعدہ خلافی نہیں ہونے دی۔ یہ دیکھو رقم بھی موجود ہے اور تمہارے ہاتھ کا لکھا مکتوب بھی موجود ہے۔

(بخاری:1427)

یہ کون ہیں؟ یہ مسلمان ہیں یہ ہے اسلامی بھائی چارہ ایک دوسرے کے درد کو سمجھنے والا یہ نہیں کہ دریا کے کنارے کھڑے ہو کر کہا بہت بے غیرت نکلا ہے معاذ اللہ بڑا گندا نکلا ہے شکل سے ہی ایسا لگ رہا تھا پیارے حسن ظن رکھا کرو۔ پتہ نہیں بے چارہ کس مصیبت میں ہو گا۔ تم یہاں بیٹھے گالیاں دے رہے ہو۔ اللہ اکبر اللہ۔ دل کو پاک کرو بغض سے پاک حسد سے پاک میں رب کعبہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں تم صاف پاک دل سے بات کرو گے اللہ تعالیٰ تمہاری بات پوری نہ کرے تو میری گردن اُتار دینا رب کے سامنے اس بندے کی بہت قدر ہے جس کا سینہ صاف ہے سینہ صاف کرو سینہ صاف کرو گے تو کائنات کا رب تمہیں بڑی عزت عطا کرے گا میری دعا ہے کہ جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



دینِ اسلام

اَمَّـا بَـعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْـمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَلَمَّا رَاَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا o﴾ (الاحزاب: 22)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ رب العزت کا نہایت فضل وکرم ہے اس کی توفیق خاص سے آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم سب کا اس مقام پر جمع ہونا اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

دین اسلام اللہ رب العزت کی عطا کردہ ایسی نعمت اور دولت ہے کہ جس کو اسلام اور دین سمجھ میں آ گیا اس نے دُنیا کی ہر دولت کو قربان کر دیا ہے لیکن دین جیسی نعمت کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا اسلام کی بالادستی کی خاطر اللہ کی وحدانیت کے جھنڈے کو پوری کائنات میں بلند کرنے کی خاطر، ان لوگوں نے اپنے تن من پر مصیبتیں برداشت کیں ہیں۔

جنہوں نے دین کو سمجھ لیا ہے اور جسے دین کی دولت سمجھ میں نہیں آئی انہوں نے دنیا کی ساری دولتیں حاصل کیں ہیں لیکن دین والی دولت ان کے حصے میں نہیں آئی اور یہ بات گارنٹی والی ہے کہ جس انسان کے پاس پوری دنیا کی دولتیں اور خزانے موجود ہیں۔ لیکن اس کے پاس دین اسلام والی دولت موجود نہیں سمجھ لو وہ بندہ دولت مند ہونے کے باوجود بھی

غریب اور کنگال ہے۔اور جس انسان کے پاس دین اسلام والی دولت موجود ہے چاہے جھونپڑی میں زندگی گزار رہا ہے۔

رب کعبہ کی قسم ہے وہ سب سے زیادہ امیر ترین آدمی ہے حقیقت میں بندہ ہی وہ ہے کہ جس کے پاس اسلام کی دولت موجود ہے۔ میرے نبی علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے لوگ تھے کہ جن کی ساری زندگیاں اللہ رب العزت کے دین کی بالادستی میں گزر گئیں۔انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد نہ پیسہ بنایا۔ نہ جائیداد بنائی اور نہ دنیا کی کسی دولت کو ترجیح دی۔ بلکہ اللہ رب العزت کی وحدانیت کی خاطر اپنے جسم پر مرہم رکھا ہے لیکن رب کے دین پر آنچ نہیں آنے دی۔

یہ فرق ہے ہمارے دین اور ایمان میں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان میں انہوں نے ایمان لانے کے بعد ایمان کے تقاضوں کو پورا کر کے دکھایا ہے ہم نام کے مسلمان ہیں پیسے کی خاطر بک جاتے ہیں۔ چند ٹکوں کی خاطر بک جاتے ہیں جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں کسی دوسرے ملک کے ویزے کی خاطر خود کو غیر مسلم بھی لکھوا لیتے ہیں۔اپنی کرسی کی خاطر کروڑوں روپے سود بھی بھر لیتے ہیں۔سارا کچھ کر کے کہتے ہیں اللہ نے عذاب ہمارے لیے ہی رکھے ہیں۔ جب تم اللہ سے دغا کرتے ہو تو کائنات کا رب تم پر رحم کس طرح کر سکتا ہے۔

رحم اس قوم پر ہوتا ہے جو قوم اللہ رب العزت کے حق کو جاننے والی ہوتی ہے اور جو قوم رب کے حق کو کبھی قبروں والوں کو دے۔کبھی درباروں کو دے اس قوم پر رب رحم نہیں کیا کرتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں کہ جنہوں نے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کا حق کسی کو نہیں دیا چاہے کوئی قتل کرنے آ جائے۔ بلکہ دین کی خاطر جب ان پر مشکل آئی تو وہ دوڑے نہیں بلکہ ان کا ایمان زیادہ ہوتا گیا۔

بدر کا میدان لگا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سامنے موجود ہیں۔بخاری میں یہ روایت موجود ہے میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت موجود ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں صحابیو! میدان بدر کا موقع آ گیا ہے مکہ کے کافر اسلحہ لے کر آ گئے ہیں ایک ہزار کی تعداد ہے مکمل جنگی ساز و سامان سے مزین ہیں تمہارا کیا

خیال ہے؟ لڑنا چاہتے ہو یا نہیں؟ میرے نبی کا ایک صحابی اُٹھ کھڑا ہوا عرض کرتا ہے محبوب جی ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح نہیں ہیں۔

کھانے کے لیے سب سے آگے دولتیں کمانے کے لیے سب سے آگے اللّٰہ اکبر اللّٰہ! اور جب جنگ، جہاد کا، دشمن سے ٹکر لینے کا موقع آ جائے پھر کہیں فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا'' موسیٰ تم جاؤ اور ساتھ اپنے رب کو لے جاؤ اور لڑائی کر کے آؤ محبوب جی ہم ان کی طرح نہیں ہمارے لیے حکم کرنا آپ کا کام ہے محبوب جی جہاں آپ کے پسینے کا قطرہ گرے گا وہاں ہمارے خون کا قطرہ گرے گا اور جہاں اشارہ کر دو گے ہم اپنی گردنیں کٹا دیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ! غزوہ بدر کا موقع ہے چلتے چلتے غزوہ خندق کا موقع آیا۔ مکہ کے سارے کافر جمع ہو گئے مکہ کے لوگ لڑنے کو تیار ہیں مدینہ کے منافقوں نے نبی کو چھوڑ دیا کہتے ہیں ہم سے لڑائی نہیں کی جائے گی۔ منافق بھی چھوڑ گئے۔ چھوڑنا تو دور کی بات ہے میرے نبی ﷺ کے صحابہ کو آ کر ڈراتے ہیں کہتے ہیں تم بھی ساتھ چھوڑ دو مکہ کے کافر بڑی فوجیں لے کر آ رہے ہیں اب تم فتح یاب نہیں ہو سکتے۔ تم غالب نہیں ہو سکتے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اللہ تعالیٰ کا قرآن سورۃ احزاب میں بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًاo﴾ (الاحزاب: 22)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ! جب میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے فوجیں آتی دیکھیں فوجوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ ﴿وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ جو اللہ نے وعدہ کیا ہے وہ پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے اور جب مکہ کے کافروں نے آ کر ڈرایا مدینہ کے منافقوں نے ڈرایا کہتے ہیں۔ ﴿وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًاo﴾ ان کا ایمان بڑھتا گیا۔ مصیبتوں کو دیکھ کر ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا گیا کائنات کی ہر دولت کو وار دیا لیکن اللہ کے دین کو انہوں نے چھوڑنا گوارا نہیں کیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ

قَبۡلِكُم مَّسَّتۡهُمُ ٱلۡبَأۡسَآءُ وَٱلضَّرَّآءُ ﴾ (البقرہ:214)

فرمایا کیا تم نے سمجھا ہے کہ جنت تمہیں ایسے ہی مل جائے گی جنت کا داخلہ تمہیں ایسے ہی مل جائے گا فرمایا نہ نہ جنت لینے کے لیے کئی لوگوں کو قربان کرنا پڑے گا۔ جنت کے حصول کے لیے اپنے دل کی خواہشوں کو مارنا پڑے گا جنت کے لیے رب کے دشمنوں سے ٹکر لینی پڑے گی۔ جنت کی خاطر رب کے شریکوں کو تہہ تلوار کرنا پڑے گا پھر کائنات کا رب جنت عطا کرے گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے آقا جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

((یَا مَعْشَرَ الْقُرْاٰنِ .))

اے قرآن کے قاریو! بات سنو! اللہ کے دین کو لوگوں تک پہنچانے والو بات سنو۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنی امت کے مبلغین کو فرمایا میرے نبی نے اپنی امت کے علماء کرام کو فرمایا میرے نبی نے اپنی امت کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا میرے آقا فرماتے ہیں بات سنو اِسْتَقِیْمُوْا استقامت اختیار کرو۔ رب کے دین کی خاطر کٹ جانے کا دم رکھو۔ اس اللہ کی توحید کی خاطر جان دینے کا دم رکھو اور فرمایا جب رب کے دین پر تم ڈٹ جاؤ گے فرمایا:

((فَقَدْ سَبَقْتُم سَبقًا بَعِیْدًا .))

پھر کائنات کا رب تمہیں بڑی سبقتیں عطا فرمائے گا پھر رب تمہیں ترقیاں عطا کرے گا۔ تم بیٹھے مدینے میں ہو گے تو تمہارا نام سن کر روم اور فارس کانپ جایا کرے گا۔ رب اتنی طاقت عطا کرے گا تم مدینے کے تخت پر بیٹھ کر راج کرو گے اور قیصر و کسریٰ کا تاج تمہارے قدموں میں آ جائے گا۔ کائنات کا رب تمہیں اتنی ترقیاں عطا کر دے گا دنیا پر تمہاری حکومتیں چل جائیں گی۔ اور آگے فرمایا: اگر تم شمال اور جنوب کی طرف چلے گئے:

((فَاِنْ اَخَذْتُمْ یَمِیْنًا وَ شِمَالًا .))

اگر تم نے بائیاں راستہ پکڑا اللہ کی توحید والا راستہ چھوڑ کر دائیاں راستہ پکڑا اور راستوں پر چلنے لگے اپنی رائے اور قیاس کے پیچھے لگ گئے اپنی من مانی کرنے لگے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا.))

تم اتنی دور کی گمراہی میں ڈوب جاؤ گے کہ تمہارا سیدھے راستے پر آنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ دین کو سمجھنا مشکل ہو جائے گا۔ اللہ کے دین پر عمل کرنے کے لیے بھی بڑا کچھ کرنا پڑے گا۔ فرمایا اے میری امت کے واعظین و مبلغین علماء اِسْتَقِيْمُوْا سیدھے ہو جاؤ۔ اپنے آپ کو قرآن وحدیث کے مطابق استقامت والا بنالو۔

میرے نبی علیہ السلام کی وفات کو دو دن ہو گئے ہیں دو دن کے بعد مسجد نبوی میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے نبی کے منبر پر آ کر بیٹھے ہیں اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: خطبہ کے بعد سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمانوں نے بیعت کی پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کائنات والو! دنیا والو! بات سنو!

((هٰذَا كِتَابُ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَكُمْ.))

اللہ تعالیٰ کا قرآن وہ کتاب ہے میرے نبی کی حدیث وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے کائنات کے رب نے تمہیں ہدایت عطا کی ہے میں عمر وہ بندہ ہوں جسے بکریاں چرانے کا بھی طریقہ نہیں آتا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں وہ لوگ بیٹھے ہیں جن کا نام لینا کوئی پسند نہیں کرتا تھا۔ پوچھو بلال سے جو آج تک امیہ کے دھکے برداشت کرتا رہا۔ پوچھو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو آج تک مکہ میں گمنام ہو کر رہتا رہا آج کائنات کے رب نے ہمیں عزت عطا کی ہے تو اللہ کے قرآن کی وجہ سے کی ہے اور نبی کے فرمان کی وجہ سے کی ہے۔ فرمایا:

((فَخُذُوْهُمْ.))

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرے نبی کے صحابیو! اللہ تعالیٰ کا قرآن مضبوطی سے پکڑ لو۔ نبی کا فرمان مضبوطی سے پکڑ لو دنیا کی کوئی طاقت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

اور میرے نبی نے دنیا سے جاتے کیا فرمایا: میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ.)) (موطا)

فرمایا کائنات والو! میں دنیا سے جارہا ہوں جاتا جاتا تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن اور دوسرا اپنی حدیث چھوڑ کر جا رہا ہوں۔''

فرمایا جب تک قرآن اور حدیث پر عمل کرو گے دنیا کی کوئی طاقت تمہیں گمراہ نہیں کرسکتی تب تک تم بہک نہیں سکو گے۔ اور جب قرآن اور میری سنت کو چھوڑ دو گے فرمایا:

((لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا .))

فرمایا پھر تم اتنے گمراہ ہو جاؤ گے کہ دین کو سمجھنے کی نوبت نہیں آئے گی۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ! میرے نبی ﷺ کے صحابہ نے اپنی پوری زندگی میں میرے آقا علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا۔ اللہ کے قرآن پر عمل کیا، اپنی جان کو قربان کیا ہے لیکن میرے نبی کا حکم نہیں چھوڑا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ ابن حبان میں یہ روایت موجود ہے میرے نبی علیہ السلام نے احد کے میدان کے لیے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دعوت دی فرمایا: احد کا میدان لگنے والا ہے آؤ کائنات کا رب تمہیں جہاد کے لیے بلاتا ہے میرے نبی کے صحابی نکلے کوئی تلوار لے کر نکلا کوئی نیزہ لے کر نکلا کوئی کچھ لے آیا۔ احد کے میدان میں جمع ہو گئے۔ ایک صحابی اپنے گھر میں موجود ہے اس کی ابھی آج شادی ہوئی ہے ابھی ایک دن بھی پورا نہیں گزرا اور سوچتا ہے نبی کا حکم آ گیا ہے احد کے میدان میں جہاد کرنا ہے دوسرا میری شادی کو ایک دن بھی پورا نہیں ہوا مجھے کیا کرنا چاہیے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

حدیث پاک میں آتا ہے رات اپنے گھر میں رہا اپنی بیوی کے پاس رہا حق زوجیت کو ادا کیا۔ اور دین کی بالا دستی کی خاطر صبح اتنا جلدی نکلا کہ غسل جنابت بھی کرنا اسے یاد نہ رہا۔ دوڑتا دوڑتا احد کے میدان میں پہنچ گیا۔ گھر سے جاتا اپنی بیوی کو پیغام دے کر گیا ہے اللہ والی ایک دن گزرا ہے ہماری شادی کو اب میں اپنے نبی ﷺ کا حکم مان کر احد کے میدان میں جا رہا ہوں۔ اگر میں زندہ رہا تو تمہارے پاس واپس آ جاؤں گا اگر نبی اور نبی کے دین کی خاطر جان نکل گئی تو حوض کوثر پر انتظار کرنا ضرور ملاقات ہو جائے گی۔

حوض کوثر پر ملاقات ہوگی۔قربان جاؤں اللّٰــہ اکبــر اللّٰہ اس دور کی عورتوں پر بھی قربان جاؤں۔ حدیث پاک میں ہے میرے نبی کے اس صحابی کی بیوی دہلیز پکڑ کر کہتی ہے اے حنظلہ اے میرے سر کے تاج جاؤ ایک دن شادی کو ہوا تو کون ہے جو اپنے خاوند کو گھر سے نکال دے۔لیکن جاؤ تمہارے جیسے لاکھوں شوہر بھی میں اپنے نبی کے حکم سے قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔تمہارے جیسے لاکھ جوان بھی ہوں تو میں اللہ کی توحید کے لیے قربان کر دوں۔ میرے نبی کا صحابی سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ چلتے چلتے احد کے میدان میں گئے لڑائی ہوئی جنگ ہوئی۔کافروں کی گردنیں کٹیں میرے نبی کا صحابی رضی اللہ عنہ لڑتا لڑتا شہید ہوگیا۔

سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے احد کا معرکہ ختم ہو گیا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے نبی کے دوستوں کے کٹے پھٹے لاشے آرہے ہیں۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے نبی کی نظر اپنے چچا حمزہ پر ٹکی ہے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کان بھی کاٹے گئے ہیں ناک بھی کاٹا گیا ہے سینہ چاک کر کے کلیجہ بھی نکالا گیا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سب نظر آتے ہیں لیکن حنظلہ رضی اللہ عنہ نظر نہیں آتا۔ نہ زندوں میں حنظلہ رضی اللہ عنہ موجود ہے نہ مردوں میں ۔شہداء میں حنظلہ رضی اللہ عنہ موجود نہیں جاؤ جا کر حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش دیکھ کر آؤ۔ پتہ نہیں شاید مکہ کے کافر حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش اٹھا کر لے گئے ہوں۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ !

تلاش کرتے کرتے جنگل میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش ملی ہے۔اٹھا کر لایا گیا سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بالوں سے پانی کے قطرات گر رہے تھے۔جسم سے پانی کے قطرات گر رہے ہیں میرے نبی پریشان ہیں وجہ کیا ہے؟ پانی کے قطرات کیوں گر رہے ہیں؟ آسمان کے رب نے وحی کے ذریعے بتایا محبوب جی تمہارا صحابی ہماری توحید کی خاطر اتنی جلدی نکلا کہ غسل جنابت کرنا بھی یاد نہیں رہا۔آج یہ ہمارے راستے میں کٹ گیا ہے میں نے آسمانوں سے نوری فرشتوں کو جنت کا پانی دے کر بھیجا ہے جنہوں نے سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے دیا ہے یہ حنظلہ رضی اللہ عنہ وہ ہے جسے آسمانوں کے رب نے فرشتوں کے ذریعے جنت کے پانی سے غسل دلوایا ہے۔

میرے نبی ﷺ نے سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کا سر اپنی گود میں رکھا اور فرمایا میرے صحابہ میرے حنظلہ شہزادے کو دیکھو ہے کوئی ایسا بندہ جو شادی کا ایک دن گزار کر جنگ و جدل کے لیے نکلے ان کو دین کی قدر کا پتہ تھا انہیں اسلام کی قدر کا پتہ تھا۔

تمہارے نزدیک دین کی قدر نہیں تمہارے نزدیک ٹکوں کی قدر ہے رب کعبہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں کئی ایسے بندے دکھا سکتا ہوں جنہوں نے محض دولت کی خاطر اپنے ویزوں سے مسلمان کٹوا کر غیر مسلم لکھوایا ہے صرف دولت کمانے کی خاطر اسلام کو مٹا دیا چند ٹکوں کی خاطر سچے قرآن پر ہاتھ رکھ کر لوگوں کے خون کا سودا کرتے ہو۔

کائنات کا رب ایسی قوم پر کبھی رحم نہیں کرتا جو دین کا مذاق اڑانے لگے۔ جو ٹخنوں سے شلوار اونچی کرے وہ دہشت گرد ہے جو سر پر ٹوپی رکھے وہ دہشت گرد ہے جو نماز پڑھے وہ دہشت گرد ہے تمہارے لیے دین مذاق ہے۔ کیوں؟ تمہارا دین کے لیے کچھ نہیں لگا پوچھو جا کر غسیل الملائکہ سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کی نئی نویلی دلہن سے پوچھو دین کی قدر کیا ہے جس نے اپنا نیا نویلا شہزادہ رب کے دین کے لیے قربان کیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ حضرات محترم میں آپ کو دین کا کیا بتا سکتا ہوں؟ پاکستان میں رہنے والا تمہیں کیا بتائے گا۔ تمہارے نزدیک دولت روپے، پیسے کا نام ہے۔ دولت بنک بیلنس کا نام ہے۔ تمہارے نزدیک دولت کی خاطر سچ کو جھوٹ کر دیا جاتا ہے جھوٹ کو سچ کر دیا جاتا ہے۔ ایمان والے کو بے ایمان کر دیا جاتا ہے چند ٹکوں کی خاطر دین کا حلیہ بگاڑ دیا جاتا ہے چند ٹکوں کی خاطر دین میں ہیرا پھیریاں کی جاتی ہیں۔ کیوں؟ تمہیں دین کا بنا بنایا گلدستہ مل گیا ہے اس لیے تم تو دین سے یوں مذاق کرتے ہو جیسے کوئی بچہ ہاتھ میں کھلونا پکڑ کر کبھی دائیں ہاتھ میں گھما کر پھینکتا ہے کبھی بائیں میں نماز پڑھ لی پڑھ لی ورنہ نہ پڑھی جمعہ پڑھ لیا تو ٹھیک ورنہ چھوڑ دیا۔ زکوٰۃ دی تو ٹھیک ورنہ نہ سہی مسجد میں آ کر پہلی صف پر کھڑے ہو کر امام صاحب کو باتیں کرنے لگا، یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور باہر جا کر امام صاحب کے بغض کینے اور بکواس کی۔

تمہارے نزدیک دین اس چیز کا نام ہے لیکن رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں۔ دین کی قدر میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جا کر پوچھو جنہوں نے اپنا تن، من، دھن اللہ کے دین کے لیے قربان کیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے نبی کا ایک صحابی آیا کرتا رنگ کا پکا کالے رنگ کا ہے اس کا نام سیّدنا جلبیب رضی اللہ عنہ ہے اللہ اکبر اللہ میرے نبی کو ہنساتا، پیاری پیاری باتیں کرتا۔ میرے آقا اس کی باتیں سن کر مسکراتے ایک دن آ کر عرض کرتا ہے محبوب جی میں آپ کو ہر بات کرتا ہوں میرا دل کرتا ہے آپ میری شادی کروا دیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں شادی کروانا چاہتے ہو جی محبوب جی فرمایا جاؤ فلاں انصاری کے دروازے پر چلے جاؤ۔ اس کی ایک جوان بیٹی ہے اسے جا کر کہنا اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دو۔ تمہارا نکاح ہو جائے گا توں اپنے گھر کو بسانے والا بن جانا۔ میرے نبی کا صحابی چلتا چلتا اس کے دروازے پر گیا۔ جا کر دستک دی۔ مَنْ دَقَّ الْبَابَ دروازے پر کون ہے؟ میں جلبیب ہوں نبی نے بھیجا ہے۔ کیسے آئے ہو؟ تمہاری بیٹی کا رشتہ لینے آیا ہوں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ اکبر اللہ۔

ماں بولی ماں کا دماغ کھول گیا۔ یہ کون ہے جو اتنے آرام سے بیٹی کا رشتہ مانگ رہا ہے دونوں میاں بیوی نے بیٹھ کر مشورہ کیا اکلوتی بیٹی ہے نکاح کے لیے بہت سوچنا پڑتا ہے چلو کسی صحابی سے کریں گے لیکن دولت مند ڈھونڈ لیں گے یہ تو ویسے بھی رنگ کا پکا اور غریب لگ رہا ہے اس سے نکاح کرنے سے کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا۔ اللہ اکبر اللہ۔ ابھی واپس بھیجنے کا ارادہ کیا ہے گھر میں بیٹھی اس بیٹی اس لڑکی کو پتہ چلا پوچھتی ہے اماں کیا بات ہے؟ بتایا بیٹا نبی کا بھیجا ہوا آیا ہے تمہارا رشتہ مانگتا ہے۔ بیٹا ہم اچھا سوچتے ہیں ہمارے بزرگ کہتے ہیں ماں باپ بیٹیوں کے لیے کبھی برا نہیں سوچتے بیٹا ہم تمہارے ماں باپ ہیں برا نہیں سوچ سکتے۔ اماں کیا سوچا ہے میرے لیے؟ سوچا یہ ہے کہ نبی کے کسی اور صحابی سے تمہارا نکاح کر دیا جائے گا اسے بھیج دیتے ہیں یہ غریب اور کنگال بندہ ہے اللہ اکبر اللہ۔ مجھ سے قرآن پر ہاتھ رکھوا لو میں کہوں گا اس لڑکی نے میٹرک نہیں کیا تھا۔

اب تو ایف اے، بی اے کر کے بھی انہیں طہارت کے مسائل کا پتہ نہیں چلتا۔ آج تمہاری بیٹی نے ایم اے کی ڈگریاں لے کر رکھی ہے۔ لیکن تمہاری بیٹی کو ماں کے سامنے عزت سے بولنے کا پتہ نہیں، بڑوں کی قدر شرم وحیا کا پتہ نہیں۔ غیرت کا نہیں پتہ، جلا دو آگ لگا کر اُن ڈگریوں کو جو تمہاری بیٹی کو کسی سے بولنے کا طریقہ نہ بتائیں۔

جلا دو ان ڈپلوموں کو جو تمہاری بیٹی کو غیرت اور شرم کا سبق نہ سکھائیں یہ تمہارے لیے جاہل، ان پڑھ ہے اس کی تمیز اور احترام وادب پر غور کرو۔

اُس نے کہا لوگ تو اچھا سوچتے ہیں تم نے ماں ہو کر میرے لیے اچھا نہیں سوچا، بیٹا کیا بات کرتی ہو؟ میں تمہارے بارہ میں برا کیسے سوچ سکتی ہوں؟ وہ کالا ہے لڑکی جواب دیتی ہے تو شاعر قلم اُٹھاتا ہے۔

میں نے مانا کہ رنگ ہے کالا
حسن کا مہتاب ہے
پر بھیجنے والا اس کا تو چودھویں کا چاند ہے

اماں اس کی طرف کیوں دیکھتی ہو؟ اس کی طرف دیکھو جس نے اسے بھیجا ہے اس کا رنگ کالا اور اس سے چودھویں کا چاند بھی شرماتا ہے یہ رنگ کا کالا اور وہ کالی کملی والا ہے اماں مجھے کائنات کی سب چیزیں چھوڑنے دے اور میرا نکاح اس سے کر دے میرا محبوب میرے بارہ میں بھی برا نہیں سوچ سکتا۔ نکاح ہو گیا، نیا نویلا جوڑا میرے نبی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ روای بیان کرتا ہے میرے نبی نے نیا نویلا جوڑا دیکھا۔ میرے آقا علیہ السلام کی زبان سے دعا نکلی ہے۔

((اَللّٰھُمَّ صَبِّبْ عَلَیْھِمَا الْخَیْرَ .))

کائنات کے رب جیسے آسمانوں سے بارش کے قطرات گراتے ہو ایسے اس جوڑے پر اپنی رحمت کی بارش کر دو۔ مدینے میں سب سے زیادہ کائنات کے رب نے اگر دولت دی ہے تو اس عورت کو دی ہے جس عورت نے میرے نبی کا حکم مان کر دکھایا ہے۔

یہ اس کا ایمان ہے تمہارا ایمان تو یہ کام نہیں کرتا۔ تم کہتے ہو لڑکیاں پڑھائی ہی اسی لیے ہیں کہ بڑی ہو کر نوکری لگ جائیں گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ تعلیم کا معنی یہ ہے کہ اچھی ڈگریوں پر بھیجا جائے گا ڈگریاں دیکھتے ہو کبھی عزت بھی دیکھا کرو۔ ڈگریاں دیکھتے ہو کبھی پردہ بھی دیکھا کرو۔ مخلوط نظام میں تعلیم دلواتے ہو کبھی نبی کی سیرت پر بھی غور کیا کرو۔ اگر تم نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان رکھتے ہوتے تو آج تمہیں یوٹیلیٹی سٹور پر لائن میں کھڑا نہ ہونا پڑتا اگر تم میرے نبی کے دوستوں کی طرح ایمان لاتے تو آج میری اور تمہاری مائیں ،بہنیں آٹے کی لائن میں نہ کھڑی ہوتیں۔ اگر تم میرے نبی کی سنت کے پابند ہوتے رب کعبہ کی قسم تمہارے جسم کبھی بم سے نہ اُڑائے جاتے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ آؤ لوگو تم ایک قرآن اور دوسرا میرے نبی کا فرمان مان کر آ جاؤ میں تمہیں اتنی طاقت عطا کر دوں گا تم کافر کی نظر سے نظر ملاؤ گے اور کافر زمین پر غرق ہو جائے گا۔

حدیث پاک میں ہے اللہ نے میرے نبی کی دعا اس قدر قبول کی ہے کہ بدر کے میدان میں آسمانوں سے جبریل علیہ السلام آیا اور بہت پیاری زرہ ڈالی ہوئی ہے ہاتھ میں تلوار اور گھوڑے پر سوار ہو کر رب کا فرشتہ جبریل علیہ السلام آیا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے جب تم ایمان دار تھے جب تمہارے نزدیک ایمان کی قدر و منزلت تھی تب کائنات کا رب آسمانوں سے نوریوں کے سردار کو تمہارے خلاف لڑنے والوں سے مقابلے کو بھیجا کرتا تھا۔

لیکن جب تم میں ایمان موجود تھا آج ایمان نہیں ہے دولت ہے پیسہ ہے ذہانت ہے فطانت ہے سیاست اور حقارت بھی ہے اگر نہیں ہے تو دین نہیں ہے۔ دنیا کی ہر چیز تم نے حاصل کی ہے لیکن دین حاصل نہ کر سکا۔ توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر باوضو منبر پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں میرے سامنے میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثالیں کھل کر آ رہی ہیں۔

اگر میرے پاس وقت ہو تو میں تمہیں اسلامی تاریخ کے اوراق پلٹ کر دکھاؤں اور تمہیں پتہ چلے میرے رب کے دین کی خاطر میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کتنا کچھ قربان کیا ہے

سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یہ میرے نبی کا وہ صحابی ہے جو سب سے زیادہ امیر آدمی ہے اتنا دولت مند بندہ کائنات کے رب نے بڑی جائیدادیں عطا کی ہیں۔

مکہ میں ہیں میرے نبی مدینہ منورہ جا چکے ہیں۔ایک دن ارادہ کیا میں بھی مدینے چلا جاؤں۔ اپنا ساز وسامان لیا۔ اپنی بیوی اور بچے کو ساتھ لے کر جا رہا ہے ابھی مکہ کی سرحدوں سے باہر نہیں نکلا اللّٰہ اکبر اللہ ! مکہ کے چوہدری آ گئے آ کر کہتے ہیں عبدالرحمٰن کہاں جا رہے ہو؟ کہتا ہے اس مکہ میں رہ کر کیا کرنا ہے جس میں محبوب کا چہرہ نہ دکھائی دے میں مدینے جا رہا ہوں جہاں میرا نبی موجود ہے میں اپنے محبوب کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اچھا اگر جانا چاہتے ہو تو جاؤ تم پر کوئی پابندی نہیں لیکن یہاں کی تجارت یہیں رہ جائے گی۔تم مدینے میں نہیں لے جا سکتے۔تجارتیں دے دیں دولتیں حوالے کر دیں۔اللّٰہ اکبر اللہ ۔یہ کون ہے؟ اسے ایمان دار کہا جاتا ہے وہ کیسا ایمان دار ہے؟ جو سڑک کے ساتھ کماد میں کھڑا ہوتا ہے گزرنے والے مسافروں کو گولیاں مار کر اس کی جیب سے پانچ ہزار نکالنے کے لیے مسلمان کا خون بہا دیتا ہے جیسے پانی بہایا جاتا ہے۔رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں اسے پیسے کی ضرورت ہے ایمان کی ضرورت نہیں۔

اس میں کہاں کا ایمان ہے جو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہو کر سچے قرآن پر ہاتھ رکھ کر لوگوں کی عزتوں کا سودا جھوٹ سے کر لیتا ہے اُسے ایمان کا کہاں فکر اور غرض ہے؟ فرمایا جاؤ دولتیں لے جاؤ مکہ والے کافر چلے گئے تو سسر والے ،قبیلہ خاندان آ گیا۔عبدالرحمٰن کدھر کی تیاریاں ہیں؟ کہتے ہیں مدینہ منورہ اپنے نبی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اچھا اگر جانا چاہتے ہو تو جاؤ لیکن تمہیں پتہ ہے جب محمد ﷺ مکہ میں تھے ہم نے تب ہی ان سے بولنا چھوڑ دیا تھا تین سال شعب ابی طالب میں بند رکھا ہے ہمارے علاقہ کا فیصلہ ہے اس کے اور اس کے دوستوں کے ساتھ کسی کا رشتہ نہیں رہ سکتا۔اگر تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہاری بیوی ہمارے ساتھ رہ جائے گی۔اس کا رشتہ ہم سے ہے کیوں کہ اگر تمہارا تعلق اس سے جڑ جائے گا۔تو تمہاری بیوی سے ٹوٹ جائے گا۔

فرمایا کوئی بات نہیں بیوی لینا چاہتے ہو تمہاری بیٹی ہے لے جاؤ۔ اللہ اکبر اللہ۔ عقلمند کہتے ہیں اولاد کا غم بندے کو قبر میں لے جاتا ہے بیٹوں کا غم قبر میں لے جاتا ہے بوڑھا انسان سفید داڑھی ہاتھ میں پکڑ کر کہتا ہے میں نے بوڑھا نہیں ہونا تھا مجھے اولاد کے غم نے بوڑھا کر دیا ہے پھر آگے چلے تو کہتے ہیں عبدالرحمٰن جانا ہے تو جاؤ لیکن بچہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گا۔ بچہ بھی چھوڑنا پڑے گا۔ ایک طرف معصوم بچے کی محبت کا غلبہ ہے اور دوسری طرف میرے نبی ﷺ کی جدائی کا غلبہ ہے اللہ اکبر اللہ۔

بچہ بھی ان کے حوالے کر دیا۔ سواری بھی انہوں نے چھین لی کہتے ہیں جاؤ اب جیسے جانا چاہتے ہو میرے نبی ﷺ کا صحابی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مکہ کا چوہدری اور دولت مند انسان جارہا ہے اللہ اکبر اللہ!

آج میرے نبی علیہ السلام کا دوست مکہ کے نوکیلے پتھروں پر چل رہا ہے سواریوں اور اونٹوں پر چڑھنے والا آج صحراؤں کی تپتی ریت پر جا رہا ہے اللہ اکبر اللہ۔ ظہر یا عصر کی نماز پڑھ کر میرے نبی فارغ ہوئے پیچھے مڑ کر میرے نبی نے دیکھا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سامنے کھڑے نظر آئے میرے نبی ﷺ مصلیٰ سے کھڑے ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفیں کاٹتے جا رہے ہیں۔

جب آقا پاس پہنچے تو کیا دیکھا سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے منہ کھولا تو درختوں کے پتے کھا کھا کر دانتوں کا رنگ بھی سبز ہو چکا ہے اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا میرے شہزادے سردار اور چوہدری کیا ہوا ہے؟ محبوب جی مکہ میں آپ کے بغیر دل نہیں لگتا تھا میں آپ کے پاس آنا چاہتا تھا مکہ کے لوگوں نے سب کچھ چھین لیا ہے میں آپ کے پاس آیا ہوں میرے نبی نے اپنی کالی کملی کو پھیلا دیا کون سی کملی جس کے بارہ میں رب فرماتا ہے:

﴿یَاۤ اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا o نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا o اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ (المزمل: 1تا4)

اللہ اکبر اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنی کملی کے نیچے سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو چھپایا فرمایا میرے شہزادے پھر تو تمہیں بڑی تکالیف آئی ہوں گی سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی آنکھوں

سے آنسو نکلے۔ عرض کرتے ہیں محبوب جی تکالیف تو بہت آئی ہیں لیکن آج آپ کے سینے سے سینہ لگایا ہے کائنات کے رب نے ساری تکالیف دور کر دی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

دین بچ جائے دنیا کی دولتیں جاتی ہیں تو جائیں۔ اسے ایمان دار کہا جاتا ہے اگر اسلام کی قدر پوچھنی ہے تو عبدالرحمٰن کی نظر سے دیکھو اگر اسلام کی دولت پوچھنا چاہتے ہو تو عبدالرحمٰن کے ایمان کا چشمہ لگا کر دیکھو تمہیں پتہ چلے گا ایمان کتنی بڑی دولت ہے دین اور اسلام کتنی بڑی دولت اور خزانہ ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

توجہ کرنا...... اللّٰہ اکبر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے روم کی طرف غلبہ کرنے میرے نبی کے دوست نکلے ہیں۔ ایک قافلہ رومیوں کے ہاتھ آ گیا۔ اس قافلہ میں میرے نبی کا ایک صحابی موجود ہے جس کا نام سیّدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سہمی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ مشہور بات ہے سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بڑے پیارے نوجوان تھے۔ اتنا پیارا چہرہ ہے ہر دیکھنے والا ایک دفعہ حیران ہو جاتا ہے بادشاہ قیصر اپنے تخت پر بیٹھا ہے رومیوں کے دربار میں میرے آقا کے صحابیوں کو لایا گیا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اس بادشاہ کی نظریں چلتے چلتے سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ پر پڑیں کہتا ہے یہ کون نوجوان ہے اسے آگے بلاؤ میرے نبی کا صحابی آگے آیا کہاں کے رہنے والے ہو؟ تمہارا کون سا قبیلہ ہے؟ سہم قبیلے سے تعلق ہے اپنے نبی کا غلام ہوا اور رب کی توحید کو ماننے والا ہوں دوست تمہارا عزم بہت بلند ہے جی بادشاہ جی ہمارا عزم بلند ہے کہتا ہے ابھی پتہ چل جائے گا عبداللہ بن حذافہ میں نے کئی برسوں کے بعد تم جیسا پیارا جوان دیکھا ہے ایک بات مانو بس اسلام چھوڑ دو۔

جو اسلام کو غلط کہتے ہیں میرا پیغام لے جا کر انہیں دے دو۔ غور سے سنو فرمایا ایک اسلام چھوڑ دو میری اکلوتی جوان بیٹی ہے میں تمہیں اس کا رشتہ دے دوں گا آدھے علاقہ پر بادشاہی میں کروں گا۔ آدھا روم تمہیں دے دوں گا۔ اس پر تمہاری حکومت ہو گی سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نظریں اٹھائیں غیرت سے دیکھا۔ مردوں والی طاقت سے دیکھا۔ اللہ کی قسم مرد ہوتا ہے تو مواحد ہوتا ہے جو مواحد نہیں ہوتا وہ غیرت مند نہیں ہو سکتا۔ رب نے غیرت دی

ہے تو صرف مواحد کو دی ہے۔ مشرک سے کائنات کا رب غیرت چھین لیتا ہے۔ میرے نبی کے دوست نے آنکھ میں آنکھ ڈال کر کہا پاگل بادشاہ آدھی حکومت اور بیٹی کے رشتے کی بات کرنے والے پورے روم کی نسوانیت لا کر میرے قدموں میں ڈال دو

پورا روم لا دو میں جوتی کی نوک پر پھینک سکتا ہوں اسلام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ عبداللہ تمہارا عزم بڑا بلند ہے چلو کوئی بات نہیں سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو رسیوں سے باندھا گیا ہے نوٹ کرلو۔ میرا وہ جوان نوٹ کر لے جو ہوٹل کے پھٹوں پر رات کے ایک ایک بجے تک جوانی داغدار کرتا ہے نوٹ کرلو۔ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو رسیوں سے باندھ کر تیرا ندازوں کو بلایا گیا اور تیرا اندازوں کو بادشاہ نے کہا حذافہ کے جسم پر نہیں لگنا چاہیے کوئی دائیں سے گزر جائے کوئی بائیں سے گزر جائے بس مارنا نہیں دیکھنا ہے کیا کرتا ہے میرے آقا کا صحابی رسیوں سے جکڑا ہوا ہے اور تیر انداز تیر چلا رہے ہیں اللہ اکبر اللہ۔

کوئی تیر ادھر سے گزرتا ہے اور کوئی تیرا ادھر سے گزرتا ہے کوئی جسم سے لگ کے گزرتا ہے کوئی ادھر سے چیر کر گزرتا ہے جسم سے خون نکل رہا ہے جناب بادشاہ بولا۔ عبداللہ بن حذافہ تم نے موت کو نزدیک سے دیکھ لیا ہے بتاؤ کیا ارادہ ہے؟ کہا تم بدل سکتے ہو لیکن عبداللہ بن حذافہ نہیں بدل سکتا تم تیروں کی بات کرتے ہو میں جسم کٹا دوں گا لیکن دین نہ چھوڑوں گا۔ اللہ اکبر اللہ۔ بڑا کڑھا منگوایا اس میں زیتون کا تیل ڈالا اس کو گرم کیا اور میرے آقا کے دو مسلمان ساتھیوں کو اس میں پھینکا کچھ منٹوں کے بعد ان کا جسم سوکھ گیا، فرمایا اب بتاؤ اب تمہیں تیل میں پھینکا جائے گا دین چھوڑ دو۔

فرمایا جاؤ جو کرنا ہے کرلو میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا وہ کہتا ہے لے جا کر اسے اس کے اندر پھینک دو میرے آقا علیہ السلام کا صحابی رضی اللہ عنہ چلتا جارہا ہے آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

بادشاہ کی نظر پڑ گئی تو کہتا ہے اسے واپس لے آؤ اتنے معصوم چہرے پر آنسو بہت پیارے لگتے ہیں ایسے لگتا ہے عبداللہ جیسے تمہارا دل نرم ہو گیا ہے بتاؤ کیا کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں بخش دیتا ہوں اسلام چھوڑ دو۔ رو رہے ہو؟ ظالم میں اس لیے نہیں رو رہا کہ میں دنیا چھوڑ کر جا

رہا ہوں روتو اس لیے رہا ہوں کہ جان ایک مرتبہ نکلنی ہے میں کہتا ہوں کہ جتنے میرے جسم پر بال ہیں اگر اتنی جانیں ہوتیں تو میں ایک ایک کر کے رب کے دین سے قربان کر دیتا۔

بادشاہ تخت سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا کائنات والو! میں نے اپنی پوری زندگی میں اتنا بہادر نوجوان آج تک نہیں دیکھا جاؤ عبداللہ میرے ماتھے کا بوسہ لے لوتم جیسا بہادر بندہ میرے ماتھے کا بوسہ لے گا تو میں بڑا خوش ہوں گا میرے ماتھے کا بوسہ لو میں تمہاری یہاں جتنی جماعت ہے سب کو رہا کر دوں گا۔

سیّدنا عبداللہ نے اس بادشاہ کی پیشانی سے بوسہ لیا اس نے سارے مسلمانوں کو چھوڑ دیا۔ قافلہ چلتا چلتا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا سارا واقعہ سنایا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تخت سے اُٹھ پڑے اور آنکھوں سے آنسو نکل آئے فرماتے ہیں عبداللہ بن حذافہ میرے قریب آؤ پاس بلایا اور فرمایا تم بادشاہ کا ماتھا چوم کر آئے ہو مسلمانوں کا بادشاہ تمہارا ماتھا چومتا ہے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے جرأت کتنی عطا کی ہے سب کچھ قربان کر دیا ہے ہر کام اس نے آزمالیا لیکن تم نے رب کے دین پر آنچ نہیں آنے دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ (البقرہ:214)

فرمایا جنت لینا چاہتے ہو تو اپنے من کو مارو۔ آج دنیا کی کنجریوں سے توبہ کرو گے کل جنت کی حوریں شراب کے پیالے پلائیں گی فیصلہ تمہارے سر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



صبر کی اہمیت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى o﴾ [الضحیٰ: 6]

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ o﴾

[الانشراح: 4]

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالیٰ نے صورت بھی پیاری بنائی اور آپ کی سیرت بھی پیاری بنائی، دنیا کا کوئی فرد وبشر نا ہی میرے آقا علیہ السلام کی صورت کا مقابلہ کر سکتا ہے اور نا ہی میرے محبوب کی سیرت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور صورت اور سیرت کے اندر قدرے فرق ہے۔ صورت کیا ہے؟ میرے محبوب علیہ السلام کے نورانی چہرہ کی کرنیں اور میرے محبوب علیہ السلام کے چہرہ کے جلوے کو صورت کہا جاتا ہے اور میرے محبوب علیہ السلام کے اخلاق وافعال اور اقوال کو سیرت کہا جاتا ہے۔ سیرت اور صورت میں فرق یوں سمجھو گلاب کا پھول انسان اپنے ہاتھ میں پکڑتا ہے اس کی جو شکل سامنے نظر آرہی ہے اُسے صورت کہیں گے اور جب گلاب کے پھول کو قریب کر کے اس کی مہک لیں گے اس مہک کو سیرت کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی صورت بھی بنائی ہے اور سیرت بھی بنائی ہے یہ دو چیزیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز کو عطائی کی ہیں چاہے کوئی جاندار ہے یا بے جان اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے

محبوب علیہ السلام کو کئی اور خصائص بھی عطا فرمائے ہیں لیکن ان خصائص کبریٰ میں ایک بات یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کی صورت کو بھی اعلیٰ بنایا اور سیرت کو بھی اعلیٰ بنایا اور میں اگر یوں کہوں تو غلط نہیں ہوگا اگر صورت دیکھنا چاہتے ہو تو میرے آقا علیہ السلام کو دیکھ لو اور اگر سیرت کو دیکھنا چاہتے ہو تو کالے رنگ کے بلال کو دیکھ لو اگر میرے آقا علیہ السلام کو عدالت کی صورت میں دیکھنا ہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو، اگر میرے محبوب علیہ السلام کو صداقت کی شکل میں دیکھنا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو۔ اگر میرے آقا علیہ السلام کو دلیری کی شکل میں دیکھنا ہے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو۔ اگر میرے محبوب کو حیا اور شرم میں دیکھنا ہے تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو۔ اگر میرے آقا علیہ السلام کو بہادری کی شکل میں دیکھنا ہے تو علی حیدر جرار رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ لو میرے محبوب بذات خود صورت ہیں اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی سیرت ہیں۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اور اللہ رب العزت نے میرے محبوب کی آمد سے قبل آپ کی آمد کے بڑے بہترین انتظامات فرمائے ہیں ان شاء اللہ سب سے پہلے ان انتظامات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ کیونکہ پچھلے جمعہ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کیسے حالات میں پیدا فرمایا۔ تب حالات کس طرح کے تھے اور آج ان شاء اللہ چند منٹوں میں تھوڑے سے وقت میں یہ بیان کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کی آمد سے پہلے آپ کی آمد کے انتظامات کیسے فرمائے تھے میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! سب سے پہلا انتظام اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ عالم ارواح کے اندر انبیاء کرام علیہم السلام کو بلایا اور ان سے اللہ رب العزت نے میرے آقا علیہ السلام کی نبوت کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ کا قرآن اس بات کو بیان کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ الٰہ العالمین نے فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا

وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝﴾ [آل عمران: 81]

''اللہ اکبر اللہ عالم ارواح کے اندر میرے پروردگار نے انبیاء کرام علیہم السلام کی روحوں کو جمع فرمایا آدم بھی موجود تھے نوح بھی موجود تھے، صفی اللہ بھی موجود تھے۔ خلیل اللہ اور روح اللہ بھی موجود تھے، نجی اللہ اور ذبیح اللہ علیہم السلام بھی موجود تھے میرے اللہ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جمع کر کے وعدہ لیا ہے اور کہا انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میری بات سنو میں تمہارے سروں پر نبوت کا تاج رکھنا چاہتا ہوں میں تم لوگوں کو رسالت عطا کرنا چاہتا ہوں لیکن ایک شرط پر نبوت عطا کروں گا ایک شرط پر رسالت دوں گا۔ اللہ جی وہ کیا ہے؟ فرمایا:

ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ میں تم لوگوں کے سروں پر نبوت کے تاج رکھ کر تم لوگوں کو دنیا میں بھیج دوں اور تم دنیا والوں کو اپنی نبوت کے مطابق تبلیغ کرنا میرے دین کی باتیں بتانا اسی دوران ایک رسول آجائے ایک نبی آجائے۔ کون سا نبی جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے انبیاء علیہم السلام بتاؤ تم کیا کروں گے؟ اللہ جی ہم تو حکم کے پابند ہیں جیسے آپ کہیں گے ویسے کر لیں گے فرمایا اگر میرا محبوب آجائے تو اے آدم تم نے اپنی نبوت چھوڑ دینی ہے اے کلیم اللہ تم اپنی رسالت چھوڑ دینا، اے عیسیٰ تم اپنی خطابت چھوڑ دینا اگر تم لوگوں کی موجودگی میں میرا محبوب نبی آجائے تم اپنی ساری باتیں چھوڑ کر میرے آقا علیہ السلام کے تابع ہو جانا تم سارے میرے محبوب کی باتوں کی پیروی کرنا، اگلی بات پر غور کرنا۔ فرمایا ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ مجھے پکا وعدہ دے کر جاؤ میرے ساتھ بات طے کر کے جاؤ میرے ساتھ بات پکی کر کے جاؤ آگے سے انبیا کرام علیہم السلام بول کر کیا کہتے ہیں۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا اللہ جی ہم اس بات کی تائید کرتے ہیں اگر ہمارے دور میں آمنہ کا دریتیم آ گیا تو اللہ ہم اپنی نبوتیں چھوڑ کر اس کے تابع ہو جائیں گے اب یہاں بات ختم ہو جانی چاہیے تھی لیکن میرے اللہ نے میرے محبوب کے مقام کو اور اونچا کرنے کے لیے فرمایا اگر تم اس بات پر پکے ہو گئے ہو تو فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝ انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت بات سن لو میرے آقا علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے تم اکیلے گواہ نہیں بلکہ میں کائنات کا رب گواہی دیتا ہوں

کہ میرا محبوب علیہ السلام پوری کائنات کے لیے خاتم النبیین بن کر آیا ہے۔

پوری کائنات کے لیے سب سے بڑا بن کر آیا ہے۔اب بات پر غور کرنا اللہ تعالیٰ نے وعدہ لے لیا وعدہ ہو گیا وعدہ ہو جانے کے بعد سیّدنا آدم کے دور میں میرے محبوب نہیں آئے سیّدنا نوح کے دور میں میرے آقا علیہ السلام نہیں آئے سیّدنا موسیٰ کے دور میں میرے محبوب نہیں آئے سیّدنا خلیل اللہ کے دور میں میرے محبوب نہیں آئے، سیّدنا ذبیح اللہ اور سیّدنا روح اللہ علیہم السلام کے دور میں میرے محبوب نہیں آئے میرے قرآن کی آیت کا وعدہ کیسے پورا ہو گا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کی موجودگی میں آئے ہی نہیں اللہ جی آپ نے تو وعدہ لیا ہے کہ اگر ان کی موجودگی میں میرے محبوب آ جائیں تو پیروی کریں گے اللہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو آئے ہی نہیں پھر وعدہ کیسے پورا ہو گا۔فرمایا:

اے واعظ اور خطیب بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تم کہتے ہو کہ نہیں آئے اور بیت المقدس کے اندر میں نے سب کو جمع کیا ہے تو اسی لیے کیا ہے معراج کی رات میرے آقا علیہ السلام سیدھے آسمانوں پر بھی جا سکتے تھے کیونکہ لفظ معراج استعمال ہوا۔معراج کا مطلب ہے آسمانوں کی طرف چڑھنا، میرے آقا علیہ السلام آسمان کی طرف نہیں بلکہ بیت المقدس کی طرف گئے ہیں اللہ سوہنے بیت المقدس کس لیے لے کر جا رہے ہو۔فرمایا قرآن کی آیت کی تصدیق کرنی ہے۔میرے آقا علیہ السلام بیت المقدس کے اندر پہنچ گئے میرے آقا علیہ السلام مسجد میں داخل ہوئے ہیں سامنے لوگ نظر آ رہے ہیں۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیّدنا جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں محبوب جانتے ہو یہ سب کون ہیں؟ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں تو نہیں جانتا فرمایا پیارے یہ آدم بیٹھے ہیں یہ نوح بیٹھے ہیں یہ موسیٰ بیٹھے ہیں یہ خلیل اللہ بیٹھے ہیں یہ ذبیح اللہ علیہم السلام بیٹھے ہیں جبریل میں مانتا ہوں کہ سب بیٹھے ہیں لیکن مجھے یہاں کس لیے لے کر آئے ہو۔محبوب اللہ تعالیٰ کے حکم سے لے کر آیا ہوں ابھی اللہ تعالیٰ کا اگلا حکم مجھے ملا نہیں جب ملے گا تو پتہ چل جائے گا۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔اگلا حکم کیا آیا؟ دو رکعات نماز پڑھانے کی باری آ گئی۔سیّدنا آدم سوچتے ہیں میں قوم کا باپ ہوں میں امامت کرواؤں گا سیّدنا نوح علیہ السلام کہتے ہیں میں

امام ثانی ہوں امامت میں کرواؤں گا آسمانوں سے آواز آتی ہے جبریل علیہ السلام میرے محبوب کی کلائی پکڑ کر مصلے پر کھڑا کرو میں محبوب کو لے کر ہی اس لیے آیا ہوں سب کی موجودگی میں میرے آقا علیہ السلام نے آگے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا وعدہ پورا کر دیا اور دنیا والوں کو سبق دے دیا کہ جہاں میرا آقا علیہ السلام موجود ہو جہاں آمنہ کا دریتیم موجود ہو وہاں چاہے آدم علیہ السلام ہو مصلے پر نہیں آ سکتا، نوح علیہ السلام ہو مصلے پر نہیں آ سکتا، میرے آقا علیہ السلام کی موجودگی میں کوئی نبی مصلے پر نہیں آ سکتا تو امام تو بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء علیہم السلام اس لیے بنایا شاعر کہتا ہے۔

جا اقصیٰ وچ پہنچے آقا علیہ السلام ہمارے
کھڑے سن نبی انتظار وچ سارے
تے جبریل نبیاں نوں اعلان کیتا
صفاں ٹھیک کر لو امام آ گیا ہے

اللہ اکبر اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۝﴾ [آل عمران: 81]

اللہ اکبر اللہ۔ اللہ ابھی میرے آقا علیہ السلام آئے نہیں تھے کہ اللہ نے خاتم النبیین کا تاج پہلے پہنا دیا دوسرا انتظام کون سا فرمایا غور کرنا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے ہیں اللہ کے قرآن سورۃ صف میں موجود ہے۔ فرمایا:

﴿وَاِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾ [الصف:6]

اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہیں اور بنی اسرائیل کو فرما رہے ہیں میں دو مقصد لے کر آیا ہوں۔ ایک تورات کی تصدیق کرنے اور دوسرا خوشخبری دینے آیا ہوں کہ میرے جانے کے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ تو تم یہ کہہ سکتے ہو کہ قرآن آپ کا ہے بھلا تورات میں سے یہ بات لے کر آؤ۔ موجودہ تورات کے نسخے بدل دیئے گئے ہیں موجودہ تورات میں میرے نبی ﷺ کے آنے کی پیشین گوئیاں موجود نہیں لیکن آؤ میں تمہیں چند وہ انسان جو اس دور کے بہت بڑے بڑے سردار اور تورات کو جاننے والے تھے۔ میرے آقا علیہ السلام کی خلافت اور امامت کی گواہیاں تمہیں ان سے لے کر دیتا ہوں۔

مسند احمد جلد نمبر 5 میں یہ روایت موجود ہے۔ ترجمہ والی کتاب کی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 180 سے 183 پر یہ روایت موجود ہے میرے اور تمہارے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ میرے آقا علیہ السلام مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ ایک صحابی کہتا ہے محبوب آپ کو یہودیوں کا بہت بڑا عالم ملنے آیا ہے یہودیوں کا بہت بڑا عالم تورات کو جاننے والا ملنے کے لیے آ رہا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آنے دو میں اسے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کا پہلا نام جو بھی تھا میرے آقا علیہ السلام نے اس کا نیا نام سیّدنا عبداللہ بن سلام رکھا وہ آکر میرے آقا علیہ السلام کے سامنے بیٹھ گیا۔ جاؤ مسند احمد اٹھا کر دیکھ لو۔ اس آنے والے نے کوئی بات بھی نہیں کی کوئی سوال جواب نہیں کیا بس میرے آقا علیہ السلام کا مکھڑا دیکھا اور ساتھ ہی زبان سے کہتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ! صحابی کہتے ہیں بہت عجیب بات ہے تم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے ہو نہ کوئی بات کی ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا ہے تو اس کا واقعہ عجیب ہے صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا ہے تو اس کا واقعہ عجیب ہے تم اچھے انسان ہو۔ یہودیوں کے عالم ہو کر ایسے ہی کلمہ پڑھ لیا ہے وہ کہتا ہے میں نے ایسے ہی کلمہ نہیں پڑھا بلکہ تورات میں آقا علیہ السلام کا چہرہ پڑھ کر آیا ہوں۔ میں نے پڑھا تھا مجھے پتہ تھا کہ وہ نبی ایک مرتبہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے گا۔ میں تو انتظار کر رہا تھا کہ کب آئے۔ اور جب مجھے پتہ چلا کہ محمد رسول اللہ ﷺ آ گئے ہیں تو میں نے آتے ساتھ آقا علیہ السلام کا

مکھڑا دیکھا اور ادھر میں آقا علیہ السلام کا چہرہ دیکھ رہا تھا ادھر میں تورات کی عبارت پر غور کر رہا تھا۔ آقا علیہ السلام کا چہرہ دیکھ کر میں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اتنے پیارے چہرہ والا جھوٹ بول ہی نہیں سکتا، یہ جھوٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ کوئی انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ تو نبی کا صحابی تھا کسی اور کی بات کرو۔

آؤ توجہ کرتے جاؤ میں ایک اور بات کرتا ہوں۔ سیرت ابن ہشام میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام کی عمر تقریباً 10 سال ہوگئی ہے اللہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام کی والدہ، والد اور دادا جا چکے ہیں چچا ابو طالب کے ساتھ تجارت کے سلسلہ میں ملک شام جا رہے ہیں راستہ میں جزیرۃ العرب (شہر کا نام ہے) آ گیا۔ اس مقام پر آ کر میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ والا لشکر آرام کی غرض سے رک گیا، اللہ اکبر اللہ ، دوپہر کے کھانے کا وقت آ گیا ابو طالب نے میرے آقا علیہ السلام کے سامنے کھانا رکھا بھتیجا تھا، کھانا شروع کر دیا، سامنے یہودیوں کا گرجا نظر آ رہا تھا اس گرجہ کا سب سے بڑا پادری جس کا نام جرجیس ہے اسے بحیرہ راہب کہا جاتا ہے اللہ اکبر اللہ اس نے گرجہ کی کھڑکی کھول کر پورے لشکر کو دیکھا لشکر کو دیکھتے دیکھتے اس کی نظریں 10 سالہ بچے پر ٹک گئیں دیکھے جا رہا ہے دیکھے جا رہا ہے میرے آقا علیہ السلام کھانے سے فارغ ہوئے تو چلنا شروع کر دیا چلتے چلتے جب گرجہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو بحیرہ راہب دروازہ کھول کر سامنے آ گیا۔ میرے آقا علیہ السلام کا بازو پکڑ کر آسمان کی طرف بلند کر کے کہتا ہے اے عرب سے آنے والو میں تم لوگوں کو خوشخبری دیتا ہوں یہ آنے والا بچہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ یہ تو سید المرسلین ہے۔ یہ تو ساری کائنات کا سردار بننے والا ہے۔ ابو طالب پریشان ہو گئے جلدی سے راہب کے پاس آئے کہنے لگے جلدی بتاؤ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ بحیرہ راہب کہتا ہے میں نے اسے کھانا کھاتے دیکھا، ادھر میں نے دروازہ کھول کر دیکھا مجھے تورات والی ساری نشانیاں نظر آئی ہیں تو اس کے اندر نظر آئی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جب اس نے کھانا کھا کر گرجہ کی طرف چلنا شروع کیا ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ہر پتھر اور ہر شجر اسے جھک جھک کر سلام پیش کر رہے تھے، اللہ اکبر اللہ۔

کون کہہ رہا ہے یہودیوں کا عالم کہہ رہا ہے یہودیوں کا پادری کہہ رہا ہے ایک اور بات سن لو علامہ عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام رہبر کامل رکھا ہے تاریخ بغداد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں اللہ اکبر اللہ خصائص کبریٰ کی جلد نمبر 8 میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام کی عمر تقریباً 12 سال ہوگئی ہے۔ اللہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام کی آنکھیں خراب ہوگئیں بڑا علاج کروایا لیکن آنکھیں درست نہ ہوئیں سردار عبدالمطلب کو کسی نے بتایا ہاں میرے آقا علیہ السلام کی عمر تقریباً 7 سال تھی کیونکہ سردار عبدالمطلب تب زندہ تھے لے کر جا رہے ہیں لیکن آنکھیں ٹھیک نہیں ہوئیں کسی نے بتایا کہ فلاں جگہ پر ایک راہب رہتا ہے وہ آنکھوں کا علاج کرتا ہے۔ علاج بہت پیارا کرتا ہے میرے آقا علیہ السلام کو لے کر دادا نے سفر شروع کر دیا جب لے کر اس کے دروازہ پر پہنچے تو سورج غروب ہو گیا، لوگوں سے پوچھا ہم راہب کو ملنا چاہتے ہیں لوگ کہتے ہیں صبح ملے گا اب نہیں ملے گا اس کی وجہ کیا ہے؟ کہتے ہیں دروازہ بند کر کے عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے آج تک کوئی جتنا مرضی دروازہ کھٹکھٹائے دروازہ سے باہر نہیں آتا۔ اس کی عبادت کا یہ اصول ہے سردار فرماتے ہیں میں تو بہت دور سے آیا ہوں۔ چلو میں بھی دروازہ کھٹکھٹا کر دیکھ لیتا ہوں ادھر سردار نے کنڈی پکڑ کر جھٹکا دیا ادھر سے راہب بھاگ کر دروازہ پر آ گیا اور آ کر دونوں ہاتھوں سے میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ پکڑ لیا، دیکھے جا رہا ہے غور کئے جا رہا ہے کہتا ہے سردار جی اس بچے کو کیوں لے کر آئے ہو؟ اس بچے کو میرے پاس کیوں لے کر آئے ہو؟ سردار جی کہتے ہیں میں اس بچے کو اس لیے لے کر آیا ہوں کہ اس بچے کی آنکھیں خراب ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ تم آنکھوں کے سپیشلسٹ ہو۔ اس کی آنکھوں کا علاج کرنا ادھر سردار کی زبان سے بات نکلی ادھر راہب کی چیخیں نکل گئیں کہنے لگا سردار جی کیسی باتیں کرتے ہو آج تو آپ طبیب کو مریض کے پاس لے کر آئے ہو میں اس کا علاج کیسے کر سکتا ہوں اسے واپس لے جاؤ۔ سردار یہ کوئی عام بچہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اسے خاتم الانبیاء بنانا ہے سردار فرماتے ہیں میں اس کی آنکھوں کا علاج کروانے آیا ہوں کہنے لگا اسے گھر لے جاؤ۔ اور اس کے منہ سے لعاب لے کر اس کی

آنکھوں میں ڈال دینا اللہ تعالیٰ شفا دے دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لعاب کے اندر ہی بڑی برکتیں رکھ دی ہیں۔ سردار عبدالمطلب فرماتے ہیں ترمذی میں یہ روایت موجود ہے سردار عبدالمطلب فرماتے ہیں میں گھر آیا۔ آکر میں نے اپنے بیٹے کے منہ سے لعاب لے کر اس کی آنکھوں میں ڈال دیا جو کئی مہینوں سے ٹھیک نہیں ہو رہی تھیں ادھر سے لعاب ڈالنے کی دیر ہے میرے بچے کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ اللّٰه اکبر اللّٰه!

معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کے آنے سے پہلے تورات میں میرے آقا علیہ السلام کی نشانیاں بیان کی ہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام کی عظمتیں بیان کر دی تھیں اگر تم مجھ پر کوئی فتویٰ نہ لگاؤ تو میں ایک اور بات کرنے لگا ہوں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میرے آقا علیہ السلام کی صفات تو دور کی بات ہے میرے آقا علیہ السلام کے دوستوں کی صفات تورات میں موجود تھیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ موقع ملا تو بیان کروں گا۔ لیکن اب جو بات میں بیان کرنا چاہتا ہوں اس لیے اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے۔

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الانشراح:1تا4]

فرمایا: ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔ پیارے محبوب ہم نے تیری آمد سے پہلے تیرے آنے کے انتظامات فرما دیئے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام آئے نہیں اللہ تعالیٰ نے انتظامات فرما دیئے ہیں میرے آقا علیہ السلام کے لیے قبیلہ بھی پیارا انتخاب فرمایا ہے میرے آقا علیہ السلام کے لیے اچھے خاندان کا انتخاب فرمایا ہے ذرا غور کرنا بات سمجھ میں آ جائے گی میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کو عرب میں پیدا کیا، عرب کا معنیٰ فصیح و بلیغ ہونا ہے۔ عرب میرے آقا علیہ السلام کا علاقہ بھی فصیح و بلیغ ہے اور میرے آقا علیہ السلام بھی فصیح و بلیغ ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کا شہر سارے شہروں سے بلند اور میرا محبوب ساری کائنات کے لوگوں سے بلند ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کے لیے قبیلے کا انتخاب فرمایا:

قبیلہ بنو ہاشم چنا۔، ہاشم کا معنی مہمان نواز ہوتا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کا قبیلہ بھی مہمان نواز اور میرے آقا علیہ السلام بھی مہمان نواز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کے لیے خاندان کو چنا، تو خاندان قریش کو چنا، قریش کا معنی تروتازہ ہوتا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام بھی تروتازہ ہیں میرے آقا علیہ السلام کے خاندان بھی تروتازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کے لیے دادا کا انتخاب فرمایا دادا کا نام عبدالمطلب ہے۔ عبدالمطلب کا معنی بیت اللہ کی خدمت کرنے والا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کا دادا بھی خدمت کرنے والا میرا محبوب علیہ السلام بھی بیت اللہ کی خدمت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کے لیے باپ کا انتخاب فرمایا۔ باب کا نام عبداللہ ہے۔ عبداللہ کا معنی اللہ تعالیٰ کا بندہ باپ بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ اور میرا محبوب علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کے لیے ماں کا انتخاب فرمایا تو ماں کا نام آمنہ ہے۔ آمنہ کا معنی امانت دار ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کی ماں بھی امانت دار ہے اور میرے آقا علیہ السلام بھی امانت دار ہیں۔ ماں کے لیے قبیلہ کا انتخاب فرمایا تو قبیلہ کا نام بنوزہرہ ہے زہرہ کا معنی تروتازہ ہوا کرتا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام بھی تروتازہ میرے آقا علیہ السلام کی ماں بھی تروتازہ ہے۔ اللہ رب العزت نے میرے آقا علیہ السلام کے لیے بیویوں کا انتخاب فرمایا ایک بیوی کا نام خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا معنی حاجیوں کی خدمت کرنے والی ہے۔ میرا محبوب علیہ السلام بھی خدمت کرنے والا اور میرے محبوب علیہ السلام کی بیوی بھی خدمت کرنے والی ہے ایک بیوی کا نام ریحانہ ہے ریحانہ کا معنی خوشبو دینے والی ہے میرے آقا علیہ السلام بھی خوشبو دینے والے اور بیوی بھی خوشبو دینے والی ہے اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کو بیٹے دیئے ایک بیٹے کا نام طیب وطاہر ہے طیب اور طاہر کا معنی پاک ہے محبوب کے بیٹے بھی پاک ہے اور میرا آقا علیہ السلام بھی پاک ہے میرے آقا علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام ابراہیم ہے۔ ابراہیم کا معنی بزرگی والا ہے میرا محبوب علیہ السلام بھی بزرگی والا اور میرے آقا علیہ السلام کا بیٹا بھی بزرگی والا ہے ایک بیٹے کا نام قاسم ہے قاسم کا معنی تقسیم کرنے والا میرے آقا علیہ السلام کا بیٹا بھی تقسیم کرنے والا اور میرے آقا علیہ السلام بھی حوض کوثر تقسیم کرنے والے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کی چار بیٹیاں

تھیں میرے اللہ نے بیٹیوں کو چنا ایک بیٹی کا نام زینب رضی اللہ عنہا ہے زینب کا معنی استغفار کرنے والی ہے میرے آقا علیہ السلام بھی استغفار کرنے والے ہیں اور میرے آقا علیہ السلام کی بیٹی بھی استغفار کرنے والی ہے ایک بیٹی کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے فاطمہ کا معنی جہنم سے آزاد ہونے والی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام بھی جہنم سے آزاد ہونے والے اور میرے آقا علیہ السلام کی بیٹی بھی جہنم سے آزاد ہونے والی ہے۔ ایک بیٹی کا نام رقیہ رضی اللہ عنہا ہے رقیہ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے والی ہے۔ میرے محبوب امت کی خدمت کرنے والے۔ ایک بیٹی کا نام ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہے۔ ام کلثوم کا معنی اولاد کی تربیت کرنے والی ہے۔ بیٹی اولاد کی تربیت کرنے والی اور میرے آقا علیہ السلام امت کی تربیت کرنے والے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ دوستوں کو چنا مجھے کہنا پڑے گا جہاں اللہ تعالیٰ نے اتنے لوگوں کو چنا وہاں اللہ تعالیٰ نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کو بھی چنا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دوست کا نام صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ صدیق کا معنی سچا ہے میرے آقا علیہ السلام بھی سچے اور میرے آقا علیہ السلام کے دوست بھی سچے ہیں۔ ایک دوست کا نام فاروق رضی اللہ عنہ ہے۔ فاروق کا معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ میرا نبی بھی فرق کرنے والا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست بھی فرق کرنے والا ہے ایک دوست کا نام عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے۔ غنی کا معنی سخاوتیں کرنے والا میرا آقا علیہ السلام بھی سخاوتیں کرنے والا ہے میرے آقا علیہ السلام کا دوست بھی سخاوتیں کرنے والا ہے۔ ایک دوست کا نام علی رضی اللہ عنہ ہے علی کا معنی بلند ہوا کرتا ہے میرا نبی بھی بلند ہے۔ اور میرے آقا علیہ السلام کا دوست بھی بلند ہے۔

اللہ اکبر اللہ اللہ نے یہ انتخاب فرمایا میرے پروردگار نے کائنات کے رب نے میرے آقا علیہ السلام کی آمد کے لیے کتنے پیارے انتظام فرمائے اللہ اکبر اللہ۔ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں دنیا کا کوئی کتا، بلا محبوب کی توہین بھی کرے تو میرے آقا علیہ السلام کی شان میں کوئی فرق نہیں آ سکتا، اللہ تعالیٰ نے اتنا مقام بنا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے شان ہی اتنی بنا دی ہے۔ اللہ اکبر اللہ!

آؤ ذرا! اب توجہ کرتے جانا میں وہ بات کرنے لگا ہوں جو میرے آقا علیہ السلام کی زندگی

کی سب سے درد ناک داستان ہے میرے محبوب علیہ السلام کی زندگی کی سب سے دردناک داستان جو بچپن میں پیش آئی اللّٰہ اکبر اللّٰہ غور کرنا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے آقا علیہ السلام پیدا ہو گئے ہیں اللہ رب العزت نے ماں آمنہ کے گھر خوشیاں دکھا دیں امیدیں آ گئی ہیں اللہ اکبر اللہ دادا عبدالمطلب کو پتہ چلا تو اٹھا کر بیت اللہ کے سائے میں کھڑے ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں دعا کر کے واپس گھر میں آئے ہیں اور کہتے ہیں آمنہ مجھے بتاؤ تو سہی اس کا نام کیا رکھنا ہے آمنہ کہتی ہیں میرا دل کرتا ہے کہ میں اس کا نام احمد رکھ دوں آپ فرماتے ہیں میرا دل کرتا ہے کہ میں اس کا نام محمد رکھ دوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام رکھ دیا۔ میں ابھی مطالعہ کر رہا تھا بڑی عجیب بات ہے جب میرے آقا علیہ السلام کا نام رکھ دیا گیا تاریخ میں موجود ہے پہلی مرتبہ کسی کا یہ نام رکھا گیا تھا مکہ کے لوگ کہنے لگے عجیب سا نام رکھ دیا ہے بھلا اس طرح کا نام بھی کسی کا ہوا کرتا ہے جو نام رکھ دیا ہے اللہ اکبر اللہ۔

سات دن گزر جانے کے بعد سردار عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کی خوشی میں قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانور ذبح کیے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ سارے رئیس کفر کے اکٹھے ہو کر آئے کہتے ہیں پیارے نام بہت بڑا رکھا ہے دکھاؤ تو سہی جیسا نام رکھا ہے ویسا پیارا بھی ہے کہ کوئی نہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ فرمایا باتیں بعد میں کرنا پہلے میرے بیٹے کا مکھڑا تو دیکھ لو پہلے میں اپنا سوہنا دکھاؤں گا پھر خود ہی فیصلہ کر لینا سردار عبدالمطلب چلتے چلتے گھر گئے جا کر میرے آقا علیہ السلام کو گودی میں اٹھایا اور اٹھا کر لے آئے ہیں مکہ کے کافروں کو فرمایا ادھر دیکھو ادھر دیکھو میرے بچے کا چہرہ دیکھو میرے آقا علیہ السلام کے چہرہ سے پردہ ہٹایا۔ اللہ کی قسم میرے جذبات میرے کنٹرول میں نہیں میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ یوں سامنے آیا جیسے ساون کی بدلیوں میں چاند سامنے آ جاتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ دیکھو دیکھو کوئی یہاں ہاتھ رکھتا ہے کوئی کچھ کر رہا ہے کہتے ہیں سردار عبدالمطلب آپ نے نام بھی بہت پیارا رکھا ہے نام بھی جچتا ہے اور سوہنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی جچتا ہے نام رکھ دیا گیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ عرب کے رواج کے مطابق دو چار ہفتے

گزر جانے کے بعد دائیاں آ گئی ماں آمنہ یوں میرے آقاعَلَیْہِ السَّلام کو لے کر بیٹھی ہیں ایک دائی آئی میرے آقاعَلَیْہِ السَّلام کے چہرہ کو دیکھا دیکھ کر کہتی ہے کہ بچہ بہت پیارا ہے اس کا باپ بہت بڑا تاجر ہوگا ادھر سے اس کے منہ سے بات نکلی ادھر سے ماں کا کلیجہ پھٹ گیا، اے دائی باتیں کرنے والی میرا بچہ پیارا بہت ہے لیکن اس کا باپ تو دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اچھا چلو کوئی اور لے جائے گی میں تو اپنے گھر جاتی ہوں اللہ کی قسم میرے محبوب کی ماں کے دل نے تڑپنا شروع کر دیا آسمان کی طرف چہرہ اٹھایا کائنات کے رب اتنا پیارا بیٹا دے دیا ہے لیکن یتیم کیوں کر دیا ہے آج کوئی میرے بیٹے کو اٹھانے والا نہیں ہے۔

اللہ کی قسم میں تو محبت میں کہا کرتا ہوں آمنہ خاموش ہو جاؤ تم کہتی ہو کہ کوئی دائی لے کر نہیں جا رہی میں رب کہتا ہوں یہ دائیاں میرے محبوب کے قابل ہی نہیں اور جو قابل ہے وہ تو ابھی گھر سے نکل کر آ رہی ہے حلیمہ سعدیہ چلتے چلتے آئیں ادھر سے دیکھا ادھر سے دیکھا کوئی بچہ نہ ملا چلتی چلتی آمنہ کے گھر پہنچ گئیں جا کر دروازہ کھٹکھٹایا آمنہ نے پوچھا کون ہے؟ آگے سے حلیمہ سعدیہ بولیں میں حلیمہ سعدیہ ہوں سعد قبیلہ کی سنا ہے اللہ تعالیٰ نے خوشیاں دکھائی ہیں اور میں بچہ لینے کے لیے آئی ہوں ماں آمنہ اللہ کی قسم ماں جو ہے ناں ماں ہی ہے میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں بیٹا چاہے کوڑا ہی کیوں نہ ہو میرا بیٹا چاہے کالے رنگ کا ہی کیوں نہ ہو اللہ کی قسم کوئی بیٹے کو بات کرے تو ماں کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے ماں آمنہ نے دروازہ بند کیا اور کہتی ہیں حلیمہ بیٹا لے کر جاؤ یا نہ جاؤ میں تمہیں پہلے بتا دوں میرا بیٹا یتیم ہے۔ حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں آمنہ دروازہ تو کھولو میں دیکھوں تو سہی اللّٰہ اکبر اللہ دروازہ کھولا حلیمہ سعدیہ جلدی جلدی آئیں دائیاں اور بھی آئیں تھیں لیکن آج تک کسی دائی کا نام تاریخ میں نہیں آیا۔ حلیمہ نے میرے آقاعَلَیْہِ السَّلام کو اٹھایا اللہ تعالیٰ نے قیامت تک حلیمہ کا نام روشن کر دیا۔ اللہ اکبر اللہ اللہ تعالیٰ نے حلیمہ کا مقام بھی روشن کر دیا۔ حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں میں نے اٹھایا اور اپنے خاوند سر کے تاج کے پاس گئی میں نے کہا یہ دیکھو بچہ کتنا پیارا ہے وہ کہتے ہیں حلیمہ بچہ بہت پیارا ہے میں نے تو ایسا پہلے دیکھا ہی نہیں اللّٰہ اکبر اللہ لیکن بات سنو یہ یتیم ہے دونوں آپس میں

مشورہ کرتے ہیں یتیم ہے تو پھر کیا ہوا۔ میں تو محبت سے کہتا ہوں حلیمہ نے کہا کون سی بات ہے اگر ہمارے گھر میں بھوک ناچتی ہے اتنا پیارا لال لے کر جاتی ہوں جب بھوک لگا کرے گی سوہنے کا چہرہ دیکھ لیا کروں گی اللہ تعالیٰ میری بھوک دور کر دیا کرے گا بچے کو اٹھا لیا اور سواری پر بیٹھ گئیں سفر کرنا شروع کر دیا، اللہ اکبر اللہ وہ بھی جا رہی ہے ایک اور دائی چوہدریوں کا بچہ لے کر جا رہی ہے ایک نمبر داروں کا بچہ لے کر جا رہی ہے جب حلیمہ برق رفتار سے پاس سے گزریں اللہ اکبر اللہ تو یہ عورتیں ماتھے پر تیوریاں ڈال کر کہتی ہیں ہائے یہ کون اتنی تیز پاس سے گزر گیا یہ تو حلیمہ ہے جس کی سواری چلتی نہیں تھی جس سے ٹھیک طرح سے چلا نہیں جاتا تھا آوازیں لگاتی ہیں حلیمہ کیا ہوا ہے؟ تمہاری سواری سے تو چلا نہیں جاتا ہے آج ہمارے پاس سے گزر گی ہو کیا وجہ ہے؟ حلیمہ نے میرے آقا علیہ السلام کو ہاتھوں میں اٹھایا اور زبان سے کیا کہا شاعر نے ترجمانی کی اور کمال کر دیا۔ میرے آقا علیہ السلام کو ہاتھوں میں اٹھا کر کہتی ہیں:

تساں کیتا نا پسند اس نوں یتیم جان کے
اساں سینے نال لایا دلاں دا حکیم جان کے
ایسے لال نوں میں سینے نال لائی جانی آ
تایوں اینھی تیز ڈاچی نوں دوڑائی جاندی آ

کیا پوچھتی ہو؟ میں آمنہ کا در یتیم لے کر آئی ہوں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے میرے نصیب جگا دیئے ہیں اللہ تعالیٰ نے میری عظمتیں بلند کر دی ہیں اپنے گھر میں لے کر چلی جاتی ہیں حلیمہ کہتی ہیں پہلے میری بکریاں دودھ نہیں دیتی تھیں اب میرے گھر سے دودھ ختم نہیں ہوتا۔ اللہ اکبر اللہ محلہ والے کہتے ہیں اپنی بکریاں وہاں لے کر جایا کرو جہاں حلیمہ سعدیہ کی بکریاں چرتی ہیں اللہ اکبر اللہ میرے پروردگار نے شان اور عظمت عطا کر دیں دو سال حلیمہ سعدیہ نے میرے آقا علیہ السلام کو دودھ پلایا۔ دو سال کے بعد کسی وجہ سے واپس مکہ لے کر آئیں پھر واپس لے کر چلی گئیں میرے آقا علیہ السلام نے اپنی زندگی کے تین سال حلیمہ سعدیہ

کے پاس گزارے اللہ اکبر اللہ تین سال بعد پورے پانچ سال کر کے حلیمہ سعدیہ واپس آئیں اللہ اکبر اللہ ادھر آمنہ کو دے کر جاتی ہیں ادھر حلیمہ کی آنکھیں بہنے لگتی ہیں آمنہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کو شان ہی اتنی دی ہیں چھوڑ کر جانے کو دل ہی نہیں کرتا، اللہ اکبر اللہ اکبر یہ مقام اللہ تعالیٰ نے حلیمہ کو عطا فرمایا شاعر اپنے انداز میں حلیمہ کو یوں کہتا ہے۔

حلیمہ میں تیرے مقدراں توں صدقے
توں مدنی دا جھولا جھلاندی وی ہوسی
حلیمہ میں تیرے مقدراں توں صدقے
تو انگلی پکڑ کر صحن میں......
سانوں اللہ کے پیارے کو چلاتی بھی ہو گی
حلیمہ میں تیرے مقدراں توں صدقے

اگلی بات کی اور کمال کر دیا:

نزاکت کے ساتھ بھی ناراض بھی ہوتا ہو گا
تم سینے سے لگا کر مناتی بھی ہو گی
حلیمہ میں تیرے مقدروں کے صدقے
تم مدنی کا جھولا جھولاتی بھی ہو گی
حلیمہ میں تیرے مقدروں کے صدقے

میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ 5 سال کی عمر میں اپنی ماں آمنہ کے پاس آئے اور آئندہ سال گزرنے کے بعد ماں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنے بیٹے کو یثرب کی وادیاں دکھاؤں۔ تیار کر کے یثرب کی وادی میں پہنچی ایک ماہ قیام کیا ایک ماہ گزر جانے کے بعد میرے آقا علیہ السلام کے ہمراہ آپ کی والدہ محترمہ مکہ واپس آتی ہیں درمیان میں ابواء مقام آتا ہے بنگلہ کے باسی تم مجھ سے پوچھو گے کہ ابواء مقام کسے کہا جاتا ہے میں ابواء کا تعارف کرواتا ہوں یہ وہ وادی ہے جس نے پہلی مرتبہ میرے آقا علیہ السلام کی آنکھوں

سے آنسو دیکھے یہ ابواء کے وہ پتھر ہیں جنہوں نے میرے آقا علیہ السلام کو اس کی ماں سے جدا ہوتے دیکھا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام خود اس بات کو بیان کرتے ہیں فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم یہاں آ کر میری امی جان بیمار ہوگئیں میں دوائی لاتا رہا لیکن اثر نہ ہوا مسئلہ پتہ چلا دواؤں میں اثر تب ہوتا ہے جب رب کی مرضی ہو جب رب کی طرف سے منظوریاں ختم ہو جائیں دواؤں سے اثر ختم ہو جاتا ہے بہت علاج کیا لیکن میرے آقا علیہ السلام کی والدہ کی طبیعت درست نہ ہوئی دن بدن طبیعت خراب ہوتی گئی ایک دن صبح کا وقت ہے میرے آقا علیہ السلام کی والدہ محترمہ لیٹی ہیں میرے آقا علیہ السلام کی عمر پانچ چھ سال کی ہے ننھا منا بچہ اپنی امی کے پاس بیٹھا ہوا ہے بیٹھے بیٹھے ماں آمنہ نے غور سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، ام ایمن پوچھتی ہیں اے میری پیاری مجھے بتاؤ تو سہی آج اپنے یتیم بیٹے کی طرف اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی ہو۔ آمنہ کہتی ہیں آج مجھے یوں لگتا ہے کہ آج کے بعد مجھے اپنے بیٹے کا چہرہ نظر نہیں آئے گا مجھے ایسے لگتا ہے کہ آج کے بعد میں اپنے بیٹے کو نہیں دیکھ سکوں گی۔ ام ایمن نے بھی رونا شروع کر دیا ماں کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کی لڑیاں گرنی شروع ہوگئی ماں کو روتے دیکھا میرے آقا علیہ السلام کی آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے میرے آقا علیہ السلام نے بھی رونا شروع کر دیا۔ دوستو کیسا دردناک منظر ہوگا میرے آقا علیہ السلام کی امی جان نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بیٹے کا مکھڑا پکڑا ماتھے سے بوسہ دے کر ماں نے دعائیں دیں اللہ کی قسم ماں کے منہ سے جب نکلتی ہیں اپنی اولاد کے لیے دعائیں ہی نکلتی ہیں۔ بیٹا جتنا مرضی گستاخ ہو جتنا مرضی ماں کو برا بھلا کہتا ہو ماں ٹوٹا جوتا بھی پہن کر کہتی ہے میری عمر بھی میرے بیٹے کو لگ جائے آج میرا بیٹا بہت پیارا لگ رہا ہے نظر نہ لگ جائے ماں کا کلیجہ ہی اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے ماں کے منہ سے جب نکلتی ہیں دعائیں ہی نکلتی ہیں آج میرے آقا کی امی کے منہ سے دعائیں نکلی کہتی ہیں۔

عمر تیری وچ برکت ہووے
تے بہت دعا فرمائی

ہم یتیم محمد ﷺ سے جدا ہونے لگے ہیں

اللّٰہ اکبر اللہ میرے بچے میرا دل کرتا تھا میرا بچہ بڑا ہوتا اس کی شان اپنی آنکھوں سے دیکھتی میرے بچے میرا دل کرتا تھا کہ میں اپنے بچے کی نزاکتیں اپنی ان آنکھوں سے دیکھتی لیکن ایسا لگتا ہے کہ رب کو یہ منظور نہیں اللہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام اپنی ماں کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہیں امی آمنہ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں اچانک میرے محبوب علیہ السلام کی امی جان کا ہاتھ زمین کی طرف آیا روح آسمانوں کی طرف جارہی ہے اللّٰہ اکبر اللہ چھوٹا سا بچہ کس چیز کو سمجھتا ہے ابھی تو میری امی مجھ سے باتیں کررہی تھی ابھی ناراض ہوگئی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کی آنکھوں سے یتیمی کے آنسو نکلنا شروع ہوگئے۔اللّٰہ اکبر اللہ کائنات والو دنیا والو اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کو یتیم کس لیے پیدا کیا؟

تاریخ والوں نے بڑی باتیں لکھی ہیں فرمایا جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے بچے کو کوئی مارتا ہے تو بچہ کہتا ہے ہائے ابو مجھے تکلیف ہوتی ہے ماں زندہ ہو تو بچہ کہتا ہے ہائے امی میں مر گیا رب نے میرے محبوب علیہ السلام کی ماں کو بھی اٹھا لیا اور باپ کو بھی اٹھا لیا، فرمایا محبوب جب تکلیف آئے تو یہ نہ کہنا ہائے ابو بلکہ ہائے اللہ میں تجھ پر قربان جاؤں ہائے اللہ میری مصیبتیں دور کرنی ہیں تو آپ نے کرنی ہیں اسی لیے قرآن فرماتا ہے۔

﴿اَلَمۡ یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی٥﴾ (الضحی: 6) فرمایا سوہنے تمہیں یتیم بنا کر اونچی شان عطا فرمادی ہے اللّٰہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام کو اپنی والدہ کے جانے کا بہت دکھ ہوا ایک دن میرے آقا علیہ السلام اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ جارہے تھے چلتے چلتے قبرستان آیا میرے آقا علیہ السلام نے جا کر ایک قبر پر رونا شروع کردیا میرے آقا علیہ السلام اتنا روئے کہ آنکھیں سرخ ہوگئیں صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کتنا خوش نصیب ہے وہ بندہ کہ جس کی قبر پر میرے آقا علیہ السلام اتنا روئے ہیں۔اللّٰہ اکبر اللہ ایک صحابی پوچھتا ہے یہ کس کی قبر ہے؟ میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ساتھیو یہ میری امی جان کی قبر ہے۔میری ماں مجھ سے بہت پیار کیا

کرتی تھیں مائیں تو پیار کیا کرتی ہیں دوستو پیار کیا کرتی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ پتہ چلا کہ میرے آقا علیہ السلام بھی ماں کی قبر پر جا کر دعائیں کیا کرتے تھے، میرے آقا علیہ السلام فوت شدہ ماں کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور تم زندہ ماں کو گالیاں دیتے ہو تمہیں رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا۔ میرا محبوب علیہ السلام اپنی ماں کی قبر پر جا کر آنسو بہائے اور آج تمہاری ماں زندہ گھر میں تمہاری تکالیف پر آنسو بہائے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیوں نہیں لگتا؟ ایک طرف میرے آقا علیہ السلام کی محبت کا دم بھرتے ہو دوسری طرف ماں کی چٹیا کھینچتے ہو۔ ماں سے پیار کیا کرو اللہ تعالیٰ نے شان ہی انوکھی بنا دی ہے۔ فرمایا:

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰیO﴾ (الضحی :6)

فرمایا پیارے ماں کو بھی بلا لیا باپ کو بھی بلا لیا، اب لاڈ میں اکیلا رب ہی دیکھوں گا۔ کوئی ماموں آتا ہے کھلونا لے کر آتا ہے کوئی تایا آتا ہے کھلونا لے کر آتا ہے میرے محبوب غم نہ کرو جب تمہیں کھلونے کی ضرورت پڑے گی میں آسمانوں کا چاند تمہارا کھلونا بنا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پیارے تمہیں یتیم پیدا کر کے میں نے شانیں عطا فرمائیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ !

وہ جو چاہے تو قطروں سے سمندر کر دے
وہ جو چاہے تو یتیموں کو نبی کر دے
کسی کو تاج سلطانی، کسی کو بھیک در، در دے
میرے مالک تیری مرضی ہے تو جدھر چاہے ادھر کر دے

یہ ساری شانیں میرے پروردگار کی عطا کردہ ہیں آؤ میرے پروردگار کے در پر آ جاؤ عرش والے رحمٰن کی بات کو مان لو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ دنیا پر بھی عزت دے گا اور اگلے جہان بھی مقام ملے گا دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



توبہ کی فضیلت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا o﴾ (النساء:110)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہمان آہستہ آہستہ ہم سے رخصت ہو رہا ہے۔ نیکیوں کا موسم ختم ہو رہا ہے۔ اللہ رب العزت کی ابر رحمت ختم ہو رہی ہے۔ اللہ کی رحمتیں ہر وقت انسان پر برستی ہیں لیکن اس مہینے میں کچھ رحمتوں کے برسنے کا انداز مختلف ہوا کرتا ہے۔ یقیناً مومن کا دل غمگین ہے ایمان والوں کے دلوں میں اس چیز کا بڑا افسوس ہے کہ اللہ رب العزت کا اتنا پیارا مہمان ہم سے رخصت ہو رہا ہے رونقیں چلی جائیں گی یہ جتنے تم آ کر بیٹھے ہو۔ پتہ نہیں دل میں خیال رکھتے ہو کہ اللہ صرف رمضان میں سنتا ہے اللہ کو سجدہ صرف رمضان میں جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دیا صرف۔ رمضان میں کھاتے ہیں رب کا دیا اور پہننا رمضان میں ہے رمضان سے ہٹ کر ہمیں کھلاتا کوئی اور ہے اس لیے ہم بھی مسجد میں نہیں آتے رمضان کے علاوہ ہمارے کھانے کا بندوبست کوئی اور کرتا ہے۔ اس لیے ہم رمضان کے علاوہ بھی اللہ کے در پر آ کر نہیں جھکے کیسی بات ہے؟ رمضان ہے تو تم بھی ہو رمضان چلا جائے تو رونقیں چلی

جاتی ہیں۔لیکن یاد رکھو کائنات کے رب سے بے وفائی کرنے والا بندہ اچھا نہیں ہوا کرتا آؤ یہ تیسرا اور وعدہ کرو کہ انشاء اللہ رمضان ہو یا غیر رمضان ہو ہم ہر وقت اللہ کے در کے منگتے ہیں اور بارہ مہینے رب سے ہی مانگتے رہنا ہے یہ عقیدہ اور ایمان ہونا چاہیے۔آج کے جمعہ کے خطبہ میں انشاء اللہ توبہ کے چند فضائل کے بارہ میں میں نے ارشادات بیان کرنے ہیں۔دعا کرو اللہ تعالیٰ میرے سمیت ہم سب کو سن سنا کر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

توبہ گناہوں سے ہوتی ہے جب کوئی بندہ عیبوں سے بھرا ہوا جب کوئی بندہ رب کا قیدی رب کا مجرم بن کر اللہ کے در پر آ کر توبہ کرتا ہے۔کائنات کے رب کو اس بندے کا گڑگڑانا بڑا پیارا لگتا ہے گناہ دو قسم کے ہوا کرتے ہیں کبیرہ گناہ اور صغیرہ گناہ۔یعنی کچھ بڑے گناہ کچھ چھوٹے گناہ جب بندہ بڑے گناہ کرتا ہے۔بڑے گناہ رب توبہ کے بغیر معاف نہیں کرتا، چھوٹے گناہ اگر انسان کرتا ہے تو کائنات کا رب اس کے اعمال کی طرف دیکھ کر اس کے چھوٹے گناہ معاف کر دیتا ہے۔میرے نبی ﷺ نے فرمایا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں لوگو بڑے بڑے گناہ کرنے سے بچا کرو۔اللہ کی بڑی بڑی حدوں کو ہاتھ ڈالنے سے بچا کرو۔ہاں ہاں باقی انسان ہیں انسان خطا کے لیے ہوا کرتے ہیں بندے سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں۔گناہ ہو ہی جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے تم ساری زندگی گناہ کر کے آؤ ساری زندگی مجھے ناراض کر کے آؤ لیکن میں تمہاری اتنی قدر کرتا ہوں کہ تمہیں دنیا کا کوئی بندہ کچھ نہیں سمجھتا، لوگ کہتے ہیں اس کی کیا اوقات ہے؟ اس کی کیا قدر ہے؟ اس کو معاشرے میں کون پوچھتا ہے تمہیں معاشرے میں کوئی نہیں پوچھتا تو کیا ہوا؟ میں عرش والا جو تمہیں پوچھنے کے لیے موجود ہوں میرے در پر آؤ مجھ سے آ کر گناہوں کی معافی مانگو اپنی آنکھ میں سے آنسو کا قطرہ گراؤ تمہاری آنکھ میں سے آنسو کا قطرہ نکلا زمین پر بعد میں گرے گا میں تمہارے گناہوں کو پہلے معاف کردوں گا میرے بندوں میری بندیوں آؤ میرے در پر آ کر مجھ سے معافی مانگو اپنے عیبوں کی، اپنے گناہوں کی مسلمان عورت اللہ سے ڈرنے والی، کائنات کے رب کے آگے جھکنے والی میرا ایمان کہتا ہے آسمانوں سے آواز آتی ہے۔ایسی نیک بخت

عورت میرے دربار پر آئے آکر آنسو بہائے اس کی آنکھ میں سے آنسو کا قطرہ نکلے اپنی حیا والی چادر کے پلو کے ساتھ اپنی آنکھ سے آنسو کا قطرہ صاف کرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اپنی کبریائی کی قسم ہے وہ عورت اپنے حیا والے پلو کے ساتھ آنسو کا قطرہ صاف کرے گی اس کے صاف کرنے سے پہلے میں اسے معاف کر دوں گا۔ اللہ اتنا غفور رحیم ہے بس بڑے گناہوں سے بچنا چاہیے توجہ کرتے جانا۔

میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: مسلم شریف کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! دنیا والو! میرے محبوب نبی ﷺ فرماتے ہیں اے کائنات کے لوگو بات سنو

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ .))

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! پانچ نمازیں ادا کرنا فرمایا ایک بندہ فجر کی نماز ادا کرتا ہے پھر آکر ظہر کی نماز ادا کرتا ہے فجر سے ظہر تک کے درمیان یہ جتنے چھوٹے گناہ ہوں گے کائنات کا رب اپنی رحمت سے معاف کر دے گا ظہر سے عصر تک جو گناہ کرے گا کائنات کا رب اپنی رحمت سے ظہر سے عصر تک کے درمیانی گناہ معاف کر دے گا، اور میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں "اَلْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ" ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ کے اندر آج تم آکر جمعہ کا خطبہ سماعت فرما رہے ہو اگلے جمعہ بھی سماعت فرماؤ گے یا پچھلا جمعہ آپ نے ادا کیا اور آج آکر جمعہ ادا کر رہے ہو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ان جمعہ کے دنوں کے درمیان کوئی گناہ ہفتہ میں ہوا کوئی گناہ یوم السبت کے دن ہوا کوئی گناہ یوم الاثنین والے دن ہوا کوئی گناہ جمعرات والے دن ہوا فرمایا کائنات کا رب دو جمعے پڑھنے کی برکت سے ان دونوں جمعوں کے درمیان والے چھوٹے گناہ معاف کر دے گا۔"

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: "وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ" فرمایا کائنات والو! رمضان کے مہینے سے اگلے رمضان تک جتنے گناہ ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا

ہے یہ تو زندگی کی باتیں ہوا کرتی ہیں پتہ نہیں اگلا رمضان یہاں آ کر بیٹھنا نصیب ہونا ہے یا نہیں ہونا پتہ نہیں اگلے رمضان میں میں نے یہاں کھڑے ہو کر کچھ بتانا ہے یا نہیں پتہ نہیں یہ تو رب ہی جانتا ہے میرے سامنے قرآن پڑا ہوا ہے میں سامنے مجلس میں نظر دوڑاتا ہوں اللہ کی قسم پچھلے رمضان یہاں کئی شکلیں بیٹھی تھیں لیکن آج مجھے نظر نہیں آ رہیں پورا بنگلہ پھر لو وہ نظر نہیں آئیں گی۔ پوری دنیا دیکھ لو وہ نظر نہیں آئیں گی کیوں کہ یہ زندگی کی باتیں ہوا کرتی ہیں اللہ اکبر اللہ پتہ نہیں کب تمہاری اور میری زندگی کی دوڑ نے ٹوٹ جانا ہے مولانا فرماتے ہیں۔

نئیں رہنا یار پیاریاں نیں
ٹہہ جانا محل میناریاں نیں
چھپ جانا اے چن تاریاں نیں
ہے کجھ دن دا ایتھے ڈیرہ اے
او میرے ویر مسافر سوچ ذرا
اس جگ تے اکو پھیرا اے
ایتھوں نظر بچا کے ٹر چلئے
ساڈا اگے سفر لمیرا اے
اوجدوں آخری ہون ساہ اللہ
پڑھاں لا الہ الا اللہ
میری لگی توڑ نبھا اللہ
مینوں فقط سہارا تیرا اے

اللہ اکبر اللہ آئندہ رمضان کا مہینہ آئے گا ضرور آئے گا لیکن پتہ نہیں پیارے تم بھی ہو گئے یا نہیں ہو سکتا ہے اگلا رمضان آئے تو ہمارا کفن بھی قبر کی مٹی نے کھا لیا ہو ہو سکتا ہے اگلا رمضان آئے تو ہمارے بدن پر کروڑوں کیڑے ہمیں کھانے والے ہوں ایسے نہ کیا کرو کہ آج نہیں تو کل معافی مانگ لوں گا کل نہیں تو پرسوں مانگ لوں گا۔ آج رب نے موقع

بنایا ہے سر جوڑ کر اکٹھے بیٹھے ہیں اللہ کی قسم اتنی سسکیاں دیکھ کر میرا مالک ہمیں ضرور معاف کر دے گا۔ اتنی آہیں دیکھ کر کائنات کا رب ہمیں ضرور معاف کر دے گا اللّٰــہ اکبــر اللّٰہ میرا پروردگار بڑا قدر دان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے ایک شرک نہ کر کے آنا ایک میرے ساتھ کسی اور کو رب نہ مان کر آنا اس کے علاوہ میرے دربار میں جتنے بھی گناہ لے کر آؤ گے میں تمہیں معاف کر دوں گا۔

اللّٰــہ اکبـر اللّٰــہ ۔حدیث میں آتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! آسمانوں کے رب نے فرمایا:

''اے ابن آدم تم میرے دربار میں آؤ آ کر سوال کرو اگر تم چل کر آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ میرے بندے تم جس وقت میرے دربار پر آؤ گے میں اُسی وقت تمہارے پاس آجاؤں گا تم اپنا بستر چھوڑ کر آؤ گے میں اپنا عرش چھوڑ کر آؤں گا۔ میرے بندے آؤ تم گناہوں کا ڈھیر لے کر آؤ میں رحمتوں کا سمندر لے کر آؤں گا۔''

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔پیارے آؤ تو سہی اے شرابیوں چھوڑ دو شرابیں اور میرے مالک کے در پر آجاؤ۔ اے زانیوں چھوڑ دو زنا کاریاں اور میرے رب کے در پر آ کر معافی مانگ لو اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝﴾ (النساء:110)

اللّٰــہ اکبر اللّٰہ ۔ میں قربان جاؤں میرا پروردگار بڑا قدر دان ہے تم بہت بے قدرے ہو میرا پروردگار بڑا وفادار ہے اور بنگلہ کے باسی تم بے وفا ہو میرے رب کی کبھی رحمتوں پر بھی غور کیا کرو جو سجدہ مسجد میں کرتا ہے رب اُسے بھی کھانے کو دیتا ہے اور جو پتھر کی مورتوں کے آگے جھکتا ہے کھانا اس کو بھی ملتا ہے۔ اللّٰــہ اکبر اللّٰہ۔ کھلا بھی رہا ہے اور تمہارے طعنے بھی سن رہا ہے کھلا بھی رہا ہے اور تمہاری سرکشیاں بھی دیکھ رہا ہے ایسے تو کوئی باپ بھی اپنے بیٹے

سے نہیں کرتا آج تمہارا بیٹا چودہ پندرہ سال کا ہو جائے ایک مرتبہ تمہاری پگڑی پر داغ لگائے دو مرتبہ لگائے تین مرتبہ لگائے تم عاق نامہ لکھ دیتے ہو۔ یہ میرا بیٹا ہی نہیں اسے میرے خاندان سے نکال دو۔ پاکستان والو! آج کے بعد یہ جو بھی کرے گا خود ہی کرے گا میں اس کا باپ نہیں لگتا آسمان سے آواز آتی ہے۔ بندے تمہارے باپ نے کہہ دیا تم میرے بیٹے نہیں لگتے لیکن میں رب کہتا ہوں تم میرے بندے لگتے ہو کبھی تو میرے در پر آؤ میں تمہیں معاف کروں بھی میرے دروازہ پر آؤ میں تمہاری غلطیاں دھو کر رکھ دوں۔ آسمانوں کا رب قدر دان ہیں۔ آسمان کا رب تمہارے آنسوؤں کی بڑی قدر کرتا ہے۔ آسمانوں کا رب تمہاری سسکیوں کی بڑی قدر کرتا ہے۔

غور کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا ایک دن میرے نبی ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما ہیں آدھی رات کا وقت ہے دروازہ کھٹکایا گیا۔ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر گئیں کیا دیکھتی ہیں؟ ایک عورت دروازہ پر کھڑی ہے اور روئے جا رہی ہے عرض کرتی ہے عائشہ میں تمہارے محبوب علیہ السلام سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بی بی واپس چلی جاؤ میرے محبوب علیہ السلام آرام کر رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ دروازہ بند کر دیا، کچھ وقت گزرا اور دروازہ پھر کھٹکایا گیا میرے محبوب علیہ السلام عرض کرتے ہیں عائشہ کون ہے؟ جو بار بار دروازہ کھٹکھٹا رہی ہے فرمایا محبوب ایک مسکین سی عورت دروازہ پر کھڑی ہے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتی ہے۔ فرمایا سنو عائشہ عزت والی عورتیں کبھی آدھی رات اپنے گھر سے باہر نہیں نکلیں مجبوری ہی انسان کو گھر سے باہر نکالتی ہے کوئی مجبوری ہوگی جو وہ آج تمہارے دروازہ پر آ گئی ہے اسے اندر بلاؤ میں پوچھوں تو سہی اسے کیا مسئلہ بن گیا ہے؟ وہ عورت اندر آ گئی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حجرہ میں جا کر بیٹھ گئی کہنے لگی میرا نام خولہ ہے محبوب آدھی رات کا وقت ہے سارے مکہ اور مدینہ کے لوگ آرام کر رہے ہیں۔ محبوب میرا گھر اُجڑ گیا ہے سوہنے نبی میرے گھر کی رونقیں ٹوٹ گئی ہیں پیارے محبوب بندھن ٹوٹ گئے ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بی بی کیا بات ہوئی ہے؟ کہتی ہے بیٹھے بیٹھے میرے خاوند نے کہہ دیا ہے "اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ ." تم میرے لیے ایسے ہو جیسے میری

ماں ہوا کرتی ہے۔ محبوب میرے خاوند نے مجھے بیوی کی بجائے ماں کہہ دیا ہے۔ آج کے رواج کے مطابق محبوب جو خاوند اپنی بیوی کو ماں کہہ دے طلاق ہو جاتی ہے۔ محبوب ایسے سمجھیں تو طلاق تو ہو گئی لیکن محبوب مجھے بتائیں تو سہی میں کہاں جاؤں؟ عزت والی عورت کے تو دو ہی گھر ہوا کرتے ہیں۔ ایک ماں باپ کا اور دوسرا خاوند کا محبوب ماں باپ دنیا چھوڑ گئے ہیں بھائیوں کے گھر جانے کو دل نہیں کرتا۔ بھائیوں کے لیے بہنیں بوجھ بن جاتی ہیں میرے ماں باپ دنیا میں نہیں ہیں وہ دروازہ تو پہلے ہی بند ہو گیا ہے ایک دروازہ میرے خاوند نے آج طلاق دے دی ہے وہ بھی بند ہو گیا ہے میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ میرے بچوں مسکینوں کا کیا بنے گا؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں خولہ جاؤ چلی جاؤ تمہارے مسئلے کا حل میرے پاس موجود نہیں ہیں۔ خولہ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے کوئی مسئلہ نازل نہیں فرمایا عرض کرتی ہے محبوب سوہنے کچھ تو کریں میرے گھر جا کر دیکھیں میرے بچے ایک کونے میں رو رہے ہیں اور میرا شوہر دوسرے کونے میں بیٹھ کر رو رہا ہے محبوب میرے گھر کا کچھ تو کریں عرض کرتے ہیں خولہ اپنے پاس سے تو میں کچھ نہیں کر سکتا جب میرے رب کا حکم ہو گا تو کروں گا۔ جاؤ چلی جاؤ ابھی تک کچھ حکم نہیں آیا۔ یہ بی بی روتی ہوئی میرے نبی ﷺ کے گھر سے نکل گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ بند کیا۔ اس بی بی نے جانا کہاں تھا میرے نبی ﷺ کی چوکھٹ پر ہی بیٹھ گئی میرے نبی ﷺ کے دروازہ سے ٹیک لگا لی آسمانوں کی طرف نظر اُٹھا لی۔ کائنات کے رب جسے کوئی پوچھنے والا نہ ہو اسے تم پوچھتے ہو۔ اللہ خولہ کی چیخیں مکہ اور مدینہ میں کوئی نہیں سنتا لیکن اللہ جی آپ تو سن رہے ہو اللہ جی قانون پکا ہے دنیا جانتی ہے کہ طلاقیں ہو گئی ہیں لیکن مالک مجھے بتاؤ میرے دروازہ کا کیا بنے گا؟ اللہ میرے بندھن کا کیا بنے گا؟ میں کس کے دروازہ پر اپنا بڑھاپا گزاروں گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بیٹھی ہوئی تھی میرے آقا علیہ السلام پر جب وحی آتی تو انہیں پسینہ آ جاتا، موسم چاہے گرمی کا ہوتا یا سردی کا اچانک میری نظریں محبوب علیہ السلام پر پڑیں تو میں نے کیا دیکھا، میرے نبی ﷺ کو پسینہ آ گیا، ادھر میں اندر بیٹھی تھی اور خولہ کی چیخیں باہر سے میرے کانوں میں پڑتی تھیں خولہ رضی اللہ عنہا

کی چیخیں اتنی بلند تھیں جب میرے آقا علیہ السلام پر وحی کا نزول ختم ہوا تو کہتے ہیں جاؤ عائشہ دوڑ کر خولہ رضی اللہ عنہا کو میرے پاس بلا لاؤ۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بھی عورت تھی میرے دل میں بڑا رحم اور ترس آیا فرماتی ہیں میں دوڑ کر دروازہ پر گئی میں نے کہا خولہ آؤ میرا محبوب تمہیں بلا رہا ہے خولہ روتی روتی میرے محبوب علیہ السلام کے پاس آئی آپ فرماتے ہیں خولہ تمہاری ہچکیاں اور سسکیاں سن کر کائنات کے رب نے تمہارے رونے کا بھی قرآن بنا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے رونے کی اتنی قدر کی ہے کہ قیامت تک قانون ہی بدل دیا ہے اللہ اکبر اللہ یہ قرآن ہے اس کا مطالعہ کیا کرو اس میں بڑی چیزیں ہیں۔

اٹھائیسواں پارہ شروع ہو رہا ہے یہ عورت غصہ میں آ کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا شروع ہو گئی محبوب کہاں جاؤں کون سی جگہ پر آئی میرے پروردگار کو اس کا جھگڑنا اتنا پسند آیا کہ سورۃ کا نام ہی سورۃ المجادلہ جھگڑا کرنے والی رکھ دیا۔ فرمایا محبوب تیرے دروازہ پر بیٹھ کر رونے والی خولہ کے آنسوؤں کی میں نے اتنی قدر کی ہے کہ اس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ زمین کی دھرتی پر گرا اور رب کا عرش کانپ گیا فرمایا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ میری بندی میرے دروازہ پر آ کر سسکیاں مارے اور میں رب قانون نہ بدلوں؟ آج کے بعد جو خاوند اپنی بیوی کو ماں کہے گا وہ ماں نہیں بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قانون ہی بدل دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے آنسوؤں کی اتنی قدر کرتا ہے کائنات کا رب ہمارے رونے کی اتنی قدر کرتا ہے اللہ اکبر اللہ۔ کاش! تمہیں رب کے سامنے رونے کا طریقہ آ جائے کاش تمہیں میرے پروردگار کے سامنے بیٹھ کر آنسو بہانے کا طریقہ آ جائے اللہ اکبر اللہ توجہ کرتے جانا، میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے آخرت کا ذکر فرمایا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی وادیوں کا ذکر فرمایا اللہ اکبر اللہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے باتیں سن کر روئے جا رہا ہے روئے جا رہا ہے آخر روتے روتے بے چارہ غش کھا کر گر جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد ہوش آئی اسے اٹھا کر گھر لے جایا گیا ایک دن گزرا دو دن گزرے کافی دن ہو گئے دوبارہ مسجد میں نہیں آیا، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دوستو جاؤ اس صحابی کا پتہ تو کر کے آؤ اسے کیا ہوا ہے وہ کیوں مسجد میں نہیں آتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں سوہنے وہ بیمار ہی اتنا ہو گیا ہے کہ چارپائی سے اُٹھا ہی نہیں جاتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کے دروازہ پر گئے۔ جا کر اس کے پاس بیٹھ گئے۔ ابھی دو، چار دن کی تو بات ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جسم دیکھا تو سوکھ سوکھ کر چارپائی کے ساتھ چارپائی ہو گیا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں صحابی بتاؤ تمہارا کیا حال ہے عرض کرتا ہے محبوب دل کی ایک ہی خواہش ہے دل کی ایک ہی تمنا ہے جان نکلتی ہو تو زبان پر کلمہ کا نعرہ ہو محبوب اور کچھ نہیں چاہتا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے صحابی مجھے سچی بات بتاؤ رب سے بیماریاں مانگ کر تو نہیں لیں عرض کرتا ہے محبوب جی میں نے رب سے مانگ کر بیماریاں لیں ہیں اس دن آپ نے قبر کا ذکر کیا آپ نے قیامت کا ذکر کیا مجھے گناہ یاد آ گئے تو میں نے رب سے کہا اللہ مجھے دنیا پر سزائیں دے لو لیکن قبر کے اندر کچھ نہ کہنا اللہ میری غلطیوں غیوں کی سزا مجھے دنیا میں دے لو آخرت میں کچھ نہ کہنا۔

میرے بھائی گناہ بندے سے ہو ہی جاتے ہیں عرض کرتا محبوب میں نے رب سے دعائیں کیں ہیں اس دن سے میں بیمار پڑا ہوں۔ اللہ نے آسمان سے جبریل علیہ السلام کو بھیج دیا فرمایا جاؤ جا کر میرے بندے کے بارے میں ہمیں بتاؤ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ کے بندے تم نے رب کو اس طرح کیوں کہا تم رب سے کہتے اللہ مجھے معاف کر دو کائنات کا رب ویسے ہی تم پر رحمت کر کے تمہیں جنت کا داخلہ عطا کر دیتا تم نے رب کو اس طرح کیوں کہا تھا کہ اللہ مجھے بیمار کر دو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اس لیے میرے بھائی گناہ انسان سے ہو ہی جاتے ہیں اس لیے میرے بھائی کبھی بھول کر بھی ایسا جملہ نہ کہو اللہ میرے گناہوں کی سزا مجھے دنیا میں ہی دو ناں ناں ایسے نہ کہنا ایسے کہا کرو اللہ میں نے جو گناہ کیے ہیں میں سزا لینے کے قابل بھی نہیں اللہ میرا جسم اتنا نہیں

کہ گناہوں کی سزا برداشت کرسکوں اللہ جی آپ مہربانیاں کر کے مجھے یوں ہی معاف کر دیں رب تجھے معاف کر دے گا۔

نسائی شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں پرانے دور کا ایک انسان بوڑھا ہوگیا سر کے بال سفید ہوگئے اکیلے بیٹھ کر اپنے بچوں کو بلایا اپنے بیٹوں سے کہتا ہے بیٹو میں نے ساری زندگی گناہ کیے ہیں آج میرے سامنے ایک ایک گناہ آ رہا ہے مجھے ڈر لگتا ہے میں اپنے مالک کو کیا منہ دکھاؤں گا میں نے تو شرابیں ہی اتنی پئیں ہیں میں نے تو دنیا پر رب کی نمک حرامیاں ہی اتنی کیں ہیں مجھے شرم آ رہی ہے کہ میں اپنے رب کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ ایسے کرنا جب میں مر جاؤں تو میرے جسم کو قبر میں دفن نہ کرنا لکڑیاں جوڑ کر مجھے جلا دینا میری راکھ کو سمندروں میں پھینک دینا میں قبر میں نہیں جاؤں گا، تو رب کا سامنا نہیں کروں گا، مجھے شرم بہت آتی ہے مجھے بہت ڈر لگتا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں یہ انسان مر گیا دنیا چھوڑ گیا اس کے بیٹوں نے اس کے بدن کو جلا کر راکھ بنائی اور سمندروں میں بہا دی۔ آسمانوں کا رب تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو حکم دیا جلدی کرو اس کی راکھ کو جمع کرو آپ فرماتے ہیں مکمل بندہ بنا کر اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے بتاؤ ناں تم نے یہ کام کیوں کیا؟ عرض کرتا ہے اللہ جی اگر سچی بات پوچھیں تو مجھے آپ سے ڈر لگنے لگا تھا، اللہ میں نے گناہ بہت کیے تھے مالک میں کیسے آپ کے دربار میں آتا، اللہ جی میں تو اس قابل ہی نہیں غلطیوں کا بھرا ہوا ناپاک بندہ ہوں اللہ جی آپ کا مجرم بندہ ہوں اللہ جی آپ کا قیدی بندہ ہوں میرے پروردگار کو اس کی بے بسیوں پر اتنا ترس آیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے کیا واقعی تم نے مجھ سے ڈر کر یہ کام کیا عرض کرتا ہے جی مالک جی میں نے مجھ سے ڈر کر یہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ اگر تم بے بس ہو تو میں بڑا قدر دان ہوں اگر دنیا پر تم سے زیادہ گنہگار کوئی نہیں تو عرش پر مجھ سے بڑا رحمت ہار کوئی نہیں جاؤ چلے جاؤ میں نے تمہاری زندگی کے سارے گناہ معاف کر کے تمہیں جنت کا داخلہ عطا کر دیا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے رب تو اتنے قدر دان ہیں پیارے آؤ میرے پروردگار کے در پر

آ ؤ یہ دیکھ ناں میرے جوان کہاں کہاں سے آئے ہیں اے میرے جوان ساتھیو! جوانوں کی بات جوان جلدی سمجھ جاتے ہیں سوہنے میں تمہارا گریبان نہیں جھنجھوڑنا چاہتا ہوں میں تمہیں برانہیں کہنا چاہتا ہوں میرے تو اپنے گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ رب کی رحمت کے علاوہ کوئی اور سہارانہیں ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

لیکن میں تم سے ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا آ ؤ اپنی جوانی کا بیڑہ لے کر میرے پروردگار کے در پر آ جاؤ دو چار دن رمضان کے باقی ہیں ہاتھ باندھ کر اکیلے بیٹھ جایا کرو عرض کیا کرو کائنات کے مالک جب میں گناہ کرتا تھا تب بھی تم مجھے دیکھتے تھے آج اگر معافی مانگنے آیا ہوں تو آج بھی آپ ہی مجھے دیکھ رہے ہیں اللہ جی جب غلطیاں کیں تھیں تو آپ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اللہ اگر آج معافی مانگنے آیا ہوں تو بھی آپ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، آسمان سے آواز آتی ہے اے میرے جوان بندے بس کر کیوں رو رہے ہو تمہارے آنسو مجھے اتنے پسند لگے ہیں جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ دنیا والے اگر بندے سے غلطی ہو جائے تو دنیا معاف نہیں کرتی بندہ اچھا بھی ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں آج نمازی بن گیا ہے کل کیا کرتا پھر رہا تھا، دنیا پھر بھی بندے کو طعنے مارتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ آج تم نے معافی مانگ لی ہے اگر قیامت تک میں تمہیں طعنہ ماردوں تو مجھے رب نہ کہنا۔ میرے بندے اس طرح کہہ لے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میں تمہارے باپ کو بھی تمہارے گناہ کا پتہ چلنے دوں تو مجھے ستار نہ کہنا میں تمہارے باپ کو بھی تمہاری غلطیوں کا پتہ نہیں چلنے دوں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کتنا رحیم، کتنا غفور ہے میرا پروردگار کتنا قدردان ہے۔

مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک بندہ آج کئی بندے کہہ دیتے ہیں مولانا توبہ کرنے کو بہت دل کرتا ہے لیکن ہمارے گناہ ہی اتنے زیادہ ہیں ہمیں لگتا ہے کہ ہمارا رب ہمیں معاف نہیں کرے گا۔ مولانا توبہ کرنے کو بہت دل کرتا ہے لیکن ہم نے شراب ہی اتنی پی ہے کہ ہمیں لگتا ہے رب ہمیں معاف نہیں کرے گا۔ نہیں نہیں سوہنے تم اس کے بندے ہو وہ تمہیں ضرور معاف کرے گا۔

تم بہت بڑے مجرم ہو گے لیکن آج ایک مجرم میں بھی تمہیں دکھانا چاہتا ہوں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا ایک مرد اللّٰہ اکبر اللّٰہ ،ڈاکو چوراور ڈکیتی کرنے والا لوگوں کی عزتیں اور مال لوٹنے والا اس کام میں اس بندے نے 99 قتل کر دیئے یعنی 1 کم سو بندہ قتل کرلیا جب 99 قتل کر دیئے تو دل میں یہ بات آئی اتنے بندوں کو تم قتل کر رہے ہو اگر رب نے پوچھ لیا تو کیا جواب دو گے۔ کائنات کا رب تمہیں بھی معاف نہیں کرے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایک عالم کے پاس چلا گیا، جا کر کہتا ہے مولانا میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں میں بہت بڑا پاپی ہوں بہت بڑا گناہگار ہوں میں 99 قتل کر کے آیا ہوں۔ 99 بندوں کو مار کر آیا ہوں اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں اب میں اپنے مالک کے در پر صاف ہونا چاہتا ہوں۔ بتائیں کیا کروں کئی مولوی ویسے ہی خشکی کے مارے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہتا ہے جاؤ چلے جاؤ میرے دربار سے چلے جاؤ میرے مکان سے نکل جاؤ۔ کہیں مجھ پر بھی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ اتنا بڑا گنہگار اس نے کہا 1 رہتا ہے اس مولوی کو بھی ختم کر دوں۔ اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مولوی کو بھی قتل کر دیا۔ 100 پورے ہو گئے اللّٰہ اکبر اللّٰہ 100 بندہ مر گیا۔ ہاتھوں میں سو بندوں کا خون لے کر مارا مارا پھرتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ عرض کرتا ہے مالک جی بتائیں میں آپ سے کیسے معافی مانگوں ایک اور اللہ تعالیٰ کا بندہ مل گیا اس کے پاس چلا گیا، کہتا ہے مولانا میں توبہ کرنا چاہتا ہوں 100 بندہ میں اپنے ہاتھ سے قتل کر کے آیا ہوں آگے سے وہ فرماتا ہے۔

بات سنو اللہ کے بندے تم نے گناہ بہت بڑے کیے ہیں لیکن اللہ تمہیں معاف کر دے گا۔ یہ علاقہ اچھا نہیں تم فلاں بستی میں چلے جاؤ اس علاقے کے رہنے والے بہت نیک لوگ ہیں ان لوگوں کو نمازیں پڑھتے دیکھو گے تو تمہارا دل نرم ہو جائے گا ان کو رب کے آگے روتے دیکھو گے تو تمہارا دل نرم ہو جائے گا میرے بھائی صحبت کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے صحبت اچھی ہو تو بندہ اچھا بن جاتا ہے صحبت گندی ہو تو بندے کے اعمال گندے بن جاتے ہیں اس لیے کوشش کیا کرو کہ تمہاری صحبت گندی نہ ہو۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل علم کی مجلس میں بیٹھا کرو اہل علم کی صحبت اختیار کیا کرو کیوں کہ اہل علم دل کے بہت نرم ہوا کرتے ہیں ان کی آنکھوں سے آنسو بہت جلد نکل پڑتے ہیں جاؤ تم وہاں چلے جاؤ وہاں جا کر اللہ کی عبادت کرو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اس نے اپنا سامان اٹھا لیا ادھر سے ادھر جانے کا ارادہ کر لیا، چلا جا رہا ہے چلا جا رہا ہے راستے میں موت والا وعدہ قریب آ گیا، آسمانوں سے ملک الموت آ گیا اور جان نکلنی شروع ہوگئی اللّٰہ اکبر اللّٰہ جان نکل رہی ہے حدیث پاک میں آتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ادھر سے جان نکل رہی ہے چلا نہیں جا رہا زمین پر گرا ہوا ہے لیکن اپنے ہاتھوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر اس طرف جانا چاہتا ہے جدھر توبہ کرنے والے ہیں اللہ میں مرتا مرتا تائبین کی بستی میں چلا جاؤں مالک گناہ تو بہت کئے ہیں لیکن میں ان تک پہنچ جاؤں میرے پروردگار کو اس کا یہ انداز بہت پسند آیا آسمانوں سے دو طرح کے فرشتے آ گئے جنت والے بھی آ گئے جہنم والے بھی آ گئے جنت والے کہتے ہیں ہم نے لے کر جانا ہے کیونکہ توبہ کی نیت سے جا رہا ہے جہنم والے کہتے ہیں ابھی کون سا پہنچا ہے ہم نے لے کر جانا ہے شور مچ گیا وہ کہتے ہیں جہنمی بندہ ہے یہ کہتے ہیں جنتی بندہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے حکم فرمایا میرے فرشتو! لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں یہ جا تو نیکی کے راستے پر رہا تھا جا تو توبہ کرنے رہا تھا تم اس طرح کرو زمین ماپ لو۔ اگر آگے سفر زیادہ کیا ہے تو جنت والے لے جائیں اگر پیچھے سفر کم ہے تو دوزخ والے لے جائیں اس طرح کہہ دو اگر توبہ کرنے والوں کی بستی قریب ہے تو جنت والے لے جائیں اور اگر گنہگاروں کی بستی قریب ہے تو دوزخ والے لے جائیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں حقیقت میں توبہ کرنے والی بستی بہت دور ہے اور جہاں سے نکلا ہے وہ بستی بڑی قریب ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ دیکھو تو سہی کیسے کائنات کا رب اپنے بندوں کی قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ادھر والی زمین کو حکم دیا تم سکڑ جاؤ ادھر والی کو حکم دیا تم بڑھ جاؤ فرمایا ادھر والی زمین سکڑ گئی ادھر والی زمین بڑھ گئی کائنات کے رب نے اس بندے کی ادائیں دیکھ کر قدردانیاں کیسے کیں ہیں اپنے بندے کو جنت کا داخلہ عطا کر دیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤں کتنا غفور رحیم ہے کتنا

بخشنہار اور کتنا قدر دان ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے در پر آ کر معافی مانگا کرو میں تو کہا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

آجا منگ لے جو کچھ چاہنا ایں
تیرا رب ہاں کیوں شرمانا ایں
بوہے غیراں دے کیوں جانا ایں
پڑھ لا الہ الا اللہ
خالی ہتھ آویں جھولی بھر دیواں

آؤ میں تمہاری جھولیاں بھر دوں تم میں سے کوئی کہتا ہے مولانا ہم تو آتے ہیں اور خالی ہاتھ واپس جاتے ہیں میں کہتا ہوں ذرا توجہ فرمانا جب سے اذان ہوئی ہے کچھ لوگ پہلے آ کر بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں اب میں اللہ کی رحیمیاں ذکر کرتا ہوں تم محبت سے کہتے ہو سبحان اللہ، کوئی اور بات اچھی لگتی ہے تو کہتے ہو سبحان اللہ میں کوئی قرآن کی آیت پڑھتا ہوں تو تم کہتے ہو سبحان اللہ جانتے ہو سبحان اللہ کا معنیٰ کیا ہے سبحان اللہ کا مطلب ہے اللہ تو پاک ہے اللہ جی آپ پاک ہو۔ اللہ جی آپ پاک ہو ہم گناہوں کے بھرے ہوئے ہیں اللہ جی آپ پاک ہو ہم مجرم اور عیبوں کے بھرے ہوئے ہیں اللہ جی آپ پاک ہو اللہ کو جو پاک پاک کہتے ہیں میں مسجد میں کھڑا ہوں باوضو ہو کر کہتا ہوں میرا ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے میرا تصور مجھے یہ بات کہتا ہے جمعہ ختم ہو جائے گا یہاں سے اُٹھ کر گھروں میں جاؤ گے آسمانوں سے آوازیں آئیں گے۔ ادھر نظریں اٹھا کر میری طرف بھی دیکھو دنیا والو! مجھے بار بار پاک کہنے والو جاؤ میں نے تم لوگوں کو بھی گناہوں سے پاک کر دیا ہے، جاؤ میں نے تم لوگوں کو بھی عیبوں سے پاک کر دیا ہے کتنا قدر دان ہے میرا پروردگار میرا پروردگار کتنا مہربان ہے کتنا غفور رحیم ہے میرا پروردگار اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آؤ آ کر اللہ کے در پر جھک جاؤ اپنے گناہوں کی معافیاں میرے مالک سے آ کر مانگو اللّٰہ اکبر اللّٰہ رمضان کے آخری ایام آ گئے ہیں ان میں اللہ سے معافیاں مانگو گے اللہ تمہیں

معاف کر دے گا ذرا توجہ کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا لوگو اللہ دیکھو کتنا قدر دان ہے اللہ اپنے بندوں کی کتنی قدر کرتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پرانا وقت بنی اسرائیل کے دور کی بات ہے ایک بہت امیر ترین آدمی بڑی دولتیں، بڑی جائیدادیں، بڑے مربعے اور بڑی کوٹھیوں کا مالک اللہ اس طرح بھی ہوتا ہے رشتہ داروں میں کچھ غریب ہوتے ہیں کچھ امیر ہوتے ہیں۔

کچھ لوگوں کو رب نے بہت دولت دی ہے کچھ کو رب نے کچھ بھی نہیں دیا، کچھ کو لاکھ پتی بنایا کچھ کو ککھ پتی بنایا۔ یہ رب کی قدرتیں ہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا کچھ بندے غریب بھی تو ہوا کرتے ہیں صدقۃ الفطر کا مطلب ہی یہ ہے کہ اپنی برادری کے غرباء میں برتاؤ۔ جن کے بچوں کے پاس عید کی خوشیاں منانے کے لیے کپڑے نہیں وہ عید کی خوشیاں مناسکیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ یہ رب کی قدرتیں ہیں۔ دولت مند بنائے یا غریب بنائے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ مجھے کس موڑ پر یاد آیا۔ فرمایا:

ہتھ لایاں کئی میلے ہوون
تے کئی ہوندے توے تو کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
تے کئی بہتے ای کرماں والے نیں
کتے سونا، سونا، سونا اے
کتے کناں وچ نہ والے نیں
کتے لسی پین نوں ملدی نئیں
کئیاں کتے وی ددھیں پالے نیں
کتے اگلے ڈھنگ لئی جڑ دی نئیں
تے کئیں دیندے پھردے چھٹے نیں
واہ مولا توں اپنیاں قدرتاں دے

کیا سوہنے نقشے کٹے نیں
ہے اکو دل انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں

اللہ اکبر اللہ۔ میں قربان جاؤں آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں اس کی برادری کی ایک غریب کنگال عورت اس کے سر کا تاج فوت ہو گیا گھر تو خاوند کے سر پر چلا کرتے ہیں وہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا مجبور ہو گئی ادھر خاوند کے سر پر قرضہ بھی بہت زیادہ تھا، قرضے والے آ کر تنگ کرتے ہیں کوئی زیادہ عمر کی نہیں تھی ایک، دو بچوں کی ماں تھی لوگ آ کر دروازہ پر تنگ کرتے ہیں گندے طعنے دے کر چلے جاتے ہیں ایک دن مجبور ہو کر اس عورت نے سوچا چلو میں کیوں نہ ذوالکفل کے دروازہ پر جاؤں امیر بندہ ہے۔

ویسے بھی میری برادری کا ہے۔ برادری کا بندہ مجھ سے کچھ نہ کچھ تو تعاون کرے گا۔ اس کے دروازہ پر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا کہا میں کنگال اور غریب ہوں میری مدد کرو۔ ویسے میں تمہاری رشتہ دار بھی ہوں اس نے کہا تم میرے دل کی تمنا پوری کر دو میں تمہاری خواہش پوری کر دوں گا اللہ کی نیک بندی کا بدن کانپنے لگا کہنے لگی کیسی باتیں کرتے ہو غریب بہت ہوں لیکن عزت کا کاروبار نہیں کر سکتی، مجبور بہت ہوں لیکن اپنی عزت کا سودا نہیں کر سکتی۔

اللہ اکبر اللہ عورت کے پاس سب سے بڑی دولت اس کی عزت ہوا کرتی ہے یہ کام مجھ سے نہیں کیا جاتا واپس چلی گئی کچھ دن گزرنے کے بعد بچوں کی چیخیں نہ سنی گئیں پھر آتی ہے آ کر کہتی ہے تم اپنے دل کی تمنا پوری کر لو میں ماں ہوں مجھ سے اپنے بچوں کی سسکیاں نہیں سنی جاتیں ایک کمرے میں خلوت میں ذوالکفل آ گیا وہ عورت بھی آ گئی میرے آ قا علیہ السلام فرماتے ہیں اس عورت کا جسم کانپ رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ میں قربان جاؤں کائنات کا رب آسمانوں سے دیکھ رہا ہے۔ ذوالکفل کہنے لگا بی بی تمہیں ڈر کیوں لگتا ہے میں علاقے کا سب سے زیادہ دولت مند بندہ ہوں کوئی بندہ میرے سامنے بول نہیں سکتا پھر تم کس لیے ڈر رہی ہو کہتی ہے مجھے دنیا کے لوگوں سے ڈر نہیں لگتا مجھے تو اپنے رب سے ڈر لگتا

ہے کل میں اپنے مالک کو کیا جواب دوں گی۔

اللہ اکبر اللہ ۔ ذوالکفل کا دل کانپ گیا رونگٹے کھڑے ہو گئے کیسی عورت ہے؟ ایک مرتبہ بدکاری کرتے ہوئے رب سے اتنا ڈر رہی ہے اور میں نے پتہ نہیں کتنے عیب کتنی غلطیاں کیں ہیں کہنے لگا جاؤ بی بی تم چلی جاؤ اسے راشن دے کر گھر بھیج دیا خود مصلیٰ بچھا کر رونا شروع کر دیا۔ کائنات کے رب میں تمہارا گنہگار بندہ ہوں تمہارے دروازہ پر آوازیں لگا رہا ہوں اللہ مجھے معاف فرما اللہ مجھے معاف فرما کائنات کے رب کو اپنے بندے کی قدر دانیاں کتنی ہیں اللہ تعالیٰ نے مہربانیاں فرمائیں۔

ذوالکفل وہاں ہی فوت ہو گیا، صبح کا وقت ہے اور کائنات کے رب نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ ذوالکفل کے دروازہ پر لکھ دیا ہے۔

((قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ الْكِفْلَ .))

کائنات والو! میرے بندے کفل کو برا نہ کہنا رات اس نے میرے سامنے چیخیں ہی اتنی ماری ہیں میں نے اپنے بندے کے گناہوں کو معاف کر کے اپنے بندے کو جنت کا داخلہ عطا کر دیا ہے کیا ہم اس سے بھی زیادہ گنہگار ہیں جو رب اسے معاف کر سکتا ہے ہمیں کیوں نہیں کر سکتا بلکہ میں تو اس طرح کہا کرتا ہوں۔

اللہ پاک نے ذوالکفل کو اس لیے اپنے پاس بلایا فرمایا ذوالکفل اب تم میرے بن گئے ہو تم نے بہت گناہ کیے ہیں لیکن اب تم نے توبہ کر لی ہے میں جانتا ہوں لیکن دنیا تجھے طعنے مارا کرے گی میں نہیں چاہتا کہ میرا دوست ہو اور دنیا اسے طعنے مارے تم میرے پاس آ جاؤ میں تمہیں جنت کی حوریں عطا کروں۔

رب اتنا قدر دان ہے ۔سسکیوں کا اتنا خیال رکھتا ہے۔ آؤ اللہ تعالیٰ کے در پر آ جائیں۔ آؤ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگ لیں کائنات کا رب ہمیں معاف کرے گا دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فضیلتِ قرآن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ [البقرہ:185]

ناتا نال حضور دے جوڑ اپنا
جیہڑا کسے وی قیمت تے ٹٹدا نئیں
او دل دی کیاری وچ توحید دا لا بوٹا
جنوں قبر وچ وی کوئی پٹدا نئیں
جہڑی جگہ تے پڑھایا قرآن جاوے
اس گھر نوں ڈاکو لٹ دا نئیں
بھانویں قلی دار دا نہ روے لکھ یارو
ساتوں در کریم دا چھٹدا نئیں

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ رب العزت کا نہایت فضل وکرم ہے کہ اس مالک نے رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہمیں ایک مرتبہ پھر عطا کیا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس مہینہ کی قدر ومنزلت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ان شاء اللہ۔ اللہ رب العزت کے فضل وکرم کے ساتھ قرآن پاک کے فضائل اور مسائل کا ذکر کیا جائے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے سمیت ہم سب کو سن سنا کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی ایسی لاریب کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ ایک ایک رکوع محفوظ ہے ایک ایک سورت محفوظ ہے نہ قرآن کی زبر میں آج تک فرق آیا ہے نہ قرآن کی زیر میں آج تک فرق آیا ہے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس قرآن میں اللہ رب العزت نے تیس پارے نازل فرمائے ہیں سات منزلیں بنائی ہیں۔ ایک سو چودہ سورتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو آراستہ فرمایا ہے جن میں سے 86 سورتیں مکی ہیں اور 28 سورتیں اللہ رب العزت نے مدنی عطا فرمائیں ہیں۔ 540 رکوع اللہ رب العزت نے اس میں نازل فرمائے ہیں۔

چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات اللہ رب العزت نے اس قرآن پاک میں مزین فرمائی ہیں اور کائنات کے رب نے اس قرآن پاک میں 32 ہزار 37 سو 7 حروف اللہ رب العزت نے قرآن میں جوڑے ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں 53 ہزار 3 سو پچاس زبریں رکھی ہیں۔ الہ العالمین نے کائنات کے رب نے اس قرآن پاک میں 49 ہزار 2 سو 82 زیریں اس قرآن میں رکھی ہیں اور یہ اتنی عظمت اتنی شان والی کتاب ہے کہ 22 سو آیات اللہ تعالیٰ نے توحید کے بیان میں قرآن پاک میں نازل فرمائی ہیں۔ دو ہزار آیات اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارہ میں نازل فرمائی ہیں۔ 750 آیات اللہ تعالیٰ نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارہ میں نازل فرمائی ہیں اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کتنی اعلیٰ ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کتنی اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 1800 آیات صرف اور صرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بیان کی ہیں 1800 آیات اللہ تعالیٰ نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق قرآن پاک میں نازل فرمائی ہیں۔

اندازہ تو کرو کہ اللہ پاک ایک حرف پڑھنے سے کتنی نیکیاں عطا فرماتا ہے اور پھر اس رمضان المبارک کے مہینہ میں نیکیاں دوگنی، چوگنی بڑھ کر کائنات کا رب عطا کرتا ہے ہم

قرآن پڑھیں گے۔ کائنات کا رب کتنی نیکیاں عطا کرے گا، توجہ کرتے جانا میری دعا ہے میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ میرے سمیت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میں ابتدا میں اپنا عقیدہ اپنا ایمان بیان کروں گا۔ 30 پاروں والا قرآن سامنے رکھ کر اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں جو میرے نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا قائل نہیں وہ بندہ مسلمان نہیں جب نبی پر درود پڑھا جاتا ہے تو انسان کا منہ میٹھا ہو جاتا ہے جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا .)) (ترمذی: 2910)

''سنو کائنات والو! جو بندہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے۔ کائنات کا رب ایک حرف کے بدلے اس انسان کو 10 نیکیاں عطا کرتا ہے۔''

((لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ .))

(ترمذی:2910)

فرمایا: ''میں یہ نہیں کہتا کہ الــــم ایک حرف ہے بلکہ الف الگ، ل الگ، اور م الگ حرف ہے۔''

جو بندہ زبان سے ایک مرتبہ الــــم کہہ دیتا ہے کائنات کا رب اسے تیس نیکیوں کا خزانہ عطا کر دیتا ہے۔ کائنات کا رب اس بندہ کو 30 نیکیاں عطا کر دیتا ہے۔

توجہ کرنا حضرات محترم آج اللہ تعالیٰ کے قرآن کی شان اپنے دل کی تختیوں پر نوٹ کر کے لے جاؤ۔ یہ قرآن جو دو گتوں میں بند ہے کتنی عظمت والا ہے کتنی شان والا ہے توجہ کرنا جو بندہ 12 مرتبہ قل هو الله احد پڑھ لیتا ہے یعنی سورۃ الاخلاص پڑھ لیتا ہے فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ۝﴾ (الاخلاص :1تا4)

فرمایا جو بندہ اس سورۃ کو 12 مرتبہ پڑھ لیتا ہے کائنات کا رب اس پر اتنا راضی ہو جاتا

ہے۔ آسمانوں کا رب اس بندہ پر اتنا راضی ہو جاتا ہے کہ اس بندہ کو 4 قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ فرمایا اس طرح جیسے اس بندے نے چار قرآن کی تلاوت کی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں قربان جاؤں سمجھ نہیں آئی آگے چلتے جاؤ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: دنیا والو! کائنات والو جو بندہ اپنی زبان سے سورۃ الحاقہ کی تلاوت کرتا ہے کائنات کا رب اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے ایسے جیسے اس بندہ نے ایک ہزار آیات کی تلاوت کی ہے نہیں سمجھ آئی ذرا اور آگے چلتے جاؤ۔ نیکیوں کا موسم ہے یہ موسم لوٹ کرلے جاؤ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ہر چیز کا دل ہوتا ہے قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ سورۃ یٰسین فرمایا جو بندہ ایک مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھ لیتا ہے کائنات کا رب 15 قرآن پڑھنے کا ثواب عطا کر دیتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ سمجھ نہیں آئی اور آگے چلو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں قربان جاؤں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا﴾ (الزلزال:1تا3)

فرمایا جو بندہ یہ سورت ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہے کائنات کا رب اسے پندرہ سپارے پڑھنے کا ثواب عطا کر دیتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ نیکیاں لے قرآن آ گیا، میرے اور آپ کے لیے نیکیوں کا ڈپو اللہ تعالیٰ نے قرآن بنا دیا ہے قرآن پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں نیکیاں عطا کیا کرے گے اور پھر رمضان کے مہینہ میں اس مہینہ میں تو اللہ تعالیٰ کی برکتیں زیادہ ہوا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوا کرتا ہے میں تو اسی لیے کہتا ہوں۔

واوا رونقاں ماہ رمضان دیاں
اس اللہ دے مہمان دیا
او دل موموناں دے پر نور ہوئے

وچ خوشیاں دے مسرور ہوئے
سُن سن کے آیتاں قرآن دیاں
واوا رونقاں ماہ رمضان دیاں
ایہہ رحمتاں والا مہینہ جی
ایہہ برکتاں والا خزینہ جی
اوہ رُتاں آئیاں نے رب نوں منان دیاں
واوا رونقاں ماہ رمضان دیاں

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میں قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن کتنی عظمت والا ہے کائنات کے رب کی کتاب کتنی شان والی ہے۔ ذرا توجہ کرتے جانا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایک بندہ قرآن پڑھ نہیں سکتا۔ یہ بوڑھے حضرات تشریف فرما ہیں۔ رمضان میں دل کرتا ہے چلو قرآن پڑھ لیں آ کر کہتے ہیں مولانا قرآن نہیں پڑھا جاتا مشکل الفاظ زبان پر نہیں چڑھتے۔ آنکھوں سے بھی کم نظر آتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایسا بندہ جسے اچھے طریقہ سے قرآن پڑھنے کا طریقہ نہیں آتا، ایک آیت پڑھتا ہے تو اگلی بھول جاتا ہے۔ ایک حرف پڑھتا ہے تو اگلا پڑھنا نہیں آتا ہے۔ کبھی عینک لگا کر تلاوت کرتا ہے کبھی قرآن کو قریب کرتا ہے۔ فرمایا کائنات والو یہ بوڑھا انسان یہ عینک لگا کر بھی مشکل سے قرآن پڑھنے والا مجھے اتنا پیارا لگتا ہے فرمایا قاری کو میں دوہرا ثواب نہیں دوں گا۔ قاری کو ایک مرتبہ ثواب دوں گا اس بندے کو میں دو مرتبہ ثواب دوں گا۔

کچھ پڑھنے کا دوں گا اور کچھ اٹکنے کا دوں گا فرمایا پڑھنے کا الگ دوں گا اٹکنے کا الگ دوں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

کوئی بات نہیں بزرگو تم اٹک اٹک کر ہی قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ تم پڑھتے رہا کرو میرے بزرگو قرآن پڑھتے جاؤ اٹکتے جاؤ نیکیاں لیتے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوتے جاؤ۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کائنات کا رب تو اتنی نیکیاں عطا فرماتا ہے کائنات کا رب تو اتنی

رحمتوں کا نزول کرتا ہے آسمانوں کا رب اتنی رحمتیں اور شانیں رکھتا ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے قرآن کی ڈٹ ڈٹ کر تلاوتیں کیا کرو یہ رحمتیں اور برکتیں لے کر قرآن آ گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری رحمت دا دریا وگدا

اودریا وی بے بہا وگدا

اللہ اکبر اللہ ۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی شانیں اور قدرتیں قرآن میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرتے جاؤ حضرات محترم اس قرآن کو عام نہ سمجھا کرو۔اس قرآن کو چھوٹا نہ سمجھا کرو اس قرآن کو معمولی نہ سمجھا کرو۔

میں آج تمہیں بتا کر جاؤں گا یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لیے شفا بھی بنایا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے دوا بھی بنایا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لیے غذا بھی بنایا ہے۔اللہ اکبر اللہ۔

توجہ کرتے جانا سب سے پہلا مسئلہ قرآن اللہ تعالیٰ نے بندے کے لیے شفا بنا کر بھیجا ہے۔شفا قرآن پاک میں ہے میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا، بلکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (الاسراء:82)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔میں قربان جاؤں فرمایا کائنات والو! قرآن پاک میں ہم نے شفا رکھ دی ہے آپ کے مرض کی شفا قرآن پاک میں ہے تمہاری بیماریوں کی شفا قرآن پاک میں ہے تمہارے جسم کی شفا قرآن پاک میں ہے تمہاری روح کی شفا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رکھی ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے توجہ کرنا بخاری ومسلم کی روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات والو!

((اِذَا كَانَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .))

میرے آقا علیہ السلام جب بیمار ہو جاتے میرے آقا علیہ السلام کو جب بخار ہو جاتا میرے نبی ﷺ کی طبیعت جب بوجھل ہو جاتی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے آقا علیہ السلام قرآن کی آخری دوسورتیں معوذتین کی تلاوت کرتے میرے آقا علیہ السلام قل اعوذ برب الفلق ٥ اور قل اعوذ برب الناس ٥ کی تلاوت کرتے۔ ان دونوں سورتوں کی تلاوت کر کے میرے نبی ﷺ اپنے جسم پر دم کر لیتے کائنات کا رب میرے نبی ﷺ کو شفا عطا کر دیتا۔

اللہ اکبر اللہ۔ یہ قرآن تمہارے بخار کی شفا ہے یہ قرآن تمہارے امراض کی شفا ہے تمہاری بیماریوں کی شفا ہے تمہارے بلڈ پریشر کی شفا ہے یہ قرآن تمہارے ہارٹ کی شفا ہے اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھا کرو اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوتیں کیا کرو کائنات کے رب نے بڑی برکتیں رکھی ہیں بڑی رحمتیں اور شفائیں رکھی ہیں۔

توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا٥﴾ (الاسراء:82)

اللہ اکبر اللہ! بنگلہ کے باسی میں تو یہ بات بھی کہوں گا تم بھی روزہ سے بیٹھے ہو میں بھی روزہ سے گفتگو کر رہا ہوں شام تک روزہ بھی نبھانا ہے اب تک محسوس ہوتا رہا ہے اللہ کیا بنے گا؟ روزہ سے تقریر کیسے کی جائے گی؟ لیکن میں اللہ تعالیٰ کا قرآن ہاتھ میں پکڑ کر کہہ رہا ہوں اتنے مجمع میں فقیر کہہ رہا ہے جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھتا جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ میری بھوک ختم کیے جا رہا ہے۔ جیسے جیسے قرآن کی آیات پڑھ رہا ہوں سینہ کھلتا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن امراض کی شفا بھی ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن امراض کی دوا بھی ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن رزق کی برکت بھی ہے اللہ اکبر اللہ قرآن پڑھا کرو قرآن کی تلاوت کیا کرو یہ دیکھو میں تو بڑے مزے سے قرآن پڑھ رہا ہوں فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا٥﴾ (الاسراء:82)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤں حضرات محترم بخاری شریف میں یہ روایت آتی ہے میرے نبی ﷺ کے صحابی سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک قافلہ کے امیر بن گئے چلتے چلتے ایک جگہ پر پہنچے بھوک بہت لگی ہے فرمایا جاؤ بستی والو سے کھانا لاؤ میرے نبی ﷺ کا صحابی گیا، ان بستی والوں نے انکار کر دیا کہتے ہیں کھانا نہیں ملے گا، واپس آ گیا۔

کچھ وقت گزرا کہ ایک بندہ دوڑتا ہوا آیا کہتا ہے ہمارے قبیلہ کے نمبردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے کسی موذی جانور نے بعض جگہ پر آتا ہے بچھو نے ڈس لیا ہے کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا ہے ہم نے بہت علاج کیا ہے لیکن ہمارا نمبر دار شفایاب نہیں ہو رہا۔ تم میں سے کوئی ایسا ڈاکٹر یا طبیب ہے جو ہمارے سردار کا علاج کرے۔

سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم نے ہمیں کھانا نہیں کھلایا۔ فرمایا میں دم ضرور کروں گا لیکن اس کے عوض کچھ نہ کچھ لوں گا۔ کہتا ہے جو تمہارا دل چاہے لے لینا لیکن ہمارا مریض صحت مند ہو جائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرنا آج تم کبھی یہاں کبھی وہاں کبھی اس شہر میں کبھی اس شہر میں کبھی اللہ تعالیٰ کے قرآن کو پڑھ کر تو دیکھا کرو اللہ تعالیٰ نے کتنی برکتیں رکھی ہیں سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان کے ساتھ چلا گیا اور میں نے اپنے نبی سے ایک بات سنی تھی کہ جو بندہ کسی بھی بیماری میں ہو اسے فاتحہ پڑھ کر دم کیا کرو اللہ تعالیٰ شفا دے دے گا۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔**

سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں وہاں پہنچا وہ بندہ درد کی وجہ سے بڑا پریشان نظر آ رہا ہے اور ابھی میں نے اس کے پاس جا کر ڈنگ والی جگہ پر ہاتھ رکھا، میں نے سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی فرمایا ادھر سورۃ فاتحہ ختم ہو گی ادھر اس کے ڈنگ کا درد ختم ہو گیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اس نے خوش ہو کر مجھے زیادہ بکریاں دے دیں میں لے کر آیا، میں نے کہا میں اپنے نبی سے پوچھوں گا یہ بکریاں میرے لیے جائز ہیں یا نہیں۔ میرے نبی ﷺ کے پاس گئے کہتے ہیں پیارے یہ ماجرا ہے یہ بکریاں ملی ہیں میرے نبی ﷺ مسکرانے لگے کہتے ہیں ساتھیوں خود بھی گوشت کھاؤ اور میرا حصہ بھی لا کر دو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن امراض کی شفا بھی ہے۔ اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا یہ قرآن تمہارے دکھوں کا مداوا بھی ہے یہ تمہارے دکھوں اور مشکلوں کا حل بھی ہے تمہارے دکھوں کا حل تمہارے دنیاوی مسائل کا حل بھی اور آخرت کی مشکلیں بھی قرآن کی وجہ سے دور ہو سکتی ہیں۔

دلیل کیا ہے؟ ذرا توجہ کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا والو جو بندہ کاروبار کی وجہ سے پریشان ہے جس بندے کو رزق کی کمی بہت زیادہ ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں رات کو سوتے وقت اپنے بستر پر لیٹ کر سورۃ الواقعہ کی تلاوت کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کی غربتیں دور کر لیتا ہے کائنات کا رب اس کی روزی میں برکت ڈال دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھا کرو بستر پر لیٹنے سے پہلے پڑھا کرو۔

﴿اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ o لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ o خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ o اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا o وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا o﴾ (الواقعہ:1تا5)

اللہ اکبر اللہ آگے توجہ کرنا۔ دوسری طرف ایک بندہ ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اللہ مجھے یہ بھی دے دو اللہ مجھے بیٹے عطا کر دیں اللہ مجھے بیٹیاں عطا کر دیں اللہ مجھے فلاں چیز عطا کر دیں ادھر ایک بندہ قرآن پڑھ رہا ہے فرمایا اللہ دعائیں مانگنے والے کو عطا نہیں کرے گا جو کچھ قرآن پڑھنے والے کو عطا کرے گا بن مانگے ہی اللہ تعالیٰ اس بندے کے رزق میں اضافہ کر دے گا اس بندے کی پریشانیاں بھی دور کر دے گا۔ مغرب کی نماز پڑھی ہے مولوی صاحب بیٹھے ہیں پاس آ گیا کہتا ہے مولانا بات صرف آپ سے کرنی ہے اور کسی سے نہیں کرنی کسی کو نہ بتانا میں دو ماہ سے بڑا پریشان ہوں رات کو سو جاتا ہوں تو میرے کپڑے کٹ جاتے ہیں رات کو سو جاتا ہوں تو خون کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں رات کو سو جاتا ہوں تو رقم چوری ہو جاتی ہے مجھے بتائیں میری مشکل کا کیا حل ہے؟

ہاں ہاں اگر میری مجلس میں آئے ہو تو اپنے دکھ ساتھ لے کر نہیں جانا آج تمہیں اللہ تعالیٰ کے قرآن سے دکھوں کا مداوا بتا کر جاؤں گا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جس گھر میں

جادو ٹونے اور جنات کا اثر ہے اللہ اکبر اللہ مسلم کی روایت ہے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو بلکہ اپنے گھروں میں قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جس گھر میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت ہونے لگے میرا رب اس گھر سے جنات اور شیاطین کا اثر دور کر دیتا ہے فرمایا اس گھر میں جنات نہیں آیا کرتے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اس گھر میں شیطان نہیں آتا، جس گھر میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جائے آؤ تمہاری مشکلات قرآن حل کرے۔ آؤ تمہارے دکھوں کا مداوا قرآن کرے میں تو اسی لیے کہتا ہوں:

آ من لے قرآن دا کہنا
جے تو جنت وچ گھر لینا
چھڈ رسم ورواج تمامی
کر نبی دی قبول غلامی
تینوں حوراں بھی دین سلامی
پالے سنت والا گہنا

اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا حضرات محترم یہ تو دنیا کی مشکلات کا حل ہے ایک اور حدیث سنو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو بندہ سونے سے پہلے اپنے بستر پر لیٹ کر آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے۔

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَا لْحَیُّ الْقَیُّوْمُ o﴾

فرمایا یہ بندہ سو جاتا ہے اس کے گھر کا پہرہ دینے کے لیے اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو فرشتے گیٹ کیپر بن جاتے ہیں جو فرشتے اس کے باڈی گارڈ بن جاتے ہیں جو فرشتے اس کے پہرے دار بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن تمہاری دنیاوی مشکلات کا حل بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرآن تمہاری آخرت کی مشکلات کا حل بھی ہے میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

((اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنَ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ

وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ .)) (ابوداؤد:، حدیث نمبر1400)

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن پاک میں ایک ایسی سورۃ ہے اس کی تیس آیات ہیں فرمایا جو بندہ اس سورۃ کو پڑھ لیتا ہے کل قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ کے قرآن کی عدالت لگی ہوگی یہ سورت اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑی ہوگی کہے گی اللہ یہ بندہ دنیا میں مجھے پڑھا کرتا تھا۔ کائنات کے رب اس بندے کو معاف کر دو۔ وہ کون سی سورت ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o﴾

(الملك:1)

اللّٰــه اکبر اللّٰه فرمایا یہ سورت اللہ تعالیٰ کی عدالت میں شفارش کرے گی۔ کائنات کا رب کہے گا جاؤ تمہاری وجہ سے میں نے اس بندہ کو جنت کا داخلہ عطا کر دیا ہے جاؤ دنیا پر تم قرآن کی تلاوت کرتے تھے جاؤ اس سورت کی وجہ سے میں نے تمہیں جنت کی حوروں کا دلہا بنادیا ہے قرآن کی تلاوت کیا کرو۔

ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے نبی ﷺ کا ایک صحابی جا رہا ہے اور پڑھتا جا رہا ہے۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ oاَللّٰهُ الصَّمَدُ oلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ oوَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص)

میرے نبی ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا ابوہریرہ "وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" یہ بندہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پیارا لگتا ہے یہ چلتا پھرتا مدینہ کی گلیوں میں قرآن پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو واجب کر دیا ہے فرمایا یہ بندہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

تم چلتے پھرتے گانے پڑھو تم چلتے پھرتے گالیاں دو۔ رب کعبہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہ مجرے تمہیں برباد کریں گے یہ ٹولے تمہیں برباد کر کے رکھ دیں گے تمہارا جنازہ نکال کر رکھ دیں گے آؤ اگر کامیابی چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوت تم کرو۔ انشاء اللہ ایک

وقت آئے گا میدان محشر ہو گا حوض کوثر ہو گا اور آمنہ کا دریتیم ہو گا۔ میرا نبی ﷺ تمہیں یوں کر کے بلائے گا آؤ میرے پیارے امتیوں تم دنیا میں قرآن پڑھتے تھے لوگوں کو میں نے پیالوں میں پانی پلایا تمہیں میں اپنے گلابی ہاتھوں سے پانی پلاؤں گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

قرآن پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے۔ اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔

((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ.)) (مسلم، حدیث نمبر: 257)

فرمایا: جو بندہ سورت کہف کی پہلی دس آیات زبانی یاد کر لیتا ہے فرمایا: "عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ" فرمایا کائنات کا رب اس بندے کو دجال کے فتنہ سے محفوظ کرے گا۔ وہ بندہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا حضرات محترم اللہ تعالیٰ کا قرآن شفاء بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن تمہاری مشکلوں کا حل بھی ہے تیسری بات کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن غذا بھی ہے تمہاری روح کی غذا ہے جب بندے کی روح تازہ ہو جائے پھر جسم خود ہی تازہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھنے سے بندے کی بھوک ختم ہو جاتی ہے میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں ہمیں بھوک لگتی تھی ہم اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوتیں کیا کرتے اللہ تعالیٰ ہماری بھوک دور کر دیتے اللہ اکبر اللہ۔

ایک دن آدھی رات کا وقت ہے میرے نبی ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما ہیں رات چھائی ہوئی ہے میرے نبی ﷺ کا صحابی مسجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کر رہا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے پیاس لگی ہے مجھے پانی لا کر پلاؤ۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا باہر گئیں کافی دیر ہو گئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا واپس نہ آئیں میرے محبوب علیہ السلام انتظار میں ہیں کہتے ہیں خیر ہو عائشہ پانی لے کر نہیں آئی اللہ اکبر اللہ۔ ابھی کچھ وقت گزرا میرے آقا علیہ السلام خود باہر چلے گئے فرمایا میں پتہ تو کروں عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی تک پانی لے کر نہیں آئیں۔ میرے آقا علیہ السلام گئے

اور کیا دیکھتے ہیں مومنوں کی ماں نے پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ پیالہ ہاتھ میں اور آنکھوں سے آنسو گر رہے ہیں۔ زار و قطار آنسو جاری ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ .))

عائشہ کیوں رو رہی ہو؟ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں محبوب سنیں کتنا پیارا قرآن پڑھا جا رہا ہے؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار سے کان لگا لیا۔ قرآن پڑھنے والا کتنا پیارا قرآن پڑھ رہا ہے قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے پہلے مومنوں کی ماں رو رہی تھی اب رحمت دو عالم بھی رو رہے ہیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قرآن سن کر رو رہے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام مسجد نبوی میں جا کر اس قاری کے پیچھے کھڑے ہو گئے وہ قرآن پڑھ رہا ہے میرے آقا علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا اور کہا کائنات کے مالک میں آپ کا کتنا شکر ادا کروں کہ آپ نے میری امت میں اتنی پیاری آوازوں والے قاری پیدا کیے ہیں اس نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور قرآن بند کر کے کھڑا ہو گیا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دامن پھیلایا قربان جاؤں اس قاری سے جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے لگ رہا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں آؤ میرے سینے سے لگ جاؤ میں تمہیں پیار کروں میں تمہیں محبت کروں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا پیار کیا اور پھر فرمایا بیٹھ جاؤ اور مجھے دوبارہ تلاوت سناؤ مجھے دوبارہ قرآن سناؤ عرض کرتا ہے محبوب جی نازل آپ پر ہوا اور پڑھ کر میں سناؤں میرے اندر اتنی طاقت نہیں ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں نہیں نہیں مجھے قرآن کی تلاوت کر کے سناؤ۔ سوہنے مجھے آپ کے سامنے قرآن پڑھنے سے ڈر لگتا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن پڑھ کر سناؤ۔ تیرا قرآن صرف میں نہیں سننا چاہتا تمہاری آواز تو کائنات کا رب بھی سننا چاہتا ہے آسمانوں کا رب بھی چاہتا ہے کہ ابھی قرآن پڑھے اور رب قرآن کی آوازیں سنے بنگلہ کے باسی میں دل سے بولتا ہوں ایک وہ وقت تھا جب جوان اپنی پیاری آوازوں سے قرآن پڑھتے تھے، آسمان سے رب بھی کہتا تھا پڑھو پیارے تمہارا قرآن پڑھنا مجھے پیارا لگتا ہے آج کا جوان اپنی پیاری آوازوں سے گانے گانے لگ گیا، آج کا جوان قرآن سے بے وفائی کرنے لگ گیا، اور ایسی

قوموں کو کائنات کا رب ترقی نہیں دیتا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے وقت کا بادشاہ کہتا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے وقت کے بادشاہ نے امام کو زمین پر لٹا دیا اور پشت پر چالیس کوڑے لگائے سامنے ایک ڈاکو دیکھ رہا ہے اور روئے جا رہا ہے امام صاحب رحمہ اللہ پوچھتے ہیں تم کیوں رو رہے ہو کہتا ہے میں کیوں نہ روؤں مجھے کوڑے لگیں لوگوں کی دولتیں چرانے پر مجھے کوڑے لگیں ڈاکے ڈالنے پر اور تمہیں کوڑے اللہ تعالیٰ کے قرآن کی خاطر لگتے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ آؤ پیارے قرآن سے پیار کر کے دکھاؤ اپنے بچوں کو قرآن کی تلاوت سکھایا کرو تمہارا بچہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوت کیا کرے اللہ تعالیٰ تمہیں مقام عطا فرمائے۔

سیالکوٹ کا علاقہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ توجہ کرنا، مولانا مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھے ہیں آٹھ دس سال کی عمر ہے والدہ محترمہ باہر کسی کام کی غرض سے نکلی ہیں مسجد کے پاس سے گزریں کہتی ہیں قاری صاحب اس سال مصلیٰ کون سنائے گا؟ اس سال اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوتیں کون کرے گا؟ قاری صاحب کہتے ہیں بی بی فلاں کا بیٹا اس کا نام ابراہیم ہے ماں کی آنکھیں برسنے لگیں یوں آنسو صاف کر رہی ہے اوپر سے چھت پر سے بیٹا دوڑ کر آیا ماں میں صدقے جاؤں میری ماں کی آنکھوں میں آنسو کس لیے ہیں؟ بیٹا میں یہ سوچ رہی ہوں کہ آج مسجد میں فلاں کا بیٹا ابراہیم قرآن سنائے گا میرا دل کرتا ہے اللہ وہ وقت بھی لائے جب میرا ابراہیم قرآن سنائے۔ بنگلہ کے باسی جو خاندانی بیٹے ہوا کرتے ہیں اپنی ماں کی لاج رکھتے ہیں جو عزت والی بیٹیاں ہوا کرتی ہیں اپنے باپ کی عزت کا حیا کیا کرتی ہیں اپنے بھائیوں کی غیرت کا خیال کیا کرتی ہیں۔

اچھا ماں تمہارا دل کرتا ہے کہ میں قرآن کا قاری بن جاؤں ہاں ہاں میرا بیٹا ماں پھر دیر کس بات کی ہے تم وضو کر کے مصلیٰ پر دعا کرنے لگو اور میں قرآن یاد کرتا ہوں ادھر ماں مصلیٰ بچھا کر دعائیں کر رہی ہے ادھر بیٹا مسجد میں بیٹھ گیا پہلا پارہ شروع کر دیا بنگلہ کے باسی جاؤ

تاریخ کی کتابیں اُٹھا کر دیکھ لو ادھر شام کا سورج غروب ہو رہا ہے ماں مصلیٰ پر بیٹھ کر رو رہی ہے ادھر مسجد کے کونے میں آٹھ سالہ بیٹا قرآن پڑھ رہا ہے۔ ادھر کائنات کا رب آسمانوں سے یہ منظر دیکھ رہا ہے۔

ادھر ایک دن ختم ہو گیا، ادھر پہلا پارہ ختم ہو گیا شام کو تراویح میں کھڑے ہو کر پہلا پارہ سنا دیا دوسرا دن آیا دوسرا پارہ سنایا تیسرا دن آیا تیسرا پارہ سنایا ادھر رمضان کے تیس دن پورے ہو گئے ادھر بچے کے قرآن کے تیس پارے پورے ہو گئے۔ ماں کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیس دنوں کے اندر بچے کو قرآن کا حافظ بنا دیا، اللہ والے جب بندہ قرآن سے پیار کرنے لگے پھر کائنات کا رب ایسے رنگ چڑھاتا ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے قرآن سے پیار کر کے دکھاؤ کوئی ایسی ماں ہے جو آج بھی کہے میں اپنے بیٹے کو قرآن کا حافظ بناؤں۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں دنیاوی تعلیم کا انکار نہیں کرتا لیکن یاد رکھو ایک طرف وکالت کا کوٹ رکھے ایک طرف پنسل اور قانون رکھ لو ایک طرف ڈپلومے اور ساری تعلیمیں رکھ لو ایک طرف قرآن رکھ لو اگر وکیل کو کوئی سلام کہتا ہے تو اس کے کالے کوٹ کی وجہ سے اگر جج کو کوئی سلام کہتا ہے تو اس کے قلم، قانون کی وجہ سے اگر کوئی تمہارے ڈپلومے کو سلام کہتا ہے تو تمہارے اونچے عہدے کی وجہ سے اور اللہ کی قسم جس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے اُسے جو بھی سلام کہتا ہے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے قرآن کی وجہ سے کہتا ہے اسے سلام ہوتا ہے تو صرف قرآن کی وجہ سے اور کل قیامت کا دن ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہو گی کائنات کا رب قاری کے ماں باپ کے سر پر تاج رکھ دے گا اللہ کہے گا جاؤ جنتوں میں چلے جاؤ تم نے دنیا پر اپنی بیٹیوں کو اپنے بیٹوں کو قرآن کا قاری بنا دیا آؤ اپنے بیٹوں کو قرآن یاد کرواؤ اپنے بیٹوں کو قرآن کی تعلیم دو اور اپنے دل میں قرآن کی محبت پیدا کرو حضرات محترم یہ پاکستان بنے کو تو کچھ سال ہوئے ہیں ہندوستان پاکستان بننے سے پہلے کی بات ہے۔

دہلی شہر سب سے بڑا ہندوستان کا شہر ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ ایک عیسائی پادری نے شور مچا

دیا مسلمان قرآن قرآن کرتے ہیں آج پتہ چل جائے گا قرآن سچا ہے یا انجیل، اللّٰہ اکبر اللّٰہ جناب بازار میں آ کر کھڑا ہو گیا کہنے لگا بات سنو، تم کہتے ہو قرآن سچا ہے میں کہتا ہوں انجیل سچی ہے تم اپنا قرآن آگ میں پھینک دو۔ معاذ اللّٰہ ثم معاذ اللّٰہ میں اپنی انجیل کو آگ میں پھینکتا ہوں جو سچی ہوگی بچ جائے گی جو جھوٹی ہوگی جل جائے گی مسلمان بڑے پریشان ہو گئے۔ چلتے چلتے اس علاقہ کا سب سے بڑا عالم سب سے بڑا مفتی اللّٰہ اکبر اللّٰہ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے دین کا دیوانہ اور قرآن سے پیار کرنے والا مستانہ لوگ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دوڑ کر آئے کہتے ہیں بادشاہ جناب یہ شور مچ گیا ہے کیا بنے گا؟ قرآن کی عزت کا مسئلہ آ گیا ہے فرمایا کوئی بات نہیں میں جانے کو تیار ہوں۔ دہلی کا بازار ہے دنیا دیکھ رہی ہے سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پہنچے فرمایا پادری بات سنو نہ قرآن کا کوئی قصور ہے نہ انجیل کا کوئی قصور ہے اگر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو اگر چیلنج کرنا چاہتے ہو تو میں چیلنج قبول کرتا ہوں تم اپنی انجیل سینے سے لگاؤ میں اپنا قرآن سینے سے لگاتا ہوں تم بھی آگ میں چھلانگ لگا دو میں بھی لگا دیتا ہوں پتہ چل جائے گا سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟ وفادار کون ہے اور بے وفا کون ہے؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ پادری دوڑتا جا رہا ہے ساتھ کہتا ہے ہندوستانیوں مسلمانوں آج اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آج بھی دنیا پر قرآن سے محبت کرنے والے موجود ہیں میں جو مصالہ انجیل کو لگا کر لایا تھا اپنے بدن کو بھی لگا کر آتا تاکہ مجھے بھی آگ نہ جلا سکتی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

حضرات محترم وہ وقت تھا جب لوگ قرآن سے پیار کیا کرتے تھے۔ آج فقیر منبر پر کھڑا ہو کر تمہارے سامنے ہاتھ باندھ کر کہتا ہے جوانوں رمضان کا مہینہ ہے گانے چھوڑ دو اور قرآن پڑھا کرو۔ جوانوں فلمیں چھوڑ دو اور قرآن پڑھا کرو اللہ کی قسم ایک وقت آنا ہے اور موت نے تمہارے منکے کو توڑ کر پھینک دینا ہے ایک وقت آنا ہے تمہارا جسم ایک اور کھانے والے کروڑوں کیڑے ہونے ہیں۔ اس وقت سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ آؤ قرآن سے پیار کر کے دکھاؤ اگر کامیابی چاہتے ہو تو اس لیے میں آخر میں یہ کہوں گا کہ

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص)

قرآن پڑھو۔ قرآن کی تلاوت کرو قرآن سے محبت کرو۔ انشاء اللہ ایک وقت آئے گا قرآن پر عمل کرنے کی وجہ سے کائنات کا رب تمہیں پوری دنیا پر عزت عطا کرے گا اپنے بیٹوں کو قرآن کا قاری اور حافظ بناؤ۔ انشاء اللہ ترقیاں عطا فرمائے گا دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



تربیت اولاد

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ o﴾ [التحریم:6]

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ غُلَامٍ مَرْهُوْنٌ بِعَقِیْقَتِهٖ.

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات محترم اگر کسی قوم کو شکست دینا مقصود ہو کسی قوم کو نیست ونابود کرنے کا ارادہ ہو اور اگر کسی قوم کی جڑیں اکھیڑنے کا ارادہ ہو تو دانا لوگ جنگجو لوگ کہتے ہیں کہ ان کے نوجوانوں پر قبضہ کرلو وہ قوم خود بخود ختم ہو جائے گی اور نوجوانوں کے سروں پر قومیں راج کیا کرتی ہیں اور جس قوم، جس گروہ اور جس جماعت کے نوجوان ہی خراب ہو جائیں وہ قوم بھی دنیا پر ترقی نہیں کرتی اور جب ملت کے نوجوان شب زندہ دار ہوں جس ملت کے نوجوان جنگجو ہوں جس ملت کے نوجوانوں کے دلوں میں اسلامی تہذیب وتمدن سمائی ہو۔ ایسی قوم کو ایسی ملت کو دنیا کا کوئی بندہ نیچا نہیں دکھا سکتا۔ عصر حاضر میں اگر تھوڑے سے نظریات وخیالات کو ہم اپنے عام معاشرہ میں دوڑائیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ہماری ملت کے جوان ہیں تو مسلمان لیکن ان کے افکار پر قبضہ یہود ونصاریٰ کا ہو چکا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ اس میں ہم قصور وار ہیں یا یہ

سارے کا سارا قصور جائے گا تو والدین پر جائے گا۔

جو خود پانچ وقت کا نمازی ہے لیکن اپنے بیٹے کو نمازی نہیں بناتا۔ اور کہتا ہے کیا کریں بات ہی نہیں مانتے جو خود گانوں سے توبہ کرتا ہے لیکن اس کا بیٹا خود چھت پر پتنگ اڑاتا ہے اور ساتھ بدنامی، بدکاری اور فحاشی کے اڈے میوزک کو چلاتا ہے آپ مسجد میں ہے اس کا بیٹا اوپر کھڑا ہو کر برے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بات ہی نہیں مانتا، ہم سے زیادہ ہو چکے ہیں سارا قصور اس باپ کا ہے جو اپنی اولاد کو سمجھا نہیں سکا، اور میں نہیں کہہ رہا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرو تیس پاروں والا قرآن اللہ تعالیٰ کی ایسی کتاب ہے کہ جس نے انسان کو روزمرہ ایام میں پیش آنے والے مسائل سے آگاہ کیا ہے اور انسان کی زندگی کا کوئی ایک موڑ ایسا نہیں جس موڑ پر قرآن نے انسان کی رہنمائی نہ کی ہو، لیکن بات یہ ہے کہ ذرا سمجھو!

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ (محمد:24)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ان لوگوں کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں۔ یہ قرآن پر غور نہیں کرتے۔''

یہ قرآن دیکھتے ہی نہیں محض یہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ قرآن بہت مشکل ہے دین پر عمل کرنا بہت مشکل ہے داڑھی رکھنی بہت مشکل ہے۔ زلفیں رکھنی بہت مشکل ہیں مشکل کچھ بھی نہیں اللہ تعالیٰ نے جس پر جتنی تکلیف ڈالی ہے اس کی استطاعت کے مطابق ڈالی ہے۔ اللہ اکبر اللہ آؤ ذرا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرتے جانا۔ اولاد کی تربیت کا صحیح پہلو قرآن نے بیان کیا ہے اور ایک ایک موڑ پر قرآن نے تبلیغ کی اور یقین جانو آج کا باپ اپنے بیٹے کی فکر تب کرتا ہے جب بیٹا ماں کے بدن سے باہر آتا ہے قرآن نے بیٹے کی فکر تب کی ہے جب نو ماہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ آؤ ذرا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرنا، الہ العالمین نے فرمایا: پروردگار عالم کا قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (المنافقون:9)

اللہ اکبر اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا اے مومنو: مومنو کو مخاطب کیا ہے میں بھی مومن ہوں تم بھی مومن ہو تمہارا باپ بھی مومن ہے تیرا بیٹا بھی مومن ہے فرمایا ﴿یَآاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرو اللہ تعالیٰ کیا بتانا چاہتے ہیں؟ فرمایا: ﴿لَا تُلۡھِکُمۡ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَا اَوۡلَادُکُمۡ﴾ فرمایا دیکھنا کہیں تمہارے مال تمہیں ہلاک نہ کر دیں۔ کہیں تمہارا بیٹا تمہیں ہلاک نہ کر دے دیکھنا کہیں تمہاری نوجوان بیٹی تمہیں جہنم کے گڑھے میں نہ لے جائے۔ اللہ جی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ میرا بیٹا تو وہ ہے جسے میں محنت مزدوری کر کے کما کر کھلاتا رہا ہوں۔ اللہ میرا بیٹا تو وہ ہے جس کے لیے میں روزی کماتا رہا ہوں بھلا بیٹا ہلاک کرے گا؟ اللہ میرا بیٹا مجھے ہلاک کیسے کرے گا فرمایا عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ جب تمہارا بیٹا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جائے گا۔ قصور وار تمہیں ٹھہرایا جائے گا جب تمہارا بیٹا بے نماز ہوگا مجرم تمہیں ٹھہرایا جائے گا جب تمہارا بیٹا چھت پر چڑھ کر ہندوؤں کی رسم کرے گا تو قصوروار تمہیں ٹھہرایا جائے گا میں نہیں کہہ رہا۔

بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے آقا علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَکُلُّکُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ۔)) (بخاری)

''فرمایا ہر انسان اپنی رعایا کا مسئول ہے مسئول کا معنی جس سے سوال کیا جائے فرمایا قیامت کے دن باپ سے اپنے بچوں کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔''

اللّٰہ اکبر اللہ۔ طبرانی شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے آقا علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل جب اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوئی ہوگی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک عورت کو لا کر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے گناہ بہت زیادہ ہیں اسے جہنم میں لے جاؤ۔ عورت کہے گی اللہ پہلے میری بات تو سن لو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بولو کیا کہنا چاہتی ہو؟ اللہ ... رے میرے باپ نے کبھی مجھے پردہ کا حکم ہی نہیں دیا تھا۔

اللہ میں بے پردہ رہتی تھی لیکن میرے باپ نے کبھی مجھے پردہ کا حکم ہی نہیں دیا تھا،

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کے باپ کو بلاؤ۔ باپ کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ پوچھیں گے بتاؤ تم نے کہا ہے یا نہیں کہا، کہے گا اللہ مجھے تو دولت سے فرصت نہیں ملتی تھی اللہ مجھے تو کاروبار سے فرصت نہیں ملتی تھی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج تمہاری بیٹی اکیلی نہیں جائے گی بلکہ تم بھی ساتھ ہی جہنم میں جاؤ گے اللہ اکبر اللہ میں پوچھنا چاہتا ہوں میں سوال کرنا چاہتا ہوں کون ایسا مسلمان ہے جو چاہتا ہے کہ اس کی بیٹی کو دنیا کا ہر انسان دیکھے کون سا ایسا باپ ہے جو چاہتا ہے کہ میری عزت کو ہر بندہ ہاتھ لگائے۔ کون ایسا غیرت مند مسلمان ہے جو چاہتا ہے کہ میری عزت کو دنیا کا ہر انسان دیکھے میرے بھائی غیرت مند مسلمان یہ بات گوارہ نہیں کرتا اگر گوارہ کرتے ہو تو کل قیامت والے دن تم سے پوچھا جائے گا سوال کیا جائے گا ؟ تمہارا بیٹا تمہارے لیے ہلاکت کا سبب بن جائے گا تمہاری بیٹی تمہارے لیے ہلاکت کا سبب بن جائے گی اللہ تعالیٰ کے قرآن کا دوسرا مقام ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّمَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَةٌ﴾

فرمایا: تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے فتنہ ہے تمہارا بیٹا تمہارے لیے فتنہ ہے تمہاری اولاد تمہارے لیے فتنہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ فتنہ کیسے ہے؟ تربیت ٹھیک نہیں کرو گے تو تمہیں نقصان دیں گے اللہ اکبر اللہ۔ اللہ کے قرآن کا تیسرا مقام ہے فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَهۡلِیۡکُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ عَلَیۡهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ۝﴾ (التحریم: 6)

اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا ''ایمان دارو اپنی اولاد کو بھی جہنم کے انگاروں سے بچالو، اپنے آپ کو بھی جہنم کے انگاروں سے بچالو۔''

اللہ اکبر اللہ کیسے بچانا ہے؟ فرمایا ان کی تربیت درست کرو۔ ان کی تربیت ٹھیک کرو۔ اللہ جی کیسی تربیت کرنی ہے؟ فرمایا میرے محبوب سے پوچھ لو؟ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اب ذرا توجہ کرنا۔ میں تمہارے بیٹے کی تربیت کرنے لگا

ہوں تم غور کرنا ایسے تربیت تم نے کی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کی تو آئندہ ایسے تربیت کرنا میرے آقا علیہ السلام تمہارے بیٹے کی تربیت کرنے لگے ہیں میرے محبوب علیہ السلام تمہاری بیٹی کی تربیت کا طریقہ بتانے لگے ہیں غور کرتے جانا۔ میرے آقا جناب محمد ﷺ نے فرمایا جب میاں بیوی آپس میں خلوت اختیار کریں انہیں چاہیے کہ زبان سے یہ الفاظ پڑھ لیا کریں۔

((بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا .))

(ترمذی)

کائنات کے رب ہم اپنی ازواجی زندگی کی ابتدا کر رہے ہیں تو تمہارے پاک نام سے کر رہے ہیں اور دوستو جس چیز پر رب کا نام لے لیا جائے اس میں اللہ تعالیٰ برکتیں ڈال دیا کرتا ہے۔ جس چیز پر رب کا نام آ جائے اس چیز میں کبھی دھوکہ نہیں ہوتا۔

اللہ اکبر اللہ۔ اب تربیت شروع ہو رہی ہے میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا فرمایا جب کوئی عورت امید سے ہو جائے تو اسے چاہیے کہ تہجد بھی پڑھا کرے اسے چاہیے نماز بھی پڑھا کرے اسے چاہیے کہ اپنے وجود کی حفاظت بھی کیا کرے۔ اسے چاہیے اپنے پیٹ میں غذا بھی حلال کی اتارے کیونکہ ماں کی غذا اندر بچے کی غذا ہوا کرتی ہے نو ماہ بچہ پلتا ہے تو اندر ماں کی کھائی ہوئی روٹی پر پلتا ہے نو ماہ بدن میں بیٹا ماں کی خوراک پر پلتا ہے باپ اگر اپنی بیوی کو حلال کھلائے گا تو بیٹے کو بھی حلال ہی پہنچے گا اللہ اکبر اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام نے اچھی تربیتیں کیں ہیں ابن حبان میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا جناب محمد ﷺ نے اپنی چھوٹی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی تربیت اتنی اچھی کی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے امید والے دنوں میں قرآن کی تلاوت کیا کرتی تھی ابن حبان میں موجود ہے ادھر سے چکی پیستی تھی ادھر سے پڑھتی تھی۔

﴿یٰسٓ o وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ o اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ o عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o﴾ (یس :1 تا 4)

اللہ اکبر اللہ۔ ادھر آٹا تیار ہو رہا ہے ادھر زبان سے رب کے قرآن کی تلاوت ہو

رہی ہیں ادھر سے روٹی پک رہی ہے ادھر سے زبان سے پڑھتی ہیں۔

﴿اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o﴾ (الرحمن 1تا2)

ادھر گھر کا کام کاج ہو رہا ہے ادھر رب کے قرآن کی تلاوت ہو رہی ہیں۔ ایک مرتبہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کے پاس آئی اور آ کر عرض کرتی ہیں بابا گھر کا کام کاج کر کر کے میرے ہاتھوں میں چھالے بن گئے ہیں میرے بابا مجھے غلام دے دو میرے آقا علیہ السلام نے یہاں بھی تربیت فرمائی۔ فرمایا کہ لونڈی اور غلام تم نے کیا کرنے ہیں؟ رات کو سونے سے پہلے بستر پر لیٹ کر اللہ تعالیٰ کی صفات تم کر لیا کرو رب تمہاری تھکاوٹیں دور کر دے گا بیٹی رب کا قرآن پڑھتی رہی بیٹی رات کو سونے سے پہلے الحمد للّٰہ پڑھتی رہی، بیٹی سوتے وقت سبحان اللّٰہ ، اللّٰہ اکبر پڑھتی رہی۔ میرے رب نے ایسی کرم نوازیاں فرمائیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بدن سے پیدا ہونے والے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے کہیں حسین بنا دیا کہیں امام حسن بنا دیا۔ کیوں بنایا؟ ماں نے تربیت کی تھیں۔ نو ماہ اپنے وجود کی حفاظت کی تھی اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کو شان اور اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ تربیت کیا کرو میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب دنیا میں بچہ پیدا ہو جائے تمہارے گھر آ جائے فرمایا کسی اچھے بندے کا چھوڑا ہوا اُسے کھلایا کرو میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے فرمایا:

((كُلُّ غُلَامٍ مَرْهُوْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ .)) (ترمذی)

فرمایا جب تمہارا بچہ سات دن کا ہو جائے تو اس کا عقیقہ کیا جائے فرمایا: ''لِلْغُلَامِ شَاتَانِ وَلِلْجَارِيَةِ شَاةٌ'' اگر اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا ہے تو دو بکریاں دو جانیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا کی ہے تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک بکری ذبح کیا کرو۔ اس کے سر کے بال اتار کر اس کے برابر چاندی کا صدقہ کرو۔ اور فرمایا ختنہ کرو بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے فرمایا:

((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ۔ اَلْخِتَانُ ، وَالْاِسْتِحْدَادُ ، وَنَطْفُ الْاِبِطِ ،

وَتَكْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ .)) (بخاری)

''ختنہ کرنا، استرا استعمال کرنا، اپنی بغلوں کے بالوں کو اکھیڑنا اپنے ناخنوں کو تراشنا اور مونچھوں کو کتروانا فرمایا فطرت کی باتیں ہیں۔''

فطرت کا کیا مطلب ہے؟ یعنی آج حکم نہیں دیا گیا آج سے پہلے لوگ بھی یہی کام کیا کرتے تھے پہلے انبیا کرام علیہم السلام بھی اپنے ناخن تراشا کرتے تھے پہلی قوموں کے لوگ بھی اپنے ناخن بڑھنے نہیں دیا کرتے تھے بڑھاتے ہیں؟ تو امت محمدیہ کے نوجوان بڑھاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری قوموں کا سردار بنایا ان سے بڑھ کر بڑھا بڑھا کر پھرتے ہیں عورت اپنے ناخن بڑھا کر پھرتی ہیں میری بات کا غصہ نہیں کرنا، ناخن انسانوں کے بڑے نہیں ہوتے ناخن تو شیروں کے ہوا کرتے ہیں ناخن انسانوں کے نہیں ہوا کرتے ناخن تو درندوں کے ہوا کرتے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آگے فرمایا وَقَصُّ الشَّارِبِ آخری بات یہ ہے کہ انسان اپنی مونچھیں کاٹا کرے یہ پانچ چیزیں اللہ تعالیٰ کے نبی نے فطرت کی بیان کی ہیں فرمایا اپنے بچوں کا ختنہ کیا کرو، اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا والو! کائنات والو جب تمہارا بیٹا باتیں کرنا شروع کرے۔ جب تمہیں محسوس ہو کہ تمہارا بیٹا باتیں کرنے لگا ہے تو اس کے پاس بیٹھ جاؤ اور اسے کہا کرو بیٹا زبان سے سبحان اللّٰہ کہا کرو۔ لا الٰہ الا اللّٰہ کہا کرو۔ اور دوستو! جب تمہارا چھوٹا سا بیٹا اپنی توتلی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لے گا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے تب میرے پروردگار کا دل بہت خوش ہوگا۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دور میں قبر میں آگ جلتی دیکھی اللّٰہ اکبر اللّٰہ کون سا ایسا بندہ ہے؟ جسے اتنی سزائیں مل رہی ہیں فرمایا موسیٰ واپس آؤ گے تو بتاؤں گا۔ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام واپس آئے اللہ تعالیٰ نے قبر کو بہت پیارا بنا دیا۔ دیکھا کہ قبر سے خوشبو مہک رہی ہیں موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں اللہ جی بات سمجھ میں نہیں آئی فرمایا میرے موسیٰ یہ بندہ بڑا گنہگار تھا یہ بندہ مجھے بہت ناراض کر دینے والا تھا، لیکن اس کے مرنے کے بعد اس کے گھر بیٹا پیدا

ہوا ہے۔ اس بچے نے آج پہلی مرتبہ میرا نام لیا ہے اس نام کی وجہ سے میں نے اس کی قبر کے انگاروں کو پھولوں سے تبدیل کر دیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ تیرا بیٹا بولنے لگے تو کہا کرو بیٹا اللہ تعالیٰ کا نام لو جس رب نے تمہیں پیدا کیا۔

سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا میرے آقا علیہ السلام کی صحابیہ ہیں ان کی شادی مالک بن نضر سے ہوئی ہے جو یہودی ہے۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے بیوی مسلمان ہے اور خاوند غیر مسلم ہے جب بولنے کی عمر ہوئی سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کو روٹی دکھاتی ہیں جب بولنے کا طریقہ آیا کہتی ہیں بیٹا پہلے اللہ تعالیٰ کہو پھر روٹی دوں گی اللہ اکبر اللہ میرے محبوب کی صحابیہ کیسی تھیں ہاتھ میں لقمہ پکڑ کر کہتی ہیں۔ بیٹا پہلے اللہ تعالیٰ کہو پھر کھانا ملے گا۔ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ قُلْ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

پاس بیٹھا ہوا خاوند کہتا ہے ام سلیم خود بھی بے دین ہو اور میرے بیٹے کو بھی بے دین کر رہی ہو۔ نہ خود تمہیں دین کی سمجھ ہے ساتھ میرے بیٹے کو بھی خراب کر رہی ہو۔ کہتی ہیں پاگل میں تو اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کا نام سکھا رہی ہوں۔ اللّٰہ اکبر اللہ مالک بن نضر جا کر شام کے علاقہ میں فوت ہو گیا میرے آقا علیہ السلام نے اس چھوٹے سے بچے کو اسی شانیں دیں انس بن مالک بڑا ہو کر میرے آقا علیہ السلام کے گھر کا خادم بن گیا، اللہ تعالیٰ نے میرے محبوب کے گھر کی خدمات عطا کر دیں۔ حدیث کی کتب کھول کر دیکھ لو۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بے شمار احادیث روایت کی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللہ کون سا بیٹا ہے؟ جس کو چھوٹی عمر میں رب کی باتیں سکھاتی تھی۔ اللّٰہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب بچہ بولنے لگے تو اسے تعلیم دو کہ تمہارا کا بیٹا رب کا نام لے اس کے سامنے اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔ اس کے سامنے اچھی اچھی حرکات کیا کرو۔ میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے آقا علیہ السلام کی عمر بالکل تھوڑی سی ہے عرب کی روایت کے مطابق حلیمہ سعدیہ لے گئی میرے محبوب علیہ السلام کی تربیت ہو رہی ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کی رضائی بہن اپنے بھائی کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیتی ہے ساتھ زبان سے کہتی ہے۔

((یَا رَبِّ اَبْقِ لَنَا مُحَمَّدًا .))

مائی شیماں میرے محبوب کو ہاتھوں پر اٹھا کر لوریاں دیتی ہے ساتھ رب کا نام لیتی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اللہ تعالیٰ نے بہنوں کے دل ہی ایسے بنائے ہوتے ہیں میرے پروردگار نے بہنوں کے جگر اور کلیجے ہی ایسے بنائے ہوتے ہیں میرے آقا علیہ السلام کو اٹھا کر لوریاں دیتی ہے ساتھ رب کا نام لیتی ہے۔

ایک بوڑھی عورت میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہتی ہے مجھے میرے بھائی کے پاس لے کر جاؤ۔

مجھے میرے بھائی محمد کے پاس لے جاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ۔آقا علیہ السلام ایک بوڑھی عورت ہے کہتی ہے مجھے اپنے بھائی محمد سے ملنا ہے، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اس عورت کو میرے پاس لے آؤ میرے محبوب علیہ السلام تشریف فرما ہیں سامنے لا کر عورت کو کھڑا کر دیا، میرے آقا علیہ السلام کے چہرہ کی طرف دیکھا آنکھیں برسنے لگیں رو کر کہتی ہیں اللہ جی آپ کا لاکھ مرتبہ شکر ہے میرے بھائی کو کتنی شان عطا فرما دیں میرے آقا علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے میرے محبوب اُٹھے اپنی کالی کملی اتار کر میرے آقا علیہ السلام نے بچھا دی فرمایا میری بہن شیماں اس کے اوپر بیٹھ جاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پیارے ناپاک عورت ہے پاک کملی نیچے بچھا دی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چپ کر جاؤ یہ کوئی عام عورت نہیں یہ میری بہن شیماں ہے جو مجھے ہاتھوں میں اٹھا کر اللہ کی صفات بیان کرتی تھی۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے بھائیو آج تمہیں اگر اللہ بھائی دے تو ہاتھوں میں اٹھا کر لوریاں دیا کرو اور میرے رب کا نام بلند کیا کرو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اگلی روایت پر غور کرتے جانا میرے آقا علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا والو! کائنات والو!

((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ .)) (بخاری)

''فرمایا جب تمہارا بیٹا سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا کرو اسے کہا کرو آؤ میرے بیٹے نماز پڑھنے چلیں۔''

پھر فرمایا دنیا والو جب تمہارا بیٹا دس سال کا ہو جائے

((وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ .))

''اپنے بیٹے کو مار کر نماز پڑھایا کرو جب وہ دس سال کا ہو جائے۔''

اللہ کے در پر لے کر آیا کرو آگے فرمایا:

((وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .)) (ابو داؤد: ٤٩٥)

اگر دو بھائی ہیں تو دونوں کے بستر دس سال کی عمر میں الگ کر دو۔ اگر وہ بہنیں ہیں تو بستر دس سال کی عمر میں الگ کر دو میرے بھائی میری بات کا غصہ نہیں کرنا میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں میں تمہاری اصلاح کرنا چاہتا ہوں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دس سال کے بہن بھائی اکٹھے نہ سوئیں ادھر جوانیاں چڑھتی ہیں تو کالج میں مخلوط نظام بھی پر ان چڑھتے ہیں ادھر تعلیم حاصل کرنے کے لیے بیٹا جا رہا ہے ادھر تعلیم حاصل کرنے کے لیے بیٹی جا رہی ہے اور اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں مجھے بتاؤ دوست غیرت کہاں رہے گی جس جوان لڑکے نے جوانی شروع ہوتے ہی نظر غیر لڑکی پر ڈالنی ہے اسے باپ کی قدر کیسے آئے گی؟ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر کیسے پیدا ہوگا؟ اللہ اکبر اللہ

اگر اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے ہو ایسی جگہ پر دلواؤں جہاں جا کر تمہارا بیٹا مخلوط نظام سے بچ جائے۔ اللہ اکبر اللہ آج میرے ملک میں بڑے بڑے کالج ایسے موجود ہیں جہاں نوجوان لڑکیاں لڑکے اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ میرے بھائی پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ میں منہ سے بولوں تو تمہیں دکھ ہوتا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اللہ اکبر اللہ!

اور جب تمہارے مدارس کا نظام درست تھا تب تمہارے مدرسوں، سکولوں سے پڑھنے والے لڑکے رب کے ولی ہوا کرتے تھے۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ بنایا ہے مدرسہ چل رہا ہے۔ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کے شیخ الحدیث ہیں مدرسہ میں بخاری شریف پڑھاتے ہیں سارا دن بخاری کا درس دیتے ہیں جب رات ہو جاتی ہے۔ اپنے

چہرہ پر کپڑا باندھ کر ریلوے اسٹیشن پر جا کر قلیوں کا کام کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ لوگوں کا سامان اٹھا اٹھا کر اپنے کھانے کا سامان تیار کرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ ایک نوجوان پڑھنے آیا آکر دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر اترا۔ منہ پر کپڑا لپیٹے شیخ الحدیث نے جلدی سے اس کا سامان اٹھا لیا کہتے ہیں بیٹا مجھے بتاؤ کہاں جانا ہے؟ کہتا ہے جناب میں نے سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں جانا ہے۔ میں پڑھنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے سامان سر پر اٹھا لیا ہے کوئی ایسا شیخ الحدیث ہے؟ کوئی ایسا ہیڈ ماسٹر جو اپنے طالب علموں کا سامان اٹھا کر لے کر جائے۔ سامان سر پر رکھا اور جا کر مدرسہ کے دروازہ پر رکھا آگے سے لڑکا بول کر کہتا ہے جناب بزرگو بتاؤ اس کی مزدوری کیا لینا چاہتے ہو؟ سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہتے ہیں بیٹے کیسی باتیں کرتے ہو آسمانوں کے فرشتے تمہارے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں اور میں نے تم سے مزدوری کس چیز کی لینی ہے؟ اللہ اکبر اللہ صبح کا ٹائم ہے نوجوان پڑھنے کے لیے آیا کیا دیکھتا ہے جس نے رات سر پر سامان اٹھایا تھا، وہ بخاری کا درس دے رہا ہے۔ آ کر قدموں میں گر پڑا کہتا ہے شیخ الحدیث صاحب مجھ سے زیادتی ہو گئی ہے مجھے معاف کر دیں آگے سے شیخ بول کر کہتے ہیں دوست کیا کرتے ہو؟ ہم تو پیدا ہی لوگوں کی خدمت کرنے کے لیے ہوئے ہیں۔ اس نوجوان پر اتنا اثر ہوا۔ ان دنوں میں کھانا مدارس میں نہیں پکا کرتا تھا۔ بلکہ لوگوں کے گھروں سے آیا کرتا تھا، تم فلاں کے گھر سے کھاؤ گے تم فلاں کے گھر سے کھاؤ گے۔ اس نوجوان کا کھانا بھی کسی کے گھر لگ گیا روز کھانا کھانے جاتا ہے اس گھر کی ایک عورت نے اس پر گندی نظریں رکھ لیں دل میں برائی کا ارادہ رکھ لیا۔ ایک دن موقع پا کر برائی کی دعوت دی آگے سے لڑکا بول کر کہتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں برائی نہیں کر سکتا، مجھے بتاؤ تو سہی میں جس گھر کا کھاؤں اسی گھر کی نمک حرامیاں کروں میں اپنے رب کو کیا جواب دوں گا؟ دوستوں کبھی سوچا ہے وہ بھی طالب علم تھے آج کے بھی طالب علم موجود ہیں وہ بھی نوجوان تھے آج کے بھی نوجوان ہیں آج کا نوجوان جوانی بعد میں چڑھتا ہے اور باپ کی پگڑی پہلے داغدار ہو جاتی ہے میرے بھائی یہ

سارا تربیت کا قصور ہے۔ یہ لڑکی کہتی ہے اگر نہیں کرو گے تو میں شور ڈال کر تمہاری بدنامی کر دوں گی آگے سے طالب علم کہتا ہے بی بی مجھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نے اس گھر کا نمک کھایا ہے میں برائی نہیں کر سکتا، آگے سے بی بی کہتی ہے نہیں کرو گے تو میں شور ڈال کر تمہاری بدنامی کر دوں گی، طالب علم نے کہا اچھا اگر لازمی کرنا چاہتی ہو تو مجھے ایک مرتبہ اجازت دو میں باتھ روم میں جانا چاہتا ہوں، ان دنوں میں باتھ روم کا انتظام نہیں ہوا کرتا تھا۔ علیحدہ خلاء خانے میں گیا، گندگی اٹھا کر اپنے جسم پر لگالی، سارے جسم پر لگا کر سامنے آ کر کھڑا ہو گیا کہتا ہے بی بی آؤ اگر میرے ساتھ برائی کرنا چاہتی ہو تو برائی کرلو۔ اس نے گھر سے دھکے دے کر باہر نکال دیا ساتھ نوجوان باہر نکل رہا ہے ساتھ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہتا ہے۔

الحمد للہ! کائنات کے رب تیرا لاکھ مرتبہ شکر ہے میرے دامن کو برائی سے بچا لیا ہے اللہ اکبر اللہ سخت سردیوں کا موسم ہے شام کا وقت ہے ایک ہی سوٹ ہے جو گلے میں ڈالا ہے اور کوئی کپڑا بھی موجود نہیں آج کا نوجوان ڈبل ڈبل یونیفارم پہن کر باپ سے کہتا ہے میرا خرچہ پورا نہیں ہوتا، آج کے نوجوان باپ فیس بھرتا بھرتا مر گیا، باپ ان کی فیس بھر بھر کر لٹ گیا، اور نوجوان اپنے دوستوں کو ترجیح دیتا ہے۔ اپنے باپ سے کبھی پیار ہی نہیں کیا۔ اس کا بوڑھا باپ سفید داڑھی والا رو کر اپنی بیوی کے لیے علیحدہ انتظام کر رہا ہے اللہ اکبر اللہ ایک کپڑا جو تن پر ڈالا ہے جا کر اسی کپڑے کو دھولیا۔ جسم سمیت اپنے کپڑوں کو صاف کیا۔ سخت سردی کا موسم ہے صف میں خود کو لپیٹ کر سو گیا سوئے سوئے اللہ تعالیٰ کے پاس چلا گیا۔ آسمانوں سے آواز آئی تم دنیا کی ایک عورت کو ٹھوکر مار کر آئے ہو اب میرے پاس آ جاؤ میں نے تمہارے لیے بہتر تیار کر لی ہیں تم دنیا کی ایک عورت کو چھوڑ کر آئے ہو آؤ میں نے تمہارے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنے کے لیے جنت کی بہتر تیار کر لی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ راتوں رات رب کے پاس پہنچ گیا صبح شور مچ گیا نوجوان کہاں گیا، ڈھونڈتے ڈھونڈتے مسجد کی صفوں سے لاش برآمد ہوئی ہے لوگ جنازہ لے کر جا رہے ہیں اور اپنی زبان سے کہتے ہیں تاریخ بغداد میں یہ بات موجود ہے۔ آج تک بڑے بڑے جنازے پڑھے ہیں لیکن جیسی خوشبو

اس کے بدن سے آ رہی ہے دنیا میں کبھی ایسی خوشبو ہم نے سونگھی ہی نہیں۔ اللہ اکبر اللہ یہ اس دور کی بات ہے جب تمہاری یونیورسٹیاں درست ہوا کرتی تھیں، یہ اس دور کی بات ہے جب تمہارے مدارس کا نظام درست ہوا کرتا ہے، اللہ اکبر اللہ یہ سب کچھ کیوں تھا؟ ان لوگوں نے اپنی اولاد کی تربیت ٹھیک کی تھیں فرمایا:

((وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .))

دس سال کا ہو جائے تو دو بھائی اکٹھے نہ سوئیں دو بہنیں اکٹھی نہ سوئیں میرے محبوب کا فرمان یہ تعلیم دے رہا ہے آج تمہاری نوجوان لڑکیاں مانا کہ گھر سے باہر نہیں نکلتیں غیرت کا جنازہ کب نکلتا ہے! باپ کہتا ہے میری بیٹی بھی گھر سے نہیں نکلی آج اس کے ماموں کی مہندی ہے چلو آج جانے دو مہندی اور تیل کی رسمیں ان رسموں نے ہمارے نوجوانوں کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا ہے اللہ اکبر اللہ سنو تربیت کیا ہے؟ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: جب آپ کا بیٹا اتنی عمر کا ہو جائے اس کو نماز کا حکم دو اس کا بستر الگ کر دو، آگے اللہ کے قرآن پر غور کرنا بڑی پیاری بات کی ہے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ﴾ (النور: 58)

اللہ اکبر اللہ! جب تمہارا بیٹا جو ابھی تک بالغ نہیں ہوا نابالغ بچہ ہے فرمایا اس کو تعلیم دو اگر میاں بیوی آپس میں بیٹھے ہیں اگر ماں باپ الگ کمرہ میں بیٹھے ہیں۔ اگر آپ کا بیٹا بھی آئے تو اجازت لے کر اندر آئے اللہ اکبر اللہ میرے محبوب علیہ السلام کا فرمان نوٹ کر لو، اللہ تعالیٰ کے قرآن کی بات نوٹ کر لو فرمایا بالغ کی بات نہیں ہو رہی فرمایا نابالغ جسے ابھی تک ایسی باتوں کی سمجھ نہیں فرمایا اگر ماں باپ تنہائی میں بیٹھے ہیں تو اسے آداب سکھاؤ کہ تمہارا بیٹا بھی آئے تو اجازت لے کر آئے۔ ہم کہتے ہیں بچہ ہے اس نے کیا کرنا ہے؟ یقین جانو جب بچہ دو تین سال کا ہوتا ہے وہ چیز دیکھ کر کہتا ہے پاپا یہ کیا ہے؟ وہ جس چیز کو دیکھتا ہے سوال کرتا ہے وہ جج منٹ کرتا ہے سوچتا ہے یہ کیا چیز ہے؟ آج جس چیز کو ذہن میں بٹھائے گا کل وہی

تربیت پکڑے گا آج اپنے بیٹے کی تربیت درست کر لو اگر آج تیرا بیٹا درست ہو گیا تو کل تمہاری پگڑی نہیں اچھالے گا بلکہ تمہارے لیے عزت کا سامان بنائے گا اللہ اکبر اللہ!

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو میرے پیارو اپنے بیٹے کی تربیت اس طرح کرو کہ اپنے گھر میں بھی آئیں تو اجازت لے کر آئیں۔ اپنے ماں باپ کے پاس بھی آئیں تو بتا کر آئیں۔ اللہ اکبر اللہ یہ تربیت قرآن دے رہا ہے یہ تربیت میرے پیارے کا فرمان دے رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ آگے غور کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: دس سال کے بعد اپنے بیٹوں کو دینی تعلیم کا شوق دلاؤ۔ تمہارا بیٹا اللہ تعالیٰ کے قرآن کو پڑھنے والا بن جائے تمہارا بیٹا پرہیز گار بن جائے، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں سیدنا ابن عباس کی خالہ لگتی ہیں ایک دن اپنی خالہ کے گھر آئے ہیں کہتے ہیں میرے دل میں خیال یہ تھا کہ اپنے آقا علیہ السلام کے پاس رات گزاروں گا۔ میرے آقا علیہ السلام نماز پڑھنے گئے ایک اور بات پر غور کرنا جب میرے آقا علیہ السلام کی وفات ہوئی تب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر صرف بارہ سال تھی یہ قصہ تقریباً نو سال کی عمر کا ہے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی خالہ کے گھر تھا میرے آقا علیہ السلام نماز پڑھ کر آئے تو میں لیٹا ہوا تھا، آپ نے آتے ہی پوچھا:

((اَصَلَّى الْغُلَامُ .))

کیا اس بچے نے نماز پڑھی ہے؟ اللہ اکبر اللہ میں کہتا ہوں دوستو! میرا بھتیجا آیا ہوا ہے نہیں پڑھتا تو کوئی بات نہیں میرے گھر مہمان آیا ہے نہیں پڑھتا تو کوئی بات نہیں تمہارے گھر مہمان بھی آئے تو اُسے تربیت دیا کرو کہ نماز پڑھے۔ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا محبوب یہ لڑکا نماز پڑھ کر سویا ہے اللہ اکبر اللہ رات کا ٹائم ہو گیا، سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی خالہ کے پاس آئے آ کر کہتے ہیں میری خالہ میمونہ جب میرے آقا علیہ السلام رات کو تہجد کے لیے اٹھیں تو مجھے بھی بیدار کر دینا میں بھی اپنے محبوب علیہ السلام کے ساتھ تہجد پڑھنا چاہتا ہوں۔ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیدار کیا کتنی عمر تھی نو سال کی عمر تھی میرے آقا علیہ السلام

تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے آدھی رات کا وقت ہے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، اور میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ آکر کھڑے ہو گئے میرے محبوب علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی نو سال کی عمر کا بچہ بہت چھوٹا ہوتا سیّدنا ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے کھڑے کھڑے تھوڑی سی نیند آ گئی میرے آقا علیہ السلام نے مجھے کان سے پکڑ کر ہلا دیا، نو سال کا بچہ نماز تہجد پڑھ رہا ہے اور میرے آقا علیہ السلام سستی برداشت نہیں کرتے اللہ اکبر اللہ آج تمہارا بیٹا نماز نہ پڑھے ادھر نو سال کا بچہ تہجد پڑھ رہا ہے۔ ادھر پچیس سال کا بچہ بھی فرض نماز بھی نہیں پڑھتا ادھر نوے سال کا بچہ بھی مسجد میں ہی نہیں آیا۔ جس رب کا کھاتے ہو اس کے آگے جھکتے کیوں نہیں؟ تربیت درست کیا کرو۔

آخری بات بیان کر کے بات ختم کرتا ہوں۔ تاریخ بغداد میں یہ بات موجود ہے۔ میاں بیوی آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں جناب خاوند بول کر کہتا ہے اے میری بیوی میں نے صبح جہاد کے لیے جانا ہے تم امید سے ہو۔ یہ کمائی جو میں نے کی ہے اللہ تعالیٰ بیٹی دے یا بیٹا دے اس پر خرچ کرنا، اور اس کی تربیت درست کرنا اللہ اکبر اللہ مجاہد جہاد کرنے چلا گیا، امام ذہبی نے اس بات کو تاریخ سیر اعلام النبلاء میں بیان کیا ہے ستائیس سال گزر گئے ستائیس سال کے بعد بغداد میں ایک مجاہد دوبارہ جہاد سے واپس آیا، بغداد کی گلیوں سے جا رہا ہے چلتے چلتے اپنے دروازہ پر پہنچا، دروازہ پر دستک دی آگے سے بڑا پیارا نوجوان لڑکا باہر نکلا آکر پوچھتا ہے کون ہے؟ مجاہد تھا غیرت مند آدمی تھا ساری زندگی جہاد میں گزار کر آیا تھا، بول کر کہتا ہے رب کے دشمن تم میرے گھر میں کیسے آ گئے ہو؟ آدھی رات کا وقت ہے میرے گھر میں جوان مرد کیسے آ گیا مجھے بتاؤ تم کون ہو؟ جو میرے گھر میں آ گئے ہو نوجوان کہتا ہے بزرگو عمر کا تقاضا ہے بھول گئے ہو آپ کا گھر کوئی اور ہو گا ارے میرے گھر پر بھی قبضہ کر لیا ہے جب تھوڑا سا شور ہوا ساتھ والے گھر سے ایک مرد نکلا آکر بزرگ کی کمر پر ہاتھ رکھا بزرگ نے پیچھے دیکھا اور پوچھا تم کون ہو؟ وہ آدمی کہتا ہے جناب مجھے امام مالک کہا جاتا ہے ہاں بتاؤ کیا بات ہے؟ جناب یہ نوجوان ہمارا استاد ہے تو آپ اس سے کیوں بڑھ چڑھ کر

بول رہے ہو۔ ادھر امام مالک کھڑا ہے ادھر اس کا نوجوان استاد کھڑا ہے جب شور ہوا تو اس کی ماں باہر آتی ہے کہتی ہے بیٹا اسے پوچھو اس کا نام کیا ہے؟ بابا جی آپ کا نام کیا ہے؟ میرا نام عبدالرحمٰن فروخ ہے میں کئی سالوں سے جہاد کرنے گیا تھا، ماں نے اپنے بیٹے کو پیچھے کھینچ لیا۔ بیٹا پیچھے ہو جاؤ۔ یہ کوئی عام انسان نہیں یہ تمہارا باپ ہے جو جہاد سے واپس آیا ہے۔ اپنے بیٹے سے پیار کیا ملے چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ ساتھ پوچھتے ہیں مجھے یہ تو بتاؤ جو میں تمہیں خرچہ دے کر گیا تھا اس کا کیا کیا؟ بیوی کہتی ہے جناب آرام کرو صبح آپ کو ایک ایک پائی کا حساب دیا جائے گا کہتے ہیں صبح کا ٹائم ہے میں مسجد میں نماز کے لیے گیا، بغداد کی جامع مسجد نمازیوں کے ساتھ بھری ہوئی ہے تھوڑا سا دور پیچھے جگہ ملی نماز سے فارغ ہوئے کیا دیکھتے ہیں ایک نوجوان لڑکا مصلیٰ رسول ﷺ سے اُٹھ کر منبر رسول ﷺ پر بیٹھ گیا، میرے آقا علیہ السلام کی احادیث زبانی پڑھے جا رہا ہے کبھی کہتا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ کبھی کہتا ہے رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ کبھی کہتا ہے سَمِعْتُ النَّبِیَّ میں نے دیکھا تو بڑا خوش ہوا کہ مردوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں جو قلم لے کر جلدی جلدی احادیث لکھتے جا رہے ہیں اور وہ زبانی پڑھے جا رہا ہے میں نے ساتھ والے آدمی سے پوچھا دوست مجھے بتاؤ تو سہی یہ کس خوش نصیب کا بیٹا ہے؟ جس کی تربیت اتنی اچھی کی گئی ہے میرے آقا علیہ السلام کی احادیث زبانی پڑھے جا رہا ہے آگے سے وہ کہتا ہے کہ دوست پتہ مجھے بھی نہیں۔ لیکن میں بس اتنا جانتا ہوں یہ بہت بڑا محدث ہے۔

امام مالک اور امام احمد جس کے سامنے بیٹھ کر احادیث لکھ رہے ہیں اتنی بات ضرور ہے کہ ان کا باپ کئی سالوں سے جہاد کرنے گیا ہوا ہے اس کا نام عبدالرحمٰن فروخ ہے یہ اس کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بڑی شان دی ہیں۔ عبدالرحمٰن فروخ کہتے ہیں اس کی زبان سے نام نکلا ادھر میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو گئیں ۔ بے ساختہ میں نے سجدہ میں سر رکھ دیا میں نے کہا اللہ جی میں آپ کا کتنا شکر ادا کروں کہ آج میرا بیٹا میرے آقا علیہ السلام کی احادیث زبانی پڑھ پڑھ کر سنا رہا ہے حدیث کا درس ختم ہوا۔

میں گھر واپس پہنچا میری بیوی کہتی ہے۔ جناب آؤ میں آپ کو پائی پائی کا حساب دوں کہتے ہیں میری آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل آئے میں نے کہا اللہ کی بندی بس کر جا تم نے جہاں لگایا ہے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں۔تم نے تو میرے سر پر تاج سجا کر رکھ دیا۔تم نے تو میرے بیٹے کی تربیت ہی اتنی اچھی کی ہیں کہ میرا نام بلند ہوگیا، دوست بنگلہ کے باسی اگر تمہارا بیٹا میرے محبوب علیہ السلام کی احادیث یاد کر لے کل جب تمہارا بیٹا میرے محبوب علیہ السلام کے منبر پر کھڑا ہوکر ہزاروں لوگوں کے سامنے میرے آقا علیہ السلام کی احادیث سنائے گا بتاؤ تمہارے دل کو کتنی خوشی ہوگی ادھر تو ہوگی۔

کل قیامت والے دن جب میدان محشر میں اللہ تعالیٰ تمہارے بیٹے کو کہے گا اقــــراء ایسے کر قرآن پڑھتا جا "وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا"

عبدالرحمٰن کے بیٹے تم دنیا پر قرآن یاد کر کے آئے ہو آج تم پڑھتے جاؤ اور منزلیں چڑھتے جاؤ جہاں والناس کی س ختم ہوگی وہاں تمہارا محل تیار کر دوں گا۔کل اللہ تعالیٰ جب تمہارے سر پر تاج سجائیں گے میں گارنٹی دے کر کہتا ہوں۔تمہاری آنکھوں سے بھی خوشی کے آنسو نکل پڑیں گے جب تمہارا بیٹا اتنا اچھا بن جائے گا

کاش کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

کاش تجھے احساس ہو جائے کاش میرے نوجوان کو ان باتوں کا پتہ چل جائے میں نہیں کہتا میرے اللہ کا قرآن کہتا ہے۔فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ﴾ (التحریم:6)

فرمایا: بچاؤ اپنے آپ کو بھی اور اپنے بیٹوں کو بھی آگ سے بچالو، جہنم کے انگاروں سے بچالو۔آج تمہارا بیٹا چھوٹی سی عمر میں زبان سے گالی دے یہ نہ کہا کرو کہ میرا بیٹا بڑا چالاک بن گیا بلکہ تمہارا بیٹا زبان سے جہنم کا انگارا اگل رہا ہے۔آج تمہارا بیٹا کہیں سے لڑ کر آئے کشتی کر کے آئے کسی کا سر پھاڑ کر آئے یہ نہ کہو کہ میرا بیٹا بدمعاش بن گیا ہے بلکہ تمہارا بیٹا جہنم خرید کر آیا ہے۔کل جس میں تم بھی جلو گے تمہارا بیٹا بھی جلے گا۔لیکن اس وقت تمہارا

رونا کسی کام نہیں آئے گا۔ اس وقت تمہاری چیخیں کسی کام نہیں آئیں گی۔ اس وقت کی سسکیاں محض ندامت کی سسکیاں ہوں گی، ہاں اگر آج اپنے بیٹے کی تربیت اچھی کرو گے اللہ تعالیٰ کی قسم تیری دنیا میں عزت بلند ہوگی تمہاری کل قیامت میں بھی عظمت بلند ہوگی۔ دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



تعلیم مصطفیٰ ﷺ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ o﴾ (آل عمران: 164)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار قرآن پاک کی جو آیت مبارکہ تم دوستوں کے سامنے میں نے تلاوت کی ہے اللہ رب العزت نے اس آیت پاک میں اپنے اس احسان کا ذکر فرمایا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اس کے بہتر ہونے کی وجہ بھی اللہ نے اس آیت کے آخر میں بیان کر دی ہے یہ جو احسان امت مسلمہ یا انسانیت وآدمیت پر میں نے کیا ہے اس احسان کے عظیم اور سب سے بڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ o﴾ میں نے اپنے نبی ﷺ کو ایسے وقت میں دنیا پر مبعوث فرمایا ہے کہ اس وقت میں ان کو ایسی شریعت کی اشد ضرورت تھی معاشرہ کو ان چیزوں کی ضرورت تھی جن کو ان کے تصورات سے بھی بالاتر کر دیا گیا۔ گناہ کرتے تھے لیکن گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے تھے یہ سب سے بری اور گندی عادت ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرے اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرے یہ اتنی بدنصیبی اور اتنی بدبختی ہے کہ ایسے بندے کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوتی کیونکہ توبہ اس بندے کو نصیب ہوتی

ہے جو سمجھتا ہے کہ یہ گناہ ہے جو سمجھتا نہیں کرتا گناہ ہے سمجھتا ثواب ہے اُسے توبہ کی توفیق کیسے آئے گی؟ یہ حالت ان لوگوں کی تھی اور اس حالت کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی بولا ہے سب سے بڑی ضلالت اور سب سے بڑی گمراہی یہ ہے کہ انسان گناہ کو ثواب سمجھ کر کرے اللہ تعالیٰ اس گمراہی سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

شرک کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے گھر بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے اور ثواب سمجھتے تھے بلکہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں تفسیر فتح القدیر میں ایک دو چیزیں بڑی اہم ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانہ جاہلیت کے کچھ واقعات بیان کرتے ہیں:

"نبی کے ایک صحابی نے بیان کیا لوگوں کو کیا کہتا ہے میری اپنی حالت یہ تھی کہ میں کھجوروں کو جمع کر کے پنیر جمع کر کے دیسی گھی جمع کر کے ان کی پیاری سیمعجون بنا کر اس کا بت نیار کیا۔ بڑا پیارا اور بہت بڑا بت بنایا بت بنا کر میں اسے سجدہ کرتا رہا، ایک وقت آیا ہمارے علاقہ میں قحط پیدا ہو گیا کھانے کو کچھ نہ ملا اور میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا بنایا رب جسے میں سجدہ کرتا تھا وہی کھا گیا۔ اتنی گمراہی اتنی ضلالت نبی کے ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں۔"

"کہ میری حالت یہ بن گئی کہ میں سفر پر نکلا اور اپنا رب بھول گیا، جس کے آگے میں نے سجدہ کرنا ہے راستہ میں میں رکا آرام کرنے کی کوشش کی میں نے سوچا عبادت کرلوں جب میں نے اپنے توشہ دان میں ہاتھ ڈالا تو اس میں رب نہیں تھا میں نے کیا دیکھا کہ میری سواری نے پیشاب کیا ہے میں نے اس پیشاب کو اٹھایا مٹی میں گوندھا اور پیارا سا مجسمہ بنا کر اسی پیشاب کی گوندھی ہوئی مٹی کے بت کو میں نے سجدہ کر دیا۔"

اتنی گمراہی یہاں تک وہ لوگ گناہوں کی دلدل میں پھنس چکے تھے ایسے حالات میں اللہ رب العزت نے میرے نبی ﷺ کو بھیج کر کائنات پر احسان کیا اور میرے محبوب علیہ السلام نے دنیا کے لوگوں کو 360 بتوں کے پوجاریوں کو چھڑا کر ایک رب کا پوجاری بنا دیا، یہ ہے

میرے نبی ﷺ کی تعلیم جس کا اثر قیامت تک رہے گا۔ اللہ اکبر اللہ ۔ اور ایسی بات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

میرے نبی ﷺ نے آ کر دنیا کو تعلیم دی ہے اور تعلیم کس کی دی ہے؟ قرآن کی قرآن سے ہٹ کر میرے نبی ﷺ نے کوئی تعلیم نہیں دی آیئے اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کریں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ کائنات کے رب نے میرے نبی ﷺ کو بحیثیت معلم بنا کر بھیجا کائنات کے رب نے میرے نبی ﷺ کو تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا اور میرے نبی ﷺ نے دنیا کے لوگوں کو تعلیم دی اور تعلیم اپنی عقل کے مطابق نہیں دی تعلیم میرے نبی ﷺ نے اپنے دل کی منشاء کے مطابق نہیں دی بلکہ میرے نبی ﷺ نے تعلیم دی ہے تو اللہ تعالیٰ کے سچے قرآن کی تعلیم دی ہے قرآن اس بات کا گواہ ہے میرے نبی ﷺ کی احادیث اس بات کی گواہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾ (آل عمران:164)

فرمایا ہم نے کائنات کے مومنوں پر احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ احسان کس بات کا؟ فرمایا ان میں سے ہی ایک رسول بھیج دیا ہے وہ رسول آ کر کیا کرتا ہے؟ فرمایا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ" وہ رسول دنیا پر آ کر ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے یعنی قرآن پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ وَيُزَكِّيْهِمْ اور لوگوں کا تزکیہ کرتا ہے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے کتاب کی اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے وَالْحِكْمَةَ حکمت سے مراد میرے نبی ﷺ کی حدیث شریف ہے میرے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قرآن اور اپنے فرمان کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن کے دوسرے مقام پر غور کرنا۔

یہ روایت بخاری کتاب بدء الوحی کے اندر آتی ہے۔ میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں

کہ غار کے اندر جب میں نے جبرئیل علیہ السلام پہلی مرتبہ اپنی اصلی شکل میں دیکھا میرے پاس جبریل آیا آ کر مجھے کہتا ہے:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o﴾ (العلق:1تا5)

''سوہنے رب کے نام سے پڑھو اللہ تعالیٰ کے نام سے تعلیم کا آغاز کرو اللہ اکبر اللہ کیا پڑھنا ہے کس رب کے نام سے پڑھنا ہے؟ فرمایا جس رب نے انسان کو پیدا کیا ہے جس پروردگار نے قلم کے ذریعے علم سکھا دیا ہے جس پروردگار نے آپ کو وہ سکھایا ہے جو آپ کو آتا نہیں تھا۔''

پتہ چلا میرے نبی ﷺ کو تعلیم دینے والا رب ہے اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر میرے نبی ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے اللہ تعالیٰ کے قرآن کے تیسرے مقام پر غور کرنا فرمایا:

﴿اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَیَانَ o﴾

(الرحمن:1تا4)

اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا میں جن باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رب کی ذات رحمان ہے جس رب نے قرآن سکھایا بیان سکھایا اللہ اکبر اللہ۔

کائنات کے رب نے قرآن کی تعلیم میرے نبی ﷺ کو دی اور وہی تعلیم میرے نبی ﷺ نے اپنے امتیوں کو دی۔ جب تک آسمانوں سے اللہ تعالیٰ میرے نبی ﷺ کو تعلیم نہیں دیتا تب تک میرا نبی لوگوں کو کچھ نہیں بتاتا۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔ ایک یہودی بندہ میرے نبی ﷺ کے پاس آ گیا آ کر عرض کرتا ہے "اَیُّ الْبُقْعَةِ اَفْضَلُ مِنْ اَرْضِ اللّٰهِ" اے پیارے نبی آپ کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں مجھے ساری باتیں تعلیم دی جاتی ہے مجھے یہ بتائیں اس دنیا پر سب سے بہترین جگہ کون سی ہے۔ دنیا کے ٹکڑوں سے بہترین ٹکڑا کون سا ہے اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے گا میں اس سے پوچھ کر بتاؤں گا مجھے نہیں پتہ۔آسمانوں سے جبریل آیا آقا علیہ السلام فرماتا ہے۔ ”اَیُّ الْبُقْعَۃِ اَفْضَلُ“ جبریل یہ بتاؤ دنیا کا بہترین خطہ کون سا ہے جبریل کہتا ہے ” مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ“ محبوب جی آپ کو بھی اس بات کا نہیں پتہ اور مجھے بھی نہیں پتہ میں جاؤں گا اور رب سے پوچھ کر بتاؤں گا جبریل آسمانوں پر گیا اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر آیا کائنات کے رب نے بتایا جبریل علیہ السلام جا کر میرے نبی ﷺ کو یہ بات بتا دو کہ دنیا کی بہترین جگہ مسجد ہے اور بدترین جگہ بازار ہے اللہ اکبر اللّٰہ۔

میرے نبی ﷺ نے اتنی دیر تک نہیں بتایا جب تک اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا۔ پتہ چلا میرے نبی ﷺ کی تعلیم کا ایک ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے۔ میرے نبی ﷺ نے جو تعلیم دی اللہ تعالیٰ کے حکم سے دی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ وہ تعلیم کون سی ہے ذرا توجہ کرتے جانا۔ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

میرے نبی ﷺ کی تعلیمات پر غور کرنا اور پھر دیکھنا کہ جو نبی نے تعلیم دی ہے آج ہم کلمہ پڑھ کر اس تعلیم پر ہیں یا ہماری تعلیم بدل گئی ہے۔ یا ہماری تعلیم ویسے ہی مٹ گئی ہے غور کرنا میرے اور آپ کے پیر جناب محمد ﷺ کی تعلیم لکھ کر لے جاؤ ترمذی شریف میں یہ روایت آتی ہے۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں اپنے نبی ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار ہوں میرے نبی آگے سواری پر بیٹھے ہیں میں محبوب کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا ہوں۔ میرے نبی ﷺ نے سواری پر بیٹھے ہی مجھے تعلیم دینی شروع کر دی اور تعلیم کا آغاز میرے نبی ﷺ نے اس طرح کیا، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ”یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ“ بیٹا (ابن عباس) بات سنو تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حقوق کی حفاظت کرے گا تم رب کے حقوق کی قدر کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے حق کی قدر کرے گا اللہ تعالیٰ نے جو کام تمہارے ذمہ لگایا ہے وہ کیا کرو اور رب کرے گا جو تمہارے لیے اس کے ذمہ

ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ کہ سوال جتنا بھی کیا جائے اللہ تعالیٰ سے کیا جائے۔ سجدہ جب بھی کیا جائے اللہ تعالیٰ کے آگے کیا جائے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا حق پورا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی بندے کا حق پورا کرتا ہے یہ پہلی تعلیم ہے پھر میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "وَاِذَاسَئَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰہَ" ابن عباس رضی اللہ عنہما بات سنو۔ جب کسی چیز کی حاجت ہو کسی چیز کا سوال کرنا ہو جب کچھ مانگنے کا وقت آئے تو اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔ محبوب جی رب سے کتنا مانگا کریں۔ فرمایا اتنا مانگو اتنا مانگو اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگا کرو اگر جوتی کا تسمہ سوال میں آجائے۔ اس کا سوال بھی کرنا ہے تو کائنات کے رب سے کرنا ہے۔ میرے نبی ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا چاہیے۔ چاہے بیٹے کا سوال ہو یا بیٹی کا، میرے نبی ﷺ کی تعلیم ہے سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا چاہیے۔ چاہے حاجت کا ہو یا مراد کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا چاہیے، تیسری بات میرے آقا علیہ السلام نے فرمائی، "وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَسْتَعِنْ بِاللّٰہِ" ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بھی مدد کا نعرہ لگاتا ہو جب بھی مدد کے لیے پکارنا ہو۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو۔

• ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے میں ذمہ دار ہوں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں "وَاِذَااسْتَعَنْتَ فَسْتَعِنْ بِاللّٰہِ" تم نے مدد طلب کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے کیا کرو کیوں کہ مشکل کشا اللہ تعالیٰ ہے حاجت روا ہے اللہ تعالیٰ ہے بگڑی بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

او سارے جگ دا داتا اللہ اے
اوندا ڈیرہ عرش معلیٰ اے
تے جہاں پھڑ لیا اس دا پلا اے

سبحان اللہ......سبحان اللہ......

قدرت دے عجب نظارے نیں
تھماں باجھ آسمان کھلارے نیں

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ توجہ کرنا حضرات ذی وقار میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عباس رضی اللہ عنہما مدد

کا سوال جب بھی کرنا ہے صرف پروردگار سے کرنا ہے یہ تعلیم میرے نبی ﷺ کی ہے آج تم اس تعلیم پر عمل کرتے ہو یا نہیں؟ سوال اللہ تعالیٰ سے کرتے ہو تعلیم ہے میرے نبی ﷺ کی تم اس تعلیم پر عمل کرتے ہو اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔سیرت النبی بس سنانے کا نام نہیں نبی کی باتیں بیان کرنے کا نام نہیں میرے نبی ﷺ کا نام میرے نبی ﷺ کا ذکر کرنے کا نام نہیں عمل بھی کوئی چیز ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کی سیرت جیسے بیان کرنے کا حق رکھتی ہے ایسے عمل کا بھی حق رکھتی ہے میرے نبی ﷺ کی شان جیسے بیان کرنے کا حق بنتا ہے ایسے میرے نبی ﷺ کی شان کو ماننے اوران کی بات ماننے کا بھی حق بنتا ہے۔

اس نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کرنے کا حق بنتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔اگلی تعلیم میرے نبی ﷺ نے کیا دی؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما بات سنو! پوری کائنات مل جائے پوری دنیا مل جائے۔ دنیا کی سپر طاقتیں مل جائیں دنیا کے بڑے اور طاقت ور مل جائیں وہ سارے تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دینا چاہے تو وہ سارے مل کر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیوں کہ تمہیں عزت اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔

((اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ .))

جس کو اللہ تعالیٰ دے دنیا اس سے نہیں چھین سکتی اور جس سے اللہ تعالیٰ چھین لے دنیا اُسے عطا نہیں کرسکتی۔"

پیارو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو۔ کائنات کے رب کا تقویٰ دل میں پیدا کرو۔ میرے نبی ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ عطا کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی کچھ عطا نہیں کرسکتا آگے توجہ کرتے جاؤ۔ میرے آقا علیہ السلام نے ہر شعبے میں تربیت کی ہے۔

اگر کھانا کھانے کے وقت لقمہ منہ میں ڈالنے کا وقت آیا میرے آقا علیہ السلام نے تعلیم دی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ .))

"فرمایا جب کھانا کھانے بیٹھو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھا کرو۔ جب کھانا شروع کرو تو

دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ جب کھانا شروع کرو تو اپنے سامنے سے کھایا کرو۔''

یہ میرے نبی ﷺ کی کھانا کھانے سے متعلق تعلیم ہے کیا تم نے آج اپنے بیٹے کو یہ تعلیم سکھائی ہے کہ نہیں؟ تمہارا بیٹا توتلی زبان سے گالی تو ضرور دے لیتا ہے لیکن کھانے کی دعا نہیں سنا سکتا تمہارا بیٹا اور تو بہت گالیاں دے لیتا ہے لیکن کبھی پانی پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ کیا تم نے میرے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کیا ہے۔ توجہ کرنا! میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

سنو کائنات والو! جب تمہارا بیٹا اس عمر تک پہنچ جائے کہ وہ زبان سے چھوٹی باتیں کرنے لگے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے بیٹے کے پاس بیٹھ جاؤ اپنے بیٹے کے سامنے بیٹھ جاؤ کہو بیٹا پڑھو!

((لا اله الا الله۔ لا اله الا الله .))

جب تمہارا بیٹا توتلی زبان سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نام کا نعرہ بلند کرے گا اللہ تعالیٰ سات آسمانوں پر بیٹھ کر خوش ہو جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ لیکن تب جب تم بیٹے کو سکھاؤ گے بیٹے کو تب سکھاؤ گے جب تمہیں خود توحید کا پتہ ہو گا۔ توحید کا تمہیں تب پتہ ہو گا جب تم نے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہو گا۔ تم نے تو قبروں پر جا کر مانگا ہے۔ تم نے بیٹے کا سوال پیروں سے کیا ہے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہو تو تمہیں پتہ ہو توحید کا کیا معنی ہے؟ اللہ اکبر اللہ فرمایا بیٹے کو توحید کا نعرہ سکھاؤ تمہارا بیٹا توحید کا ترانہ بولے۔

تم نے میرے نبی ﷺ کی اس تعلیم پر عمل کیا ہے یا نہیں کیا اپنے گریبان میں نظر ڈالو اور دیکھو اللہ اکبر اللہ سمجھ نہیں آئی آگے چلتے جاؤ۔ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا بیٹا سات سال کا ہو جائے فرمایا:

((وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .)) (ابو داؤد: 495)

''اسے نماز کا حکم دیا کرو۔''

فرمایا جب تمہارا بیٹا 10 سال کا ہو جائے مار کر نماز پڑھایا کرو۔ زبردستی نماز پڑھاؤ

آ گے فرمایا:

((وَفَرِّقُوْا مَعَنَاجِعَهُمْ .))

جب تمہارا بیٹا 10 سال کا ہو جائے اپنے بیٹے کا بستر بھی الگ کر دیا کرو۔ تمہارا بیٹا الگ سوئے تمہاری بیٹی الگ سوئے دو نہیں ایک چار پائی پر اکٹھی نہ سوئیں دو بھائی ایک چار پائی پر اکٹھے نہ سوئیں میرے نبی ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ 10 سال کے دو بچے ایک چار پائی پر نہیں سو سکتے چاہے سگے بھائی ہی کیوں نہ ہوں تم مغرب کی تہذیب کے رنگ میں رنگ کر آج 14۔15 سال کا لڑکا اور لڑکی ایک ڈیسک پر ساتھ لڑکی بیٹھ کر پڑھ رہی ہے۔ تمہارے کالج میں مخلوط نظام ہے۔ تمہارے بیٹے کو تربیت ہی یوں دی جاتی ہے مجھے بتاؤ نبی ﷺ کی تعلیم کس بات کی ہے؟ اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں تمہیں اپنی بیٹی کی عزت کی خاطر رونا نہ پڑتا۔ اگر 10 سال کی عمر میں میرے آقا علیہ السلام کی حدیث پر عمل کیا ہوتا تو آج بزرگوں کو اپنی اولاد کی خاطر خودکشی نہ کرنی پڑتی جاؤ جا کر قیامت کی دیواروں تک ایمان نہیں رہ جائے گا۔

نہ عزت رہ جائے گی اگر نبی ﷺ کی تعلیم سے ہٹ جاؤ گے کیا کرتے ہو تمہاری بیٹی کے پرس میں پڑی ان سندوں کو کیا کرنا ہے جن سندوں نے تمہاری بیٹی کو باپ کے سامنے بولنے کا طریقہ نہیں بتایا۔ آگ لگا دو ان تعلیموں کو جن تعلیموں نے تمہاری بیٹی کو کردار نہیں سکھایا۔ کاش تم میرے نبی ﷺ کی تعلیم کو سمجھے ہوتے۔ کاش! سیرت النبی تم جیسے سنتے ہو اس پر عمل کر کے دکھایا ہوتا۔

اللّٰــہ اکبــر اللّٰــہ ۔توجہ کرنا! حضرات ذی وقار میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ کی تعلیم اپنے ساتھ باندھ کر لے جاؤ میرے آقا علیہ السلام کی تعلیم یاد کر کے لے جاؤ میرے نبی ﷺ کی تعلیم جا کر اپنے بیٹوں کو دو۔ اپنی بیٹیوں کو دو۔ اللہ اکبر اللہ کیا تعلیم ہے۔

میرے آقا علیہ السلام نے آداب بیت الخلاء کا ذکر فرمایا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو۔ بیت الخلاء کی حد میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

((بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .))

"اللہ جی میں آپ سے خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔"

فرمایا ناپاک جگہ پر خبیث جن ہوا کرتے ہیں ناپاک جگہ پر خبیث جنیاں ہوتی ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ لو گے تو تمہارے اوپر ان کا اثر نہیں ہوگا۔ جنازہ پڑھنے کا موقع آیا دفنانے کا موقع آیا میرے نبی ﷺ نے اس موقع پر تعلیم دی ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .)) (بخاری)

فرمایا جو عورت میت پر کھڑی ہو کر اپنے سینے پر تھپڑ مارتی ہے جو عورت میت پر کھڑی ہو کر واویلا کرتی ہے "وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" اور زبان سے کہتی ہے تم مر گئے ہو تو سارا جہان مر گیا ہے تم چلے گئے ہو تو ہمارا کیا بنے گا؟ یہ جملے زبان سے بولتی ہے اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میرے ہاتھ میں ہے میں نے اپنے علاقہ میں ایسی عورتیں دیکھی ہیں جو بیٹے کی میت پر کھڑی ہو کر کہنے لگیں تو اللہ تعالیٰ کو بھی گالیوں سے پیچھے نہیں چھوڑتیں۔

اللہ تعالیٰ سے بھی شکوے کرنے لگیں تو حد ختم کر دیتی ہیں فرمایا:

((وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .))

جو عورتیں میت پر کھڑی ہو کر رب سے جاہلیت کے شکوے کریں فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا .))

اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ہم سے کوئی رشتہ نہیں رکھتی میرے نبی ﷺ نے طریقہ سکھایا میرے نبی ﷺ نے ادب سکھایا میرے نبی ﷺ نے صبر سکھایا کائنات والو اللّٰہ اکبر اللّٰہ کیا تم نے میرے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کیا ہے وہ عورت جو گھر سے کبھی باہر نہ نکلی ہو لیکن میت پر اس کی آواز چوتھے بازار میں سنائی دیتی ہے۔ جب چیخیں مار کر بین

کرتی ہے اور اس کی آوازیں دور دور تک سنائی دیتی ہیں میرے نبی ﷺ کی تعلیم سے یہ بات باہر ہے میرے آقا علیہ السلام نے صبر کی تعلیم دی ہے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کے جسم پر پانی بہا رہے ہیں زبان سے کہتے ہیں

((لَوْلَا اَمَرْتَنَا بِصَبْرٍ وَنَهَيْتَنَا عَنِ الْجُهْدِ.))

محبوب جی اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا تو آج آپ کے دنیا چھوڑ جانے پر علی اتنا روتا کہ آنکھوں سے آنسو بہانے کی مثالیں قائم ہو جاتیں لیکن علی کی مجبوری ہے آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ محبوب علی کا حق آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے علی رضی اللہ عنہ پر میں قربان جاؤں جنہوں نے میرے محبوب علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا جنہوں نے میرے نبی ﷺ کے طور طریقوں پر عمل کر کے دکھایا۔ نبی کے طریقے پر چلے۔ اللہ اکبر

نبی کی تعلیم پر چلیں گے تو کامیابیاں ہمارا مقدر بن جائیں گی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وفات کا وقت ہے ان کے بیٹے کا نام عبدالوہاب ہے۔ شیخ عبدالقادر کا بیٹا پاس بیٹھا ہے کہتا ہے بابا دنیا سے جا رہے ہو جاتے جاتے مجھے بھی وصیت اور نصیحتیں کر جائیں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ.))

بیٹا پہلی وصیت یہ ہے کہ جب بھی ڈرنا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرنا کون کہہ رہا ہے؟ پیروں کا پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہا ہے بھلا شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں یاد ہیں یا نہیں ان پر عمل کرتے ہو یا نہیں؟ فرمایا بیٹا عبدالوہاب بات سنو ڈرنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرنا۔

بابا جی اور بتائیں فرمایا اپنی تمام تر حاجتوں کا سوال صرف اللہ تعالیٰ سے کرنا ہے۔ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت ہے اللہ اکبر اللہ میں قربان جاؤں فرمایا سوال صرف پروردگار سے کرنا ہے۔

آگے کیا فرماتے ہیں۔ بیٹا بات سنو اگر اعتماد کرنا ہے توکل کرنا ہے تو صرف اللہ رب

العزت پر کرنا ہے میں قربان جاؤ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے جن کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک جملہ توحید سے بھرا ہوا ہے۔ ایک ایک جملہ رب کی توحید سے لبریز ہے۔ ایک ایک جملہ سے رب کی توحید کا رس ٹپک رہا ہے۔ بیٹا حاجت بھی رب پوری کرتا ہے اعتماد اور توکل بھی رب پر کرنا ہے۔ بیٹا میری آخری بات یہ ہے۔ اپنی پوری زندگی میں عقیدہ توحید کبھی نہیں چھوڑنا۔ توحید پر پکا رہنا۔ کیوں کس لیے؟ صلح ہمیشہ توحید پر رہے گی بت پرستی پر صلح نہیں رہ سکتی قبر پرستی پر صلح نہیں رہ سکتی اگر صلح اور امن رہ سکتا ہے تو توحید والے مذہب پر رہ سکتا ہے۔

توحید والا مذہب یہ ہے کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیا جائے حاجات صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائیں یہ تعلیم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے یہ تعلیم وہ تعلیم ہے جو انہوں نے میرے نبی ﷺ کی حدیث سے بیان کی ہے۔ آؤ میرے نبی ﷺ کی تعلیم بھی سنو۔ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم بھی نوٹ کرو پھر خود کو سامنے رکھو اور اپنا موازنہ کرو۔ اپنا گھر اپنا معاشرہ سامنے رکھو اور اپنے گریبان میں جھانکو تم نے میرے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کیا ہے؟

اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ جنہوں نے میرے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کیا ہے۔ اللہ کی قسم کائنات کے رب نے انہیں رنگ لگا دیئے ہیں کائنات کے رب نے ان کی زندگیاں چمکا دیں ہیں۔

توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ آپ کے صحابی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کون ہے میرے نبی ﷺ کا وہ صحابی ہے جو ہر وقت میرے آقا علیہ السلام کے دروازہ پر بیٹھا احادیث لکھتا رہتا ہے میرے نبی ﷺ کی احادیث یاد کرتا رہتا ہے میرے نبی ﷺ کی زبان سے نکلنے والے پھول چنتا رہتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کائنات والو! دنیا والو! بات سنو میں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ میں سو کر گزار دیتا ہوں۔ دوسرا حصہ میں رب کے آگے سجدہ کرتا ہوں اور رو رو کر گزار دیتا ہوں اور جب کائنات کا رب آسمانوں پر آجاتا ہے تو میں اپنے پیغمبر ﷺ کی تعلیم اور احادیث یاد کرنے لگ جاتا ہوں میں اپنے نبی کی باتیں زبانی

یاد کرنے لگتا ہوں اللہ اکبر اللہ میں قربان جاؤ۔

بخاری کھول کر دیکھو، مسلم کھول کر دیکھو، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، سنن الصغری، کبری، مشکوٰۃ، کھول کر دیکھو احادیث کے ذخیرہ میں اگر سب سے زیادہ احادیث ملیں گی تو سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملیں گی اللہ اکبر اللہ حافظ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کی احادیث کو زبانی یاد کرنے والا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ اکبر اللہ میں قربان جاؤ ایک دن مجلس میں بیٹھے روئے جا رہے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے شہزادے ابوہریرہ کیوں رو رہے ہو محبوب جی کیوں نہ روؤں بھوک لگتی ہے گھر جاتا ہوں تو ماں گالیاں دیتی ہے۔ محبوب ماں کی گالیاں سن کر دوبارہ مسجد میں آ جاتا ہوں۔

آج تک میں نے گالیاں برداشت کی ہیں محبوب جی سو مرتبہ میری ماں مجھے برا کہے میری ماں مجھے روٹی نہ دے مجھے کبھی اس بات کا دکھ نہیں ہوا، پیارے آج میری ماں نے مجھے برا بھلا کہا ہے ساتھ آپ کو بھی برا بھلا کہا ہے محبوب جی اگر میری ماں نہ ہوتی تو شاید میں اپنے ہاتھوں کو خون سے رنگ لیتا۔ لیکن محبوب میری ماں ہے میں روتا روتا آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا ہوں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بول میرے شہزادے کیا چاہتا ہے محبوب جی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کائنات کا رب میری ماں کی قسمت میں جنت لکھ دے میرے محبوب نبی ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے۔

نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ جی ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دیں اللہ جی ابوہریرہ کی ماں پر رحم کر دیں ادھر میرے نبی ﷺ کے پھولوں جیسے ہاتھ اٹھے ہیں ادھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوڑ لگا دی ہے مدینہ کے بازار میں ابوہریرہ دوڑ رہے ہیں دل میں سوچتے ہیں آج پتہ چلے گا نبی کی دعا پہلے پہنچتی ہے یا میں گھر پہلے جاتا ہوں۔ فرماتے ہیں میں دروازہ پر گیا دروازہ کھٹکھٹایا میری ماں نے دروازہ کو ہاتھ ڈالے اور زبان سے کہتی ہے۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

میں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پتہ چل گیا، واہ امت کے طبیب میں آپ کی عظمتوں پر قربان

جاؤں واہ کائنات کے سردار میں تیرے ہاتھ اٹھانے پر قربان جاؤ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچنے میں دیر ہوگئی ہے لیکن تمہاری دعا آسمانوں پر پہلے پہنچ گئی ہے اللہ اکبر اللہ!

جنہوں نے میرے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کیا ہے کائنات کے رب نے انہیں نوازا بھی الگ ہی ہے۔اگر تم آج میرے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کرو گے اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کائنات کا رب تمہیں بڑی عزت عطا کرے گا۔کائنات کا رب تمہارا بڑا مقام بلند کرے گا غور کرنا۔میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ......

مسند احمد کی روایت ہے۔میرے آقا علیہ السلام مدینہ سے باہر جا رہے ہیں ایک آدمی اونٹ پر سوار ہے اور دور سے دوڑتا آرہا ہے اونٹ بہت تیز دوڑا رہا ہے کہتا ہے تم میں رسول کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اشارہ کیا وہ بیٹھے ہیں۔کہتا ہے محبوب جی میں اکیلا ہوں مجھ پر گھر کے اخراجات بہت زیادہ ہیں میں بہت پریشان ہوں میں بڑی مشکل سے آپ کے پاس ٹائم نکال کر آیا ہوں میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ مجھے جلدی سے بتا دیں ایمان کسے کہا جاتا ہے؟ پیارے ایمان کس چیز کا نام ہے؟ اندازہ کرو غور کرو نبی کا صحابی دور سے چل کر میرے آقا علیہ السلام کے پاس آیا صرف یہ پوچھنے کے لیے کہ ایمان کسے کہا جاتا ہے؟ تو اپنے اے سی روم سے نکل کر مسجد میں ایک سجدہ کرنے نہیں آیا۔بتاؤ کیا نبی کی تعلیم پر اتنا عمل کرتے ہو؟ اذان سن کر تم سو جاتے ہو اذان سن کر تم فلموں پر بیٹھے رہتے ہو؟ محبوب جی بتائیں ایمان کسے کہا جاتا ہے۔میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اَنْ تُوْمِنَ بِااللّٰهِ وَتَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُوْتِیَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ.))

''ان چیزوں کا نام ایمان ہے اللہ تعالیٰ کو ایک مانو نبی ﷺ کی رسالت پر ایمان لاؤ نماز پڑھا کرو زکوٰۃ ادا کیا کرو۔روزہ رکھا کرو اللہ تعالیٰ توفیق دے تو حج کیا کرو۔''

اتنی بات کرنے کے بعد عرض کرتا ہے۔ "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"
محبوب میرے بچے اور بیوی انتظار کرتے ہوں گے میں جاتا ہوں وہ اپنی سواری پر چڑھا واپس اونٹ دوڑایا راستہ میں اچانک نیچے گرا اور گرتے ساتھ فوت ہو گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ کر گئے جا کر اٹھایا میرے نبی ﷺ کے پاس لائے آقا علیہ السلام نے دیکھا اور چہرہ نیچے کر لیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہو گئے شاید اس بندے سے کوئی غلطی ہو گئی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں صحابہ سنو پریشان نہ ہونا تمہیں پتہ ہے میں نے منہ کیوں پھیرا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں بتائیں فرمایا یہ بے چارہ دکھ کا ڈسا ہوا پیاس کا مارا ہوا آیا ہے اسے بھوک بہت لگی ہے بھوک کی حالت میں فوت ہوا ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آسمانوں سے فرشتے آئے ہیں اور اسے جنت کے انگور کھلا رہے ہیں میں نے دیکھ کر منہ سائیڈ پر پھیر لیا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللہ جنت کے پھل کھا رہا ہے جنت کے سیب کھا رہا ہے جنت کے انگور کھا رہا ہے جو نبی کی تعلیم پر عمل کرتا ہے جو نبی کی سنت پر عمل کرتا ہے جو نبی کی تعلیم سے پیار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن ہاتھ میں پکڑ کر کہتا ہوں دنیا ساری لوٹی جا سکتی ہے لیکن اس بندے پر ہار نہیں آسکتی وہ بندہ جیتا ہے ہر میدان میں جیت جاتا ہے جو میرے نبی ﷺ کی پیروی کرنے والا ہے۔ چاہے زمانہ مخالف ہی کیوں نہ ہو۔

ہائے ...... ہائے! کہاں یاد آئے؟ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کی تعلیم: فرمایا:
((مَنْ يُّقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا.))

اللہ تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے کہ اللہ کو قرض حسنہ دو اللہ کے راستہ میں دو اللہ تمہیں دوگنا چوگنا دے گا۔ مدینہ میں یہودیوں کا مولوی تقریر کر رہا تھا کہتا ہے دیکھو مسلمانوں کا رب غریب ہو گیا ہے مَعَاذَ اللّٰهِ۔

لوگوں سے صدقات اور قرضے مانگ رہا ہے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بازار میں جا رہے ہیں جاتے جاتے برداشت نہ ہوا۔ صفیں چیرتے ہوئے جلسے میں سے سٹیج پر چڑھ گئے یہودیوں کے عالم کو گریبان سے پکڑ کر منہ پر طمانچہ مارا تم میرے اللہ میرے رب کے بارہ میں یہ بات

کر رہے ہو تمہاری جرأت کیسے ہوئی ہے، تم میرے پروردگار کے بارہ میں یہ بات کر رہے ہو۔ زور سے طمانچہ مارا یہودی میرے نبی ﷺ کے پاس آئے کہتے ہیں جناب اس نے ہمارے مولوی کی توہین کر دی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر یہ کیا کام کیا ہے، محبوب پوچھیں انہوں نے کہا کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم نے تو کچھ نہیں کہا۔ کوئی بات نہیں کی کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ ویسے ہی آ کر تھپڑ مار دیا ہے ابھی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات ہو رہی ہے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر ایسے کرو کرو کوئی گواہ لے کر آؤ۔ محبوب بھری مجلس میں کوئی گواہ نہیں تھا۔

فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میری مجبوری ہے اگر تمہارے پاس گواہ نہیں تمہیں بدلہ دینا پڑے گا ابھی بات ہو رہی ہے آسمانوں سے رب نے قرآن نازل کر دیا۔ فرمایا محبوب۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ کہنا اگر دنیا پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گواہ ختم ہو جائیں تو میں آسمانوں پر رب گواہیاں پیش کروں گا۔ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گواہ میں رب موجود ہوں جو نبی کی تعلیم پر عمل کرے وہ ہار نہیں سکتا یہ میرا دعویٰ ہے جو نبی کی تعلیم پر چلتا ہو جو نبی کی سنت پر عمل کرتا ہو دنیا جو مرضی کرتی رہے جو مرضی کہے جائیں وہ بندہ ذلیل نہیں ہو سکتا، جو ایک رب کو پوجے اور ایک نبی سے پوچھے وہ بندہ ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



یتیموں کے آنسو

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ کَانَ تَحْتَهٗ کَنْزٌ لَّهُمَا وَ کَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَیَسْتَخْرِجَا کَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا o﴾ (الکھف: 82)

((وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا وَاَشَارَ بِاالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی .)) (بخاری)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ رب العزت کا بے حد شکر اور فضل وکرم ہے کہ اس کی خاص توفیق کے ساتھ آج اس مقام پر جمعۃ المبارک کی حاضری کے لیے کھڑا ہوا ہوں دعا کرو اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا ادھر مل بیٹھنا اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین!

دنیا کائنات میں رشتے تو اللہ تعالیٰ نے بہت بنائے ہیں میاں بیوی کا رشتہ، بھائی بہن کا رشتہ، پورے خاندانوں کے آپس میں روابط تعلقات ہوتے ہیں۔ لیکن کائنات میں سب سے گہرا رشتہ اور سب سے زیادہ درد بانٹنے والا غم خوار رشتہ ماں باپ کا ہوتا ہے، یہ رشتہ ایسا رشتہ نہے کہ ایک بھائی دنیا چھوڑ کر چلا جائے تو بھائی انسان کے اور بھی ہوتے ہیں ایک بیوی

دنیا سے چلی جائے تو بیوی اور بھی آ سکتی ہے۔لیکن ماں باپ کا رشتہ ایسا رشتہ ہے کہ ان کا سایہ جب بندہ کے سر سے اُٹھ جاتا ہے قیامت کی دیواروں تک یہ سایہ دوبارہ نہیں ملتا۔

اس لیے غنیمت ہے ان لوگوں کے لیے سنہری موقع ہے ان لوگوں کے لیے کہ جن کے والدین حیات ہیں اور وہ اپنے ماں باپ کی قدر کرتے ہیں ان کا خیال کرتے ہیں۔ ان کا احترام کرتے ہیں۔ان کی جاہ وحشمت کوملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخْطِ الرَّبِّ فِیْ سَخْطِ الْوَالِدِ .))

''ماں باپ کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے اور ماں باپ کی رضا مندی میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہے۔''

اللہ تعالیٰ ماں باپ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے معاشرہ میں حق اور حقوق بہت زیادہ ہیں اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں کئی ایک حقوق کا ذکر فرمایا۔حقوق اللہ بھی ہے۔حقوق النبی بھی ہے۔حقوق العباد بھی ہے۔حقوق زوجین بھی ہے۔حقوق اولاد بھی ہے۔حقوق بنات بھی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خصوصی توجہ حقوق یتامی پر دی ہے یعنی یتیموں کے حقوق یتیموں کے اموال کی قدر کرنا۔ان کے جسم پر داغ پدری جو لگ چکا ہے اس کا احساس کرنا۔

اللہ پاک نے قرآن میں اس کا بہت جگہوں پر ذکر فرمایا۔سورۃ النساء، میں اللہ پاک نے بڑی کثرت کے ساتھ یتیموں کے اموال کا ذکر کیا۔اور ایک دوسرا مقام سورۃ الدہر کے اندر 29 پارہ اللہ تعالیٰ نے یتیموں سے پیار کرنے کو اپنی رضا مندی قرار دیا ہے۔فرمایا جو انسان یتیموں سے پیار کرتا ہے جو بندہ یتیموں سے شفقت کرتا ہے۔جو انسان یتیموں کی قدر کرتا ہے۔جو انسان یتیم کو اس کے ماں باپ کا گم شدہ پیار دینے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ انسان مجھے اتنا پیارا لگتا ہے۔یتیموں سے پیار کرنے کی وجہ سے میں اس پر

راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اس انسان کو نصیب ہوتی ہے۔ جو بندہ یتیموں کے حقوق کی پاسداری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیئے توجہ کریں! میرے محبوب ﷺ کے فرمودات اور قرآن پاک کے ارشادات کو اپنے دل کی تختیوں پر منقش کر کے لے جاؤ تا کہ حقوق کی پاسدار کی جائے تا کہ اسلام کی رواداری کے سبق کو مصداق تک پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بڑے احسن انداز میں ان کی جاہ وحشمت اور ان کے حقوق کی پاسداری کی بات کرتا ہے۔ میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ میرے سمیت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

الہ العالمین نے فرمایا: پروردگار عالم کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○﴾

(الدھر :8تا9)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن یتیموں کے حقوق کی پاسداری کا ذکر کرتا ہے فرمایا کائنات میں وہ لوگ جو یتیموں سے پیار کرتے ہیں مسکینوں کو ان کے حقوق دیتے ہیں جو یتیم کو اپنی جائیداد اور مال ودولت سے کھلاتے ہیں فرمایا کائنات کا رب ان سے پیار کرتا ہے۔ ان کا خیال کرتا ہے اور انسان یتیم کے حق کو کھا جانے والا ہو اس کی دولت پر ناحق قبضہ کرنے والا ہو جو یتیم کے رزق کو کمزور سمجھ کر کھانے والا ہو آج ہمارے معاشرہ کی عام روٹین ہے جو بندہ غریب نظر آئے اس کی دولت پر قبضہ کرلیا جائے۔ جو بندہ کمزور نظر آئے اس کی جائیداد پر قبضہ کرلیا جائے۔

اس کی دولت پر قبضہ کرلیا جاتا ہے فرمایا کائنات والو کانوں کی کھڑکیاں کھول کر سنو جو انسان یتیموں کے مال کو کھا جاتا ہے کہتا ہے نہ اس کی ماں ہے اور نہ اس کا باپ ہے کوئی اس کو جاننے والا نہیں ہے۔ اس کی جائیداد پر قبضہ کرلوں گا تو کیا ہو جائے گا کوئی پوچھنے والا نہیں اگر کوئی مسئلہ بنا تو علاقہ کی لیڈر شپ ساری مجھے جانتی ہے۔ علاقہ کے حکمران مجھے جانتے ہیں

تجھے کوئی نہیں پوچھے گا۔ دنیا پر تجھے پوچھنے والا کوئی نہیں کل اللہ تعالیٰ کی عدالت میں تجھے چھڑانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ اللہ اکبر اللہ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ (النساء:10)

فرمایا: کائنات والو دنیا والو سنو وہ انسان جو یتیموں کا مال ظلم کر کے کھاتا ہے جو یتیموں کے حق پر قبضہ کرتا ہے جو یتیموں کی جائیداد کو ظلم کر کے کھا جاتا ہے فرمایا وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ دولت کھا رہا ہے وہ بندہ یہ نہ سمجھے کہ وہ اپنے منہ میں لقمے ڈال رہا ہے۔

﴿إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾

(النساء: 10)

وہ بندہ دولت نہیں کھا رہا بلکہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔ اس انسان کا پیٹ جہنم کی آگ سے بھر رہا ہے وہ انسان کے پیٹ میں جہنم کی آگ کے انگارے جا رہے ہیں جو بندہ یتیموں کے مال پر قبضہ کر لیتا ہے۔

میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا کل قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوگی کائنات کے رب کے سامنے اللہ اکبر اللہ کئی انسانوں کو جہنم کے گڑھوں میں پھینکا جائے گا اور وہ اپنے ہاتھوں سے آگ کے انگارے اٹھا اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال رہے ہوں گے جہنم کے کوئلے اپنے منہ میں داخل کریں گے۔ اللہ اکبر اللہ اپنے ہاتھوں سے آگ کھائیں گے فرمایا محبوب یہ کون سے ظالم لوگ ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں یتیموں کا مال کھا جایا کرتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں یتیموں کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا کرتے تھے، یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں یتیموں کا مال کھا کر اپنا پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔

آؤ میرے بھائی حلال کھاؤ حرام نہ کھایا کرو حلال کھاؤ چاہے تھوڑا مل جائے حرام کماؤ گے تو حرام کے راستے لگ جائے گا اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو بندہ حلال کماتا ہے اس کی

کمائی اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتے جو بندہ حلال کے پیسے اپنے گھر میں لے کر آتا ہے کائنات کا رب اس کی جائیداد اس کی دولت کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور جو انسان حرام کماتا ہے اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! دنیا والو جو بندہ حرام کی دولت کما کر گھر میں لاتا ہے چاہیے وہ کروڑ پتی ہو جائے کائنات کا رب اس کی دولت سے برکت ویسے ہی اٹھا لیتا ہے۔

اس کی دولت میں برکت نہیں رہتی جو حرام کی کمائی کرتا ہے جو بندہ یتیموں کا مال اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ آؤ میرے بھائیو یتیموں کی پاسداری کیا کرو، یتیموں کی پاسداری تو کائنات کا رب بھی کرتا ہے۔ یتیموں کی جائیداد کا حق تو رب بھی ان کو دیتا ہے۔ یتیموں کی دولت کی حفاظت تو کائنات کا رب بھی کرتا ہے۔

غور کرنا۔ سورۃ الکہف میں اللہ رب العزت نے یتیموں کے مال کا ذکر فرمایا:

﴿وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾ (الکھف :82)

اللّٰــہ اکبر اللّٰہ! سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی سیّدنا خضر علیہ السلام کے ساتھ جا رہے تھے دونوں ایک گاؤں میں سے گزرتے ہیں ایک دیوار گرتی ہوئی نظر آئی سیّدنا خضر کہتے ہیں موسیٰ جلدی کرو اس دیوار کو سیدھا کھڑا کرنا ہے اس دیوار کو درست کرنا ہے۔

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں خضر جی یہ تو بتائیں کہ اس دیوار کے گرنے سے کیا ہو گا فرمایا دیوار کو سیدھا کریں پھر تمہیں بتاؤں گا سیّدنا موسیٰ اور سیّدنا خضر علیہما السلام دونوں لگے ہوئے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ کائنات کا رب انبیاء علیہم السلام سے یتیموں کے مال کی حفاظت کروا رہا ہے کائنات کا رب نبی کلیم اللہ سے یتیموں کی دولت کی پاسداری کروا رہا ہے اس طرح دیوار کو کھڑا کر دیا سیّدنا موسیٰ پوچھتے ہیں خضر جی بتاؤ تو سہی کہ دیوار کو کھڑا کیوں کیا فرمایا:

﴿وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾ (الکھف :82)

اے موسیٰ! اس علاقہ میں دو یتیم بچے رہتے ہیں۔ اور یہ دیوار جو گر رہی تھی اس دیوار میں ان یتیموں کا مال جمع ہے۔ ان یتیموں کی دولت دبائی ہوئی ہے اگر یہ دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا۔ اور یتیموں کا مال لوگ لے جاتے آسمانوں سے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس دیوار کو درست کر دو تا کہ یتیموں کا مال کوئی اٹھا کر نہ لے جا سکے تا کہ یتیموں کی جائیدادوں پر کوئی اور انسان قبضہ نہ کر سکے آسمانوں پر بیٹھ کر بھی کائنات کا رب یتیموں کے مال کی اتنی پاسداری کرتا ہے تم کیوں نہیں کرتے تم بھی یتیموں سے پیار کیا کرو یتیموں کا خیال کیا کرو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے اور تمہارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بخاری شریف کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں!

((اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَةَ بِاالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى .)) (بخاری)

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: دنیا والو وہ انسان جو یتیم کی پاسداری کرتا ہے وہ انسان جو یتیم کے مال کی پاسداری کرتا ہے وہ انسان جو یتیم سے پیار کرتا ہے جیسے اپنے بیٹوں کو کھلاتا ہے ویسے یتیموں کو بھی کھلاتا ہے جیسے اپنے کپڑوں کا خیال کرتا ہے ایسے یتیم کے کپڑوں کا بھی خیال کرتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کل قیامت کا دن ہو گا یہ انسان میرے ساتھ مل کر جنت میں جائے گا۔ ایسے میرے آقا علیہ السلام نے دو انگلیوں کا اشارہ کر کے فرمایا یہ دو انگلیاں جیسے ملی ہوئی ہیں ایسے ہی وہ انسان میرے ساتھ مل کر جنت میں جائے گا۔

اگر جنت میں میرے آقا علیہ السلام کا پڑوس چاہتے ہو تو یتیم بچوں سے پیار کیا کرو۔ عید کا موقع ہوتا ہے تمہارے بچے پتہ نہیں کتنی فضول خرچی کرتے ہیں۔ اپنے محلہ میں تم نے کبھی نہیں دیکھا کہ میرے محلہ میں کوئی یتیم بھی ہے اللّٰہ اکبر اللہ نہ نہ تیرے بچوں میں، تیری دولت میں تیری جائیداد میں ان یتیموں کا حق ہے جن کے ماں باپ اس دنیا میں موجود نہیں کبھی اپنی اولاد کو اس نظر سے دیکھا کرو اللہ نہ کرے۔ موت کا کیا پتہ ہے کس وقت آ جائے کل تم دنیا چھوڑ کر چلے جاؤ تو تمہارے بچوں کا کیا ہو گا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اس لیے یتیموں سے پیار کرو ان کے مال کی پاسداری کرو توجہ کرنا، میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: یہ روایت طبرانی شریف میں موجود ہے۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سنو کائنات والو! دنیا والو!

((اِنَّ خَیْرَ الْبُیُوْتِ عِنْدَاللّٰہِ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ مُکَرَّمٌ .))

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات کے رب کو کوٹھیاں پیاری نہیں لگتی آسمانوں کے رب کو بڑی بڑی بلڈنگز اچھی نہیں لگتی کائنات کے رب کو تمہارے گھر میں لگی ہوئی سنگ مرمر کی ٹائلیں اچھی نہیں لگتیں۔ کائنات کا رب ٹائلوں کو نہیں دیکھتا آسمانوں کا رب قیمتی سے قیمتی بچھے کارپٹ کو نہیں دیکھتا آسمانوں کے رب کو دنیا میں گھر کون سا اچھا لگتا ہے یہ دیکھوناں بنگلہ میں کتنے گھر ہیں اوکاڑہ میں کتنے گھر ہیں آسمانوں کے رب پتہ لگنا چاہیے کہ ان سب گھروں میں سے آپ کو سب سے اچھا گھر کون سا لگتا ہے فرمایا کائنات والو گھر ہو چاہے تنکوں کا ہی بنا ہو گھر ہو جس کا لینٹر کسی عام سے عام چیز کا بنا ہو۔ گھر ہو چاہے کچی اینٹوں کا ہی کیوں نہ بنا ہو۔ فرمایا جس گھر میں یتیموں کی قدر کی جاتی ہے وہ گھر مجھے سب سے پیارا لگتا ہے وہ گھر مجھے پوری کائنات سے زیادہ اچھا لگتا ہے جس میں یتیم کا خیال کیا جاتا ہے جس گھر میں یتیم کے حقوق کی پاسداری کی جاتی ہے۔ اللہ اکبر اللہ مولانا کتنی پیاری بات کرتے ہیں کہ:

جھڑکیں نہ یتیم کسے نوں
آہ تے مر گئی جس دی مائی
ماںواں باجھ یتیماں تائیں آس امید نہ کائی
او ماںواں والے ماںواں ول سو فریاد لیاون
آتے رو کر مریاں ماںواں والے آپے چپ کر جاون
ماںواں والے گودی لیٹن ملے خوشی خزانہ
ماںواں باجھ یتیماں تائیں اے سارا دیس بیگانہ

اللہ کی قسم دنیا کا ٹوٹا پھوٹا مصیبتوں کا مارا بندہ گھر میں آئے اور اسے ماں کی گود مل

جائے تو سارے دکھ ہی بھول جاتے ہیں اللہ اکبر اللہ کائنات کے رب نے ماں کے دل میں درد ہی کچھ ایسا رکھا ہے اللہ اکبر اللہ انسان کی فرمائش اگر باپ سے پوری نہ ہو تو ماں سے لڑ کر بھی پوری کروا لیتا ہے اللہ اکبر اللہ اور جن کی مائیں دنیا میں نہیں ان کا تو حال ہی بہت برا ہوتا ہے۔ میرے بھائی آؤ اپنے علاقہ میں رہنے والے یتیموں کی قدر کیا کرو ان یتیم بچوں سے پیار کیا کرو۔ اللہ اکبر اللہ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں فرمایا کائنات میں میرے رب کو سب سے پیارا گھر وہ لگتا ہے جس میں یتیم کو کھانا کھلایا جاتا ہے جس گھر میں یتیم کے کپڑوں کا خیال کیا جاتا ہے۔ جس گھر میں یتیم کی پاسداری کی جاتی ہے اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤ ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا جناب محمد ﷺ تشریف فرما ہیں میرے آقا علیہ السلام کا ایک صحابی آ گیا آ کر کہتا ہے۔

((شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ .))

کہتا ہے پیارے میرا دل بہت سخت ہو چکا ہے میرے دل میں رحم نہیں آتا محبوب میرے دل میں ترس آتا ہی نہیں۔ یہاں کئی مرد آتے ہیں کہتے ہیں مولانا ہمارے دل بہت سخت ہیں ان میں ترس نہیں آتا ہماری آنکھوں سے آنسو نہیں بہتے۔ ناں ناں اپنے دل کو سخت نہ بناؤ میرے بھائی اپنا دل نرم بناؤ اور اپنے دل کو نرم کر کے اپنی آنکھوں سے آنسو بہایا کرو۔

مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم رویا کرو اپنے گناہوں کو یاد کر کے رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے والا منہ ہی بنا لیا کرو کائنات کے رب کو آنکھیں گیلی نہ بھی ہوں تو ہونٹ ڈھیلے بھی بہت پسند ہے۔ جو رب سے ڈر کر رو پڑتے ہیں میرے بھائی اپنے دل کو نرم رکھو دل نرم کیسے ہوتا ہے مولانا دل کیسے نرم ہوتا ہے۔ فرمایا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ تیری گردن میں پڑا ہوا سریا تب ٹوٹ جائے گا جب تم موت کو یاد کرو گے۔

موت سے غافل نہ ہو اے بے خبر

رہے گا ایک ساتھ تو دنیا پر
موت ٹھہری موت آنے والی آئے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
ہاں ایک دن تجھ پر خاک ڈالی جائے گی
پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے
ارے کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے
اور قبر میں میت اترتی ہے ضرور
او جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عرض کرتا ہے پیارے دل بہت سخت ہے دل میں رحم نہیں آتا سن آقا علیہ السلام نے کیا فرمایا آج تم بھی یہ نسخہ استعمال کرلو فرمایا اپنے علاقہ میں چلے جاؤ۔ فرمایا:

((انسادر عن الیتیم .))

فرمایا اپنے علاقہ میں جاؤ اور کوئی یتیم بچے کو تلاش کرو۔ اس یتیم بچے کو جب اس کی ماں کی یاد آئے گی جب اسے اپنے باپ کا صدمہ یاد آئے گا جب اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں گی تم اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ دینا اللہ تعالیٰ خود ہی تمہارا دل نرم کر دے گا کائنات کا رب تمہارے دل کی سختیاں دور کر دیں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آؤ اپنے دل کو نرم کرو اپنے دل کی وادی کو نرم کرو اللّٰہ اکبر اللّٰہ جاؤ جا کر اس یتیم سے پوچھو جس یتیم کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں تو ماں کی جدائی کی وجہ سے گرتے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿وَالضُّحٰی ٥ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ٥ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ٥ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ٥ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ٥ اَلَمْ یَجِدْكَ

یَتِیۡمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحی:1تا6)

اللہ اکبر اللہ۔ کائنات کے رب نے میرے نبی ﷺ کی اتنی صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا:

﴿اَلَمۡ یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحیٰ: 6) میرے سوہنے یاد کرو جب تم بھی یتیم تھے یاد کرو جب تمہارے دامن پر بھی یتیمی کا دھبہ لگا تھا، اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں۔ یتیموں کو برا کہنے والے یہ سوچ لیا کرو ہمارا محبوب بھی یتیم ہے جس کی ماں اور باپ دنیا چھوڑ کر چلے جائیں میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں نے کئی ایسے خاندان دیکھے ہیں کئی ایسی جگہیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں ادھر ماں باپ دنیا چھوڑ کر چلے جائیں ادھر برادری ویسے ہی ناطہ توڑ دیتی ہے پوری برادری الگ ہو کر بیٹھ جاتی ہے کہتی ہیں کیا کریں بچے کو پالنا کون سا آسان ہے۔ اللہ اکبر اللہ یتیم بچے جو ماؤں کے پاس پھولوں کی طرح پلتے تھے آج ماں باپ کے چلے جانے کے بعد وہ بچے گلیوں کے کوڑے بن کر رہ گئے۔

وہ برادری والے جو آئے دن گھر چکر لگاتے تھے انہوں نے بھی کنارہ کشی کر لی۔ اللہ اکبر اللہ ایسے کرنے والے سوچ ذرا جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے وہ بھی یتیم ہے میرے محبوب کو بھی کائنات کے رب نے یتیم پیدا کیا ہے میرے آقا علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے میرے محبوب کے والد محترم دنیا چھوڑ کر چلے گئے اور جب میرے نبی ﷺ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو اللہ اکبر اللہ جب بچہ دوڑنے لگتا ہے۔ تو ماں چیزیں تقسیم کرتی ہے ماں کہتی ہے آج میرا بیٹا چلنے لگا ہے آج میں چیزیں تقسیم کروں گی آج میرا بیٹا باتیں کرنے لگا ہے آج میں اللہ تعالیٰ کے راہ پر قربان کروں گی ہائے جب میرے نبی ﷺ کی ماں پر وہ وقت آیا تو میرے مالک نے میرے آقا علیہ السلام کی ماں کو بھی دنیا سے اٹھا لیا۔ اللہ اکبر اللہ

مانواں جنت والیاں چھانواں تے لاڈ لڈاون سارے
کوئی نہ کہے یتیماں تائیں آ فرزند پیارے

کون ہے دنیا میں جو ماں کی طرح آواز لگا کر کہے آ میرے بیٹے میں تیرا درد بانٹوں

اللہ کی قسم کوئی نہیں اللہ کی قسم بیٹا بیمار ہو جائے ماں یوں کر کے ہاتھ اٹھا لیتی ہے اللہ میرے بیٹے کو شفا دے دے ایک مرتبہ دعا مانگی شفا نہ ملی۔ ماں نے دوبارہ ہاتھ اٹھا لیے ہاتھ اٹھا کر کہتی ہے کائنات والے اب میری دولت لگ جائیں لیکن میرا بیٹا بچ جائے شفا پھر نہ ملی ماں پھر ہاتھ اٹھا کر کہتی ہے۔ اللہ میرا گھر فروخت ہو جائے لیکن میرا بیٹا بچ جائے ادھر بیٹے کی بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں آخر ماں کی ممتا کا جوش اس قدر بڑھ جاتا ہے ماں کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے ہیں رو کر چیخیں مار کر کہتی ہے کائنات کے رب اس کی جگہ مجھے مار دے لیکن میرے بیٹے کو کچھ نہ ہو۔ اللہ اس کی جگہ پر میں بیمار ہو جاؤں لیکن میرے بیٹے کو کچھ نہ ہو۔ اللہ اکبر اللہ ن کی مائیں دنیا میں زندہ ہیں ان کی قدر کیا کرو۔ جن کی دنیا سے چلی گئیں ہیں ان کو ڈانٹا نہ کرو۔

ان سے پیار کیا کرو ان کے سینے میں جا کر کوئی نہیں دیکھتا کہ جدائی کی کیسی آگ لگی ہے درد ان کو ہوتے ہیں جن کے سینے پر چوٹیں لگی ہوتی ہیں۔ دوسرا کون جانتا ہے کون پہنچانتا ہے اور کون پوچھتا ہے مطلب کی دنیا ہے، مطلب کے ساتھ دوستیاں لگانے والی ہے اللہ اکبر اللہ آسمانوں کا رب فرماتا ہے فرمایا:

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحی:6)

اے میرے پیارے محبوب کملی والے تو بھی یتیم ہے۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کائنات کے رب نے میرے نبی ﷺ کو یتیم کس لیے پیدا فرمایا: اللہ بتاؤ تو سہی میرے محبوب کا والد کیوں چلا گیا۔ میرے محبوب کی ماں دنیا چھوڑ کر کیوں چلی گئی فرمایا۔ کائنات والو! دنیا والو آؤ میں تمہیں بتاؤں اگر بچہ چھوٹا سا ہو تکلیف آئے تو کہتا ہے ہائے امی جان! ہائے ابا جان میں نے اپنے محبوب کی ماں بھی اپنے پاس بلا لی میں نے اپنے محبوب کا باپ بھی اپنے پاس بلا لیا۔ تاکہ جب بھی میرے نبی ﷺ کو تکلیف آئے کہے ہائے آسمانوں کے رب اللہ اکبر اللہ میں چاہتا ہوں چھوٹی عمر میں بھی میرے نبی علیہ السلام کی زبان سے آہ نکلے تو میرے نام کی نکلے اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں میرے اور تمہارے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ میرے محبوب فرماتے ہیں فرمایا کائنات والو! دنیا والو جو

یتیموں سے پیار کرتا ہے جو یتیموں کی جائیداد کا خیال کرتا ہے کائنات کا رب اس انسان سے پیار کرتا ہے۔تم میں کچھ ایسے انسان بیٹھے ہوں گے جنہوں نے بیت اللہ کی زیارت کی ہو گی تم میں کچھ ایسے مرد بیٹھے ہوں گے جنہوں نے میرے محبوب کی مسجد نبوی کی زیارت کی ہو گی اور جنہوں نے نہیں کی اللہ تعالیٰ موقع دے اور مسجد نبوی میں کھڑا ہو اور جب کھڑے ہو تو یاد کرنا جب مسجد نبوی سب سے پہلے میرے نبی ﷺ نے اپنے گلابی ہاتھوں سے تیار کی ہے آج جس جگہ پر مسجد نبوی بنی ہے یہ جگہ بھی کائنات کے رب نے یتیموں کے لیے بنائی تھی۔مسجد نبوی کی جگہ یتیموں سے لے کر مسجد تیار کی گئی تھی۔دو یتیم میرے نبی ﷺ کے پاس آئے ایک نام سہل ہے اور ایک نام سہیل ہے عرض کرتے ہیں پیارے مسجد بنے گی ہمیں تو پیسوں کی ضرورت نہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں پیسے نہ دیتا اگر تم یتیم نہ ہوتے تو میں مان لیتا میں جانتا ہوں کہ یتیمی کا داغ کیسا ہوتا ہے میں اس زمین کے پیسے ضرور ادا کروں گا کیونکہ تم یتیم ہو اور میں یتیموں سے پیار کرنے والا ہوں۔

ایک دن میرے محبوب ﷺ عید کا دن ہے میرے آقا علیہ السلام عید کا خطبہ دینے جا رہے ہیں اللہ اکبر اللہ۔میرے نبی ﷺ نے دیوار کے ساتھ ایک بچے کو لگے دیکھا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹا تم یہاں کھڑے ہو لوگ تو یہاں عید کی نماز کی عید کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ عرض کرتا ہے۔محبوب جی، پیارے محبوب جی میری تو ماں ہی نہیں ہے جو مجھے نئے کپڑے پہنا دے میرا تو باپ ہی دنیا میں نہیں جو مجھ سے شفقت کرے میرے نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔کائنات والو میرے آقا علیہ السلام نے اس یتیم بچے کو اٹھایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پیارے غم کیوں کرتے ہو۔

میں تمہارا باپ ہوں میرے محبوب گھر میں لے گئے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا اس بچے کو نہلا کر نئے کپڑے پہنا دو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نئے کپڑے پہنا دیے میرے نبی ﷺ بچے کو اٹھا کر عید کے میدان میں جا رہے ہیں جہاں نماز پڑھائی جاتی ہے بچے کو میرے نبی ﷺ نے گودی میں اٹھایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں محبوب یہ کس کا بیٹا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں یہ

میرا بیٹا ہے۔اس طرح میرے نبی ﷺ نے یتیموں سے پیار کیا ہے۔اللہ اکبر اللہ میرے نبی ﷺ کے چچازاد بھائی سیّدنا جعفر طیار جو سیّدنا علی رضی اللہ عنہما کے بھائی ہیں۔میرے نبی ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔سردار ابو طالب کے بیٹے ہیں،اللہ اکبر اللہ غزوہ موتہ کا موقع ہے موتہ کی جنگ ہوئی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے جعفر طیار جاؤ جا کر لڑائی کرو جا کر لڑائی کی طرف توجہ فرمانا لڑائی کرتے جارہے ہیں جنگ ہوتی جارہی ہے۔

لڑائی کرتے کرتے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اسلام کا جھنڈا ہے ایک ظالم آگے بڑھا آگے آ کر سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بازو پر تلوار ماری اور بازو کٹ کر زمین پر گر گیا،سیّدنا جعفر نے اسلام کا جھنڈا دوسرے ہاتھ میں پکڑ لیا،پوچھنا چاہتا ہوں ان سے جو اسلام کا نام لے کر مسلمان کہلاتے ہیں جو ہاتھوں میں جھنڈے پکڑ کر اسلام کے نعرے لگاتے ہیں کچھ دن گزر جانے کے بعد ہندوؤں کی عورتوں سے پیار کر کے بیٹھ جاتے ہیں بتاؤ تو سہی تم اسلام سے کیسا پیار کرتے ہو۔اسلام کے ساتھ تو انہوں نے پیار کر کے دکھایا۔سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں پکڑا دوسرے ظالم نے دوبارہ تلوار ماری سیّدنا جعفر کا دوسرا بازو بھی کٹ گیا،سیّدنا جعفر نے سینے سے جھنڈا لگا لیا ظالموں نے سینے پر وار کرنے شروع کر دیے سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا۔سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ تیر اور نیزے کھاتے رہے کھاتے کھاتے زمین پر جا گرتے ہیں۔میرے نبی ﷺ کے بھائی شہید ہو گئے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اور یہ روایت بخاری میں آتی ہے فرمایا میں یوں کر کے لاشیں دیکھنے نکلا چلتے چلتے میں سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی لاش پر پہنچا فرماتے ہیں میں نے خود اپنے ہاتھوں سے گنا ہے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بدن پر پچاس زخم لگے ہیں اور فرماتے ہیں سنو کائنات والو میں یہ گواہی دے سکتا ہوں ان پچاس زخموں سے کوئی ایک زخم بھی سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی کمر پر نہیں لگا جتنے بھی زخم ہیں سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے سینے پر کھا کر دکھائے ہیں یہ کون ہے؟اسلام کا ہیرو ہے یہ کون ہے؟میرے نبی ﷺ سے پیار کرنے والا ہے یہ کون ہے؟اسلام پر اپنا تن،من دھن قربان کرنے والا ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی سیّدنا

جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی خبر میرے نبی ﷺ تک پہنچی ہے۔ پیارے محبوب آپ کا بھائی جعفر طیار رضی اللہ عنہ موتہ کی جنگ میں شہید ہو گئے ہیں میرے نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ میرے نبی ﷺ اٹھے اور سیّدنا جعفر بن طیار رضی اللہ عنہ کے گھر گئے سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کی بیوی کا نام اسماء بنت عمیس ہے میرے آقا علیہ السلام گئے اور کیا دیکھتے ہیں ان کی ماں آٹا گوندھ کر روٹیاں پکانے جا رہی ہے میرے نبی ﷺ جا کر کھڑے ہو گئے اللہ اللہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اسماء کھانا تیار کر رہی ہو؟ جی محبوب پیارے بچوں کو کھانا کھلانے لگی ہوں میرے نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے فرمایا بچوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں بچوں سے پیار کرنا چاہتا ہوں میرے آقا علیہ السلام بچوں کو چوم رہے ہیں میرے محبوب ان کے سروں پر ہاتھ پھیر رہے ہیں سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں پیارے کیا بات ہے فرمایا بات سنو میں کیوں نہ پیار کروں آج یہ بچے یتیم ہو گئے ہیں آج ان کا بابا دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے میرے نبی ﷺ نے ان بچوں سے پیار کیا سیّدہ اسماء سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیوی کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ کیوں نہ نکلیں جب گھر کا سہاگ کٹ جائے تو آنسو نکل ہی پڑتے ہیں اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی آنکھیں برسی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اسماء چپ کر جاؤ اسماء نہ رو۔ غم نہ کرو۔ ترمذی شریف کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات کے رب نے مجھے خود دکھایا ہے میں نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا:

((رَاَیْتُ جَعْفَرَ یُطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ .))

فرمایا اسماء (رضی اللہ عنہا) جب جعفر کو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں لایا گیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پوچھا جعفر تمہارے بازو کہاں ہیں؟ سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کائنات کے رب تمہارے راستے میں قربان کر کے آ گیا ہوں۔

آسمانوں کے رب نے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو ان کے بازوؤں کے بدلے دو پر عطا فرما دیے ہیں فرمایا اسماء میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جعفر ان پروں کے ساتھ پرندوں کی

طرح جنت کے باغوں میں سیر کر رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

فرمایا یتیم بچے ہیں میں ان سے کیوں نہ پیار کروں جن کا بابا ''یُطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ'' جن کا بابا جنت میں فرشتوں کے ساتھ مل کر سیر کر رہا ہے اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے بچوں کا خیال کیا۔ جاؤ تاریخ کی کتب اٹھا کر دیکھو یہ بچے بڑے نہیں تھے چھوٹے چھوٹے تھے، تین بچے چھوٹے چھوٹے میرے نبی ﷺ کے صحابی جعفر طیار کے یتیم ہو گئے اور میرے نبی ﷺ نے ان یتیموں سے پیار کر کے دکھایا کیوں؟ میرے محبوب نے بھی یتیمی کے ایام گزارے تھے، میرے محبوب ﷺ کے دامن پر بھی یتیمی کا داغ لگا تھا، حضرات محترم اپنے علاقہ میں نظر دوڑاؤ۔ اپنے بچوں کو کھلاتے ہو اور کھلایا کرو اپنے بچوں کو پہناتے ہو اور پہنایا کرو اپنے بچوں کی پاسداری کرتے ہو ضرور کیا کرو۔ لیکن اگر کوئی یتیم بچہ دیکھ لو تو نفرت نہ کیا کرو۔ یتیم بچہ نظر آئے تو حقارت کی نظر سے نہ دیکھا کرو بلکہ اس سے پیار کیا کرو۔ اس سے محبت کیا کرو۔ زندگی کا کوئی پتہ نہیں ہو سکتا ہے اگلی صبح تم قبر میں چلے جاؤ تمہارے بچوں کا بھی یہی حال بن جائے۔ اللہ اکبر اللہ کائنات کے رب نے اعلان فرمایا فرمایا

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠﴾ (النساء: 10)

فرمایا جو انسان یتیموں کے مالوں پر ناحق قبضہ کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے پیٹ میں دولت جارہی ہے فرمایا نَارًا ان کے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالی جارہی ہے۔ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا فرمایا ایک وقت آئے گا میں ان ظالموں کو جہنم کی سعیر وادی میں ڈالوں گا جہاں سے آگ بڑھتی جائے گی اور وہ جہنم کے انگاروں سے جلتے جائیں گے آیئے حضرات محترم یتیموں سے پیار کریں یتیموں کے حقوق کی پاسداری کریں۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ○﴾ [الاحزاب:6]

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں انشاء اللہ ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن نبی رحمت، رحمت دو عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکباز بیویوں کا ذکر کیا جائے گا۔ میرے محبوب کی 11 بیویاں تھیں۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ، سیدہ سودہ، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدہ حفصہ بنت عمر، سیدہ زینب اُمّ المساکین، سیدہ زینب بنت جحش، سیدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان، سیدہ اُمّ سلمہ، سیدہ میمونہ، سیدہ جویریہ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کل گیارہ بیویاں ہیں ایک میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز ہے اس کا نام ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہے۔ بعض روایات میں دو کنیزوں کا ذکر آتا ہے ایک سیدہ ماریہ قبطیہ اور ایک سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا بہر حال بغیر اختلاف کے گیارہ بیویاں ہیں اور گیارہ کی گیارہ کو اللہ تعالیٰ نے ہماری مائیں بنا دیا ہے۔ ان کو ماتا کا درجہ میں نے نہیں دیا

بلکہ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلنَّبِیُّ أَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ﴾

(الاحزاب:6)

مومنوں کے لیے نبی کریم سے بڑھ کر کوئی نہیں اور جو میرے نبی ﷺ کی بیویاں ہیں وہ مومنوں کی مائیں لگتی ہیں افسوس اس بات کا ہے کہ ہماری امت کے نوجوانوں کو بلکہ ہماری امت کے بوڑھوں کو اپنی ماؤں کے نام نہیں آتے۔ جس قوم کے نوجوانوں کو اپنی ماؤں کے نام نہ آتے ہوں وہ قوم کیسے ترقی کرے گی؟ نہ کسی نے بتایا نہ ہم نے پوچھا، نہ کسی نے بتانے کی زحمت کی نہ ہم نے پوچھنے کی زحمت کی اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میری کوشش بھی یہ ہو گی کہ میں اپنے نبی کی گیارہ بیویوں کا تعارف ابھی تھوڑا تھوڑا کرواؤں سب سے پہلے اللہ رب العزت کے قرآن پر غور کریں کہ اللہ نے ان عورتوں کو کیا کیا عظمتیں دی ہیں اور کیا کیا احکامات نازل فرمائے ہیں میری دعا ہے میں جو کچھ بیان کروں اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ غزوہ احزاب کا موقع ہے خندق کی لڑائی کے بعد فتح نصیب ہوئی ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام کے پاس غنیمت کا مال بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ دولتیں عطا فرمائی ہیں ایک وہ وقت تھا جب مسلمانوں کے پاس کھانا نہیں ہوتا تھا، ایک مہمان آجاتا میرے نبی سارے گھروں سے پتہ کرواتے کسی ایک گھر سے کھانا نہ ملتا۔ آج اللہ ربّ العزت نے بہت زیادہ مال غنیمت دیا ہے۔ دولت کی فراوانی ہے میرے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد کے لیے نکلتے اللہ فتح عطا کر دیتا، مالِ غنیمت لے کر آتے، مدینہ کی عورتوں نے اچھے کپڑے پہننے شروع کر دیئے مدینہ کی عورتوں نے زیورات کا استعمال شروع کر دیا، ایک دن میرے نبی ﷺ کی ساری بیویاں اکٹھی ہو کر بیٹھ گئیں۔ مشورہ کیا ایسے کرتیں ہیں محبوب سے مطالبہ کرتیں ہیں اللہ نے بہت زیادہ مال غنیمت عطا کر دیا ہے اب تو رب نے بہت دولتیں عطا کیں ہیں محبوب ہمیں بھی دولتیں دیں۔

زیورات عطا کر دیں ساری بیویاں میرے نبی ﷺ کے پاس آئیں محبوب کی بات سنیں وہ پہلا دور تھا جب ہمارے پاس دولتیں نہیں تھیں اب تو اللہ نے بہت عطا کیا ہے ہم آپ کے گھر رہنے والی آپ کی بیویاں ہیں۔ کم از کم ہمیں تو کچھ دیں اچھے کپڑے دیں زیورات دیں گھر میں اچھا کھانے کو دیں۔ دولتیں دیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں تم عورتوں کو کیا ہو گیا ہے تم اللہ کی رحمت پر بھروسہ نہیں کرتیں، دولتوں کا لالچ کرتی ہو، میرے پاس جتنا مال آیا میں نے سارے کا سارا اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم کر دیا ہے میں ایک پیسہ اپنے گھر میں رکھنے کا حق نہیں رکھتا، اللہ اکبر اللہ۔

میرے نبی ﷺ کو دولتوں سے اتنی نفرت ہے میرے نبی ﷺ نے قسم اٹھالی فرمایا تم عورتوں نے مجھ سے دولت کا سوال کیا ہے میں پورا ایک ماہ تم عورتوں کے قریب نہ جاؤں گا۔ میرے نبی ﷺ ایک کوٹھے میں چلے گئے اوپر والی منزل پر پورا ایک ماہ گزر گیا، عام لوگوں میں مدینہ میں لوگوں نے مشہور کر دیا کہ نبی نے اپنی ساری بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ صحابہ پریشان ہو گئے، مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مجمع لگا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو دوڑتے دوڑتے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے سیدنا عمر میرے نبی ﷺ کے صحابی بھی ہیں اور سسر بھی ہیں جا کر بیٹی کو ڈانٹنا شروع کر دیا فرمایا حفصہ تمہیں نبی کی عظمت کا نہیں پتہ، تمہیں آقا علیہ السلام کی شان کا نہیں پتہ تم نے محبوب سے دولت کا سوال کیا ہے۔ اماں جی حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بابا میں اکیلی نے سوال نہیں کیا، بلکہ نبی کی ساری بیویوں نے مل کر سوال کیا ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیٹا دوسری سے مجھے سروکار نہیں میں اپنی بیٹی کو کہنے کا حق رکھتا ہوں اب مجھے سچ سچ بتاؤ نبی نے تمہیں طلاق دی ہے یا نہیں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بابا محبوب علیہ السلام نے کسی کو بھی طلاق نہیں دی، محبوب نے اتنا کہا ہے کہ میں ایک ماہ کسی کے گھر نہیں جاؤں گا، میرے نبی ﷺ اوپر والی منزل پر موجود ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سکون نہ آیا میں اپنی بیٹی کے گھر سے نکل کر نبی کے حجرے میں چلا گیا جا کر دروازہ کھٹکھٹایا دروازہ پر دربان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حبشی کھڑے ہیں فرمایا بلال جس کو میں اجازت دوں صرف

اسے اندر آنے دینا باقی کسی کو داخل نہیں ہونے دینا، اللہ اکبر اللہ۔

سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا عرض کرتے ہیں بلال میں نے محبوب علیہ السلام سے بات کرنی ہے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رُک جاؤ میں آقا علیہ السلام سے اجازت لے کر آتا ہوں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے جا کر عرض کی محبوب جی آپ کا صحابی اور سسر عمر آیا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بلال دروازہ بند کر دو عمر کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں چپ کر کے مسجد نبوی میں آ گیا، لیکن مجھے چین وقرار نہ آیا میں پھر اُٹھ کر چلا گیا میں نے کہا بلال محبوب علیہ السلام سے اجازت مانگو، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دوبارہ واپس مسجد میں آ گیا، تیسری مرتبہ میں پھر گیا میں نے کہا بلال محبوب علیہ السلام سے اجازت مانگو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمر کو آنے دو سن لیتے ہیں کیا بات کرنی ہے! حدیث پاک میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کا دروازہ کھولا، اور دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوبارہ پر نظر دوڑائی کیا دیکھتے ہیں؟ ایک طرف چمڑے کی مشک لٹک رہی ہے۔ چھت کانوں کی پڑی ہوئی ہے اور چھتیر پر لینٹر کھجور کے تنوں کا پڑا ہوا ہے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا میرے آقا علیہ السلام کھجور کے مصلے پر ہیں گلے سے کپڑا اتارا ہوا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام اس مصلے اور چٹائی پر آرام فرمارہے ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جا کر اپنے محبوب کو بلایا۔

((لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ .))

محبوب جی آپ کا سسر آیا ہے محبوب جی آپ کا غلام عمر آیا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس صف سے اُٹھے ہیں کائنات والو! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نرم ریشم جیسے بدن پر کھجور کی پتیوں کے لاشے پڑے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کی کمر پر لیٹنے کی وجہ سے نشان پڑے ہوئے ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے رہا نہ گیا، میں نے دوڑ کر نبی کی کمر کو چومنا شروع کر دیا، میں نے کہا محبوب جی کیوں اتنی

پریشانیوں میں زندگی گزارتے ہیں محبوب جی اللہ سے دعا کریں یا مجھے اجازت دیں میں آپ کو پیارا سا گدا لا کر دوں میرے نبی ﷺ نرم گرم بستر پر آرام کریں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر آج کے بستر کا سوچتے ہو، کل کے بستر کا کون سوچے گا؟ اگر میں دنیا پر آج کا بستر بنالوں گا تو میری امت کو کل کے بستر بھول جائیں گے، اللہ اکبر اللہ۔

محبوب جی آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ سچ سچ بتا دو میری بیٹی کو طلاق تو نہیں دی؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر کیا ہو گیا ہے میں نے تو کسی کو بھی طلاق نہیں دی، میں نے تو ایک ماہ کا ایلاء کیا ہے۔ ایلاء کا مطلب اپنی بیوی سے ایک ماہ علیحدہ رہنا ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات والو! میں اتنی پڑھی لکھی نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے ایک ایک دن اپنی انگلیوں پر گن گن کر گزارے ہیں ایک ماہ پورا نہیں ہوا انتیس دن ہوئے ہیں 29 دن کے بعد میرے نبی ﷺ اپنی بیویوں کے صحن میں اُتر رہے ہیں 29 دن کے بعد میرے نبی ﷺ اپنے بالا خانے سے نیچے اترے ہیں۔ اور میرے نبی ﷺ سیدھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف جا رہے ہیں۔ اماں جی فرماتی ہیں میں نے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنے نبی کا استقبال کیا اور ساتھ میں نے مذاق میں کہا محبوب جی کہاں آ رہے ہو مہینہ تو ہوا نہیں، آپ نے تو مہینے کی قسم اٹھائی ہے مہینہ پورا نہیں ہوا اور آ گئے ہو۔ میرے نبی ﷺ مسکرا کر فرماتے ہیں پیاری عائشہ مہینہ 30 دن کا بھی ہوتا ہے اور مہینہ 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔ آج کا یہ مہینہ 29 کا ہے۔ لہٰذا میں 29 دن کے بعد چوبارہ میں سے اتر کر سب سے پہلے تمہارے پاس آ رہا ہوں میرے نبی ﷺ آ کر بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ کا قرآن نازل ہوا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ بات سنو۔ قرآن میں تمہیں سناؤں گا جیسے دل چاہے فیصلہ کرنا لیکن سوچ سمجھ کر کرنا، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا حکم دیا ہے۔ فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۝﴾ (الاحزاب:28)

اللہ اکبر اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے اے میرے نبی ﷺ کی بیویو! اگر تم

چاہتی ہو کہ تمہیں دولتیں اور دنیا کا مال مل جائے پھر میں تمہیں مال دے دیتا ہوں۔ پھر مال ملے گا آمنہ کا لال نہیں ملے گا۔

میں تمہیں دولتیں دیتا ہوں۔ اور طلاقیں دے کر فارغ کیے جاتا ہوں۔ آؤ حفصہ مجھ سے دولت لے اور طلاق بھی لے عائشہ مجھ سے دولت لے اور طلاق بھی لے میمونہ مجھ سے دولت لے اور طلاق بھی لے، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس گھر میں نبی کی بیویاں دولت مانگنے لگ گئیں تو عام عورتوں کا کیا بنے گا؟ لہٰذا دولت نہیں اگر دولت ہے تو آمنہ کا لال نہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ سمجھ سوچ کر جواب دینا اماں کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے عرض کرتی ہیں محبوب جی پوری کائنات کا مال ایک طرف آمنہ کا لال ایک طرف مجھے دولتیں نہیں چاہئیں مجھے اپنا محبوب شوہر چاہیے میرے نبی ﷺ کی ہر بیوی کی زبان سے یہی جملہ نکلا اللہ تعالیٰ نے مزید قرآن میں فرمایا:

﴿يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا﴾

(الاحزاب:32)

فرمایا میرے نبی ﷺ کی بیویو! بات سنو تم نے لوگوں کے لیے آئیڈل بننا ہے اگر تم نے دولت کا لالچ کرنا ہے تو لوگوں کی عورتوں کا کیا بنے گا؟ میرے نبی ﷺ کی بیویوں کا اللہ تعالیٰ نے الگ مقام بنایا ہے۔ فرمایا تمہارا مقام عام عورتوں کی طرح نہیں ہے۔

تمہاری عظمت عام عورتوں کی طرح نہیں ہے جیسے تمہارا شوہر سب سے بلند ہے ایسے تم اس کی بیویاں بھی بلند ہو۔ جیسے میرا نبی تربیت کے لحاظ سے امت کا باپ لگتا ہے ایسے میرے نبی ﷺ کی بیویاں بھی ہماری مائیں لگتی ہیں۔

اللہ اکبر اللہ توجہ کرتے جانا اللہ تعالیٰ کا قرآن میرے نبی ﷺ کی بیویوں کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے۔ فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ (الاحزاب:33)

اے میرے نبی ﷺ کی بیویو! بات سنو اپنے گھروں میں آرام پکڑا کرو۔ کائنات کا رب ہماری ماؤں کو ہدایت کر رہا ہے اور جو اچھی بیٹیاں ہوا کرتی ہیں وہ اپنی ماؤں کی بات پر عمل کیا کرتی ہیں۔ جو خاندانی بیٹیاں ہوا کرتی ہیں وہ اپنی ماں کے نقش قدم پر چلا کرتی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

امت محمد یہ کی عورت کو میرا پیغام ہے۔ جس نبی کا تم نے کلمہ پڑھا ہے جس نبی کی امت میں تم شامل ہو، اس امت کی ماؤں کا کردار اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ رہن سہن کے طریقے بتا رہا ہے فرمایا جب زبان سے بات کیا کرو تو سخت لہجے میں کیا کرو تا کہ کوئی بندہ تمہاری آواز کی شیرینی میں مگن نہ ہو جائے۔

اپنے گھروں میں آرام کیا کرو، زیب و زینت نہ پہنا کرو۔ اللہ اکبر اللہ جتنا ہو سکے اپنے آپ میں سادگی رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سادہ رہنے والا بندہ پسند ہے سادہ ہو لیکن صاف ہو سادگی کا یہ مطلب نہیں کہ پھٹا ہوا کپڑا اور دو دو ماہ نہانے کے قریب نہ جائے۔ سادگی کا مطلب ہے کپڑا بے شک ہلکا ہو لیکن پاک ہو۔ اللہ ہر کام میں پاکیزگی پسند کرتا ہے۔

یہ ساری باتیں کرنے کے بعد میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۝﴾ (الاحزاب:33)

فرمایا بے شک کائنات کا رب اے اہل بیت تم سے پاکی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اہل بیت سے مراد کون ہیں؟ اہل بیت سے مراد سیّدنا علی بھی ہیں سیّدہ فاطمہ بھی ہیں۔ سیّدنا امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہم بھی ہیں لیکن ساتھ ساتھ میرے نبی ﷺ کی بیویاں بھی شامل ہیں بلکہ پہلے شامل ہیں۔ کیونکہ اہل بیت کا معنی گھر والے ہیں بیوی اس لیے لفظ اہل بیت میں میرے نبی ﷺ کی بیویاں بھی شامل ہیں۔ اس لیے میرے نبی ﷺ نے جہاں بھی بیوی کا ذکر کیا وہاں لفظ اہل بیت استعمال کیا ایک مقام اللہ کے قرآن کا توجہ سے سمجھئے۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آ گئے کیسے مہمان ہیں جو نوری ہیں لیکن بشر بن کر

آئے ہیں۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کے آگے بھنا ہوا گوشت لا کر رکھا۔انہوں نے اپنا ہاتھ گوشت کی طرف نہیں کیا، سیّدنا ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کھاتے کیوں نہیں؟ کہتے ہیں جناب ہم نوری ہیں لیکن کھاتے نہیں ہماری غذا یہ نہیں ہے ہم یہ سب نہیں کھاتے ہم فرشتے ہیں لیکن انسانی شکل میں آئے ہیں اچھا آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم آپ کو اسحاق کی خوشخبری دینے آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہارے گھر میں بیٹا اسحاق پیدا کریں گے اماں جی نے اپنے چہرے پر ناز کے مطابق عورتوں کی عادت کے مطابق حیرانگی کے ساتھ اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا میں بچہ جنوں گی؟ میں تو بالکل بوڑھی ہوگئی ہوں۔ اب تو پھل والا بوٹا بھی خشک ہوگیا ہے اولاد کہاں سے آئے گی۔ میں بھی بوڑھی اور میرا خاوند بھی بوڑھا آگے سے وہ کیا کہتا ہے بی بی اللہ تعالیٰ دینے پر آئے تو اللہ تعالیٰ موسم نہیں دیکھا کرتا اللہ دینے پر آئے تو مریم کو بے موسم پھل اولاد والا دے دیتا ہے اور کھانے والا بھی دے دیتا ہے۔نہ دینے پر آئے تو رونے والے باپ کو بھی نہ دے اور چھننے پر آئے تو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گود سے ابراہیم لے جائے۔لیکن میرے مالک کو کوئی پوچھنے والا نہیں ادھر سے بی بی پریشان ہوئی ادھر سے فرشتے بول کر کہتے ہیں:

﴿قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۝﴾ (ھود:73)

گھر والو! کون ہے گھر والا ابراہیم کی بیوی ہے لفظ کیا آیا ہے اہل بیت گھر والو! کیا تم اللہ تعالیٰ کی رحمت پر تعجب کرتے ہو اللہ تعالیٰ تو سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔لہٰذا پتہ چلا اہل بیت سے مراد سب سے پہلے نبی کی بیویاں ہیں۔

حدیث پاک پر غور کرنا یہ روایت بخاری شریف کتاب التفسیر میں آتی ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے گھر میں داخل ہو رہے ہیں ایک کے دروازہ پر گئے میرے آقا علیہ السلام نے دروازہ کے پاس جا کر کہا ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ پھر میرے نبی

ﷺ دوسری بیوی کے دروازہ پر گئے وہاں جا کر کہا۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِنِیْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' پھر تیسری بیوی کے دروازہ پر گئے اور کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِنِیْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ'' میرے نبی ﷺ نے خود اپنی زبان سے اپنی بیویوں کو اہل بیت کہا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرنا ایک دن میرے آقا تشریف فرما ہیں کہ سیّدنا امام حسن وسیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما آ گئے۔ میرے آقا علیہ السلام نے ان کو اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی چادر میں لپیٹ کر فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ.))

اللہ وہ بھی اہل بیت ہیں لیکن یہ بھی میرے اہل بیت ہے ان کو بھی شامل کر لو میرے نبی ﷺ نے خود اہل بیت کہا۔ سیدہ اُمّ سلمہ پاس کھڑی تھیں فرماتی ہیں محبوب جی میں اہل بیت میں شامل نہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سلمہ رضی اللہ عنہا کیسی بات کرتی ہو تم تو پہلے ہی اہل بیت میں شامل ہو تمہارا پہلے ہی شمار اہل بیت میں ہے کیوں کہ تم میری بیوی ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الاحزاب:33)

اے گھر والو! اے عائشہ صدیقہ، اے سیدہ جویریہ، اے سیدہ میمونہ اے سیدہ حفصہ اے سیدہ صفیہ، اے سیدہ ام حبیبہ، اے علی، اے فاطمہ اے حسن اے حسین رضی اللہ عنہم اللہ نے اہل بیت میں سب کو کہا کائنات کا رب تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے آسمانوں کا رب میرے نبی ﷺ کی بیویوں سے زمانے کی تمام نجاستیں دور رکھنا چاہتا ہے مومنوں کی مائیں پاک ہیں میرے آقا علیہ السلام کی ساری بیویاں ایمان دار اور پاک ہیں۔

توجہ کرنا میں تھوڑا تھوڑا تعارف کرواتا جاؤں۔ تا کہ کم از کم ہمیں یہ تو پتہ چلے ہماری ماؤں کے نام کیا ہیں؟

ہماری ماؤں کا تعارف کیا ہے؟ ہماری ماؤں کا کردار کیا ہے؟ اتنا تو پتہ ہونا چاہیے وہ کیسی قوم ہے جسے اپنی ماں کے کردار اور نام کا ہی پتہ نہ ہو۔

میرے نبی ﷺ کی پہلی بیوی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا یہ میرے نبی ﷺ کی وہ پاکباز بیوی میرے نبی ﷺ سے اتنا پیار کرنے والی مکہ کے لوگ میرے نبی ﷺ کو جھوٹا کہتے تھے خدیجہ رضی اللہ عنہا میرے نبی ﷺ کو سچا کہا کرتی تھی، مدینہ کے لوگ میرے نبی ﷺ کو پتھر مارا کرتے تھے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا زخموں پر مرہم رکھا کرتی تھی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں قربان جاؤں ایک روایت اس طرح آتی ہے ایک دن سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کسی کے گھر مہمان بن کر گئیں اس دوست عورت نے کہا جاؤ خدیجہ تمہارا کوئی حال نہیں بھلا نکاح کرنا تھا تو مکہ کے کسی رئیس سے کر لیتی کسی چوہدری سے کر لیتی کوئی رشتے ختم ہونے میں آتے تھے، تمہیں رشتہ وہ ملا جس کا باپ بھی نہیں اور ماں بھی نہیں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دوڑ کر گھر واپس آ گئیں عرض کرتی ہیں محبوب جی آج کے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملکیت میں جتنی دولتیں ہیں میں نے ساری آپ کو دے دیں ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دوست کے گھر گئیں اور جا کر فرمایا بات سنو کل تم کہتی تھی کہ میرا نکاح غریب سے ہوا ہے آج کے بعد میری ساری دولتیں میرے محبوب محمد ﷺ کے نام ہیں۔ آج کے بعد کوئی میرے محمد ﷺ کو غریب نہیں کہے گا، یہ میرے نبی ﷺ کی وہ بیوی ہے جس نے وفاؤں کی حد کر دی ہے۔

میرے نبی ﷺ اکثر فرمایا کرتے "خَدِیْجَۃُ وَاَیْنَ مِثْلُ خَدِیْجَۃَ" خدیجہ کی کوئی مثال نہیں۔ اللّٰــہ اکبــر اللّٰــہ۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد میرے نبی ﷺ نے نبوت کا اعلان کر دیا کبھی میرے آقا علیہ السلام طائف میں کبھی کسی شہر میں تو کبھی کسی شہر میں میرے نبی ﷺ صبح نکلتے اور رات کو گھر آتے بچے اکیلے ہوتے۔ کوئی تربیت کرنے والا نہیں لہٰذا میرے نبی ﷺ نے دوسرا نکاح سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے کروایا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کافی عمر کی عورت ہیں میرے نبی ﷺ نے نکاح اس غرض سے کیا کہ میرے بچوں کی تربیت ہوتی رہے گی۔ بنگلہ کے باسی ایک اور بات بھی بتانا چاہوں گا بعد میں بات ذہن میں آئے گی

کہ نبی کریم ﷺ نے گیارہ بیویاں کیوں کیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی بات پر کیوں کہنا کفر کرنے کے برابر ہے۔ نبی کی کسی بات پر کیوں نہیں کہنا، کیوں کا لفظ اگر نبی پر کوئی بول سکتا ہے تو صرف کائنات کا رب بول سکتا ہے۔ دوسرے نمبر پر میرے نبی ﷺ نے گیارہ شادیاں کسی وجہ کے تحت کیں سب سے بڑی وجہ یہ ہے آج کل عورتوں تک کچھ ایسے مسئلے ہیں جو مردوں کو سمجھائے نہیں جا سکتے میرے نبی ﷺ نے گیارہ شادیاں کیں تاکہ میری امت کی عورتوں تک میری بیویاں پوشیدہ مسئلہ بھی بتا سکیں تاکہ میری امت کی کسی بیٹی کو زندگی گزارنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ اس لیے میرے نبی ﷺ نے گیارہ شادیاں کیں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بعد میرے نبی ﷺ نے امی عائشہ صدیقہ، سیدہ طاہرہ، زاکیہ مطہرہ حافظہ عالمہ محدثہ اور قاریہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا 9 سال کی عمر میں میرے نبی ﷺ نے نکاح کیا۔ شوال میں میرے نبی ﷺ نے نکاح کیا اور شوال میں ہی رخصتی کی وجہ کیا ہے دو وجوہات ہیں سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ عرب کے علاقے میں جسے زبان سے بھائی کہا جاتا اس کی بیٹی سے نکاح کرنا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا تھا میرے نبی ﷺ نے نکاح کر کے عرب کے لوگوں کو بتایا جسے منہ سے بھائی کہہ لیں اس کی بیٹی سے نکاح کرنا کوئی حرج نہیں کیوں کہ وہ نسبی بھائی نہیں، وہ رشتے میں بھائی نہیں وہ تو منہ سے زبان سے بولا بھائی ہے۔

دوسرا میرے نبی ﷺ نے شوال میں نکاح کیا، عرب کے لوگ شوال میں نکاح کرنا بہت بڑا جرم سمجھا کرتے تھے، شوال میں رخصتی کرنا بہت بڑا گناہ تھا۔ میرے آقا علیہ السلام نے نکاح بھی شوال میں کیا اور رخصتی بھی شوال میں کی تاکہ کائنات کے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ نکاح کے لیے کوئی دن ایسا نہیں جس دن پابندی ہو جس دن دل کرے بندہ نکاح کر سکتا لیکن شریعت کے تقاضوں کے مطابق اللہ اکبر اللہ۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تاریخی نقطہ نظر سے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذات وہ ذات ہے کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ احادیث مجھ اور تم تک پہنچیں ہیں تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے پہنچیں ہیں۔ میرے نبی ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث روایت امی عائشہ رضی اللہ عنہا

نے کیں ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اگر عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایمان مشکوک ہے تو روایات کہاں جائیں گی؟ دین کا وہ حصہ کہاں جائے گا جو سیدہ عائشہ کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ میرے نبی ﷺ کی ہر بیوی پاک ہے اس کا ایمان پاک ہے اس کا دوپٹہ پاک ہے اس کی عصمت پاک ہے اس کا گھر پاک ہے کیونکہ اللہ کے قرآن نے میرے نبی ﷺ کے لیے غلط عورت کا انتخاب نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کا انتخاب غلط نہیں ہوسکتا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اللہ تعالیٰ نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو اعزاز ایسے دیئے ہیں جو کائنات کی کسی عورت کو نہیں مل سکتے پہلا اعزاز اماں جی فرماتی ہیں جب میرے آقا علیہ السلام دنیا سے گئے "بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ" میرے نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو میری گود میں سر تھا، اور فرمایا آخری وقت ہے میرا بھائی عبدالرحمٰن آیا اس کے پاس مسواک ہے۔ میرے آقا علیہ السلام نے مسواک کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا میرے آقا علیہ السلام کو مسواک دی گئی۔ ضعف کی وجہ سے مسواک نہ کی گئی میرے آقا علیہ السلام نے مسواک نکال کر امی عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی عائشہ نے مسواک کو نرم کر کے اپنے دانتوں سے چبا کر پھر میرے نبی ﷺ کو دی میرے آقا علیہ السلام نے وہی مسواک اپنے منہ میں ڈال کر کی۔ اماں جی فرماتی ہیں کائنات والو! اللہ نے مجھ پر ایسا احسان کیا ہے کہ دنیا سے جاتے جاتے اللہ نے میرا لعاب اور میرے نبی ﷺ کا لعاب اکٹھا کر دیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ یہ میری ماں کی عظمت ہے مسلمانوں یہ تمہاری ماں کی شان ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

توجہ کرنا اس کے بعد میرے نبی ﷺ کی بیوی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہے حفصہ کون ہے؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے اس عمر کی بیٹی ہے جس کے مشورے پر قرآن اترتا ہے۔ بڑی نیک عورت ہے متقی عورت ہے ابن سعد کی روایت ہے فرماتے ہیں:

((اَنَّهَا قَوَّامَةٌ صَوَّامَةٌ .))

کائنات والو! حفصہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ روزے رکھا کرتی تھیں اور رات کو قیام کیا کرتی تھیں اور غور کرنا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اتنی روزے دار عورت ہے کہ دنیا سے گئی ہیں تو روزے کی

حالت میں گئی ہیں۔ میری ماں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روزے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچی ہیں میری اور تمہاری ماں حفصہ رضی اللہ عنہا میرے نبی ﷺ کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بعد میرے نبی ﷺ کی ایک بیوی زینب ام المساکین ہے۔ میرے نبی ﷺ سے نکاح ہونے کے بعد سیدہ زینب صرف تین یا چار ماہ زندہ رہیں۔ چار تین ماہ کے بعد سیدہ زینب اللہ کے پاس چلی گئیں میرے نبی ﷺ نے خود سیدہ زینب کا جنازہ پڑھایا ہے اور میرے آقا علیہ السلام نے خود اپنی بیوی کو لحد میں اتارا ہے اللہ اکبر اللہ۔

میں قربان جاؤں اس کے بعد میرے نبی ﷺ کی ایک بیوی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان سے ہے۔ اللہ اکبر اللہ ۔ میں قربان جاؤں نہایت اچھی اور نیک عورت ہے بلکہ میں نے تو حدیث کی کتاب میں پڑھا ہے اماں جی اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اپنی پوری زندگی میں زینب بنت جحش جیسا نیک مرد یا عورت نہیں دیکھی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اتنی نیک عورت ہیں ترمذی کی روایت ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سیدہ زینب دین دار، نماز پڑھنے والی اور روزے رکھنے والی عورت ہے مجھے بتاؤ اُمّ سلمہ سیدہ زینب کی کیا لگتی ہے؟ عائشہ سیدہ زینب کی کیا لگتی ہے؟ اور اگر سوچو تو دونوں سیدہ زینب کی سوکنیں لگتی ہیں کبھی سنا ہے سوکن، سوکن کی تعریف کرے ادھر تو سوکن رکھنا ہی بڑی بری بات ہے زنا کرو نکاح نہ کرو۔

زنا کرلو لیکن دوسری شادی نہ کرو۔ اور اگر کوئی کرلے تو ایک دوسرے کے کپڑے ہی ختم نہیں ہوتے۔ اس کی غیبتیں اس کی چغلیاں میرے نبی ﷺ کی بیویوں کا اخلاق نوٹ کرو اُمّ سلمہ فرماتی ہیں میں نے اپنی زندگی میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جیسا کوئی نیک نہیں دیکھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات والو! میرے نبی ﷺ کی بیوی سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور میری سوکن ایسے ہی کہا بڑی دیندار عورت ہے بڑی نمازیں پڑھتی ہے بڑے روزے رکھنے والی عورت ہے۔ بڑا صدقہ کرنے والی عورت ہے تعریف کر رہی ہے یہ ہے میرے نبی ﷺ کے گھر کا نظام۔ اللہ اکبر اللہ۔

حضرات ذی وقار میرے اور آپ کے پیر ومرشد جناب محمد ﷺ سیّدہ زینب بنت جحش کے بعد میرے نبی ﷺ کی بیوی کا نام اُمّ سلمہ ہے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا تو کنیت ہے اصل نام رملا ہے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام رملا ہے سیّدہ اُمّ سلمہ کا پہلا نکاح سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ہوا یہ میرے نبی ﷺ کے صحابی ہیں خود اماں جی اُمّ سلمہ بیان کرتی ہیں کائنات والو میرا نکاح ابوسلمہ سے ہو گیا ابوسلمی بڑا نیک بندہ تھا، طبیعت کا بڑا اچھا بندہ تھا بچوں کے حق میں بہت اچھے تھے بہت بہادر اور جرأت والے تھے احد کے میدان میں سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو زخم لگا اس زخم کی وجہ سے دنیا سے فوت ہو گئے اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیانے کہتے ہیں اچھا دوست چلا جائے تو اس کی یادیں بہت تنگ کرتی ہیں اچھا دوست ایک طرف اور اچھا ہم سفر ایک طرف اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے سر کا تاج ابوسلمہ چلا گیا اور میرے گھر کی رونقیں بھی ساتھ لے گیا، میرے بچوں کی رونقیں اور خوشی کے پھول مرجھا گئے، غم اور پریشانیاں تھیں مجھے اپنے شوہر کی یاد بہت تنگ کرتی ہے ایک دن میں مجبور ہو کر اپنے نبی کے پاس آ گئی میں نے عرض کیا محبوب جی بہت پریشان ہوں ابوسلمہ اللہ کے پاس چلے گئے ہیں اور میری رونقیں لے گئے ہیں میرے بچے اپنے بابا کو یاد کرتے ہیں روتے ہیں ہاتھ اُٹھا کر دعا کیا کرو کسی کے بچے اپنے باپ کو نہ ترسیں گھر باپ کے سر پر چلتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اُمّ سلمہ غم نہ کرو میں تمہیں ایک دعا بتاتا ہوں تم پڑھا کرو اللہ تم پر کرم کرے گا جی محبوب جی بتائیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پڑھا کرو۔

((اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ خَیْرًا مِنْھَا .)) (بخاری)

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا جب بھی تم پر کوئی پریشانی ہو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ دعا پڑھتی۔

((اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ .)) (بخاری)

''اللہ مصیبت میں میری مدد فرما۔''

یہ جملہ سمجھ میں آ جاتا اور جب میں آگے پڑھتی :

((وَاخْلُفْنِیْ خَیْرًا مِنْهَا .))

اللہ ابوسلمہ سے بہتر میرے لیے سبب بنا تو میں سوچنے لگتی محبوب جی مجھے تو ابوسلمہ سے اچھا کوئی نہیں لگتا، ابوسلمہ میرا اتنا اچھا شوہر ہے کہ مجھے ویسا کوئی نظر نہیں آتا، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اُمّ سلمہ تم دعا پڑھتی رہو جس رب نے ابوسلمہ کو پیدا کیا ہے وہ ابوسلمہ سے بہتر بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اماں جی فرماتی ہیں میں اٹھتی بیٹھتی دعا پڑھا کرتی۔ اللہ نے میری دعائیں سن کر مجھے ایسا رنگ لگایا کہ کائنات کے رب نے مجھے اُمّ سلمہ سے نکال کر ام المؤمنین بنا دیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے مومنوں کی ماں بنا دیا۔ میں کہتی تھی ابوسلمہ سے بہتر کون ہوگا؟ اور کائنات کے رب نے مجھے چودھویں کا چاند دے دیا، کائنات کے رب نے مجھے عرشوں کا مہمان دے دیا، میں اپنے نبی کی بیوی بن گئی اماں جی اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا وہ عورت ہے جسے میرے محبوب نے اتنا پیار کیا ہے۔

اللہ اکبر اللہ میں قربان جاؤں اس کے بعد میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی اُمّ حبیبہ ہے اللہ اکبر اللہ! ابوسفیان کی بیٹی ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہوا ہے۔

اللہ اکبر اللہ ایمانی جذبہ نوٹ کرنا دین کی طلب نوٹ کرنا ایک دن اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان گھر آئے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے، چارپائی پر بیٹھنے لگے تو کہتی ہیں بابا جی رُک جائیں بستر گول کر دیا اور کہا ابو جی اب بیٹھیں۔ اللہ اکبر اللہ ابوسفیان کہتا ہے بیٹی کیا کر رہی ہو؟ بیٹی کا باپ گھر میں آئے تو بیٹیاں تو پھولوں کی سیج بچھا دیتی ہیں۔ میں تمہارا باپ آیا ہوں اور تم نے بچھا بستر بھی اٹھا دیا ہے۔

اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کیوں نہ پھولوں کی سیج بچھاؤں لیکن یہ بستر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک بستر ہے اس پاک بستر پر میرا بابا نہیں بیٹھ سکتا، ابوسفیان نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا تھا یہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پیار ہے میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ۔

اللہ اکبر اللہ میں قربان جاؤں سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا میرے محبوب کی بیوی ہیں۔ سیدہ

میمونہ رضی اللہ عنہا بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، سیّدنا ہارون علیہ السلام کی لڑی میں سے ہیں۔ ایک دن آپس میں بیٹھے بیٹھے شور مچ گیا، سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے باتیں ہونے لگیں۔

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جاؤ صفیہ تمہاری کیا بات ہے تم تو یہودیوں کی نسل سے ہو سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر بعد آئے فرماتے ہیں صفیہ کیوں رو رہی ہو محبوب جی حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا ہے کہ تم یہودیوں کی نسل سے ہو۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیہ کس بات کا غم کرتی ہو؟ تمہاری نسل سے تو سیّدنا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تھے، ان کی لڑی سے کائنات کے رب نے تمہیں پیدا فرمایا ہے دیکھو محبوب کی دل جوئی کا انداز کتنا پیارا ہے یہ نہیں کہا کہ تم نے کہا ہے چلو میں تمہیں پوچھ لیتا ہوں نہیں نہیں بلکہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کا اصول اور دستور بتایا۔

اپنی بیویوں کے درمیان جھگڑا ختم کرنے کا طریقہ بتایا۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن میرا اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا مقابلہ لگ گیا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آج محبوب علیہ السلام کو کھانا میں نے کھلانا ہے میں نے کہا میرے گھر میں ہوں اور کھانا تم کھلاؤ۔ ہم دونوں نے کھانا تیار کیا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا تجربہ کار عورت ہے میری عمر تھوڑی سی ہے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہلے کھانا پکا لیا اور برتن میں ڈال کر لے آئیں۔ دروازہ کھٹکھٹایا میں دروازہ پر گئی میں ابھی کھانا تیار کر رہی تھی میں نے دیکھا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کھانا لے کر آگئی ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو میرے ہاتھ کا پکا کھانا تھا میں نے ہاتھ میں برتن پکڑا تھا سوچتے سوچتے برتن نیچے گر گیا اور ٹوٹ گیا، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جذبات سے اُٹھے اماں جی فرماتی ہیں مجھے زندگی میں پہلی مرتبہ ڈر لگا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ماریں گے۔ آج مجھے نہیں چھوڑیں گے لیکن میرے آقا علیہ السلام جلدی سے آئے ہیں اور زمین پر بیٹھ کر کھانے کے ذرات اپنی ہتھیلی پر جمع کر رہے ہیں اور ساتھ فرماتے ہیں عائشہ تم نے اچھا کام نہیں کیا، اماں جی فرماتی ہیں اس سے بڑھ کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جملہ نہیں کہا،

انصاف کے طور پر کہا عائشہ تم نے برتن توڑ دیا ہے اس طرح کرو اپنے پاس سے نیا برتن

اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو لے کر دو انصاف عدل یہ ہے گھر میں رہنے کا طریقہ یہ ہے۔تم سے چار بیٹے نہیں سنبھالے جاتے ایک کہتا ہے ہمارا باپ یوں کرتا ہے دوسرا کہتا ہے یوں کرتا ہے آؤ میرے نبی ﷺ سے اصول سیکھو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں نے پنجاب اور پاکستان کا بہت سارا علاقہ دیکھا ہے مجھے کم ہی ایسے لوگ ملے ہیں۔جنہیں میرے آقا علیہ السلام کی بیویوں کے نام آتے ہیں۔اس لیے میں نے مناسب سمجھا اس چیز کا ذکر کیا جائے جو ہماری نظروں سے اوجھل ہو چکی ہے ہماری مائیں میرے نبی ﷺ کے گھر میں رہنے والی بیویوں کا کردار یاد رکھو ان کے نام یاد رکھو۔میری دعا ہے میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



وفات النبی ﷺ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ٥﴾ (الزمر:30)

((وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ)) (بخاری)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں نبی کریم ﷺ کی وفات کا ذکر ہوگا آقا علیہ السلام کی وفات ۱۲ ربیع الاول والے دن ۱۱ ہجری سوموار والے دن ظہر سے پہلے ہوئی ہے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے الرحیق المختوم کے صفحہ 630 پر نبی کریم کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری سوموار والے دن لکھی ہے۔

مولانا قاضی سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ نے رحمۃ للعالمین صفحہ 338 پر نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات 12 ربیع الاول لکھی ہے۔

کثیر علماء کرام اور مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم کی وفات ۱۲ ربیع الاول والے دن ہوئی۔ باقی رہا مسئلہ نبی کریم ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول والے دن یا اس کے علاوہ ولادت والے دن خوشی کرنا آپ کی ولادت پر مسرت کا اہتمام کرنا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہر مومن کو محبوب کبریا ﷺ کے آنے کی خوشی ہے اور جس بندے کو میرے

محبوب علیہ السلام کے آنے کی خوشی نہیں وہ بندہ مومن ہی نہیں میرا ایمان ہے میرا دعویٰ ہے کہ جسے محبوب کبریا کے آنے کی خوشی نہیں وہ بندہ مومن ہی نہیں مومن کو محبوب کے آنے کی خوشی بھی ہے آپ کی زندگی کے ہر لمحے کی آپ کی زندگی کے ہر قول کی آپ کے افعال اور آپ کی زندگی کی جتنی خوشی مومن کو ہے اور جسے یہ خوشی نہیں اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

قرآن پاک میں آیت ہے۔فرمایا:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا﴾ (یونس: 58)

''کہہ دیجئے! اللہ کے فضل اور رحمت سے ان کے ساتھ تم خوش ہو جاؤ۔''

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ بات نقل کی ہے کہ رحمت سے مراد اور فضل سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی کریم کا فرمان ہے تفسیر معارف القرآن میں بھی یہی بات ہے۔ دوسری تفسیروں میں بھی یہی تفسیر ہے۔

اور مولانا احمد رضا خان بریلوی نے کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن میں اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت سے مراد قرآن، پیارے نبی کی احادیث مبارکہ ہیں۔

کسی محدث اور مؤرخ نے کسی جگہ اور کسی بھی مقام پر تفسیر کرتے یہ نہیں لکھا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی کرنی چاہیے۔جیسے آج کل خوشی ہو رہی ہے کسی مفسر نے نہیں کہا کسی نے یہ تفسیر نہیں کی حتی کہ امام احمد رضا خان بریلوی نے بھی نہیں لکھا۔

انہوں نے بھی تفسیر میں یہ بات نہیں لکھی انہوں نے بھی تفسیر کرتے نہیں لکھا کہ اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کی ولادت پر خوشی کی جائے جیسے مروجہ طور پر کی جاتی ہے کہ اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نبی علیہ السلام کی آمد پر خوشی کرو۔ اگر مانا جائے تو یہ آیت سب سے پہلے کس پر نازل ہوئی ہے نبی کریم ﷺ پر اس قرآن کو جتنا میرے آقا علیہ السلام سمجھ سکتے ہیں اتنا ہم نہیں سمجھ سکتے۔

اگر اس آیت سے یہ دلیل نکلتی ہوتی تو میرے بھائی میرے نبی اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کو ضرور بتا کر جاتے لیکن میرے محبوب نے اپنی 23 سالہ نبوت والی زندگی میں اس آیت کے تحت کسی موقع پر کسی جگہ پر میرے آقا علیہ السلام نے اپنی ولادت کی خوشی کرنے کا حکم نہیں دیا میرے آقا علیہ السلام کے بعد سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دو سالہ دور خلافت میں یہ موقع نہیں آیا اور نہ یہ خوشی کی گئی ہے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دس سالہ دور میں یہ خوشی کا موقع اس طرح نہیں منایا گیا، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سالہ دورِ خلافت میں یہ دن آتا رہا لیکن اس طرح خوشی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے تقریباً پانچ سالہ دور میں یہ دن یونہی آتا رہا لیکن اس طرح خوشی کا اظہار نہیں کیا گیا جس طرح آج کیا جاتا ہے۔

امیر معاویہ، امام حسن، امام حسین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین میرے نبی کے دیگر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، آئمہ کرام میرے نبی ﷺ سے لے کر اولیاء کرام، ائمہ کرام میں سے کسی ایک نے بھی اس طرح خوشی منانے کا طریقہ نہ بتایا ہے اور نہ اس طرح خوشی منائی ہے۔ آیئے حضرات محترم قرآن وحدیث کو سمجھیں قرآن کیا کہتا ہے۔

میرے نبی ﷺ کا فرمان کیا کہتا ہے؟ باقی رہ گئی وہ روایت کہ ابولہب نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو انگلی کا اشارہ کیا۔ اور خوشی کی اور پھر اسے آزاد کر دیا حضرات محترم میرے لیے شریعت ابولہب کا کام نہیں میرے لیے شریعت میرے محبوب علیہ السلام کا کام ہے۔ میں اُسے شریعت نہیں کہوں گا۔

جو کام ابولہب نے کیا پھر ابولہب کو قرآن نے کیا کہا یہ قرآن کھولو تیسواں پارہ نکالو قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ فرمایا:

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝﴾ (اللهب : 1 تا 5)

فرمایا: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں ابولہب تباہ ہو جائے۔ ابولہب کی بیوی تباہ ہو جائے۔ قرآن پاک میں قیامت تک ابولہب کے لیے ہلاکت لکھی ہے جس کے لیے

ہلاکت قرآن نے لکھی ہے میں اس کے کام کو شریعت نہیں کہہ سکتا۔ جسے اللہ رب العزت نے تباہ کر دیا جس کے ہاتھ توڑ دیئے قیامت تک قرآن کہے گا ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ٥﴾ (اللھب: 1) میں اس کے کام کو شریعت سمجھ لوں جسے قرآن نے تباہ کہا میں نبی کریم کے کاموں کو شریعت کہوں گا شریعت وہ کام ہے جو میرے محبوب نے کیا وہ شریعت ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

پھر کیا کرنا چاہیئے آخر میرے نبی کی ولادت کا دن ہے کیا کرنا چاہیے وہ کرنا چاہیے جو میرے نبی نے کیا۔ میرے نبی نے کیا کیا میرے نبی نے یوم الاثنین کا روزہ رکھا سوموار والے دن کا روزہ رکھا۔ آؤ اگر کرنا ہے تو اکتفا کرو۔ پیار کی دعوت ہے۔ اگر کرنا ہے پھر وہ کام کریں جو نبی نے کیا میرے نبی نے روزہ رکھا روزہ رکھا کرو اور یہ بات نوٹ کر لو جس دن روزہ ہو اس دن عید نہیں ہوتی اور جس دن عید ہو اس دن روزہ نہیں ہوتا۔ یہ میری بات نہیں حدیث میں آتا ہے۔

بخاری شریف کھولو! کتاب الصوم نکالو میرے محبوب علیہ السلام نے منع فرمایا:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.))

میرے آقا علیہ السلام نے عید والے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک بندہ آیا۔ کہنے لگا جناب میں نے نظر مانی ہے کہ میں سوموار والے دن روزہ رکھوں گا۔ اگر سوموار والے دن عید ہو گئی تو میں کیا کروں گا؟ فرمایا گر عید ہو گی تو عید والے دن نبی کریم ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرما دیا ہے جس دن عید ہو اس دن روزہ نہیں ہوتا اور روزے والے دن عید نہیں ہوتی۔

جس دن کا نام عید ہو اس دن روزہ رکھا جائے میرے نبی نے سوموار کا روزہ رکھ کر کائنات کے لوگوں کو بتا دیا کہ اس دن عید نہیں ہو سکتی قیامت تک کوئی جتنا مرضی زور لگا لے کام وہ ہے میرے نبی ﷺ نے کیا شریعت وہ ہے جو میرے محبوب علیہ السلام نے کیا وہ کام ہم نہیں کر سکتے جو انہوں نے نہیں کیا کیوں؟

ہمارے لیے وہ شریعت نہیں آیئے آج کے بعد یہ طریقہ اپنائیں کہ محبوب علیہ السلام کی ولادت پر خوشی کرتے سوموار والے دن روزہ رکھنا شروع کر دیں کیوں یہ کام میرے نبی سے ثابت ہے مستند طریقے سے ثابت ہے میرے محبوب علیہ السلام نے یہ کام کیا ہے جو کام میرے محبوب نے کیا ہے اس سے اچھا کوئی کام نہیں ہوسکتا، یقین جانیے اختلاف ختم ہو جائیں گے تب ختم ہوں گے جب ہم قرآن وحدیث کی طرف آئیں گے۔قرآن وحدیث کو سمجھو انشاء اللہ ساری لڑائیاں ختم ہو جائیں گی۔ جھگڑے اس طرح ختم ہوں گے ان کی باتوں کو نہ سنو نہ اُس کی سنو نہ اُس کی سنو جو قرآن کہتا ہے اس کو مان لو جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

یہ محبت و پیار کی باتیں ہیں یہ جھگڑے کی باتیں نہیں ہیں یہ اتحاد کی باتیں ہیں میں نے کوئی بات خود سے نہیں کی ہے میں نے قرآن وحدیث کی بات کی ہے اگر ان سے جھگڑا ہونا ہے تو میرے بھائی قرآن کی آیت سے جھگڑا نہیں ہوتا نبی کی حدیث سے جھگڑا نہیں ہوتا جھگڑا تب ہوتا ہے جب ہم اپنی رائے لے کر آتے ہیں جب ہم اپنے آپ کو آگے رکھ لیتے ہیں اپنی ذات کو پیچھے کر دو اپنے مفاد کو چھوڑ دو۔ قرآن کی بات مانو نبی پیارے کی بات مانو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں لڑائی جھگڑا نہیں ہوسکتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

بہر حال میرے نبی ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ اتفاق ہے اتفاق ہے اور مولانا احمد رضا خان بریلوی نے ملفوضات میں یہ بات لکھی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات 12 ربیع الاول کو ہوئی اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آیئے توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کر رہا ہے الٰہ العالمین نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ۝﴾ [الزمر: ۳۰]

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ فرمایا میرے محبوب پیارے ایک بات سنو ایک وقت آئے گا آپ کو بھی دنیا چھوڑ کر جانا پڑے گا آپ کو بھی دنیا سے رخصت ہونا پڑے گا۔ یہ دار فانی چھوڑ کر اللہ

رب العزت کے پاس جانا پڑے گا۔ کائنات کا کوئی بندہ دنیا پر ہمیشہ رہنے نہیں آیا۔ دنیا پر کوئی ذات ہمیشہ نہیں رہے گی کون زندہ رہنے والی ذات ہے؟ کون باقی رہے گی؟ اللہ کی ذات اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے۔ فرمایا:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝﴾

(الرحمن:26تا27)

فرمایا دنیا پر باقی رہے گی تو اللہ عرش والے کی ذات رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز نے دنیا چھوڑ کر جانا ہے۔ اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ ۔ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ ایک دن تشریف فرما ہیں اور کیا پڑھتے ہیں؟ آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کا قرآن نازل ہوا فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ:3)

فرمایا آج کے دن آپ پر دین پورا کر دیا گیا ہے۔ آج شریعت کو مکمل کر دیا گیا ہے نہ دین میں کمی کی جائے گی اور نہ اضافہ کیا جائے گا جیسے ہاتھ کی پانچ انگلیاں اچھی لگتی ہیں ایسے دین کے بھی پانچ ارکان اچھے لگتے ہیں جیسے ہاتھ کی انگلیاں چھ ہو جائیں تو ہاتھ اچھا نہیں لگتا اور کوئی بھی برداشت نہیں کرے گا کہ اس کی 6 یا 8 انگلیاں ہوں۔ بلکہ انسان کہتا ہے 5 ہی ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" دین بھی مکمل ہو گیا اللہ بھی نہیں چاہتا کہ دین میں اضافہ کیا جائے جیسے کوئی بندہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کی چار یا چھ انگلیاں ہوں ایسے اللہ بھی دین میں کمی یا اضافہ نہیں پسند کرتا دین وہی ہے جو میرے نبی نے بتا دیا اور چلے گئے کوئی بات میں کہہ دوں میری بات دین نہیں ہو سکتی ایک بات تم کہہ دو تمہاری بات دین نہیں ہو سکتی۔ دین وہ ہی ہے جو میرے محبوب علیہ السلام نے فرمایا:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں: فرمایا کائنات والو! ایک طرف میری بات ہو اور دوسری طرف آمنہ کے در یتیم کی بات ہو میری بات کو اٹھا کر دیوار سے مارو اور آمنہ کے در یتیم

کی بات کو سینے سے لگا لو۔ کیوں؟ جہاں نبی ﷺ کی بات آ جائے وہاں امام کی بات نہیں رہتی، جہاں میرے پیارے کی بات آ جائے وہاں کسی نبی اور ولی کی بات نہیں چلتی فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ:3)

اللہ اکبر اللہ۔ ترجمہ کیا ہوگا:

بزرگی بزرگاں دی بے شک بجا ہے
پر وادے تے گھاٹے دا مالک اللہ ہے
امامت اماموں کی بے شک بجا ہے
پر اطاعت دے لائق صرف مصطفیٰ ہے

اللہ اکبر اللہ۔ میرے نبی نے آیت پڑھ کر سنائی ہے ایسے میرے نبی کے دوست بیٹھے ہیں ایک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں قرآن کی آیت سنی تو ابوبکر کی آنکھیں بہنے لگیں رونے لگے اللہ اکبر اللہ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے ملامت کرنی شروع کر دی ابوبکر کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے جو دین مکمل ہو گیا لیکن ابوبکر یونہی رونا شروع ہو گیا ہے اللہ اکبر اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کیوں رو رہے ہو یہ تو خوشی کی بات ہے فرمایا لوگو! جو میں جانتا ہوں وہ تم لوگوں کو پتہ نہیں چلا کیوں کہ میں نے نبی کے ساتھ راتیں غار میں گزاری ہیں۔ کیوں کہ میں نے محبوب علیہ السلام کو کندھوں پر اُٹھا کر سواری کروائی ہے جو میں سمجھا ہوں تم نہیں سمجھے جب دین مکمل ہو جائے پھر اللہ رب العزت اپنے نبیوں کو پاس بلا لیا کرتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے جا رہے ہیں کچھ دن بعد میرے آقا علیہ السلام دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دے دیا ہے وہ چاہے دنیا پر رہے اور چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس چلا جائے اور اس بندے نے اپنے اللہ کے

پاس جانے کو پسند کرلیا ہے اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں میرے نبی ﷺ نے فوراً ایک لشکر تیار کیا یمن کے علاقہ میں روانہ کرنے کے لیے سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ فرمایا جاؤ جا کر اس لشکر کی کمان پکڑو سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نکلے میرے محبوب علیہ السلام ساتھ جا رہے ہیں دور تک ساتھ گئے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے دوست ہوسکتا ہے تم دوبارہ مدینے میں آؤ تو میں تمہیں مدینہ میں نظر نہ آؤں ہوسکتا تم آؤ تو میری زیارتیں تمہیں نصیب نہ ہوں۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے زور سے نبی کو اپنے بازو میں لیا محبوب پیارے ہمارا کیا بنے گا؟ میرے محبوب علیہ السلام بھی روئے کہتے ہیں جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظتیں کرے گا میرے نبی کا دوست روانہ ہوا۔ ادھر گھر آئے ایک جنازے کا وقت ہوا میرے نبی نماز جنازہ پڑھانے گئے جب واپس آئے تو فرماتے ہیں عائشہ میرے سر میں شدید درد ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے چھوٹا سا کپڑا نکال کر میرے نبی کے سر پر باندھ دیا۔ اللہ اکبر اللہ۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ بات سنو اگر میری زندگی میں تم فوت ہوگئیں تو میں تمہیں غسل خود دوں گا اللہ اکبر اللہ ۔ میرے محبوب علیہ السلام نے ایسی باتیں کیں نماز کے لیے گئے واپس آئے آہستہ آہستہ میرے محبوب کی بیماری بڑھتی جا رہی ہے بخار کی شدتیں بڑھ رہی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

کائنات والو! میرے آقا علیہ السلام سے اٹھا بھی نہیں جاتا اور میرے محبوب ہر روز فرماتے ہیں

((اَیْنَ اَنَا غَدًا .))

مجھے یہ بتاؤ میں کل کس کے گھر میں ہوں گا؟ میرے آقا علیہ السلام نے باریاں لگائی ہوئی تھیں فلاں دن میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہوں گا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں کل کس بیوی کے گھر میں ہوں گا؟ پرسوں کس بیوی کے گھر میں ہوں گا۔ بیویوں کو پتہ چل گیا پیارے محبوب عائشہ کے گھر جانا چاہتے ہیں فرمایا محبوب جی ہم نے آپ کو ساری باریاں معاف کر کے اجازت دے دی ہے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا کر رہ لیں۔

سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام نے اپنا ایک کندھا ان کے بازو پر رکھا دوسرا

بازو علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آ رہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بخاری میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام کو بخار کی وجہ سے اتنی کمزوری ہو گئی ہے میرے نبی کے پاؤں زمین پر لکیر بنا کر آ رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام سے قدم بھی نہیں اٹھایا جا رہا۔ اللہ اکبر اللہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے محبوب کو لا کر میرے گھر میں لٹا دیا گیا۔ اور میرے آقا علیہ السلام کا یہ حجرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ اور مسجد نبوی کی دیوار ایک دیوار ہے اور اس میں دروازہ رکھا ہے جہاں سے میرے آقا علیہ السلام مسجد نبوی میں جاتے تھے۔ اللہ اکبر اللہ۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس دن کے بعد محبوب وفات تک میرے گھر رہے ہیں اللہ اکبر اللہ میں ہر روز معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر محبوب کو دم کیا کرتی تھی۔

ایک دن دم کیا میرے نبی نے عائشہ کے ہاتھوں کو پکڑ لیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ اب دم نہ کرو دم کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ ایک دن میرے نبی نے مغرب کی نماز باجماعت ادا فرمائی ہے اور میرے آقا علیہ السلام نے سورۃ مرسلات کی تلاوت کی ہے اور میرے نبی اپنے گھر میں چلے گئے بخار اتنا تیز ہوا کہ عشاء کی نماز کے لیے دوبارہ نہ آ سکے۔ اللہ اکبر اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم انتظار میں تھے میرے نبی پر بخار کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی ہے۔

ہوش آئی فرمایا عائشہ میرے دوستوں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ کہا پیارے آپ کے دوست آپ کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ کہ محبوب آئیں گے تو ہمیں نماز کروائیں گے میرے آقا علیہ السلام نماز کے لیے اٹھے لیکن میرے آقا علیہ السلام سے چلا نہیں گیا۔ میرے آقا علیہ السلام پھر غش کھا کر گر گئے۔ اللہ اکبر اللہ۔

جس نبی سے محبت کا تم دعویٰ کرتے ہو تم تندرست ہو کر بھی مسجد میں نہیں آتے لیکن تمہارا نبی بیماری کی حالت میں بھی مسجد میں جانا پسند کرتے ہیں میرے آقا علیہ السلام سے اٹھا نہ گیا فرماتے ہیں:

((مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.)) (بخاری)

عائشہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو مصلیٰ پر کھڑے ہو کر امامت کروا دیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں محبوب جی میرے بابا میں اتنی ہمت نہیں کہ آپ کے مصلیٰ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.)) (بخاری)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی جملہ دہرایا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں تم تو یوسف والی جیسی لگتی ہو بات مانتی ہی نہیں میں نے کہا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو نماز پڑھا دیں۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلیٰ پر نماز پڑھائی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں مجھ پر پانی گراؤ۔ پانی کی سات مشکیں میرے نبی پر گرائی گئیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بس کرو اب میری طبیعت میں افاقہ ہے۔

میرے نبی اُٹھے صحابہ رضی اللہ عنہم کا سہارا لے کر مسجد میں آئے دیوار سے ٹیک لگا کر میرے محبوب بیٹھ گئے میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی بیٹھے ہیں میرے نبی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی خطبہ پڑھا اور پھر فرماتے ہیں:

((اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَکَتْ اَيْمَانُکُمْ.)) (بخاری)

اے میرے صحابہ نماز نہ چھوڑنا۔ نماز قائم کرتے رہنا۔

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں اور فرمایا:

((وَمَا مَلَکَتْ اَيْمَانُکُمْ.))

اپنے غلاموں کا بھی خیال کرنا کچھ اور نصیحتیں فرمائیں اور پھر گھر چلے گئے اس کے بعد میرے نبی سے مسجد نبوی میں نہیں آیا گیا اللّٰہ اکبر اللہ میرے نبی گھر گئے دن بدن بخار کی شدتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن میں نے آقا علیہ السلام پر ایک بڑی چادر دے دی میرے آقا علیہ السلام نے جسم پر چادر لی ہوئی ہے اور پانی کا بھرا ہوا پیالہ چارپائی کے نیچے رکھا ہوا ہے میرے آقا علیہ السلام نے کچھ دیر بعد اپنے چہرے سے چادر کو ہٹایا اور اس پیالے میں ہاتھ ڈال کر اپنے چہرے پر لگا لیتے ہیں اور لگا کر دوبارہ چادر لے لیتے ہیں

تھوڑی دیر بعد دوبارہ تکلیف بڑھتی ہے تو دوبارہ ایسا کرتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے خود اپنے نبی کو دیکھا انہوں نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور کہتے ہیں

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ))

(بخاری)

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کیوں؟ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ کرنا شروع کر دیا تھا اور پھر آقا علیہ السلام نے فرمایا کائنات کے رب میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بننے دینا کائنات کے رب کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ میری قبر کو سجدہ کرنے لگیں میرے بھائی کبھی اس بات کو سوچا تو کرو آج تمہارا باپ دنیا سے جاتا زبان سے کوئی جملہ کہہ دے تو تم کہتے ہو میں مر جاؤں گا لیکن اپنے باپ کی کہی بات کو ضرور پورا کروں گا۔

میرے باپ مرتے مرتے یہ بات کہہ گیا ہے میرے نبی نے جاتے جاتے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ بات بتائی کہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا پتہ چلا کہ میرے آقا علیہ السلام پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کی قبر کو کوئی سجدہ کرے غصہ نہ کرنا میری بات کا اگر میرے محبوب کی قبر پر سجدہ نہیں کیا جا سکتا تو کسی امتی کی قبر پر کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اگر میرے نبی کی قبر پر سر نہیں جھکا یا جا سکتا تو کسی درخت کے آگے کیسے جھکایا جا سکتا ہے؟

پھر کسی مٹی کی ڈھیری پر سجدہ کیوں کیا جاتا ہے؟ اللہ کی قسم اگر دنیا پر کسی قبر کو سجدہ جائز ہوتا تو میں کہوں گا کہ سجدہ پھر میرے آقا علیہ السلام کی قبر کو کیا جاتا کیوں کہ اللہ کے بعد سب سے اونچی ذات میرے محبوب کی ذات ہے۔ لیکن میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا میرے صحابہ خیال کرنا دیکھنا کہیں لوگ میری قبر پر سجدہ نہ کرنے لگ جائیں میرے آقا علیہ السلام نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں پر سجدہ کرنا شروع کر دیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں ایک دن ایسا ہوا میرے نبی فرماتے ہیں اس طرح کرو میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلاؤ آج میرا دل کر رہا ہے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملوں کیوں نہ دل کرے؟

میرے نبی کی بیٹیاں جو ہوئیں بیٹیاں کسے پیاری نہیں ہوا کرتیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے شہزادوں کو بھی بلاؤ حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بھی بلاؤ میرے نبی نے سیّدنا امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو پیار کیا میرے آقا علیہ السلام کے پاس بعد میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آئیں میرے نبی کا جسم بخار کی وجہ سے کانپ رہا ہے بخاری شریف میں آتا ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا اور کہنے لگیں ہائے آج میرے بابا کو کتنی تکالیف آ رہی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں چپ کرو بیٹا فاطمہ آج کے بعد تمہارے بابا پر دنیا کا کوئی غم نہیں آئے گا۔ فاطمہ تم سنا کرتی تھیں۔ کہ مکہ کے کافروں نے تمہارے بابا کو پتھر مارے ہیں لیکن آج کے بعد تمہارے بابا کو کوئی پتھر نہیں مارے گا کوئی گلے میں پٹا ڈال کر پھانسی نہیں دے گا آج کے بعد تمہارے بابا کی ساری تکالیف دور ہو جائیں گی۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں فاطمہ اپنا کان میرے نزدیک کرو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ دیکھو میرے محمد ﷺ کو اپنی بیٹی سے کتنا پیار ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کان نزدیک کیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میری بیٹی بات سنو میری اور تمہاری جدائی کا وقت قریب آ گیا ہے فاطمہ اچانک میں جدا ہو جاؤں گا آقا علیہ السلام کی بات سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں برسنے لگیں ہچکیاں بندھ گئیں میں تو پہلے ہی کہا کرتا ہوں مجھے دنیا پر وہ باپ دکھاؤ جو اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو دیکھے اور اس کا دل نرم نہ ہو۔ اللہ کی قسم جتنا مرضی سخت باپ ہو بیٹیوں کی آنکھوں کے آنسوؤں میں اللہ نے درد ہی اتنا رکھا ہے کہ باپ کا دل نرم ہو جاتا ہے۔

میرے نبی بھی رونے لگے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کان میرے قریب کرو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کان دوبارہ میرے محبوب کے قریب کیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں فاطمہ غم نہ کرو میرے جانے کے بعد سب سے پہلے تم ہی مجھے ملو گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرانے لگیں آخری دن میرے محبوب کی زندگی کا سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو فجر کی جماعت کروا رہے ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مصلیٰ پر کھڑے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم قطاریں بنا کر پیچھے کھڑے ہیں فجر کی نماز کا وقت ہے میرے آقا علیہ السلام حجرے سے باہر نکلے میرے آقا علیہ السلام

نے پردہ ہٹایا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے نبی کو اپنی 23 سال کی کمائی سامنے نظر آئی پوچھو اس زمیندار سے جس نے چھ ماہ محنت کر کے فصل تیار کی ہو جب وہ فصل دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے میرے نبی ﷺ نے اپنی فصل دیکھی جس کے لیے میرے نبی کے سر میں کوڑا ڈالا جاتا تھا، جن کو تیار کرنے کے لیے میرے آقا علیہ السلام نے اپنے سر میں تکالیف برداشت کیں۔

میرے آقا علیہ السلام ہنس پڑے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میرے محبوب مسکرائے تو میرے آقا علیہ السلام کے دانتوں سے روشنی نکلی میرے آقا علیہ السلام مسکرائے تو مسلمانوں کو اتنی خوشی ہوئی قریب تھے کہ خوشی سے نمازیں توڑ دیتے۔ نبی کا چہرہ جو مسکراتا نظر آیا۔ میرے آقا علیہ السلام نے اشارہ کیا نماز مکمل کرلو میرے آقا علیہ السلام نے پردہ پھینک دیا اور دوبارہ جا کر لیٹ گئے اس کے بعد دوبارہ میرے نبی ﷺ نے پردہ اٹھا کر مسجد نبوی کی طرف نہیں دیکھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

صبح کا وقت گزرا سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی آئے میرے آقا علیہ السلام نے دیکھا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ میں مسواک کرنا چاہتا ہوں ۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسواک عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے پکڑی اور میرے آقا علیہ السلام کو پکڑا دی میرے آقا علیہ السلام نے مسواک منہ میں ڈالی لیکن بخار کی کمزوری سے مسواک نہ چبائی گئی۔ آقا علیہ السلام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا دی فرماتی ہیں میں نے مسواک اپنے منہ میں ڈالی اس مسواک کو نرم کیا اور اپنے محبوب کو دے دی میرا لعاب اور میرے نبی کا لعاب کائنات کے رب نے اکٹھا کر دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

واہ عائشہ میں تمہارے دوپٹے سے کائنات کی دولتیں کیوں نہ وار دوں میرے نبی دنیا سے گئے ہیں تو تمہاری گودی میں سے جاتے جاتے میرے اللہ نے عائشہ کا لعاب میرے نبی کے لعاب سے ملا دیا۔

اور توجہ کرنا بنگلہ کے باسی آج ایک شادی پر کروڑوں خرچ کرنے والے چھوٹی چھوٹی خوشیوں پر لاکھوں لگا دینے والے غور کرنا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں وہ رات آخری رات میں میں چراغ جلانے لگی تو میں نے دیکھا چراغ میں تیل موجود نہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں نے

اپنا پورا گھر چھان مارا لیکن مجھے تیل کے لیے پیسے نہ ملے میں نے ساتھ ہمسایوں سے تیل مانگ کر چراغ جلایا ہائے اس نبی کا گھر ہے جو انگلی کا اشارہ کرے تو پھر چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے آسمانوں سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

میرے پیارے مجھے کہو میں احد پہاڑ سونے کا بنا دوں لیکن میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات کے رب مجھے دولتیں نہیں چاہیے مجھے اپنے امتی چاہیے جن کو آپ جنت کا داخلہ عطا کر دیں میرے آقا علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی دولتیں نہیں کمائی میرے آقا علیہ السلام نے دعائیں کیں ہیں تو ان امتیوں کے لیے کیں ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن ساری رات میرے محبوب روتے رہے میں سو گئی میں نے محبوب کبریا کو فرمایا میں نے کہا پیارے محبوب جی ساری رات جاگتے ہو آرام بھی کر لیا کریں۔ فرمایا عائشہ کیا پوچھتی ہو؟ کائنات کے رب نے مجھے جہنم کا تذکرہ سنایا ہے اور فرمایا ہے:

((لَامْلَئَنَّ جَهَنَّمَ .))

میں نے جہنم کو لوگوں سے بھر دینا ہے مجھے تو تب سے نیند نہیں آئی میرے امتیوں کا کیا بنے گا؟ میرے نبی ساری رات روتے رہے میرے آقا علیہ السلام دوبارہ آئے میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ بہت خوش ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں پیارے کیا ہوا ہے؟ فرمایا آج کے دن سے بڑھ کر مجھ پر خوشی کا دن نہیں آیا۔ سوہنے کیا ہوا ہے؟ فرمایا آج کی رات رب نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے میں رو رو کر اپنے امتیوں کے لیے دعائیں کرتا رہا ہوں۔ آسمانوں کے رب نے فرمایا میرے پیارے بس کرو نہ آنسو بہایا کرو تمہاری آنکھوں کے آنسو مجھے اچھے نہیں لگتے۔ بس کرو۔

آج تمہاری آنکھوں کے آنسو مجھے اتنے پسند آئے ہیں جاؤ تمہاری امت کے بارہ میں مجھے جیسے کہو گے میں رب تمہیں خوش کر کے جنت میں بھیجوں گا۔ **اللہ اکبر اللہ۔**

اس جوان سے پوچھنا چاہتا ہوں جو ساری رات مجرے پر بیٹھ کر جوانی داغدار کرتا ہے

تمہارا نبی تو ساری رات تمہارے لیے رویا آج تمہیں اس نبی ﷺ کی ایک بات سے بھی پیار نہیں تم نماز نہیں پڑھنا چاہتے جس نبی ﷺ نے تمہاری خاطر اپنے اوپر مشکلیں برداشت کیں آج تمہیں اس کی سنت ہی اچھی نہیں لگتی آج اس نبی ﷺ کی سنت پر تم عمل نہیں کر سکتے اس نبی ﷺ نے تو تم سے محبت کرنے والی کمال کر دی ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رات گزر گئی میں نے اپنے نبی کو اُٹھایا اُٹھا کر سینے پر رکھ لیا میرے نبی کا سر مبارک میری گودی میں آ گیا فرمایا:

((بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ .))

فرمایا میری گودی میں میرے نبی کا سر مبارک ہے اللہ اکبر اللہ میں نے مسواک دی میرے آقا علیہ السلام نے مسواک کی اور پڑھتے ہیں: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لوگو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میرے آقا علیہ السلام نے سب سے پہلے نبوت کا اعلان کیا تو کیا فرمایا میرے آقا نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آج میرے نبی دنیا سے جا رہے ہیں تو بھی کہہ رہے ہیں:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ .))

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ موت کی بڑی سختیاں ہیں عائشہ موت کی بڑی سختیاں ہیں میرے آقا علیہ السلام بار بار امی عائشہ سے یہی باتیں کر رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام نے آسمانوں کی طرف اپنا ہاتھ بلند کیا، چھت کی طرف چہرہ اٹھایا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ بِاالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی .))

میرے نبی کی زبان سے یہ جملہ نکلا اور ہاتھ آہستہ آہستہ زمین کی طرف آنا شروع ہو گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اپنے نبی ﷺ کا چہرہ دیکھا مجھے یقین ہو گیا عائشہ تمہارے گھر کی رونقیں چلی گئی ہیں۔ عائشہ تمہارے سر کا سہاگ لٹ گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مجموں میں انتظار میں کھڑے ہیں میں چھپ کر کے کہا اے نبی کے دوستوں! محبوب کبریا دنیا چھوڑ کر چلے گئے ہیں جو بیٹھا تھا بیٹھا رہ گیا جو کھڑا تھا کھڑا رہ گیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وادی سقر میں موجود ہیں۔ پیغام پہنچا ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہارا

نبی دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سواری پر بیٹھے اور دوڑ کر آئے آ کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اس باپ سے پوچھو جو اپنی اس بیٹی کے گھر گیا ہو گا جس بیٹی کے گھر کا سہاگ لٹ گیا ہو گا اس بات کا پتہ تو اُسے ہی ہو گا جنہوں نے بیٹیاں گھر بٹھا کر پالی ہیں اللہ کی قسم شادی کے بعد بیٹیوں کو گھر رکھنا بڑا مشکل ہوا کرتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جا کر بیٹی کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور میرے محبوب پر ایک چادر ڈال دی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے آقا علیہ السلام کے چہرے سے چادر ہٹائی یار غار کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آج تک ایسی ہچکیاں کبھی نہیں دیکھی جیسے میرے بابا نے محبوب کے چہرے کی طرف دیکھ کر لی ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے میرے محبوب کا بوسہ لیا اور فرماتے ہیں پیارے تمہارا دنیا سے آنا بھی پاک ہے اور دنیا سے جانا بھی پاک ہے اللہ اکبر اللہ۔

بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم کا برا حال ہو گیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسا طاقتور بندہ تلوار نکال کر کھڑا ہو گیا کہتا ہے جو کہے گا نبی فوت ہو گیا ہے میں اس کی گردن اُتار دوں گا مجھ سے نبی کی جدائی نہیں دیکھی جاتی ہمارا محبوب ہمارے پاس سے نہیں جا سکتا سیّدنا ابوبکر صدیق مسجد نبوی میں آئے آ کر منبر پر بیٹھ گئے اور فرماتے ہیں

((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ .)) (بخاری)

اور پھر بطور دلیل یہ آیت پڑھی فرمایا:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۝﴾ (آل عمران:144)

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آ کر پاس بیٹھ گیا، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنو لوگو جو تم

میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے وہ نوٹ کر لے ہمارا محبوب ہم سے رخصت ہو گیا ہے اور جو رب کی عبادت کرتا ہے اللہ قیامت تک زندہ ہے اور قیامت کے بعد بھی اللہ کو موت نہیں آ سکتی ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بطور دلیل یہ آیات پڑھی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۝﴾ (آل عمران:144)

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میرے نبی فوت نہیں ہوئے لیکن جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ایسے لگا جیسے آسمانوں سے یہ آیت نازل ہی اب ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھلا کرے جس نے میری اصلاح کر دی ہے اللہ اکبر اللہ۔ میں صدقے اور قربان جاؤ سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اپنے بابا کے پاس کھڑی کیا کہتی ہیں؟ فرماتی ہیں:

((صُبَّتْ عَلَيْهَا مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا صُبَّتْ عَلٰى اَيَّامٍ كُنَّ لَيَالِيَا.))

آج مجھ پر تکالیف اتنی آ گئی ہیں اگر یہ تکالیف رات پر آتی تو دن بن جاتے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں فرمایا:

((لَوْلَا اَمَرْتَنَا بِصَبْرٍ وَنَهَيْتَنَا عَنِ الْجَزْعِ.))

سوہنے نبی اکرم نے علی کو صبر کا حکم نہ دیا ہوتا تو علی اتنا روتا کہ آنکھوں کا پانی ختم ہو جاتا لیکن میں کیا کروں آپ نے مجھے صبر کا حکم دیا ہے میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا برا حال ہو رہا ہے پیارو ۱۲ ربیع الاول والے دن نبی دنیا چھوڑ کر چلے گئے اللہ کے قرآن کا فیصلہ پورا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا:

((كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ.))

فرمایا ہر جان نے دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے اور میرے نبی کی جدائی کا اتنا صدمہ ہوا لوگ بیان کرتے ہیں۔ آقا علیہ السلام کی وفات کے بعد سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چھ ماہ زندہ رہیں۔ کبھی

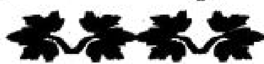
کسی نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔

مسکراہٹیں ختم ہو گئیں۔ مکہ اور مدینہ کی رونقیں ختم ہو گئیں یہ عالم برپا ہوا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کائنات والو مجھ سے آ کر پوچھو میں تمہیں بتاؤں کہ نبی کی جدائی کا غم کتنا ہے اللہ کی قسم مجھے قیامت تک ایسا غم آ ہی نہیں سکتا جیسا محبوب کی جدائی کا ہے۔

اللہ اکبر اللہ لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پورا ہونے والا ہے آیئے حضرات محترم ہم بھی اپنی فکر کریں۔ دنیا چھوڑ کر جانا ہے۔

آؤ اس قبر اس موت کے لیے تیاری کریں جس کا لقمہ ہم نے ایک نہ ایک دن بننا ہے میری دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ o﴾ (البقرة: 177)

جس راتیں سن غار دے اندر
دوویں ہی محبوب سہارے
اڈھی صدیق اکبر دی
تے کئی ڈنگ ناگ نے مارے
آتے دیکھ کے آنسو حضرت پچھیا
کیوں رونا اے یار پیارے؟
ناگ کالے نے ڈسیا اے مینوں
آتے ابوبکر عرض گزارے
آتے فوراً لب حضور نے لایا
تے مک گئے رولے سارے

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات محترم! اللہ رب العزت نے سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا جو تقاضا بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی میرے آقا سے پیار کرنا ہے پیار اس شکل

میں کرنا ہے کہ میرے محبوب علیہ السلام کی سیرت سے بھی پیار کرنا ہے اور صورت سے بھی یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں ایک بندہ میرے محبوب علیہ السلام کی صورت سے پیار کرتا ہے اور آقا علیہ السلام کی سیرت سے پیار نہیں کرتا بولو جنت میں نہیں جا سکتا۔

میرے محبوب علیہ السلام کی صورت کے ساتھ سیرت لازم وملزوم ہے۔ جہاں ہم آقا علیہ السلام کی صورت کو پیارا مانتے ہیں جہاں ہم آقا علیہ السلام کی زبان کو شہد سے میٹھا مانتے ہیں اس شہد سے میٹھی زبان سے نکلنے والی حدیثیں بھی ماننی چاہیے۔ کیونکہ جیسے وہ خود پیارے ہیں ویسے ان کی بات بھی پیاری ہے۔ اور محبوب کا محبّ اُسے کہا جائے گا جو میرے محبوب کی صورت سے بھی پیار کرے اور سیرت سے بھی پیار کرے۔

صحیح معنوں میں جنت کا وہ حقدار ہے جو میرے آقا علیہ السلام کے قول وفعل سے محبت کرے اور جن لوگوں نے محبت کی وہ چلتے زمین پر تھے اور کائنات کا رب انہیں زمین پر ہی جنتی قرار دیتا تھا۔ کیوں؟ انہوں نے میرے آقا علیہ السلام کی صورت کو بھی مانا اور ان کی سیرت کو بھی مانا۔ میرے آقا علیہ السلام پر سے اپنے تن من دھن قربان کرنے کا عزم کر کے جہاں میرے محبوب کا پسینہ گرا وہاں ان کا خون گرا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام اور عظمتیں عطا فرمائی۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بلند مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے اور نبیوں سے پہلے سب سے اونچی ہستی اللہ تعالیٰ کی ہے کائنات میں سب سے اونچی ہستی رب کائنات کی ہے رب کے بعد اونچا مقام انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ انبیاء میں مقام ہے 5 اولوالعزم انبیاء کا ان پانچ میں سے سب سے اونچا مقام آمنہ کے دریتیم کا ہے اور ان کے بعد اولوالعزم انبیاء و رسل کا اور ان کے بعد کائنات میں سب سے عظیم ترین آدمی ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے یہ مرتبہ میں نے نہیں دیا بلکہ یہ مرتبہ صدیق کو خود پروردگار نے دیا ہے خود آقا نے عطا فرمایا: اللہ اکبر اللہ!

اور میرے آقا علیہ السلام نے ابوبکر کو صدیق بعد میں کہا رب نے صدیق پہلے کہا اور اللہ اکبر اللہ! غور کرنا میں یہ بتاؤں گا کہ میرے محبوب کے اس دیوانے کو صدیق کس کس نے مانا پھر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابی کس کس نے مانا پھر صحابی کے بعد سب سے پہلے جنت میں جانے

والا کس نے مانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ کا دیوانہ اور پروانہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ کے بازار میں چلتے جا رہے ہیں سامنے یہودیوں کا مدرسہ آ گیا یہودیوں کی تعلیم گاہ آ گیا میرے آقا علیہ السلام کا دیوانہ پروانہ اس مدرسے کے دروازے کے سامنے سے گزر رہا ہے اندر نظر ماری یہودیوں کا اس دور کا سب سے بڑا عالم جسے فخاض کہا جاتا ہے سامنے بیٹھا ہے اور اپنے طالب علموں کو تورات کی تعلیم دے رہا ہے تورات پڑھا رہا ہے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلتے چلتے اس کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے میں قربان جاؤں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان سے کھڑے ہو کر کہنے لگے فخاض یہودی یونہی ٹکریں مار رہے ہو کلمہ پڑھ اور میرے آقا کا مرید بن جا پیارا بن جا فخاض کہتا ہے ابوبکر کیسی باتیں کر رہے ہو میں اپنے دور کا سب سے بڑا عالم ہوں اور تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں کلمہ پڑھ لوں۔تم مجھے کہہ رہے ہو کہ تمہارے رب کو مان لوں ابوبکر میں ایسے رب کو رب ماننے کو تیار نہیں جو ہم سے قرضہ مانگ رہا ہے **معاذ اللہ** ۔سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیسے رب قرض مانگتا ہے ؟ کہتا ہے تمہارے قرآن میں آیت موجود ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؟

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا﴾

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے جو بندہ اللہ کو ایک دے گا کائنات کا رب اسے سات سو لٹا دے گا۔اللہ ستر گنا زیادہ دے گا۔ابوبکر یہ دیکھو تمہارا رب تو فقیر ہے **معاذ اللہ** تمہارا رب تو ہم سے قرضہ مانگ رہا ہے اللہ کی قسم میرے پاس کائنات کی دولتیں ہوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے قربان کر دوں۔میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا فرماتے ہیں ظالم تم میرے رب کی توہین کر رہے ہو دوست ایمان کی بات ہوا کرتی ہے آج تمہارے ملک میں میرے آقا علیہ السلام کی توہین ہو تمہیں پتہ ہی نہیں چلتا۔میرے محبوب کے توہین آمیز خاکے بنائے جائیں تمہیں پتہ نہیں چلتا کوئی بندہ اُٹھ کر کہہ سکتا ہے مولانا اتنے تو احتجاج کر رہے ہیں مولانا اتنی تو ریلیاں نکال رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اور ایک طرف ریلیاں نکالتے ہو دوسری طرف بسنت منا رہے ہو۔**اللہ اکبر اللہ**

یہ بسنتیں تو میرے آقا کے دشمنوں کی سنتیں ہیں ساتھ اللہ کے رسول کا نعرہ لگاتے ہو اور اور ساتھ چھت پر چڑھ کر پتنگیں اُڑاتے ہو یہ آقا سے پیار نہیں بلکہ میرے محبوب علیہ السلام کی محبت کا مذاق اڑاتے ہو پیار تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتا ہے کہتا ہے تم نے میرے رب کی توہین کی ہے کہتا ہے جاؤ ابوبکر میں توہین نہیں کرتا تمہارا رب واقعی فقیر ہے معاذ اللہ ادھر ظالم کے منہ سے بات نکلی ادھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا ایسا طمانچہ لگا کہ چہرہ سرخ ہو گیا کسی ظالم کو جرأت نہیں ہوئی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کچھ کہے میرے آقا علیہ السلام کا دیوانہ ویسے ہی باہر نکلا اور چلنے لگا سارے یہودی میرے آقا علیہ السلام کے پاس اکٹھے ہو کر آ گئے عرض کرتے ہیں محبوب جی آج آپ کے ابوبکر نے ہمارے عالم کی توہین کی ہے ہمارے مولوی کے منہ پر طمانچہ مارا ہے اگر تم انصاف کرنے والے ہو تو بدلہ لے کر دکھاؤ آج ابوبکر کے منہ پر طمانچہ مار کر دکھاؤ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ''اَیْنَ اَبُوْبَکْرٍ'' ابوبکر کہاں ہے؟ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے آ کر کھڑے ہو گئے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بولو ابوبکر اس کے منہ پر طمانچہ مارا ہے یا نہیں۔ محبوب جی طمانچہ تو مارا ہے لیکن پیارے اس نے میرے رب کی گستاخیاں کی تھیں میرے رب کو برا بھلا کہا تھا میرے سے برداشت نہیں ہوا تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بتاؤ ایسے ہی بات ہے کہتے ہیں ایمان سے ہمارے عالم نے تو کوئی بات نہیں کی مکر گئے کہتے ہیں یونہی طمانچہ مارا ہے۔

پوچھ لو ہمارے عالم سے مخاض کہتا ہے میں نے کوئی بات نہیں کی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بے مقصد طمانچہ مارا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کوئی گواہ ہے تو لے کر آؤ فرمایا محبوب میرا کوئی گواہ نہیں تب میرے پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ دوستو میں محبت میں کہا کرتا ہوں صدیق رضی اللہ عنہ کا گھرانہ بہت شان والا ہے بیٹی پر بہتان لگے تو رب قرآن بھیج دیتا ہے اور اگر باپ پر بہتان لگے تو اللہ قرآن بھیج دیتا ہے اللہ اکبر اللہ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر میں انصاف کروں گا۔ یا تو کوئی گواہ لے کر آؤ اگر گواہ نہیں تو فخاض تمہارے چہرے پر طمانچہ مارے گا۔ اللہ اکبر اللہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں

محبوب جی میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہے محبوب علیہ السلام عرض کرتے ہیں مخاض آگے بڑھ کر طمانچہ مارو۔ میں صدقے جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رخساروں پر جس سے اللہ کو بہت پیار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ جبریل جلدی جاؤ کہیں میرے ابوبکر کو دکھ نہ پہنچے۔

کہیں بھری محفل میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی توہین نہ ہو جائے آسمانوں سے جبریل قرآن لے کر آیا۔ فرمایا:

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ﴾

اللّٰــہ اکبــر اللّٰــہ فرمایا: محبوب جی پہلے میری بات سن لو پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ کر لینا سوہنے روح زمین پر اگر ابوبکر کا گواہ نہیں تو میں آسمانوں پر ابوبکر کی گواہیاں پیش کر رہا ہوں محبوب یہ بھی جھوٹا اس کے ساتھ والے بھی جھوٹے۔ ان کی باتیں بھی جھوٹی ہیں ابوبکر سچا ہے ابوبکر صدیق ہے سب سے پہلے اللہ نے میرے ابوبکر کو صدیق کہا اس دن کے بعد میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جاؤ کائنات والو! آج کے بعد میں نے اپنے ابوبکر کا لقب ہی صدیق رکھ دیا۔ آج کے بعد میں نے اس کا لقب سچا رکھ دیا۔ یہ تو رب نے صدیق کہا غور کرنا خود جبریل نے اپنی زبان سے میرے آقا علیہ السلام کے دیوانے کو صدیق رضی اللہ عنہ کہا۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن ذکر کرتا ہے فرمایا:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۝﴾ (الاسراء:1)

اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا پاک وہ ذات ہے جس نے اپنے محبوب علیہ السلام کو سیر کروائی۔ اللہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام معراج کی رات آسمانوں پر گئے چلتے چلتے جب میرے آقا علیہ السلام واپس چوتھے آسمان پر پہنچے امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جبریل اب میں واپس جا رہا ہوں اب میں مکہ اور مدینہ میں جا رہا ہوں۔ مجھے بتاؤ جب اس لوگوں کو کہوں گا آج رات میں جنت اور جہنم، بیت المقدس دیکھ کر آیا ہوں جبریل کون میری زبان

پر یقین کرے گا۔ سیّدنا جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں محبوب جی پریشان نہ ہوں دنیا کا کوئی بندہ آپ کی تصدیق کرے نہ کرے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق ضرور کرے گا۔ ابوبکر صدیق ہے وہ سچا ہے ضرور سچ کہے گا ادھر سے جبریل نے یہ بات کی ادھر میرے آقا علیہ السلام گھر آ گئے نماز پڑھی خطبہ کے لیے منبر پر تشریف فرما ہیں۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دوستو! میں تمہیں خوشخبری دینا چاہتا ہوں آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں پر بلایا ہے۔ آج میرے پاس راتوں رات جبریل آیا ہے اور جبریل مجھے اپنے ساتھ لے کر گیا ہے میں نے سات آسمانوں کی سیر کی ہے میں اس محبوب کی پگڑی سے کروڑوں دولتیں واردوں جو سات آسمان کراس کر گیا ہے میں تو محبت سے کہا کرتا ہوں۔

عرض کیتی سوہنے نوں جبریل آکے
اُٹھو آقا رب دا پیغام آ گیا ہے
سواری لئی در تے ہے براق آیا
مہاراں پھڑن لئی غلام آ گیا ہے
جا اقصیٰ چ پہنچے آقا ہمارے
کھڑے سن نبی انتظار وچ سارے
تے نبیاں نوں اعلان جبریل کیتا
صفاں ٹھیک کر لو امام آ گیا ہے

اللہ اکبر اللہ۔ میرے محبوب آئے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں راتوں رات سارا کچھ دیکھ آیا ہوں ایک کان میں پڑی اس نے آگے بتا دی آگے والے نے آگے بتائی۔ چلتی چلتی فرعون ابوجہل کے پاس پہنچ گئی کہتا ہے آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جال کے نیچے آیا ہے معاذ اللہ آج اسے پتہ چل جائے گا کبھی کہتا ہے مجھ پر فرشتہ آتا ہے کبھی کہتا ہے مجھ پر قرآن آتا ہے میں تو پہلے موقع ڈھونڈتا تھا آج پتہ چلے گا اب بیٹھ کر دماغ میں سوچ رہا ہے ایسا کون سا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دوست ہو سکتا ہے جسے میں بات کروں تو وہ اس کی تصدیق کی بجائے تکذیب

کردے اللہ اکبر اللہ۔ سوچتے سوچتے ذہن میں آیا اس وقت محبوب کا سب سے پیارا یار اور دوست ابوبکر ہے اس زمانے کے کفر نے بھی یہ اعلان کیا ہے کہ آقا علیہ السلام سے سب سے زیادہ پیار ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتا ہے ابوجہل نے پانچ انسانوں کو ساتھ لیا جا کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ دروازے پر آئے کہتا ہے ابوبکر میں تمہیں عجیب بات نہ بتاؤں ابوجہل کہتا ہے دوست میں نے تو تمہیں کتنی دفعہ سمجھایا ہے تم اس کی یونہی باتیں مانتے ہو وہ بندہ سچا نہیں میں تمہیں کہتا تھا وہ جھوٹ بولتا ہے معاذ اللہ۔

آج کی خبر سنو گے تو تم حیران رہ جاؤ گے آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عجیب باتیں کر رہا ہے میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ مسکرا کر کہتے ہیں ابوجہل کیا کہتے ہو؟ ابوجہل کہتا ہے ابوبکر تمہارا محبوب کہتا ہے میں رات کے کچھ حصہ میں آسمانوں کی سیریں کر کے آیا ہوں میں رات کے کچھ حصہ میں جنت اور جہنم دیکھ کر آیا ہوں۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہیں دماغ دیا ہے ٹھیک بتاؤ یہ باتیں ماننے والی ہیں دوست یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ بندہ اتنی جلدی سب دیکھ آئے۔

میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا فرماتے ہیں ابوجہل بات سن لو اگر یہ بات توں کہے تو جھوٹ ہے اور اگر میرا محبوب کہے تو اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی سچا نہیں۔ اگر میرے آقا علیہ السلام نے کہا ہے تو یہ پکی بات ہے میرا محبوب سچ میں سیر کر کے آیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے اور میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے دل کو بڑا دھچکا لگا میں نے کہا پتہ نہیں ابوبکر ان باتوں کو کیا کہے گا؟ جب میرے آقا علیہ السلام کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر تمہیں خبر تو ملی ہو گی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں صرف خبر نہیں ملی میں تو خبر کی تصدیق بھی کر آیا ہوں۔ میں تو کافروں کی زبانیں بھی بند کر آیا ہوں۔ اللہ اکبر اللہ۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن بھیجا فرمایا:

﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝﴾

(الزمر:33)

اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا پہلا سچ لے کر آیا ہے دوسرے نے سچ کی تصدیق کر دی فرمایا وہ بھی سچا ہے یہ بھی سچا اللہ جی ان دونوں کو کیا کہیں گے فرمایا: أُولَـٰئِكَ هُـمُ الْـمُتَّـقُوْنَ o فرمایا جوان کی باتیں مانے گا میں سب کو جنت کے بالا خانے عطا کروں گا اللہ اکبر اللہ۔ یہ میرے محبوب کا پیارا صدیق ہے جسے رب کے قرآن نے صدیق کہا اللہ اکبر اللہ۔

ایک دن میرے آقا علیہ السلام احد پہاڑ پر کھڑے ہیں اور احد پہاڑ نے حرکت کرنی شروع کر دی میرے آقا علیہ السلام نے اپنا پاؤں زور سے مارا اور فرمایا:

((اُثْبُتْ يَا اُحُدُ .))

اے احد ٹھہر جا! کانپ نہ تجھے پتہ نہیں اس وقت تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں میرے آقا علیہ السلام نے خود اپنی زبان سے صدیق فرمایا اللہ اکبر اللہ ان سب نے صدیق رضی اللہ عنہ کہا اب سنو صدیق کا مرتبہ کتنا ہے اللہ اکبر اللہ۔ الٰہ العالمین نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo﴾ (النساء:69)

اللہ اکبر اللہ کے قرآن نے سب سے پہلا درجہ انبیاء علیہم السلام کو دیا دوسرا صدیقین کو دیا انبیاء علیہم السلام کے بعد اس امت کا سب سے عظیم بندہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے قرآن نے بیان کیا آگے چلتے جاؤ صدیق میرے نبی کا صحابی ہے قرآن کہتا ہے پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کسی ایک صحابی کو الگ کر کے صحابی نہیں کہا بلکہ جہاں ذکر کیا سب کا اکٹھا کیا لیکن میرے ابوبکر وہ عظیم ہستی ہے جسے اللہ کے قرآن نے الگ کر کے اپنی زبان سے خود صحابی کہا ہے اللہ اکبر اللہ کہاں لکھا ہے؟ ذرا غور کرنا فرمایا:

﴿اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبہ:40)

میرے آقا علیہ السلام نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے کا ارادہ فرمایا: اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام کافروں کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر نکلے اپنے بستر پر حیدر کرار شیر خدا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا میرے آقا دروازے سے باہر نکلے عرض کرتے ہیں اللہ میں نے کہاں جانا ہے؟ فرمایا محبوب پہلے گھر سے مسجد میں جاتے تھے آج گھر سے نکلے ہو تو میں رب کہتا ہوں آج تم نے ابوبکر کے دروازے پر جانا ہے چلو ابوبکر کے پاس جاؤ میرے آقا علیہ السلام چلتے چلتے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے دروازے پر دستک دی تو میرے محبوب علیہ السلام کا دیوانہ اور پروانہ باہر آیا عرض کرتا ہے محبوب جی آدھی رات کیسے آنا ہوا؟ مجھے کہا ہوتا میں خود آپ کے گھر حاضر ہو جاتا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ میں خود نہیں آیا مجھے رب نے بھیجا ہے۔ عرض کی سوہنے حکم کرو۔ فرمایا ابوبکر ابھی جانا ہے۔ پیارے کہاں جانا ہے؟ فرمایا مدینے کی طرف جانا ہے اللہ اکبر اللہ ابوبکر جلدی کرو مکہ کے دشمن تلواریں لے کر میرا پیچھا کر رہے ہیں مکہ کے کافر مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں۔

توجہ سے سننا آج اگر میرے دروازے پر کوئی آ کر کہہ دے دوست پناہ دینا میرے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے میں اشتہاری بندہ ہوں مجھے ایک رات پناہ دے دو میں اس کی بات بعد میں پوری ہونے دوں گا اپنے گھر کا دروازہ پہلے بند کر دوں گا۔

دوست تم جانو اور تمہارا کام جانے میں کیوں مصیبت میں پڑوں ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہاری عظمت کے صدقے اور قربان جاؤں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ میری جان کو خطرہ ہے۔ مکہ کے کافر مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے محبوب جی آپ کی جان کو خطرہ ہے۔ میں اپنی جان آپ سے قربان کر دوں گا۔ سوہنے آپ کے دشمن مر جائیں میرے آقا علیہ السلام جلدی سے گھر گئے جا کر اپنا سامان تیار کیا اور ساتھ لے کر چل پڑے سفر کرنا شروع کر دیا دوستو میں تو محبت کے گن پہلے بھی گاتا ہوں میرے آقا علیہ السلام کی زندگی کی دو راتیں پہلے بھی بہت پیاری ہیں ایک ہجرت کی رات ہے اور ایک معراج کی رات ہے معراج کی رات بھی تصدیق کی ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی معراج کی ہے رات جبریل علیہ السلام چل کر میرے آقا علیہ السلام کے دروازے پر آئے ہجرت کی رات میرے آقا علیہ السلام چل کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

دروازے پر گئے ہیں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی محبت کا مول موڑ دیا۔ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں پیارے براق لے کر آیا ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتا ہے پیارے میرے پاس براق نہیں ابوبکر اپنے کندھے لے کر آیا ہے۔ پیارے ان پر سوار ہو جاؤ محبت کر کے دکھائی ہے میرے آقا علیہ السلام نے چلنا شروع کر دیا اللہ اکبر اللہ صدقے اور قربان جاؤں جو لوگ مکہ مکرمہ کی زمین دیکھ کر آئے ہیں جانتے ہیں اور میری دعا ہے اللہ ہم سب کو مکہ اور مدینہ کی زیارتیں نصیب فرمائے۔ آمین!

اللہ اکبر اللہ! میرے آقا علیہ السلام بھی چلتے جا رہے ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ابوبکر کی نظریں نیچے پڑیں کیا دیکھا؟ میرے محبوب علیہ السلام کے تلوے زخمی ہو رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام کی تلیاں زخمی ہو رہی ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رُک گئے عرض کرتے ہیں محبوب جی مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا میرے محبوب کے پاؤں کو زخم دیکھا۔ ابوبکر کیا کرنا چاہتا ہے؟ فرمایا پیارے میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ میں آپ کو اُٹھا کر چل پڑوں گا۔ میرے آقا علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر سوار ہو گئے اللہ اکبر اللہ۔

پہاڑی کا سفر میرے آقا چڑھ رہے ہیں چلتے چلتے غار میں پہنچے فرمایا محبوب جی ایک منٹ کھڑے ہو جائیں میں اندر جا کر غار کا حال دیکھتا ہوں۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر صفائی کی اور ٹیک لگانے والا بستر میرے محبوب کا بنا دیا۔ اور جب باہر نکلنے لگے کیا دیکھتے ہیں ایک سوراخ نظر آتا ہے ایک ادھر سوراخ نظر آتا ہے واہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں صدقے جاؤں میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چادر کو اتار اتار کر پھاڑ پھاڑ کے میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سارے سوراخ بند کیئے۔

الرحیق المختوم میں یہ بات موجود ہے سارے سوراخ بند ہو گئے۔ بس دو سوراخ رہ گئے اب کیا کروں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لیٹ گئے اور ان دونوں سوراخوں میں اپنی ایڑیاں ڈال دیں محبوب جی آ جائیں آپ کا بستر تیار ہو گیا ہے محبوب جی آپ کی آرام گاہ تیار ہے میرے آقا اندر تشریف لے آئے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گودی میں میرے آقا علیہ السلام نے اپنا سر مبارک رکھ

دیا دوستو باتیں پیار کی ہیں آج لکڑی کی بنی ریل ہے جس پر قرآن رکھا جاتا ہے لیکن ہم اس کی بھی عزت کرتے ہیں واہ ابوبکر تمہاری گود میں محبوب سویا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہاری گود کو بھی پاک بنا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہاری گود کو بھی پیارا بنا دیا ہے میرے آقا علیہ السلام سو گئے اور ابوبکر نے دیکھنا شروع کر دیا میرے آقا علیہ السلام سو رہے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے چہرہ مبارک کا نظارہ کر رہا ہے باہر سے موذی ناگ آیا اس نے آ کر میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایڑھی پر ڈنگ مارا۔

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے ناگ آج تم اپنا ستم آزماؤ میں اپنی محبتیں آزماتا ہوں آج تم اپنا زہر آزماؤ میں اپنا پیار آزماتا ہوں پتہ چلے گا جیت کس کی ہوگی ادھر سے سانپ ڈنگ مارتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈنگ برداشت کرتا ہے لیکن جسم کا کوئی حصہ حرکت میں نہیں آتا۔ دوستو! کوئی چیز حرکت میں نہیں آئی حرکت میں وہ چیز آئی ہے جس پر بندے کا کنٹرول نہیں وہ آنکھوں کے آنسو ہیں پورا بدن کنٹرول میں ہے آنکھوں کے آنسو نکلے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر گرتے ہیں کوئی روتا ہے تو آنسو مصلیٰ پر گرتے ہیں کوئی روتا ہے تو آنسو احد کے میدان میں گرتے ہیں۔ کوئی روتا ہے تو آنسو بدر کے میدان میں گرتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صدقے جاؤ آج ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو گرے ہیں تو میرے آقا علیہ السلام کے پیارے چہرے پر گرے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

چہرے پر آنسو گرا میرے آقا علیہ السلام کی آنکھ کھل گئی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر مجھے بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟ محبوب جی میں تو آپ کو بے آرام نہیں کرنا چاہتا تھا اس ناگ نے مجھے ڈنگ مارا ہے جس کی وجہ سے میرے آنسو نکل آئے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر پریشان نہ ہو میرے آقا علیہ السلام نے اپنے منہ سے لعاب مبارک لیا۔ جانتے ہو یہ کون سا لعاب ہے؟ جو جابر کی ہانڈی میں ڈالا تھا۔ یہ وہ لعاب ہے جو علی کی آنکھوں میں ڈالا تھا میرے آقا نے لعاب لگایا ابوبکر کی ایڑھی پر لعاب لگانے کی دیر ہے سیّدنا ابوبکر کہتے ہیں اس دن کے بعد میرے پاؤں میں کبھی درد ہوا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کر دیں اتنی دیر گزری ہے کیا دیکھتے ہیں؟ مکہ کے کافر سامنے کھڑے ہیں ان کے پاؤں نظر آ رہے ہیں۔ اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں پیارے ادھر ابو بکر باتیں کر رہے ہیں ادھر رب قرآن بنا رہا ہے فرمایا:

﴿إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ﴾

قرآن نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صحابی کہا اللہ تعالیٰ نے خود ابو بکر کو صحابی کہا اکیلے کو کہا فرمایا:

﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾

(التوبہ:40)

اللّٰــہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں محبوب جی مکہ کے کافر آ گئے ہیں سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں محبوب کافر ہمارے سر پر آ گئے ہیں اگر وہ اپنے پاؤں کی طرف بھی دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لیں گے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابو بکر تم میری جان کا غم نہ کرو اللہ خود ہماری حفاظت فرمائیں گے۔

ایک اور محدث کے نقطے پر غور کرنا قرآن نے لفظ تَحْزَنْ استعمال فرمایا دو لفظ ہوتے ہیں ایک خوف اور دوسرا غم خوف بندے کو اپنی جان کا ہوتا ہے بندہ کہتا ہے مجھے ڈر ہے مجھے ایسے نہ ہو جائے مجھے ڈر ہے کوئی مجھے گولی نہ مار دے اور جب کسی کی جان کا خوف ہو پھر بندہ کہتا ہے مجھے غم لگ گیا ہے میرا بیٹا بہت بیمار ہے مجھے غم ہے میری ماں بیمار ہے جب بندہ دوسرے کے بارہ میں سوچے تب غم استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا کہا "لَا تَحْزَنْ" معلوم ہوا جان شکنجے میں تھی جب موت سامنے کھڑی تھی تب بھی اپنی جان کی فکر نہ کی کہا محبوب جی مکہ کے کافر آ گئے ہیں مجھے آپ کی جان کا غم لگ گیا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابو بکر میری پرواہ نہ کرو ہم دو نہیں تیسرا رب ہمارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ رب ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت کچھ نہیں کہہ سکتی مکہ کے کافروں نے نظر ڈالی اور واپس چلے گئے اللہ نے بچا لیا۔ اور جا کر کہتے ہیں اس بندے کو دو سو اونٹ دیں گے جو ان دونوں کو ڈھونڈ کر لائے گا میری محبت کا تقاضا ہے میں کہتا ہوں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قیمت تو کوئی نہیں تھی ابو بکر میرے آقا علیہ السلام

کے ساتھ ملا تو اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی قیمت لگا دی۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انعام لگا دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

خود قرآن نے میرے ابوبکر کو صدیق کہا اور خود میرے آقا علیہ السلام نے اپنی زبان سے صحابی کہا مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے دنیا والو! اگر میں نے دنیا پر کسی کو دوست بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو اپنا دوست پکڑتا لیکن دوستو میں نے اللہ کو دوست پکڑا ہے اور رہ گئی ابوبکر کی بات فرمایا:

((اِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ .))

فرمایا ابوبکر میرا بھائی بھی ہے اور میرا دوست بھی ہے میرے آقا علیہ السلام نے خود ابوبکر کو صحابی کہا اللّٰہ اکبر اللّٰہ غور کرنا میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا مکہ کے کافروں نے میرے آقا علیہ السلام کو مارنا شروع کر دیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ ایک عقبہ بن ابی معیط نامی آدمی میرے آقا علیہ السلام بیت اللہ کے ساتھ متصل جگہ پر نماز پڑھ رہے تھے یہ ظالم آیا اس نے آ کر اپنے سر سے سافہ اتارا اور میرے آقا علیہ السلام کے گلے میں ڈال دیا۔ اور گلے میں ڈال کر گرہ لگانی شروع کر دی ادھر سے گرہ لگا رہا ہے ادھر میرے آقا علیہ السلام کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا ہے مکہ کے دوسرے کافر بھی میرے آقا علیہ السلام کو پتھر مار رہے ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کاروبار میں مشغول ہیں۔ ایک بندہ جا کر کہتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہیں پتہ نہیں تمہارا آقا علیہ السلام کو کافر مار رہے ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کاروبار چھوڑا اور دوڑنا شروع کر دیا دوڑتے آ رہے ہیں اور آقا علیہ السلام کے اوپر آ کر گر گئے ہیں جو پتھر میرے محبوب کو لگ رہے تھے اب وہ پتھر ابوبکر کو رہے ہیں سیّدنا ابوبکر ساتھ رو رہے ہیں ساتھ میرے آقا کے اوپر گرے ہیں زبان سے کہتے ہیں۔

﴿اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ﴾ (المؤمن:28)

مکہ کے کافروں تم اسے مارتے ہو جو کہتا ہے رب کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں۔ اتنا مارا گیا کہ مار مار کر تھک گئے ہیں میرے آقا علیہ السلام چل کر گھر گئے ہیں اور ابوبکر کو چارپائی پر ڈال کر

گھر لے جایا گیا ہے اللہ اکبر اللہ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود پتھر کھائے میرے آقا کا صحابی بے ہوش ہو گیا ام الخیر میرے نبی کی صحابیہ اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ بدن صاف کر رہی ہیں تھوڑی دیر بعد میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آئی ادھر ہوش آیا اُدھر زبان سے کہتے ہیں مجھے بتاؤ میرے محبوب کا کیا حال ہے؟ مجھے بتاؤ میرے پیارے کا کیا حال ہے والدہ عرض کرتی ہے ابوبکر تمہارا محبوب بالکل ٹھیک ہے یہ دودھ کا پیالہ پی لے اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دیں گے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تب تک کچھ نہیں کھاؤں۔ جب تک پیارے کا چہرہ نہ دیکھ لوں اللہ اکبر اللہ۔

ایک طرف سے ام الخیر نے پکڑا دوسری طرف سے پڑوسیوں کی عورت نے پکڑا دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے گھر پہنچے۔ میرے آقا علیہ السلام تشریف فرما ہیں جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایڑھیاں زمین پر گھسیٹی دیکھیں میرے آقا علیہ السلام کے آنسو نکل آئے میرے آقا علیہ السلام رو کر کہتے ہیں واہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں تمہاری محبتوں پر صدقے اور قربان جاؤں میرے آقا نے ابوبکر کو سینے سے لگایا فرمایا کائنات کے رب میں بھی ابوبکر سے پیار کرتا ہوں اللہ جی آپ بھی پیار کرنا شروع کر دیں اللہ اکبر اللہ۔

اتنا پیار کیا میرے آقا علیہ السلام کی وفات ہو گئی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی کھیتی باڑی میں مشغول ہیں ساتھ والی زمین میں ایک چھوٹا سے بچہ گرتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے غشی طاری ہوتی ہے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے بیٹا کیا بات ہے بار بار گر رہے ہو کہتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہیں پتہ نہیں فرمایا تو سہی کیا ماجرا ہے کہتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہیں پتہ نہیں مدینے میں قیامت برپا ہو گئی ہے آمنہ کے دریتیم نے ہمیں جدائیاں دے دیں ہیں۔

کتابوں میں آتا ہے میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ میں چادر پکڑی ہے اور زمین پر بچھاتے دوڑتے جا رہے ہیں جا کر میرے آقا علیہ السلام کے پاس پہنچے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں میرے آقا علیہ السلام کا جسد اطہر پڑا ہے۔ جا کر آقا علیہ السلام کو بوسہ دیا اور پیار دیا کہتا ہے محبوب جی آپ کا دنیا سے آنا بھی پاک ہے اور جانا بھی پاک ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام کے بعد میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ اول بن گئے اللہ اکبر اللہ خلافتیں کیسی کیں۔ غور کرنا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مدینے کے باہر والی طرف ایک عورت رہا کرتی تھی جسے آنکھوں سے نظر نہیں آتا تھا، اللہ اکبر اللہ میں ہر روز اس کے گھر جاتا میں اس کے گھر جھاڑو بھی دیتا پانی بھی بھرتا اور واپس چلا آتا کچھ دن کے بعد میں گیا تو کیا دیکھا اس عورت کے گھر کی صفائی بھی ہوئی ہے پانی بھی بھرا ہوا ہے۔ میں نے کہا پتہ نہیں کون ہے جو مجھ سے پہلے آکر نیکیاں لے جاتا ہے۔ میں دوسرے دن ذرا اور جلدی گیا لیکن پھر ساری صفائی ہوئی تھی۔ تیسرے دن میں نے کہا میں ضرور دیکھنے جاؤں گا میں تہجد کے وقت اُٹھ کر گیا میں نے کیا دیکھا ادھر تہجد ہو رہی ہے ادھر صفائی کر کے ایک بندہ چادر لپیٹ کر چہرہ چھپا کر جلدی جلدی چلتا جا رہا ہے میں نے چھپ کر آواز لگائی "مَنْ اَنْت" تم کون ہو؟ اس نے چادر ہٹا کر دیکھا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ ہمارا وقت کا بادشاہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے جو تہجد کے وقت لوگوں کے پانی بھر رہا ہے جو تہجد کے وقت لوگوں کے گھروں سے جھاڑو لگا رہا ہے۔

ایک یہ وقت کا خلیفہ اور ایک آج کے وقت کا خلیفہ دوستو سوچو وہ بھی وقت کے حکمران تھے جنہوں نے ایسی بادشاہیاں کر کے دکھائیں جنہوں نے رعایا کا خیال رکھا وقت گزرتا گیا سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بادشاہ بننے کے چھ ماہ بعد تک ہر روز اپنے کندھوں پر کپڑا رکھ کر مدینے کے بازاروں میں بیچا۔ اللہ اکبر اللہ لوگ دیکھتے تھے ہمارے وقت کا بادشاہ کپڑا بیچ رہا ہے ایک دن سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے کیا دیکھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کندھوں پر کپڑے رکھے ہیں اور چلتے جا رہے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ پہنچے اور جا کر پوچھتے ہیں خلیفہ المسلمین جی کہاں جا رہے ہو؟ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوست میں اپنے بچوں کے لیے روزی کمانے جا رہا ہوں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا۔

واہ اللہ ہمیں کیسا حکمران عطا کیا ہے؟ زندگی گزاری ہے لیکن زندگی میں خلافت کا حق ادا کیا ہے ایک دن بیوی کہتی ہے جناب میرا میٹھی چیز کھانے کو دل کرتا ہے فرمایا میرے پاس تو

پیسے نہیں اچھا جناب اس طرح کرتے ہیں میں اپنے گھر تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کر لیتی ہوں جب پیسے چیز کے لیے بن جائیں تو میں آپ کو دوں گی آپ مجھے لا دینا بیوی نے تین چار دنوں میں تھوڑے سے پیسے جمع کر لیے اور کہتی ہے وقت کے خلیفہ جی یہ پیسے لیں اور مجھے میٹھی چیز لا دیں اللہ اکبر اللہ۔

وقت کے بادشاہ کیا کہتے ہیں منشی کو بلایا کہتے ہیں ہمارے ماہانہ خرچ میں سے اتنے پیسے کم کر دو مجھے پتہ چلا ہے اگر اتنے پیسے نہ بھی ہوں تو ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے۔ بیوی کہتی ہے جناب میں نے میٹھی چیز کے لیے جمع کیے ہیں کہتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں تمہارا منہ میٹھا ہو جائے گا۔ اللہ کے ذکر سے تمہارا دل تمہارا جسم میٹھا ہو جائے گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

موت قریب آ گئی تیرہ ہجری میں 63 برس کی عمر پائی ہے 63 برس عمر میرے آقا علیہ السلام کی اور 63 سال ہی سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی میرے آقا علیہ السلام بھی سوموار کو فوت ہوئے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی سوموار والے دن فوت ہوئے۔ چار پائی پر لیٹے ہیں 15، 20 دن بیماری کو ہو گئے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میرے محبوب علیہ السلام کی بیوی بیٹھی ہیں اور رو رہی ہیں۔ باپ پوچھتے ہیں پیاری عائشہ مجھے بتاؤ رو کیوں رہی ہو؟ اللہ اکبر اللہ

کیا اس لیے روتی ہو کہ تمہارے بابا سے خلافت کا حق ٹھیک طریقے سے ادا نہیں ہوا بیٹی جواب دیتی ہے بابا میں اس لیے نہیں روتی بیٹا مجھے بتاؤ پھر کیوں روتی ہو؟ تمہیں پتہ ہے بیٹیاں روتی ماں باپ سے برداشت نہیں ہوتیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں بابا صدیق میں اس لیے رو رہی ہوں آج میرا بابا دنیا چھوڑ کر جا رہا ہے آج نہ گھر میں کفن کا کپڑا موجود ہے اور نہ کپڑے کے لیے پیسے اللہ اکبر اللہ۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا عرض کرتے ہیں میری بیٹی پریشان نہ ہو یہ جو چادر میں نے اوپر لی ہے اسے دھو کر میرے اوپر دے دینا اس چادر میں کفن دے دینا۔ بیٹی کفن نیا ہو یا پرانا آخر مٹی نے کھا جانا ہے۔ بیٹی بات عمل سے بنتی ہے آج دنیا پر مجھے پرانی چادر کا کفن دے دو کل اللہ مجھے ریشم کا خلع عطا کر دے گا میں پرانی چادر میں

چلا جاؤں گا اگر گھر پیسے ہوئے تو کسی غریب کا چولہا جلا دینا یہ کون ہے وقت کا خلیفہ اور بادشاہ گھر میں کفن کے لیے کپڑا اور بھی پیسے موجود نہیں اللہ اکبر اللہ

وضع میں ہو تم نصاریٰ اور تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شامائیں یہود

حضرات محترم جب نیتوں میں فتور داخل ہو جائے جب نیتوں میں یہ بات ہو میں اس کی جیب سے نکال لوں اس کی دوکان بھی لوٹ لوں اس کا بنک بھی لوٹ لوں تب رب کی برکتیں اُٹھ جایا کرتی ہیں جب حکمرانوں کے دل میں رب کا ڈر ہو پھر اللہ تعالیٰ رحمتوں کا نزول کر دیتا ہے۔ الا ماشاء اللہ! آج بھی کئی ایسے حکمران موجود ہیں جن کے دلوں میں رب کا ڈر موجود ہے۔ اللہ اکبر اللہ

دعا کرو اللہ تعالیٰ پوری دنیا کے حکمرانوں کو قرآن وحدیث کے مطابق حکمرانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یاد رکھو جب ہمارے ملک کا نظام قرآن وحدیث کے مطابق ہو جائے گا انشاء اللہ پھر ہمارے دکھ دور ہو جائیں گے گھروں میں برکتیں پیدا ہو جائیں گی دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾

[الفتح: 29]

اسلام کی عظمت کے مینار ہیں صحابہ
اسلام ہے دریا تو کنارے ہیں صحابہ
اگر چاند ہیں آقا علیہ السلام تو ستارے ہیں صحابہ
واللہ ہمیں جان سے پیارے ہیں صحابہ

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات محترم اللہ رب العزت کا نہایت ہی فضل وکرم ہے ۔آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں انشاء اللہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب کا ذکر کیا جائے گا اور آپ کے ایمانی جذبہ کا ذکر بھی کیا جائے گا اللہ رب العزت نے میرے محبوب کے تمام تر صحابہ کرام کی عظمت کو بلند فرمایا ہے نہ ان کے ایمان میں شک کیا جا سکتا ہے نہ نبی کی وفاداری میں شک کیا جا سکتا ہے کیوں کہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے ان کے بارہ میں یہ بات بیان فرما دی ہے فرمایا:

﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى﴾

میرے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں کا امتحان اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ کا ان کے ایمان ان کی محبت اور ان کی عقیدت کا، ان کے دلوں میں جو پیار محبوب کبریا کے ساتھ ہے اس پیار کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہے اور پھر اللہ رب العزت نے ان کا نتیجہ اور رزلٹ یہ بیان فرمایا ہے کہ ''اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ '' ان کا امتحان لینے کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ میری جماعت ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے سپاہی ہیں صحابہ میرے نبی ﷺ سے سچا اور پکا پیار کرنے والے ہیں جن کے دلوں کا امتحان اللہ تعالیٰ لے جن کا رزلٹ کائنات کا رب پیش کردے ان کو اپنے سپاہی فوجی اور آرمی کہے ان کے ایمان میں شک قیامت تک نہیں کیا جا سکتا جو ان کے ایمان میں شک کرتا ہے اسے اپنے ایمان کا فکر کرنا چاہیے کیوں؟ قرآن کے ایک دوسرے مقام پر یوں فرمایا گیا ہے فرمایا۔

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (البقرہ: 137)

کائنات والو! اگر تم چاہتے ہو کہ ہدایت یافتہ بن جاؤ ہدایت یافتہ بننے کے لیے تمہیں ایمان ویسا لانا پڑے گا جیسا میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم لے کر آئے ہیں صحابہ کا ایمان ہمارے لیے قانون ہے۔ ہمارے لیے ضابطہ ہے ہمارے لیے آئینہ ہے اور جس کا ایمان ہمارے لیے آئینہ ہو امت مسلمہ کے لیے پھر اس کے ایمان دار ہونے میں کوئی شک ہے اور جس صحابی کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں اس کی عظمت اور شان کے کیا کہنے؟ تقریباً قرآن پاک میں دس سے پندرہ ایسی آیات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے کی ہیں۔

دنیا پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ایسے ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ آسمانوں سے قرآن نازل کر دیتے ہیں محبوب جیسے عمر کہتا ہے ویسے ہی کر دو۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔ قرآن کے کئی ایک مقامات

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مشاورت سے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں توجہ کرتے جانا غور کرتے جانا۔ میری دعا ہے میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ مجھ سمیت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں طواف کرتے کرتے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے محبوب کے ساتھ ہیں مقام ابراہیم آ گیا اس سے پہلے مقام ابراہیم پر نماز نہیں ادا کی جاتی تھی دو رکعت نماز ادا نہیں کی جاتی تھی۔ جب اس مقام پر پہنچے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی زبان سے کہتے ہیں محبوب جی ''هٰذَا مَقَامُ اَبِيْنَا'' محبوب جی یہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے۔ اس پتھر کو کائنات کے رب نے مقام ابراہیم کا نام دیا ہے اللہ اکبر اللہ۔

((اَفَلَا نَتَّخِذُوْهُ مُصَلًّى .))

محبوب میرا دل کرتا ہے اس جگہ پر نماز ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا جائے سجدہ کیا جائے۔ ادھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ بات نکلی ادھر آسمانوں سے اللہ پاک کا قرآن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر نازل ہو گیا ادھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان سے خواہش کا اظہار فرمایا ادھر کائنات کے رب نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے پیغام پہنچایا۔ اللہ اکبر اللہ فرمایا:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ :128)

اللہ اکبر اللہ ۔آسمانوں سے قرآن نازل ہوا میرے محبوب ابھی ابھی عمر نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اس جگہ پر نماز پڑھنی چاہیے بیت اللہ خانہ کعبہ کے اندر کھڑے ہو کر جو بات عمر کو پسند آئی ہے وہی اللہ تعالیٰ کو پسند آئی ہے جو خواہش عمر رضی اللہ عنہ کی ہے وہی خواہش کائنات کے رب کی ہے۔ محبوب آج کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعات نماز پڑھی جائے گی۔ قیامت تک علماء کرام قرآن کی تلاوتیں کرتے رہیں گے قیامت تک منبر پر کھڑے ہو کر علماء کرام بیان کرتے رہیں گے۔ قیامت تک سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی گواہی میں قرآن بھی بولتا رہے گا۔ اللہ اکبر اللہ جس کی زبان پر جس کی خواہش پر آسمانوں سے قرآن آ جائے اس کے ایمان میں

شک کیسے کیا جا سکتا ہے۔اس کے ایمان کو مشکوک کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے قرآن کے ایک اور مقام پر غور کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ میں صدقے جاؤں میں قربان جاؤں اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان سے لاکھ مرتبہ قربان جاؤں اللہ اکبر اللہ۔

میرے نبی ﷺ کے پاس مختلف وفود آیا کرتے کوئی کہیں سے آیا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے نبی ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے عرض کرتے ہیں محبوب میرا دل یہ بات کہتا ہے کہ آپ کے پاس مختلف قسم کے لوگ آ جاتے ہیں کبھی کیسے بندے آ جاتے ہیں کبھی کیسے اور نہیں تو مسلمانوں کی عورتیں اور آپ کی بیویوں کو پردہ کرنا چاہیے انہیں حجاب میں رہنا چاہیے یہ بات سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلی ادھر سے آسمانوں سے قرآن آپ پر آیا فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾

(الاحزاب:59)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔آسمانوں سے قرآن میرے نبی ﷺ کے سینے پر نازل ہوا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوہنے نبی جو بات عمر کے دل میں آئی ہے عمر نے تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے وہ بات کائنات کے رب کو اتنی پسند آئی ہے کہ آج سے میں نے مسلمانوں کی عورتوں پر پردہ کا حکم لازم قرار دیا ہے آج کے بعد مسلمانوں کی ہر عورت پردہ کیا کرے گی۔آج کے بعد ہر عورت جلباب میں نکلا کرے گی۔آج کے بعد ہر عورت پردہ کا اہتمام کیا کرے گی۔اللہ اکبر اللہ

قربان جاؤں جس کی خواہش پر اللہ پاک مسلمانوں کی عورتوں پر پردہ کا حکم نازل کر دے اس کے ایمان میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس کے ایمان کو مشکوک کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

اللّٰہ اکبر اللہ آگے چلتا جاؤں پہلے زمانہ میں روزہ کی حالت کچھ مختلف ہوا کرتی تھی شام کو بندہ گھر میں آتا آ کر کھانا کھاتا پیتا اور جب لیٹ کر سو جاتا اور دوبارہ اُٹھتا تو روزہ کی

حالت شروع ہو جاتی سوکر اٹھنے کے بعد کھانے کی اجازت نہیں تھی نیند کے بعد اٹھ جاؤ تو پینے کی اجازت نہیں۔ اللہ اکبر اللہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ گھر میں آئے ایسا معاملہ پیش آیا روزہ کی حالت میں بندہ اپنی منکوحہ بیوی کے قریب بھی نہیں جا سکتا، اللہ اکبر اللہ۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا مسئلہ پیش آ گیا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر پیارے اس طرح تو اللہ تعالیٰ نے روزہ کا حکم نازل نہیں کیا، روزہ کا حکم یہ ہے سوکر دوبارہ بیدار ہو جاؤ تو روزہ کی حالت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ادھر بحث ومباحثہ ہو رہا ہے ادھر آسمانوں سے قرآن آیا۔

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ﴾

(البقرہ : 187)

اللہ اکبر اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب روزہ کی حالت کی وجہ سے تیرے صحابہ پر جو مشکل آئی ہے۔ روزے کی حالت کی وجہ سے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ پر جو دشواری آئی ہے "عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ" کائنات کے رب کو اس پریشانی کا پتہ چل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وہ کیفیت دیکھ کر قیامت تک روزہ کا قانون بدل دیا ہے۔ فرمایا راتیں تمہارے لیے حلال ہیں۔ راتوں کا کھانا بھی تم پر حلال ہے راتوں کا پینا بھی حلال ہے۔ راتوں کا اپنی بیویوں کے پاس جانا بھی حلال ہے۔ قرآن کا یہ حکم بھی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نازل ہوا۔ جس کے ایمان کی حالت یہ ہے جس کے دل کی کیفیت یہ ہے کہ اس کو دیکھ کر کائنات کا رب روزہ کا قانون بدل دے اس کے ایمان میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس کے ایمان کو مشکوک کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ بات نہیں سمجھ آئی ایک اور مقام پر غور کرنا۔ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر اللہ۔

عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار بہت بڑا منافق بندہ، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہر وقت کرتا ہے۔ ہر وقت میرے آقا علیہ السلام کو پریشان کرنے والا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

سے ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے ہیں ظالم اپنی زبان سے بکواس کرتا ہے کہتا ہے ذلیلوں کو ہم نے مکہ سے نکال دیا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اس طرح کی گستاخیاں میرے نبی ﷺ کی کرنے والا اس کا بیٹا میرے نبی ﷺ کا صحابی ہے عبداللہ بن ابی منافق مر رہا ہے۔ جان نکل رہی ہے روح پرواز کر رہی ہے اپنے بیٹے کو بلا کر کہتا ہے بیٹا بات سنو میں دنیا چھوڑ کر جا رہا ہوں دنیا پر کوئی اچھا کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو اپنے محبوب کو کہہ دینا میرے باپ کا جنازہ پڑھا دیں میرا جنازہ پڑھا دے۔ بیٹا کہتا ہے بابا کیسی باتیں کر رہے ہو؟ کوئی تیر ایسا ہے جو تم نے میرے نبی ﷺ کی طرف نہیں چلایا تیری منافقت کی پٹاری کا کوئی سانپ ایسا ہے جو تم نے میرے نبی ﷺ پر نہیں پھینکا تم کہتے ہو محبوب تمہارا جنازہ پڑھائے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس وقت کا منافق بھی میرے نبی ﷺ کی صفت بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے بات سنو بیٹا میں جانتا ہوں اس صفحہ ہستی پر مجھ سے بڑا نبی سے دشمنی کرنے والا کوئی نہیں اور اس نبی سے بڑھ کر محبت کرنے والا، پیار کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

عبداللہ بن ابی منافق مر گیا، بیٹا چلتا چلتا میرے محبوب علیہ السلام کے پاس آیا، عرض کرتا ہے محبوب جی میرا باپ فوت ہو گیا ہے عبداللہ بن ابی منافق مر گیا ہے، سوہنیا میرا بابا جاتے جاتے کہہ گیا ہے کہ اپنے محبوب کو کہنا میرا جنازہ پڑھا دے میں قربان جاؤں آج کوئی تمہیں چوک میں گالی دے تو تم خاندانوں تک تعلق توڑ دیتے ہو یہ وہ بندہ ہے عبداللہ بن ابی بن سلول جو میرے نبی ﷺ کے پاک گھر سیدہ عائشہ طیبہ طاہرہ ذاکیہ مطہرہ عالیہ حافظہ قاریہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی اماں جان پر بہتان لگانے والا عبداللہ بن ابی منافق ہے لیکن آج میرے نبی ﷺ کے پاس بیٹا چل کر آیا محبوب جی میرے بابا کا جنازہ پڑھا دو۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں چلو دوست اگر میرے جنازہ پڑھانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کو بخش دے تو مجھے اور کیا چاہیے چلو میں تمہارے بابا کا جنازہ پڑھا دیتا ہوں۔ میرے نبی ﷺ اٹھے چلنے لگے:

((فَقَامَ عُمَرُ .))

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے میرے نبی ﷺ کی کملی کو محبت اور ادب سے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا عرض کرتے ہیں۔محبوب جی بھول گئے ہیں آپ اس کے کرتوت بھول گئے ہیں یہ وہ بندہ ہے جس نے آپ کے ساتھ مخالفتوں کی حد کر دی ہے اور آج آپ جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر سوہنے کوئی بات نہیں اگر وہ زیادتیاں کرنا اچھا لگتا ہے تو میں محمد دعائیں دینا اچھا لگتا ہوں۔

اس نے اپنی بے وفائی کی حد کر دی ہے تو میں آج اپنی وفاؤں کی حد کر دوں گا۔میرے نبی ﷺ گئے جا کر جنازہ پڑھایا، جنازے کے بعد میرے نبی ﷺ نے اس ظالم کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا کسی طریقہ سے کائنات کا رب اسے معاف کر دے۔ہائے ہائے کتنا محبوب نبی کتنی شفقتیں اور پیار کرنے والا نبی ہے کتنی محبتیں کرنے والا محبوب ہے۔ادھر میرے نبی ﷺ جنازہ پڑھا کر واپس آئے ہیں ادھر آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کا قرآن سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کا مصداق بن کر نازل ہوا ہے۔فرمایا:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ﴾ (التوبہ : 84)

محبوب جی بات سنو آج تو جنازہ پڑھا کر آ گئے ہو عمر نے تمہارا کپڑا پکڑ کر کہا ہے کہ جنازہ نہیں پڑھانا آج کے بعد میں آسمانوں کے رب نے قانون بنا دیا ہے کہ آج کے بعد تم کسی کافر یا مشرک کا جنازہ نہیں پڑھاؤ گے۔

اللہ اکبر اللہ۔ادھر عمر رضی اللہ عنہ بولے ادھر کائنات کا رب عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر قرآن میرے محبوب علیہ السلام پر نازل کر دے ہاں ہاں ادھر پر عمر کی زبان عمر کے مشورہ پر قرآن نازل ہوا حضرات ذی وقار اس عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر شک کرتے ہوئے زبان لڑکھڑاتی کیوں نہیں؟ اس عمر کے کردار پر طعن و تشنیع کرنے سے زبان لڑکھڑاتی کیوں نہیں؟ رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا؟ بدر کے قیدیوں کا مسئلہ آیا میرے نبی ﷺ نے مجلس شوریٰ بلائی۔

فرمایا مشورہ دو بدر کے قیدیوں سے کیا کرنا ہے؟ کسی نے کہا ایسے کرو کسی نے کہا اس

طرح کرو عمر سے پوچھا ہاں بھئی عمر تمہارا کیا خیال ہے؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے عرض کرتے ہیں۔ محبوب کام آسان ہے ان کی گردنیں اتار دو۔ انہیں قتل کر دو۔ پہلا موقع ہے میرے نبی ﷺ نے فدیہ لے کر کچھ کو چھوڑ دیا، آسمانوں سے قرآن آیا محبوب جو تم نے کرلیا ہے ٹھیک ہے لیکن عمر نے بالکل ٹھیک کہا تھا اللہ اکبر اللہ۔

میں قربان جاؤں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان سے صدقے جاؤں۔ توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے قرآن کا کون کون سا مقام تمہارے سامنے رکھوں میرے نبی ﷺ کی پیاری بیوی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دامن پر بہتان لگایا گیا، مسجد نبوی میں میرے نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کیا کرنا چاہیے؟ کوئی بات تو بتاؤ کسی نے کوئی بات کہی تو کسی نے کوئی بات کہی، اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے نبی ﷺ نے اپنی غمگین نظر سیّدنا عمر کی طرف ٹکائیں فرمایا عمر دوست تم بھی بولو۔ جب تم بولتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے بولنے پر قرآن نازل کر دیتا ہے۔ آج بولو ناں اللہ کیا فیصلہ کرنا ہے؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے عرض کرتے ہیں محبوب جی مجھے ایک بات بتائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح آپ نے خود کیا ہے یا رب کے حکم سے کیا ہے؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر تمہیں اس بات کا پتہ ہے میرا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں ہوتا، رب مجھے حکم دیتا ہے پھر میں اس پر عمل کرتا ہوں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے میان سے اپنی تلوار نکالی ہے محبوب جی عمر کی تلوار بے میان ہو چکی ہے آج کے بعد جو بندہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار پر شک کرے گا۔ عمر اس کی گردن اُتار کر پھینک دے گا۔ عمر کا ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کائنات کا رب آپ کے بستر پر بدکردار عورت کو بھی آنے نہیں دے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا پاک ہے تو آپ کے نکاح میں آئی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا پاک ہے تو آپ کی چار دیواری میں آئی ہے۔

پوری کائنات کی باتیں غلط ہو سکتی ہیں لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار میں شک نہیں ہو سکتا، اللّٰہ اکبر اللہ عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان اتنا پختہ ہے ادھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا مشورہ رکھا ہے۔ ادھر اللہ

تعالیٰ نے آسمانوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں پورا رکوع نازل کر دیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میں قربان جاؤں اتنی عظمت والا اتنی شان والا میرے نبی ﷺ کا صحابی عمر ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ غور کرتے جانا، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں معراج کی رات آسمانوں پر گیا مجھے جنت دکھائی گئی میں آگے بڑھا تو مجھے بڑا پیارا محل نظر آیا مجھے خیال آیا میں اندر جا کر دیکھوں کتنا پیارا محل ہے۔ ابھی میں باہر ہی کھڑا تھا میں نے جبریل سے پوچھا جبریل یہ سوہنا محل کس کا ہے؟ جبریل فرماتے ہیں محبوب جی یہ محل آپ کے پیارے صحابی عمر کا ہے یہ محل عمر کا ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں اندر داخل ہونے لگا میں نے دیکھا اندر سامنے محل میں ایک حور بیٹھی وضو کر رہی ہے میں اندر نہ گیا واپس آ گیا، واپس آ کر میرے نبی ﷺ نے سیّدنا عمر کو بات سنائی، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر میرا دل چاہتا تھا کہ میں محل میں داخل ہو جاؤں لیکن محل کی حور کو دیکھ کر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی اور میں وہی سے واپس آ گیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہتے ہیں محبوب جی کیا میں آپ سے غیرت کھاؤں گا؟ سوہنے نبی پیارے محبوب کیا میں آپ سے غیرت کھاؤں گا اندر سے میرا محل تو دیکھ کر آتے کائنات کے رب نے کیسا محل بنایا ہے؟ اللہ اکبر اللہ۔

میرے بھائیو اتنی دیر تک معراج کی بات ختم نہیں ہو سکتی جب تک عمر رضی اللہ عنہ کے محل کی بات نہیں ہو سکتی۔ عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان معراج کا حصہ ہے جس کا ایمان معراج کا حصہ ہو اس کے ایمان میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اس کے کردار پر شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اللہ اکبر اللہ۔ میں قربان جاؤں بخاری شریف میں یہ روایت آتی ہے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن حنفیہ۔ اپنے بابا کے پاس بیٹھے ہیں فرمایا بولو بیٹا کیا سوال کرنا چاہتے ہو بتاؤ۔ بیٹا ابا جان اس دنیا کائنات پر اس صفحہ ہستی پر پیارے نبی کے بعد سب سے زیادہ مرتبے والا کون ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بول کر کہتے ہیں میرے بیٹے محمد بات سنو میرے محبوب کے بعد اس دنیا پر سب سے زیادہ مرتبے اور شان والا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ شان والا عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں نے نہیں کہا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبان کی

بات ہے۔ بخاری شریف میں یہ روایت آتی ہے جس کے ایمان کی گواہی جس کی فضیلت کی گواہی جس کی دستار کی گواہی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دیں اس کے ایمان میں شک کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کے کردار میں شک کیسے ہوسکتا ہے؟ اللہ اکبر اللہ۔

سمجھ نہیں آئی ذرا آگے چلو غور کرتے جاؤ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جب دنیا چھوڑ کر جاتے ہیں چارپائی پر آپ کا جسد اطہر پڑا ہوا ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں پاس کھڑا ہوں پیچھے سے ایک آدمی آیا آکر میرے کندھے پر چہرہ رکھ لیا اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف چہرہ کر کے کہنے لگا کہتا ہے مجھے پکا یقین ہے کہ کائنات کا رب تمہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ضرور ملوا دے گا۔ کیوں کہ میں نے کئی مرتبہ اپنے نبی کی زبان سے سنا میرے آقا علیہ السلام فرماتے تھے "جَاءَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ" میں ابوبکر اور عمر آئے میں ابوبکر اور عمر گئے۔ میں ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا، میں ابوبکر اور عمر فلاں جگہ پر گئے میں ابوبکر اور عمر نے کھانا کھایا۔ میں ابوبکر اور عمر نے پانی پیا، میں ابوبکر اور عمر نے کھجوریں کھائیں۔ کہنے والا کہتا ہے میں نے کئی مرتبہ اپنے محبوب کی زبان سے سنا ہے میرے آقا علیہ السلام نے اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام لگایا ہے۔ ابوبکر کے نام سے تمہارا نام ملایا۔ میں امید کرتا ہوں جیسے میرا نبی دنیا پر اپنے نام کے ساتھ تمہارا نام ملاتا رہا ہے آج تمہارے فوت ہونے کے بعد کائنات کا رب تمہیں اُن سے ملا دے گا اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بھی ان سے ملا دے گا۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بڑا خوش ہوا۔ اتنا پیار کرنے والا کون بندہ ہے؟ کہتے ہیں جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے عمر کے ایمان کی گواہی اس قدر موجود ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان میں شک کس بات کا رہ گیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے کردار میں کس بات کا شک رہ گیا۔

حضرات ذی وقار محبت و پیار کی بات کرنا چاہتا ہوں اللہ اکبر اللہ۔ توجہ کرتے جانا مسجد نبوی میں میرے محبوب علیہ السلام تشریف فرما ہیں آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کا قرآن نازل ہوا فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝﴾ (الحجرات: 2)

فرمایا کوئی بندہ اپنی آواز میرے نبی کی آواز سے اونچی نہ کیا کرے میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا عالم یہ ہے کہ میرے نبی ﷺ کا ایک صحابی اس کی آواز بڑی بلند ہے۔ کئی بندوں کا بلاوا ویسے ہی اونچا ہوا کرتا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس صحابی کی آواز بہت بلند تھی اس نے اس دن کے بعد مسجد نبوی میں آنا چھوڑ دیا اپنے گھر میں بند ہو کر بیٹھ گیا، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دوستو فلاں صحابی نہیں آ رہا، صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب کیا پوچھتے ہو؟ وہ بے چارہ تو کمرہ میں بند بیٹھا ہے میرے نبی ﷺ اس کے گھر گئے دیکھتے ہیں گھر میں روتا نظر آیا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دوست تمہیں کیا ہوا ہے عرض کرتا ہے محبوب جی میں تو تباہ ہو گیا ہوں۔ میری زندگی برباد ہو گئی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بات کیا ہے؟ بات بتاؤ عرض کرتا ہے محبوب جی دیکھیں میں بات کرتا ہوں تو میری آواز کتنی بلند ہے؟ میں بات کرتا ہوں تو میرا بلاوا کتنا بلند ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہہ دیا ہے۔

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝﴾ (الحجرات: 2)

"جس کی آواز میرے نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہو جائے گی میں اس کے اعمال تباہ کر کے رکھ دوں گا۔"

محبوب میری تو نمازیں تباہ ہو گئیں میرے سجدے تباہ ہو گئے میری آواز آپ سے اونچی ہو جاتی ہے میرے نبی ﷺ نے اسے اپنے سینے سے لگایا خوشی کی وجہ سے میرے نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پیارے غم کیوں کر رہے ہو؟ تم اپنے آپ کو یوں ہی برا کہہ رہے ہو میں محمد اعلان کرتا ہوں کائنات کے رب نے تمہیں جنت عطا کر دی ہے۔ تم کیوں پریشان ہو رہے ہو عرض کرتا ہے محبوب جی قرآن کی آیت ہے میرے

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔نہیں نہیں دوست تمہاری آواز تو ویسے ہی بلند ہے۔اس بات سے پریشان نہ ہوا کرو۔میرے پیارے میں ہاتھ باندھ کر گزارش کرتا ہوں جو میرے نبی ﷺ کا اتنا ادب کریں۔جو میرے پیارے نبی کا اتنا حیا کریں اس کے ایمان میں شک کیسے ہوسکتا ہے؟ اور جہاں تک سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے بخاری شریف میں آتا ہے کتاب التفسیر اٹھا کر دیکھو اس دن کے بعد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں بولا کرتے تھے ساتھ بیٹھے بندے کو بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ عمر کیا بات کر رہا ہے؟ بعض مرتبہ نبی سے کوئی بات کی جاتی تو میرے نبی ﷺ کو بھی دوبارہ، سہ بارہ، پوچھنا پڑتا۔

عمر کیا کہہ رہے ہو؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں محبوب جی مجھے تو رب سے ڈر ہی اتنا لگتا ہے کہ کہیں میری آواز آپ سے بلند نہ ہو جائے اور میں گستاخوں میں نہ لکھا جاؤں۔ میرے نبی ﷺ کا اتنا ادب کرنے والا عمر میرے نبی ﷺ سے اتنا پیار کرنے والا عمر اللہ اکبر اللہ اس کے کردار میں شک کس بات کا؟ اس کے ایمان میں شک کس بات کا؟

ایک موقع ایسا آیا سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یعنی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بیٹا اللہ اکبر اللہ کوئی بات ہوئی فرماتے ہیں اللہ کے نبی نے اس طرح فرمایا ہے ابن عمر کہتا ہے نہیں نہیں اب اس طرح ہونا چاہیے۔سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کا اتنا غصہ آیا فرمایا میں محبوب کی بات کر رہا ہوں اور تم اپنی بات مجھے بتا رہے ہو۔جاؤ میری مجلس سے نکل جاؤ بیٹا اپنی جگہ پر لیکن بیٹا بھی تب تک پیارا نہیں جب تک میرے نبی ﷺ کی حدیث پر عمل نہیں کرتا۔اس کا ادب نہیں کرتا، نبی کے حکم کی قدر بیٹا بھی نہ کرے تو عمر کی عدالت میں اس بیٹے کا کوئی حق نہیں اللہ اکبر اللہ میں قربان جاؤں میرے نبی ﷺ کی بات کا اتنا حیا کرنے والا میرے آقا علیہ السلام کا اتنا فرمانبردار عمر ہے۔اللہ اکبر اللہ صلح حدیبیہ کا موقع ہے۔

عروہ ثقفی آیا میرے نبی ﷺ سے باتیں کر رہا ہے کہ اس کا ہاتھ میرے نبی ﷺ کی داڑھی مبارک کو لگا، ایک مرتبہ ہاتھ لگا دوسری مرتبہ ہاتھ لگنے لگا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار میان سے باہر نکال لی ہے فرمایا ظالم اپنا ہاتھ پیچھے کر میرے نبی ﷺ کی پاک داڑھی کے

سنہرے بالوں کو اپنا ناپاک ہاتھ اگر دوبارہ لگائے گا تو عمر ہاتھ کاٹ کر پھینک دے گا تم بے ادب انسان میرے محبوب علیہ السلام کی داڑھی کو ہاتھ کیسے لگاتے ہو۔ عروہ ثقفی کو اس بات کا اتنا اثر ہوا واپس مکہ گیا وہ کہتے ہیں بتاؤ کیا دیکھ کر آئے ہو۔ کہتا ہے:

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے وچ انج دی مثال ای نہیں ملدی
جیویں میں محمدؐ دے یاراں نوں ڈٹھا
وضو قطرے گردے او نس نس کے پکڑن
محبت نال ملدے رخساراں نوں ڈٹھا

کیا پوچھتے ہو مکہ کے کافر میں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ قطرہ جو میرے نبی ﷺ کے رخساروں سے لگ کر آتا ہے وہ پکڑنے کے لیے ہزاروں ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ وہ قطرہ زمین پر گرتا نظر نہیں آتا، میں ہاتھ باندھ کر انصاف کی بھیک مانگنا چاہتا ہوں۔

بنگلہ کے باسی جو میرے نبی ﷺ سے اتنا پیار کرنے والے ہوں ان کے ایمان پر شک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ جو عمر داڑھی کو ناپاک ہاتھ لگنے پر ہاتھ کاٹنے کو تیار ہو جائے اس عمر رضی اللہ عنہ کے کردار میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میں قربان جاؤں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں میرے نبی ﷺ والا انصاف کر کے دکھایا۔ میرے آقا علیہ السلام کے حکموں کو مان کر دکھایا۔ اللہ اکبر اللہ ۔ایک دن ایسا آیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے ہیں ایک بندہ کھڑا ہو گیا، کہتا ہے عمر جو کرتہ تم نے اپنے گلے میں پہنا ہے یہ کپڑا تم نے کچھ دن پہلے لوگوں میں تقسیم کیا ہے۔ وہ کپڑا اتنا تھوڑا ہے کہ اس سے اتنا کرتہ بن نہیں سکتا تمہارا کرتہ کیسے مکمل ہو گیا؟ تمہارا کرتہ کیسے پورا ہوا جو تم نے پہن لیا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو اٹھایا فرمایا کائنات والو! عمر نبی کا غلام ہے۔ گستاخی بے ادبی اور بے ایمانی نہیں کر سکتا، میرے بیٹے سے پوچھو کپڑے کا ایک حصہ میر ....

بیٹے کے حصہ میں آیا میں نے اپنے بیٹے سے مانگ کر اپنا کرتہ پورا کر کے گلے میں ڈالا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے آج تک کسی کا حق نہیں لیا۔ عمر نے کسی کا حق نہیں کھایا، عمر نے کسی پر ظلم نہیں کیا، اللہ اکبر اللہ۔

حضرات ذی وقار تاریخ کی کتب اٹھاؤ۔ بیت المقدس کی فتح کے موقع پر مذاکرات کا مسئلہ آیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکلے باری باندھ لی کہتے ہیں پہلے میں سوار ہوں گا پھر میرا غلام سوار ہو گا پھر میں سوار ہوں گا، پھر میرا غلام سوار ہو گا، بیت المقدس میں داخل ہوتے لگام پکڑنے کی باری سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آئی غلام کہنے لگا جناب آپ وقت کے بادشاہ ہو آپ امیر المؤمنین ہو۔ خلیفۃ المسلمین ہو۔ آپ کے ہاتھ میں سواری کی مہار ہو میں غلام اوپر سوار ہوں بات اچھی نہیں۔ فرمایا بات سنو۔ تمہارا مقام اپنی جگہ پر میرا مقام اپنی جگہ پر لیکن میں اپنے محبوب کا حکم مان کر انصاف کر کے دکھاؤں گا۔

بیت المقدس کی گلیوں میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے ہاتھ میں لگام پکڑی بیت المقدس سے نکلنے والے پادریوں نے اپنی زبان سے اس بات کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا بات سنو آج جو حالت بنا کر عمر ہمارے پاس آ رہا ہے ہم نے اس کی یہی حالت تورات میں پڑھی ہے انجیل میں پڑھی ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میں قربان جاؤں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا وفادار ہے اس پر تم شک کرتے ہو۔ اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ توجہ کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری حج کا موقع ہے حج کے موقع پر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مسلم کی روایت ہے۔

لوگو! میں نے خواب میں دیکھا ہے خواب میں مجھے مرغ نظر آیا ہے اس مرغ نے میرے سر میں تین ٹھونگے لگائے ہیں میں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت بالکل قریب ہے کوئی پتہ نہیں کس وقت عمر کی موت واقع ہو جائے کوئی مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے تو بدلہ لے لیں اللہ اکبر اللہ۔

چلتے چلتے وہ دن آ گیا ذوالحج کا دن ہے فجر کا وقت ہے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ

تھی کہ پہلے صفوں کو بالکل درست کرتے جب تک صفیں درست نہ ہوتیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز شروع نہ کرتے۔صفوں کو مکمل کرنے کے بعد نماز شروع کرتے درست کرنے کے بعد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے۔تکبیر تحریمہ کے ساتھ (اللّٰــــہ اکبــر) فجر کی نماز شروع کی اچانک منبر کے پیچھے سے ابولولؤ مجوسی نکلا اس نے دوطرفہ دھاری دار خنجر نکالا جو زہر میں تر ہوا ہے اس نے نکال کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں پے در پے کئی وار کرنے شروع کر دیئے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی مصلیٰ پر گر گیا، ابولولؤ مجوسی دوڑنے لگا حضرات ذی وقار میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز کی صف اتنی مضبوط ہے کہ اُسے صفیں کراس کر کے مسجد سے باہر جانے کے لیے تیرہ 13بندے زخمی کرنے پڑے۔ باہر نکلا جن سے سات یا آٹھ بندے شہید ہو گئے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اُسے پکڑ لیا دبوچ لیا۔سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آگے آ کر نماز مکمل کی اتنی دیر میں اس ظالم کو پکڑا گیا جب اسے پتہ چلا کہ میں پکڑا گیا ہوں میں دوڑ نہیں سکتا اس نے وہی خنجر اپنے پیٹ میں اتار لیا۔

خودکشی کر لی خود ہی مر گیا،سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا گیا، اٹھا کر لے جایا گیا انہیں ان کے گھر میں لٹایا گیا، کچھ دودھ پینے کے لیے لایا گیا،سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور دودھ پیٹ سے باہر آ گیا، اتنا گہرا اور سخت زخم سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں آ گیا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ غور کرنا۔

آج تم کہتے ہو کوئی گالی نکالتا ہے نکالے جائے مجھے روک کر کیا لینا ہے۔سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا پتہ لینے ایک نوجوان آیا اس کی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہے۔سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی ۔لوگو! خود سوچو جس بندے کے پیٹ کی حالت یہ ہو کہ منہ سے چیز داخل کی جائے اور پیٹ سے باہر آ جائے وہ بندہ کتنی تکلیف میں ہو گا۔اس تکلیف میں بھی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نظر اس کی شلوار پر پڑ گئی فرمایا بیٹا ادھر آ ؤ بات سنو دیکھو تم نے تکبر والا کام کیا ہے اور اپنی شلوار ٹخنوں سے نیچے کر لی ہے اس طرح کرو اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر اٹھا لو فائدہ یہ ہو گا۔ایک تو تمہارے کپڑے خراب نہیں ہوں گے دوسرا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل ہو جائے گا۔ ہائے

مرتے مرتے بھی جو عمر میرے نبی ﷺ کی حدیث پر اتنا عمل کرتا ہے اس کے ایمان میں شک کیسے کیا جا سکتا ہے۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہیں۔

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی شَهَادَةً فِی سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ حَبِیْبِكَ .))

''اے اللہ موت آئے تو شہادت کی آئے اللہ موت آئے تو آپ کے محبوب کے شہر میں آئے۔''

آج سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگے ہیں تو اس مصلیٰ پر لگے ہیں جس پر میرا نبی کھڑا ہوتا تھا، آج عمر رضی اللہ عنہ کے جسم میں خنجر لگے ہیں تو اس مصلیٰ پر جس پر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے تھے، فرمایا بیٹا اپنے بیٹے کو پاس بلایا، فرمایا بیٹا جو میں نے لوگوں سے قرض لیے ہیں واپس کر دینا، ایک کام اور کرنا، دوڑ کر امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور کہنا عمر کہہ رہا ہے کہ محبوب کے قدموں میں سونے کے لیے مجھے جگہ دے دی جائے۔ میرا دل کرتا ہے ایک طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے تو دوسری طرف مجھے دفنا دیا جائے۔ اللّٰــه اکبـر اللّٰـه صحابی چلتا چلتا امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بات کرنے والے سن یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی میں نے کہا تھا میں اپنے محبوب علیہ السلام کے ساتھ قیامت تک آرام کروں گی کوئی بات نہیں عمر نے میرے پاس سفارش بھیجی ہے تو میں نے یہ جگہ عمر کو دے دی ہے۔

دوڑ کر وہ بندہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا عرض کرتا ہے پیارے امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ جگہ آپ کو دے دی ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آسمانوں کی طرف اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا کائنات کے رب تمہارا لاکھ لاکھ شکر ہے عمر کو جاتے جاتے محبوب علیہ السلام کے پہلو میں لیٹنے کی جگہ مل گئی ہے جو مرنے کے بعد بھی نبی کے ساتھ معیت کا ارادہ رکھتا ہو۔

اس کے ایمان میں شک کیسا؟ میں قربان جاؤں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بتاؤ مجھے کس نے مارا ہے؟ کہتے ہیں جناب ابولؤلؤ مجوسی نے مارا ہے، کہتے ہیں اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے

مجھے کسی مسلمان نے نہیں مارا، اگر کوئی مسلمان مارتا تو اللہ کے دربار میں کل قیامت کو کوئی گواہی دے دیتا، کہ اس نے مجھ پر فلاں ظلم کیا ہے۔ چلو عمر دنیا سے جا رہا ہے تو رب بھی راضی ہے اور مسلمان بھی راضی ہیں۔

حکمران ہو تو ایسا جو بات بات پر سوچے کہ مجھ پر میری رعایا تو راضی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ فرمایا کرتے تھے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں کتے کا بچہ میری ریاست میں بھوکا نہ مر جائے اور میرا رب مجھ سے پوچھ نہ لے کہ تم نے اس تک امداد کیوں نہیں پہنچائی؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اتنا رب سے ڈرنے والا عمر۔ آج جناب آخری وقت ہوگیا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جان نکل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کو بھی قبول کیا۔

ایک شہادت کی موت آئی اور دوسرا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک شہر مدینہ میں آئی۔ مدینہ کی گلیوں سے پیار کرتا عمر چلا گیا، جو اپنی موت کی خواہش بھی مدینہ میں کرتا ہو اس کے ایمان میں شک نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾ (الفتح: 29)

یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کی صفات اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ زمین و آسمان کا نظام جب تک قائم ہے۔ قیامت تک میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صفات قرآن بیان کرتا رہے گا، اللہ کی عدالت لگی ہوگی اللہ تعالیٰ قاری کو کہیں گے۔

((اِقْرَأْ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا .)) (ابو داؤد: 1464)

اے قاری قرآن سناؤ جنت کے باغات میں جہاں قاری قرآن پڑھے گا، وہاں جنت کے باغات میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بھی بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے سچی اور پکی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ٥﴾

[الفتح: 18]

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ تعالیٰ کا نہایت فضل وکرم ہے کہ اس کی توفیق خاص کے ساتھ آج اس مقام پر جمعتہ المبارک کی حاضری کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارا بیٹھنا سننا، سنانا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور دوران خطبہ جو کچھ بیان ہو اللہ تعالیٰ اس پر بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

معزز سامعین کرام نبی اکرم ﷺ کے تمام تر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے مقام پر ایک مرتبہ اور ایک فضیلت رکھتے ہیں مناقب وسیر کے اس باب میں نبی کریم کا ہر صحابی انفرادیت پیش کرتا ہے ہر صحابی اپنی شخصیت کے حوالے سے انوکھا پن محسوس کرتا ہے اور میں اپنے محبوب علیہ السلام کے ایک ایک صحابی کا غلام بھی ہوں۔ نوکر بھی ہوں مداح بھی ہوں، میرا ایمان اور میرا دعویٰ ہے کہ کائنات میں اتنی دیر تک بندہ مومن نہیں کہلا سکتا جب تک اس کا ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان جیسا نہ ہو جائے۔ کیوں؟ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے

صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کو ہمارے لیے ضابطۂ حیات بنایا:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (البقرہ: 137)

فرمایا جس نے اپنی نماز کا طریقہ اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے سب کچھ میرے محبوب کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق جو ایمان لے کر آیا فرمایا: ''فَقَدِ اهْتَدَوْا'' وہ بندہ ہدایت پا گیا اور جو ہدایت پا گیا وہ جنت میں چلا گیا، عثمان غنی رضی اللہ عنہ میرے محبوب علیہ السلام کے برگزیدہ اور پیارے صحابی ہیں کہ جن کو اللہ رب العزت نے بڑی خوبیوں سے نوازا بڑا مقام عطا فرمایا رشتہ داری اور تعلق کے لحاظ سے سردار عبدالمطلب جو میرے محبوب علیہ السلام کے دادا جان ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں دس یا بارہ بیٹے عطا کئے اور چھ بیٹیاں عطا کیں ان دس یا بارہ بیٹوں میں سے ایک کا نام عبداللہ ہے جو میرے محبوب علیہ السلام کے والد محترم ہیں اور ان چھ بہنوں میں سے ایک بہن کا نام ام الحکیم، البیضاء ہے یہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سگی نانی محترمہ لگتی ہیں۔

یعنی میرے محبوب علیہ السلام کی پھوپھی محترمہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سگی نانی لگتی ہیں یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رشتہ ہے۔ بنیادی طور پر ویسے تو ایسا رشتہ ہے جو قیامت تک نہیں ٹوٹ سکتا، اور سردار عبدالمطلب کے بیٹوں میں سے ایک کا نام ابو طالب ہے یہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد محترم ہیں اور ان کی بہن کا نام ہے کیوں کہ عبداللہ کی بہن ہی ابوطالب کی بہن ہوگی اس رشتہ کے مطابق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی محترمہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی ہے یہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے اور اس کا ذکر علامہ صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے الرحیق المختوم کے صفحہ نمبر 80 پر بیان کیا ہے۔ اور رحماء بینھم کی جلد نمبر 3 ہے اور صفحہ نمبر 27 پر بھی رشتہ اسی طرح موجود ہے۔

آگے دیکھئے نصب نامہ رسول کے ساتھ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ایک بھائی کا نام جعفر طیار رضی اللہ عنہ ہے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے دیئے تین بیٹوں کے نام تاریخ میں موجود ہیں۔ عبداللہ، محمد، عون، یہ تین سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں ان میں ایک کا نام عبداللہ ہے عبداللہ کی ایک بیٹی کا نام ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابان سے ہوا۔ اللہ اکبر اللہ اس کا بھی ذکر طبقات ابن سعد اور رحماء بینھم کتاب میں میں جلد نمبر 3 اور صفحہ نمبر 53 میں موجود ہے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کا گہرا تعلق ہے۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام ہے سکینہ بنت حسین ان کا نکاح سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے جس کا نام عمرو ہے۔ اور عامر کے بیٹے کا نام زید ہے زید بن عمرو بن عثمان بن عفان کا نکاح سکینہ بنت حسین یعنی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے ہوا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نکاح سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے سے ہوا۔ یعنی زید بن عمرو بن عثمان سے ہوا۔

اس بات کا ذکر بھی رحماء بینھم میں ہے جلد نمبر 3 اور صفحہ نمبر 55 طبقات ابن سعد میں بھی اس کا ذکر صفحہ نمبر 349 پر کیا ہے اور ابن قتیبہ انہوں نے اپنی کتاب المعارف میں بھی اس بات کا ذکر صفحہ نمبر 787 میں کیا ہے یہ میرے محبوب کے ساتھ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق ہے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رشتہ داری کے لحاظ سے رشتہ دینے اور لینے کے لحاظ سے آپس میں گہرا تعلق برادری کے حساب سے اللہ رب العزت نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو تعلق عطا کیا، اس سے بڑھ کر سب سے بڑی مقام والی بات یہ ہے کہ پوری انسانیت میں سب سے واحد شخص سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہے جس کے نکاح میں یکے بعد دیگرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آئیں۔ اللہ اکبر اللہ ۔جس کی وجہ سے ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے یہ الگ بات ہے بعض لوگ اسے ضعیف کہتے ہیں لیکن مستند اور مسلم بات یہ ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آئیں رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما۔

اللہ اکبر اللہ 34 سال کی عمر میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام کو قبول کیا۔ اور ایسا مقام پایا ہے اسلام میں ایسا مرتبہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے حیا کا پیکر بنایا ہے۔ احادیث میں آتا ہے توجہ کرنا، مسلم شریف میں یہ روایت موجود ہے مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کتاب المناقب میں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ اس حدیث کی راویہ بیان کرتی ہیں آؤ ذرا توجہ کرتے جانا میرے اور

آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ میرے محبوب تشریف فرما ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا علیہ السلام میرے گھر میں تشریف فرما ہیں آرام فرمارہے ہیں۔ میرے صحن میں میرے حجرہ میں میرے آقا علیہ السلام آرام فرمارہے ہیں اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ محبوب علیہ السلام نے اپنے اوپر چادر لی ہوئی ہے۔ میرے نبی ﷺ کا کپڑا پنڈلی سے ہٹا ہوا ہے جیسے بندہ اپنے گھر میں بے تکلف بیٹھ جاتا ہے گھر اپنا تھا دروازہ کھٹکھٹایا گیا آپ ﷺ فرماتے ہیں عائشہ پتہ کرو دروازہ پر کون آیا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر گئیں عرض کرتی ہیں محبوب جی دروازہ پر میرا ابا ابوبکر رضی اللہ عنہ آیا ہے۔

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر آئے ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے محبوب کے پاس آکر بیٹھ گئے آؤ ذرا آداب بھی سیکھ لو۔ میرے محبوب کی زندگی کے آداب پر کبھی توجہ کرو۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کے سسر لگتے ہیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی میرے محبوب کے گھر میں ہے۔ اگر ویسے سمجھا جائے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنا ہی گھر ہے بیٹی کا گھر اپنا ہی گھر ہوتا ہے باپ اپنی بیٹی کے گھر جیسے مرضی جائے لیکن میرے نبی ﷺ نے گھروں کے اصول بیان کئے ہیں اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم تک پیغام پہنچایا ہے اللہ اکبر

کہ کسی کے گھر جانا ہے تو اجازت لے کر جانا ہے اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں نہیں جانا میرے محبوب جناب محمد ﷺ کی عادت مبارکہ تھی میرے آقا علیہ السلام جب کسی کے گھر جاتے میرے نبی ﷺ اس کے دروازہ پر تین مرتبہ دستک دیا کرتے اگر اس کے گھر سے جواب آجاتا تو ٹھیک ہے اگر جواب نہ آتا تو میرے نبی ﷺ اس گھر سے واپس چلے جاتے یہ کوئی امتیازی بات نہیں گھر ولی کا ہو تو یہ قانون ہے گھر علی کا ہو تو یہ قانون ہے میرا نبی ﷺ علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں بھی جاتا ہے تو اجازت کے بغیر نہیں جاتا بے شک بیٹی کا گھر ہے میرے محبوب ﷺ نے گھروں کے آداب بیان کیے ہیں۔ فرمایا جب بھی کسی کے گھر جانا ہے۔ اجازت لے کر جانا ہے۔ اور بنگلہ کے باسیو تمہیں کبھی موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کا قرآن کھول لیا

کرو سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے عجیب نہیں بلکہ بڑا پیارا مسئلہ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کائنات والو تمہارے بیٹے عام بات نہیں کر رہا، فرمایا تمہاری گود سے پیدا ہونے والا تمہارا بیٹا تمہارے گھر میں پلنے والا تمہارا بیٹا فرمایا جب تمہارا بیٹا اتنا بڑا ہو جائے بات کو سمجھنے والا ہو جائے بات پر عمل کرنے والا بن جائے فرمایا اپنے بیٹے کو بھی اصول سمجھاؤ تمہارا بیٹا تمہارے گھر بھی آئے تو دروازہ کھٹکا کر آئے ادھر گھر میں میاں بیوی موجود ہیں باہر دروازہ پر بیٹا آیا شریعت نے قانون بنایا ہے کہ بیٹا بھی گھر آئے تو دستک دے کر آئے یہ شریعت کا قانون ہے میرے آقا علیہ السلام کی زندگی کا اصول ہے **اللہ اکبر اللہ۔**

میں صدقے اور قربان جاؤں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اجازت لے کر آئے ہیں، آ کر میرے محبوب علیہ السلام کے پاس بیٹھ گئے باتیں ہونے لگیں مائی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تھوڑی دیر گزری تو دروازہ دوبارہ کھٹکا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ پتہ کرو دروازہ پر کون ہے؟ اللہ اکبر اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر گئیں پتہ کیا عرض کی محبوب دروازہ پہ عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دے دو اگر تمہاری توجہ ہو تو یہاں بھی غور کرو عمر بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر لگتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہے جن کا نام سیدہ حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ** وہ بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئے ہیں تو اجازت لے کر آئے ہیں آ کر بیٹھ گئے میرے آقا علیہ السلام اسی حالت میں بیٹھے رہے پنڈلی سے کپڑا ہٹا ہوا تھا بے تکلف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ **اللہ اکبر، اللہ!**

باتیں ہو رہی ہیں کچھ وقت گزرا دروازہ پھر کھٹکا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر جا کر دیکھوں کون آیا ہے؟ عرض کیا محبوب جی دروازہ پر عثمان رضی اللہ عنہ آئے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا رک جاؤ ٹھہر جاؤ آقا علیہ السلام نے اپنی پنڈلی کا کپڑا درست کر لیا ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عثمان کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ اگر تمہاری توجہ ہو تو میں یہ رشتہ بھی بتا دوں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سسر لگتے

ہیں پہلے جو دو آئے تھے وہ میرے آقا علیہ السلام کے سسر لگتے تھے اب جو آئے ہیں ان کے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سسر لگتے ہیں آگے جو دو آئے تھے ان کی بیٹیاں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھیں اب جو آیا ہے اس کے گھر میں میرے آقا علیہ السلام کی دو بیٹیاں ہیں میرے محبوب علیہ السلام نے اپنا کپڑا درست کر لیا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے اگر اسلامی پردہ کے لحاظ سے بات کروں اگر آداب کے مطابق بات کروں تو میں کہہ سکتا ہوں حضرات محترم داماد حیا کا زیادہ حق رکھتا ہے داماد قدر کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ قدر سے مراد وہ قدر نہیں حیا کی بات کر رہا ہوں غیرت کی بات کر رہا ہوں۔ کیوں کہ داماد وہ ہے جس کے گھر میں بیٹی موجود ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اسلامی طریقے کتنے پیارے ہیں میں رب کعبہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں آج اگر میرے معاشرہ میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا ایک ایک طریقہ آ جائے تو میرے معاشرہ کی برائیاں جڑ سے ختم ہو سکتی ہیں۔ میرے معاشرہ کی بے حیائی اور بدکاری کا قلع قمع ہو سکتا ہے کاش تمہارے گھر میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا قانون ہوتا کاش تمہاری بیٹی کو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا غیرت کا گفٹ ملتا ہوتا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤں میرا موضوع شرم وحیا نہیں میرا موضوع غیرت نہیں اگر ہوتا تو میں آج گفتگو کرتا لیکن آؤ جو بات میں کر رہا ہوں۔ باتیں ہوئیں تینوں واپس چلے گئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

میں قربان جاؤں اپنی امی سے۔ اللّٰہ اکبر اللہ تعالیٰ نے کتنا پیارا دماغ عطا کیا ہے کائنات کے رب نے چھوٹی عمر میں ذہانتیں کتنی عطا کیں ہیں۔ میرے پاس کائنات کی دولتیں ہوں تو میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے دوپٹے سے قربان کر دوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں عرض کرتی ہیں محبوب جی میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ میرا بابا آیا آپ ویسے ہی بیٹھے رہے ہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے آپ ویسے ہی بیٹھے رہے ہیں اب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کہا ٹھہر جاؤ اور آپ درست ہو کر بیٹھ گئے ہیں اپنا پنڈلی والا کپڑا ابھی درست کر لیا ہے، وجہ کیا ہے؟ بات کیا ہے؟ مجھے بتاؤ۔ آقا علیہ السلام

فرماتے ہیں:

((اَلا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ، تَسْتَحِیْ مِنْهُ الْمَلائِکَةُ.))

(مسلم: 2402)

''فرمایا کیوں نہ میں اس بندے سے حیا کروں جس سے آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

فرمایا:

((اَلا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ، اَلا تَسْتَحِیْ مِنْهُ الْمَلائِکَةُ.))

(مسلم:2402)

فرمایا میں اس بندے سے غیرت اور حیا کیوں نہ کھاؤں جس بندے سے آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اتنے حیا والا میرے نبی ﷺ کا صحابی ہے اللہ اکبر اللہ پھر میں کیوں نہ محبت سے کہہ دوں کہ

جس دا حیا کردے عرشاں دے نوری سارے
پنڈلی چھپا کے آقا علیہ السلام فرمایا نال اشارے
کیوں نہ حیا کریں ایتھے سرتاج انبیاء دا
رتبہ خدا ودھایا عثمان با حیا دا
عرش بریں تے چرچا سخیاں دے بادشاہ دا
رتبہ خدا ودھایا عثمان باحیا دا

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے۔ فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾ (الفتح:29)

فرمایا: ''لوگوں یہ میرے محبوب کے دوست اور پیارے ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں ایک دوسرے سے پیار کرنے والے ہیں

ایک دوسرے کے دکھ میں اس کے غم خوار بننے والے ہیں ایک دوسرے کے زخموں پر نمک چھڑکنے کی بجائے ایک دوسرے سے پیار کر کے زخموں کو مندمل کر نے والے ہیں۔"

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں بخاری شریف میں یہ روایت موجود ہے کتاب المناقب کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہیں اور غزوہ بدر کا موقع ہے بدر کی لڑائی اسلام کا سب سے پہلا معرکہ سب سے پہلی جنگ ہے میرے محبوب علیہ السلام نے اپنے 313 شیروں کو تیار کیا۔313 صحابہ کو تیار کیا ان میں بچے بھی موجود ہیں ان میں کچھ بوڑھے بھی موجود ہیں اور ان کے پاس اسلحہ بھی مکمل نہیں ہے زاد راہ مکمل نہیں ہے۔ سامان مکمل نہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ادھر تیاری کر رہے ہیں ادھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئی ہیں۔ یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہیں۔ بیمار ہو گئی ہیں بیماری بہت زیادہ ہے میرے آقا علیہ السلام رخصت ہو رہے ہیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تیار ہیں جنگ لڑائی کے لیے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کے لیے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی تیار ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عثمان آپ ایسا کرو کہ تم نہ جاؤ عثمان تم نہ جاؤ تم میری رقیہ کا خیال کرو اس کی بیمار پرسی کرو اس کی دیکھ بھال کرو۔ اللہ اکبر اللّٰہ عرض کرتے ہیں محبوب جی اسلام کا پہلا معرکہ ہے اسلام کی پہلی لڑائی ہے اور میرے محبوب کے صحابی تلواریں لے کر نکل رہے ہیں سوہنے نبی میں کیوں نہ جاؤں؟ میں اس میں ضرور جانا چاہتا ہوں اللہ اکبر اللہ۔

اتنے لوگ محبتیں لے کر اپنی جانیں لے کر جا رہے ہیں سوہنے میرا بھی دل کرتا ہے میں دشمن کے مقابلہ میں نکلوں، اور ان کی صفوں میں داخل ہو کر انہیں ختم کر دوں نیست و نابود کر دوں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عثمان تمہارا جذبہ بہت پیارا ہے لیکن چونکہ میری بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ بیمار ہے اس کے پاس رہو اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے میرے محبوب نبی نے جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو پریشان دیکھا فرمایا میرے عثمان غم کس

بات کا کر رہے ہو۔

ابوبکر غزوہ بدر میں جائے گا لڑائی کرے گا تو ثواب بھی لے کر آئے گا اسے مال غنیمت بھی ملے گا عمر جائے گا تو لڑائی کر کے آئے گا حصہ بھی لے کر آئے گا اور ثواب بھی ملے گا میرے پیارے عثمان یہ جتنے صحابی جتنے ساتھی جائیں گے لڑائی میں جنگ میں ان کو ثواب بھی ملے گا اور حصہ بھی ملے گا عثمان بات سنو تم اپنے گھر بیٹھ کر میری بیٹی کا خیال کرو میں اپنی نبوت والی زبان سے اس چیز کی گارنٹی دے رہا ہوں ان کو ثواب کائنات کا رب لڑائی کرتے دے گا رب تمہیں وہ ثواب گھر بیٹھے عطا کر دے گا فرمایا غزوہ بدر میں لڑائی کا مرتبہ جو انہیں ملے گا پیارے عثمان رب تمہیں بھی دے دے گا۔ مال غنیمت کا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ میرے محبوب بدر کی لڑائی میں چلے گئے ہیں لڑائی ہو رہی ہے 313 میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں ادھر مکہ کے کافر اپنی تلواریں لے کر نکلے ہیں اور کہتے ہیں ختم کر دیں گے چھوڑیں گے نہیں اللہ اکبر اللہ۔

لوگو! آؤ کبھی تاریخ اسلام پڑھ کر تو دیکھا کرو ملت کے نوجوانو تمہیں فارغ وقت مل جائے تو سب کچھ چھوڑ کر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان باتوں پر توجہ کر کے دیکھا کرو میں کل ہی تاریخ میں پڑھ رہا تھا۔

بدر کے میدان میں دو لڑکے آئے ہیں عمریں بہت کم ہیں اللہ اکبر اللہ میرے محبوب علیہ السلام کے پاس آئے عرض کرتے ہیں پیارے ہم بھی لڑنا چاہتے ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دوستو تمہاری عمر بہت کم ہے تم کیوں لڑنا چاہتے ہو؟ بعض جگہوں پر آیا میرے آقا علیہ السلام نے ایک کو اجازت دے دی اور دوسرے کو فرمایا تمہاری عمر کم ہے تم لڑائی کے لیے نہ جاؤ عرض کرتا ہے محبوب علیہ السلام میرا بھائی جائے گا تو میں بھی جاؤں گا میں بھی جہاد میں قتال کرنا چاہتا ہوں میرے آقا علیہ السلام کے دونوں جوان صحابی جا رہے ہیں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صفیں بن گئیں میں نے اپنے دونوں طرف دیکھا تو وہ دونوں لڑکے کھڑے ہوئے ہیں دونوں طرف چھوٹے چھوٹے بچے ہیں یہ ساری سائیڈ مجھے اکیلے کور کرنی پڑے گی

اتنی دیر میں چھوٹی سی عمر کا بچہ آ گیا کہتا ہے جناب یہ بتاؤ ان کافروں کی صفوں میں ابوجہل کون سا ہے؟ میں مسکرانے لگا میں نے کہا دوست تم نے ابوجہل کو کیا کہنا ہے؟ آگے سے کہتا ہے کیا پوچھتے ہو؟ ہم تک خبریں پہنچی ہیں کہ ابوجہل ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دیتا ہے ہمارے نبی کو برا بھلا کہتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

وہ اس کی بات سن کر مسکرانے لگا دوسرا اس کے کان کے پاس ہوا جناب بتاؤ ابوجہل کون سا ہے؟ میں نے کہا ابوجہل کا تم نے کیا کرنا ہے وہ جواب دینے لگا وہ ہمارے نبی ﷺ کی گستاخیاں کرتا ہے ہم گھر سے نکلے ہیں تو بس ابوجہل کے لیے نکلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے مسکراتے مسکراتے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا۔ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری انگلی کا اشارہ نیچے نہیں ہوا میری انگلی کے نیچے ہونے میں دیر لگتی ہوگی لیکن ان کے جانے میں دیر نہیں ہوئی فرماتے ہیں میرے دیکھتے دیکھتے عقاب کی طرح جا کر ابوجہل کو چمٹ گئے اور پتہ تب چلا جب دونوں نے گرا کر کے ابوجہل کو زمین پر لٹا لیا۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں یہ میرے آقا علیہ السلام کے جوان ہیں میں صدقے اور قربان جاؤں جوانی بعد میں آتی ہے باپ کو شکایتیں پہلے آنے لگتی ہیں آج جوانی کی سیڑھیاں پر بیٹا قدم بعد میں رکھتا ہے اس کے نام کے پرچے پہلے کٹنے لگتے ہیں۔

کاش تم نے میرے نبی ﷺ کے جوانوں کی زندگی پر غور کیا ہوتا۔ کاش! تم نے میرے نبی ﷺ کے دوستوں کی زندگی کو پڑھا ہوتا، اللّٰہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں ادھر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کر دی ہے سیّدنا زید رضی اللہ عنہ مدینہ میں فتح کی خبر لے کر آتے ہیں اللّٰہ اکبر اللہ میرے محبوب علیہ السلام بھی آ رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام بھی آ رہے ہیں لوگ میرے آقا علیہ السلام کے استقبال میں کھڑے ہیں اللّٰہ اکبر اللہ میرے نبی ﷺ نے خوشی خوشی آ کر فرمایا لوگوں کائنات کے رب نے ہمیں فتح عطا کر دی ہے میرے آقا علیہ السلام نے نظر ڈالی اور فرماتے ہیں سب نظر آ رہے ہیں لیکن میرا عثمان نظر نہیں آ رہا بتاؤ میرا عثمان کہا ہے؟

جب اتنی بات کہی میرے آقا علیہ السلام کے ساتھی مدینہ کے لوگ ان کی نظریں جھک گئیں۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں دوستو بات بتاؤ ماجرا کیا ہے؟ ایک بول کر کہتا ہے محبوب سوہنے اللہ تعالیٰ نے فتح تو عطا کر دی ہے لیکن آپ کی بیٹی رقیہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی ہے۔ اللہ اکبر اللہ وہ فوت ہو گئی ہیں اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی قبر پر کفن کا انتظام کیا۔ اللہ اکبر اللہ گھر میں بہت پریشان ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں برسنے لگیں بیٹیوں کی جدائی کا غم ایسا ہی ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم اولاد کے صدمے انسان کو بوڑھا کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اولاد کی جدائی انسان کی کمر توڑ دیتی ہے۔ ادھر چاہے خوب جوان یعقوب نبی جیسا ہو بیٹا بچھڑ جائے تو چالیس سال تک آنکھوں کے آنسو ہی ختم ہو جاتے ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهَا.))

''مجھے میری بیٹی کی قبر پر لے کر جاؤ میں جانا چاہتا ہوں۔''

میرے آقا علیہ السلام سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر پہنچتے ہیں جا کر آسمانوں کی طرف چہرہ اٹھا کر کہتے ہیں میرے پروردگار کائنات کے رب یہ میری بیٹی تجھ پر راضی ہے اللہ جی آپ اس پر راضی ہو جاؤ۔ میرے محبوب واپسی پر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر آتے ہیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے آنسو ختم نہیں ہو رہے تھے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عثمان جانے والے رکا نہیں کرتے جانے والوں کو آنسو کب واپس لے کر آتے ہیں میرے پیارے کیوں رو رہے ہو؟ اللہ اکبر اللہ عرض کرتا ہے محبوب جی جانے والے تو چلے جاتے ہیں میں تو اس لیے روتا ہوں کہ پہلے میں بازار سے گزرتا تھا تو لوگ کہتے تھے داماد رسول جا رہا ہے محبوب کائنات میں عورتیں تو اور مل جائیں گی لیکن میرے سے یہ اعزاز چلا گیا ہے۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے پیارے غم کیوں کرتے ہو؟ اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرو میں تمہیں اپنی دوسری بیٹی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح دے دوں گا۔ معلوم ہوتا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عثمان جیسا داماد اور کوئی نہیں نظر آتا۔

اللہ اکبر اللہ بیٹیاں ان کو دی جاتی ہیں جن پر اعتماد ہو۔ بیٹی اس کی ہتھیلی پر دی جاتی

ہے جس پر اعتماد ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے محبوب کو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ایمان پر اعتبار ہے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت پر اعتبار ہے۔ میرے نبی ﷺ کو عثمان کی پوری زندگی پیاری لگتی ہے اسی لیے میرے محبوب نے دوسری بیٹی کا نکاح دے دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا میرے محبوب کی بیٹی محترمہ کا نکاح سیّدنا عثمان سے ہو گیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ

لوگو! بندہ تدبیر کرتا ہے لیکن تقدیر تدبیر پر غالب آ جاتی ہے پھر وہ وقت بھی آیا اللہ تعالیٰ نے اس بیٹی کو بھی اپنے پاس بلا لیا، اور بعض روایات میں آتا ہے میرے محبوب نے فرمایا عثمان یہ تو رب کا قانون ہے لیکن اگر رب نے مجھے 100 بیٹیاں دی ہوتیں تو میں ایک ایک کر کے سب کو تمہارے نکاح میں دے دیتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ توجہ کرنا کتنا مقام کائنات کے رب نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا، اور پھر صلح حدیبیہ کا موقع بھی آیا، الغرض بات مختصر یہ روایت بخاری میں کتاب المناقب میں آتی ہے میرے محبوب نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا فرمایا جاؤ مکہ والو سے بات کر کے آؤ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ چلے گئے ادھر مکہ کے کافروں نے یہ بات مشہور کر دی اُڑتی اڑتی خبریں میرے آقا علیہ السلام تک پہنچ گئیں۔

خبریں کیا ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے مکہ کے کافروں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے میرے نبی ﷺ تک خبر پہنچ گئی میرے آقا علیہ السلام نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا۔ 1400 میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ ہیں سب سامنے آ گئے ہیں میرے آقا علیہ السلام غم زدہ ہیں فرمایا: تم لوگوں کو پتہ ہو گا مکہ کے کافروں نے میرے عثمان کو شہید کر دیا ہے آؤ آج میرے ہاتھ پر بیعت کرو آج جانا ہے اور عثمان کی شہادت کا بدلہ لے کر جانا ہے ویسے واپس نہیں جانا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ ہاتھوں پر ہاتھ رکھ رہے ہیں بخاری شریف میں یہ روایت آتی ہے میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ نے جب ہاتھ رکھ لیے میرے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور فرماتے ہیں کہ آج اس مجلس میں میرے عثمان نہیں ہیں۔

آج مجھے عثمان کی بہت کمی محسوس ہو رہی ہے لیکن سنو میرے ساتھیو! یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ میرے عثمان کا ہاتھ ہے۔ میرے آقا علیہ السلام نے سب ہاتھوں پر اپنے عثمان کا ہاتھ بھی رکھ دیا۔

میں اس بیعت میں عثمان کو بھی شامل کر رہا ہوں میرے نبی ﷺ نے سب ہاتھوں پر عثمان کا ہاتھ رکھ کر بیعت میں شامل کیا۔ ادھر ہاتھ رکھا، ادھر آسمانوں سے رب نے قرآن نازل فرمایا۔ فرمایا:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًاo﴾

(الفتح:18)

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں فرمایا پیارے جنہوں نے تمہارے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی ہے میں آسمانوں کا رب گواہی دیتا ہوں میں ان سب پر راضی ہو گیا۔

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں حضرات محترم پھر وہ وقت بھی آیا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت آ گئی میرے نبی ﷺ نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: عثمان بات سنو کائنات کا رب تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور دنیا کے لوگ اس قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں گے۔ اگر میری مانو تو اس کو اتارنا نہیں بلکہ اسے اپنے گلے میں ہی رکھنا، اللہ اکبر اللہ میرے نبی ﷺ کی پیش گوئیاں سچی ہونے کا وقت آ گیا ایک اور مقام پر میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: میرے آقا علیہ السلام بیٹھے ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوبکر کے لیے جنت کی خوشخبریاں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے فرمایا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی خوشخبریاں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عثمان کو بھی جنت کی خوشخبریاں۔ عثمان تم پر ایک مصیبت بھی آئے گی۔ عثمان تم پر اللہ تعالیٰ کی آزمائش بھی آئے گی۔

آج وہ آزمائشوں کا وقت قریب آ گیا ہے۔ مسجد نبوی میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ ادھر باغیوں کا مکمل کنٹرول ہو گیا ہے باغیوں نے پورے علاقے میں اپنا نیٹ ورک کر چھوڑا ہے اپنی ترتیب کے مطابق ٹارگٹ کر چھوڑا ہے۔

اللہ اکبر اللہ مجمع میں کچھ باغی بیٹھے ہیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھ رہے ہیں ایک باغی اٹھ کر کھڑا ہو گیا کہتا ہے عثمان عدل کیا کرو تم عدل نہیں کرتے فرمایا اللہ کے بندے بیٹھ جاؤ تمہیں کوئی بات ہو تو بعد میں کر لینا یہ بیٹھ گیا ادھر ایک اور کھڑا ہو گیا اللہ اکبر اللہ بدنظمی پیدا ہو گئی بڑھتے بڑھتے جناب ان باغیوں نے اٹھ کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ پتھروں اور اینٹوں کے ساتھ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مارنا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر اللہ صحابہ نے مل کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قیصر عثمان میں پہنچایا۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بند ہو گئے اس کے بعد سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ دوبارہ مسجد نبوی میں نہیں آ سکے، مسجد نبوی میں آنا بند کر دیا، جس کی قیمتیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دی تھیں اس کنویں کا پانی بھی سیّدنا عثمان پر بند کر دیا، اللہ اکبر اللہ کھانا پینا بھی بند کر دیا، محاصرہ کر لیا باغیوں نے پورے مکان کا محاصرہ کر لیا کہتے ہیں اندر کوئی چیز نہیں جانے دیں گے، اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ایک دن پانی کی بھری مشک اپنے ساتھ لے کر آئے۔ کہتے ہیں میں عثمان تک پانی پہنچا کر آتا ہوں ان باغیوں نے نیزہ مار کر مشک کو پھاڑ دیا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کا عمامہ مبارک اتارا اور اس پانی سے تر کر کے اندر پھینکا اور کہا عثمان پیارے کوشش تو بہت کی ہے لیکن ظالموں نے تم تک پانی نہیں پہنچنے دیا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا معاملہ بہت خراب ہے اپنے ساتھ تین چار صحابہ اور لیے اور رات کے وقت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر آئے بیٹھ کر بات چیت ہوئی فرماتے ہیں عثمان پیارے اب بتاؤ کیا کرنا ہے باغی اپنے ظلم وستم پر تلے ہوئے ہیں میں آپ کو دو ترکیبیں بتاتا ہوں ان میں سے کوئی ایک مان لو۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ کون سی ہیں کہتے ہیں پہلے نمبر پر آپ خلافت سے دستبردار ہو جاؤ۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے نبی کی بات مجھے یاد ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا تھا عثمان اپنے گلے کی قمیص نہ اتارنا۔ وہ قمیص سے مراد یہ خلافت کا جبہ ہے میں اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانوں گا اچھا اس طرح نہیں کرتے تو اس طرح کریں ہمیں لڑائی کی اجازت دے دیں باغیوں کی تعداد ہماری فوج سے کم ہے۔ ہمیں اجازت دو ہم تلواریں لے کر نکلتے ہیں لوگو میں تو اس

طرح کہا کرتا ہوں علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار کرتا ہے عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتا ہے ایسی باتیں پیارے کرتے ہیں فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ اجازت دو آج میں تمہیں خیبر والا معاملہ دوبارہ کر کے دکھاؤں، عثمان اجازت دو آج میں مرحب والی ضربیں دوبارہ باغیوں پر لگا کر دکھاؤں، فرمایا پیارے علی تمہاری محبت اپنی جگہ پر لیکن میں نہیں چاہتا میرے آقا علیہ السلام کی گلیوں میں خون ریزی ہو۔ میرے آقا علیہ السلام کی گلیوں میں خون ریزی مجھے پسند نہیں لگتی مدینہ کی گلیوں میں لڑائی میں برداشت نہیں کرسکتا اچھا پھراس طرح کریں ہم آپ کا محاصرہ کرتے ہیں اور مدینہ سے باہر چلتے ہیں آپ کسی ایسی جگہ چلے جانا جہاں آپ محفوظ رہ سکیں وہاں جانے کے بعد باغیوں سے مل کر پوچھیں گے کیا بات ہے؟ فرمایا علی پیارے تمہاری بات بھی ٹھیک ہے لیکن جیسے میں نبی کی گلیوں میں لڑائی برداشت نہیں کرتا۔

ایسے نبی کی گلیوں کی جدائی بھی برداشت نہیں کرتا، مجھ سے نبی کی گلیاں چھوڑ کر نہیں جایا جائے گا۔عثمان کی جان جائے گی تو انہی گلیوں میں جائے گی اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں صبح کا وقت ہوا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر چلے گئے فرماتے ہیں باغیو میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھنا چاہتا ہوں مجھے بتاؤ مجھ پر اتنا تشدد کیوں کر رہے ہو؟ یہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے جہاں میرے آقا علیہ السلام میرے ساتھ رہتے تھے اور میرے آقا علیہ السلام نے جو کچھ میرے بارہ میں تمہیں بتایا تمہیں سب کچھ معلوم ہے مسجد نبوی میں پیسے ڈال کر میں نے اسے زیادہ کروایا۔آج تم مجھے اس مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھنے دیتے بئر رومہ وہ کنواں ہے جو میں نے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا آج تم اس سے پانی پینے کی اجازت مجھے نہیں دیتے بتاؤ میرا قصور کیا ہے؟ قتل تو اس بندے کو کیا جاتا ہے جو مرتد ہو۔

اس اللہ کی قسم میں دین سے مرتد نہیں ہوا، میں دین پر ہوں یا قتل اس بندے کو کیا جاتا ہے جس نے کسی کو قتل کیا ہو آج تک قتل کرنا تو دور کی بات ہے میں نے کسی پر بڑھ چڑھ کر کوئی جملہ بھی نہیں بولا میں نے کبھی کسی سے اونچی آواز سے بات بھی نہیں کی قتل تو اس بندے کو کیا جاتا ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاریاں کی ہوں اسلام کی بات تو بعد

کی ہے میں نے تو کبھی زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی تھی۔ میں نے تو کبھی اس برے وقت میں بھی اپنے دامن پر بہتان نہیں لگنے دیا تھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

باغیوں پر کچھ اثر نہ ہوا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نیچے آ گئے اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوت شروع کردی رات کا وقت ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں باغیوں نے محاصرہ بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ بعد میں حج کا موسم آنے والا ہے جیسے جیسے بات پھیلتی جائے گی مسئلہ خراب ہوتا جائے گا۔

محاصرہ میں آ کر جو کچھ کرنا ہے کردیں الغرض بات مختصر باغیوں کا قافلہ بڑھتا گیا بڑھتا گیا رات کے وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بھیجا فرمایا جاؤ جا کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاؤ پہرہ دو اور ان کی حفاظت کرو میں صدقے جاؤں ادھر باغی اندر آ گئے مکان کی چھت پر چڑھ گئے ایک باغی نے مکان کی چھت میں سوراخ کیا اور سوراخ سے اتر آیا دوسرا بھی تیسرا بھی اتر آیا اس وقت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت میں مشغول تھے۔ ساتھ آپ کی بیوی نائلہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

اس نے لوہے کی سلاخ ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے اور اترتے ساتھ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے سر میں وہ سلاخ ماری ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ قرآن ایک طرف جا گرا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے بندے نے دوسرا وار کیا، ادھر تیسرا بندہ تلوار لے کر نکلا جب کمرہ میں شور ہوا تو نائلہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے آگے آ کر بچانے کی کوشش کی اللّٰہ اکبر اللّٰہ اس نے زور سے طمانچہ سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا کے منہ پر مارا۔ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے حیا تمہیں عورت پر ہاتھ اٹھاتے شرم نہیں آتی اللہ سے ڈرتا کیوں نہیں عورت پر ہاتھ اٹھاتا ہے ادھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بات کر رہے ہیں ادھر ظالم نے دوبارہ وار کیا، سیّدہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے آگے اپنا ہاتھ کیا۔ سیّدہ نائلہ رضی اللہ عنہا کی تین انگلیاں کٹ گئیں اور انگلیاں کٹتے کٹتے تلوار کا وار سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن پر لگا۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تڑپ کر زمین پر گر گئے قرآن کے اوراق پر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا خون جا رہا ہے خون کے قطرات قرآن کے اوراق پر جا رہے ہیں اسی وقت

زبان سے پڑھ رہے تھے۔

﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ﴾

مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کافی ہے مجھے میرا مالک کافی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ جان نکل گئی سیدہ نائلہ رضی اللہ عنہا مکان کی چھت پر چڑھ گئیں اور کہتی ہیں مدینہ کے لوگو! آؤ دیکھو تو سہی آج باغیوں نے نبی کے داماد کو شہید کر دیا ہے آج نبی کے داماد کا خون بہا دیا گیا ہے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تک آواز پہنچی ہے ہاتھ میں چادر پکڑی ہے اور دوڑتے آرہے ہیں آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں اللہ گواہ ہو جاؤ اللہ گواہیاں نوٹ کر لے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون میں میرا کوئی قصور نہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں تین دن تک سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش اس کمرہ میں پڑی رہی ہے باغیوں نے ظلم کی انتہا کر دی پھر تین دن کے بعد رات کے وقت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا چند لوگوں نے مل کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا اور لے کر جا رہے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ

کچھ عورتیں بھی ساتھ ہیں جا کر جنت البقیع میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک طرف دفنا دیا سیدنا سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا لوگو! آؤ غور کرو یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ معصوم عثمان ہے یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پیارا دوست ہے جس نے اپنی جان، تن، من کی بازی لگا دی لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں میں خون برداشت نہیں کیا میرے آقا علیہ السلام کی گلیوں کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں میں لڑائی برداشت نہیں کی محبت ہے ناں۔

ایک طرف وہ محبت کرتا ہے دوسری طرف تم محبت کرتے ہو۔ وہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں میں لڑائی برداشت نہیں کرتا آج تمہاری گلیوں میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی نافرمانیاں ہوتی ہیں لیکن تو ان کو روکنا برداشت نہیں کرتا، آج تمہارے بازار میں جو کچھ بھی ہو جائے تم کہتے ہو کہ کیا کریں برادری رکھنی پڑتی ہے ناک کٹ جاتا ہے اگر سب کچھ نہ ہو تو

پیار اس نے بھی کیا پیار تم نے بھی کیا اس کے پیار کا پیمانہ یہ کہتا ہے کہ میں نبی کی گلی میں خون نہیں دیکھ سکتا تمہارے پیار کا پیمانہ کہتا ہے کہ مسجد میں نبی سے پیار ہے بازار میں نبی سے پیار ختم ہو جاتا ہے اگر برقرار رہتا ہے تو تمہارے بازار میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی نافرمانی کیوں ہے؟

آیئے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور ان کے بدن سے نکلنے والا خون قیامت تک زندہ رہے گا لوگو! میں بھی نبی سے پیار کرتا ہوں تم بھی نبی سے پیار کرو ویسے کرو جیسے میں نے کر کے دکھایا میرے آقا علیہ السلام سے ایسے پیار کرو جیسے میرے آقا علیہ السلام کے یاروں نے پیار کر کے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾

[الفتح: 29]

اسلام کی عظمت کے مینار ہیں صحابہ
اسلام ہے دریا تو کنارے ہیں صحابہ
اگر چاند ہیں آقا علیہ السلام تو ستارے ہیں صحابہ
واللہ ہمیں جان سے پیارے ہیں صحابہ

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات محترم اللہ رب العزت کا نہایت ہی فضل وکرم ہے۔ اس کی توفیق خاص کے ساتھ آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ میرا اور آپ سب کا یہاں مل بیٹھنا قبول ومنظور فرمائے۔ آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں نہایت ہی مختصر وقت ہے معروضات زیادہ ہیں شیر خدا حیدر کرار سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کا ذکر کیا جائے گا علی کون علی؟ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی علی، علی کون علی؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر کا تاج علی علی کون علی؟ میرے محبوب کے جگر گوشے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

پیارے پھول سیّدنا امام حسن اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کا باپ اور ان کا پیارا بابا علی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ محبت وعقیدت و پیار رکھنے والا علی میرا تو ایمان ہے میرا دعویٰ ہے کہ جو بندہ علی رضی اللہ عنہ کو مومن نہیں مانتا اللہ تعالیٰ کی قسم میں اسے مسلمان نہیں مانتا جو بندہ علی رضی اللہ عنہ کے ایمان کا انکار کرتا ہے جو انسان علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا انکار کرتا ہے جو بندہ علی کی عقیدت کا انکار کرتا ہے جو بندہ علی رضی اللہ عنہ سے پیار، علی کی عزت، جاہ وحشمت اور مقام، بلندی، عظمت، شجاعت، جرات، زہد وتقویٰ جو میرے پیارے علی کی عظمت کا انکاری ہے اللہ تعالیٰ کی قسم مین اس کے مسلمان ہونے کا انکاری ہوں۔

بلکہ میں یہ کہوں گا کہ جو بندہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل اور آپ کی عظمت کا قائل نہیں وہ بندہ جنت میں نہیں جا سکتا، اس بندہ کا جنت سے کوئی تعلق نہیں جو بندہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کا انکاری ہے۔ کیوں نہ ادب و احترام کریں جس کو اللہ رب العزت نے مقام عطا کیا پوری کائنات مل کر اس سے مقام نہیں چھین سکتی۔

﴿وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾

وہ جو چاہے تو قطرہ کو سمندر کر دے
وہ جو چاہے تو یتیموں کو پیغمبر کر دے
کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک در در دے
میرے مالک تیری مرضی ہے تو جدھر چاہے ادھر کر دے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظمت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام بلند ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک صحابی عظمت والا، شان والا، ابو بکر کی عظمت کو سلام ہے، عمر کی عظمت کو سلام ہے، عثمان کی عظمت کو سلام ہے۔ علی کی عظمت کو سلام ہے۔ ابو ہریرہ کی عظمت کو سلام ہے مائی عائشہ کی عظمت کو سلام ہے۔ سیدہ جویریہ کی عظمت کو سلام ہے سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مقام کو سلام ہے۔ رب کعبہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک صحابی عظمت والا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک صحابی شان والا، مقام والا ہے۔ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یہ

قرآن تیس پاروں والا اس بات کی گواہی پیش کرتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم وہ ہیں جن پر رب راضی ہو گیا اور وہ رب پر راضی ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر راضی اور وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہمارے کچھ کرنے سے ان کا مقام کم نہیں ہوسکتا، ان کی عظمت بڑی بلند ہے۔

میں تو اپنے نبی کے ایک ایک صحابی کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کے نوکروں کے نوکروں کے چاکروں کا چاکر ہوں غلام ہوں اپنے نبی کے غلاموں کا ان سارے غلاموں میں سے ان سارے دوستوں میں سے آج جس یار اور غلام کا تذکرہ میں کرنا چاہتا ہوں اس کی عظمت بہت زیادہ ہے اس کا تذکرہ بہت زیادہ ہے یہ وہ شخصیت ہے جس کو میرے محبوب علیہ السلام نے اپنی زبان سے خود جنتی قرار دیا ہے۔ میرے محبوب نے خود علی کو جنتی قرار دیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرتے جانا غور کرتے جانا میری دعا میں ہے جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ پہلے سمجھنے کی اور پھر ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں سمجھ بھی دے اور عمل بھی دے اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرنا۔ بخاری مسلم کی روایت ہے۔ متفق علیہ روایت ہے۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر کا موقع ہے میرے محبوب نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اپنے یاروں کو جمع فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم بات سنو:

((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ .)) (بخاری 4210، مسلم: 1406)

فرمایا کائنات والو کل اسلام والا جھنڈا کل دین والا جھنڈا دین والا علم وہ جھنڈا جو ایمان کا جھنڈا ہے فرمایا کل یہ علم میں اس کے ہاتھ میں دوں گا جس بندے سے اللہ تعالیٰ بھی پیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا رسول بھی پیار کرتا ہے اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پیار کرتا ہے اور ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور بات فرمائی فرمایا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کل کائنات کا رب اس کے ہاتھ سے ہمیں فتح بھی عطا کر دے گا کل خیبر کا قلعہ گر جائے گا کل اسلام کا جھنڈا بلند ہو گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بیان کرتے ہیں زندگی میں

تمنائیں ہوتی ہیں لیکن اس مرتبہ بڑی تمنا ہوئی ہے صبح کا وقت ہوا ہر بندے کے دل کی تمنا اور خواہش ہے کہ جھنڈا مجھے مل جائے۔ جھنڈا میرے ہاتھ میں آ جائے تا کہ اتنی عظمت اور اتنے بڑے مقام والا میں بن جاؤں میرے نبی ﷺ کے دوستوں کی نماز فجر کے بعد قطاریں لگ گئیں صبح کا وقت ہے میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں میرے نبی ﷺ نے شروع سے آخر تک نظر دوڑائی میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں "اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ" فرمایا مجلس میں مجھے علی نظر نہیں آ رہا علی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب "هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ" سوہنے علی کی آنکھوں میں بڑا شدید درد ہے درد کی وجہ سے علی رضی اللہ عنہ اپنے خیمے میں موجود ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جاؤ جا کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لے کر آؤ۔ صحابہ گئے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی پیارے کیا بات ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں محبوب جی آنکھوں کو بڑا شدید درد ہے۔ سوہنے محبوب آنکھیں بہت درد کر رہی ہیں سیّدنا علی کہتے ہیں محبوب نے اپنے منہ مبارک سے انگلی سے لعاب دہن نکالا اور نکال کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں ڈال دیا، پہلے ایک آنکھ میں پھر دوسری میں۔ ڈالنے کے بعد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کائنات والو جب میری آنکھوں میں محبوب علیہ السلام کا لعاب گیا کائنات کے رب نے میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرما دی۔

کائنات کے رب نے میری آنکھوں کا درد ختم کر دیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جتنی دیر تک میں زندہ رہا دوبارہ کبھی میری آنکھوں کو درد ہوا ہی نہیں۔ اللہ پاک نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کو درست فرما دیا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی یہ پکڑو اسلام کا جھنڈا اسلام کا علم اپنے ہاتھ میں لے کر جاؤ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جھنڈا پکڑا اور خیبر کی طرف روانہ ہو گیا، اللہ اکبر اللہ۔ معرکہ لگ گیا جنگ کا بازار سج گیا دشمن کی قطاریں سامنے آ گئیں اللہ کی مدد سے میں دشمن کی قطاریں کاٹتا جا رہا ہوں۔ دشمنوں کی صفیں اکھیڑتا جا رہا ہوں خیبر کے علاقہ کا بہت مشہور طاقتور مرحب بندہ۔ اللہ اکبر اللہ سامنے آ کر کھڑا ہو گیا کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے علی مجھے دنیا جانتی ہے۔ دنیا کے لوگ مجھے مرحب کے نام سے جانتے ہیں میرا نام

سن کر تو دنیا راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جاتی ہے علی تم میرا مقابلہ نہیں کر سکتے مجھ میں بڑی طاقت، میری بڑی شہرت اور میرا بڑا نام ہے۔ اللّٰــه اکبر اللّٰــه۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تجھے اپنی قوتوں پر ناز ہے مجھے اپنے رب کی رحمتوں پر ناز ہے۔ تجھے اپنی قوتوں کا مان ہو گا اور مجھے محبوب نے بھیجا ہے اللّٰــه اکبر اللّٰه میں قربان جاؤں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وار کرو مرحب نے وار کیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی مدد سے اس وار کو روکا کہا مرحب اب تیار ہو جاؤ اب علی کا وار آنے لگا ہے۔ اب علی اپنی ایمانی قوت سے تلوار کا وار کرنے لگا ہے۔ اب تیار ہو جاؤ علی اپنی ایمانی قوت دکھانا چاہتا ہے۔ اللّٰــه اکبر اللّٰــه۔ تاریخ کی کتب میں موجود ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے زور سے وار کیا۔ مرحب کے سر پر تلوار لگی اور ناف تک سارا جسم چیر کر رکھ دیا ہے۔ سارا جسم کٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، اللّٰه اکبر اللّٰه کائنات کے رب نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خیبر کا قلعہ فتح کر دیا۔

اللّٰه اکبر اللّٰه۔ پتہ چلا علی وہ عظمت والا ہے جس سے میرا نبی بھی پیار کرتا ہے اور عرش والا رب بھی پیار کرتا ہے رب پیار کرتا ہے تب ہی خیبر کا قلعہ فتح ہوا رب پیار کرتا ہے تب ہی مرحب کے دو ٹکڑے ہوئے علی رضی اللہ عنہ سے میرا نبی پیار کرتا ہے تب ہی علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے عظمتیں عطا کی ہیں اللّٰــه اکبر اللّٰه جس سے محبوب نبی پیار کرے اس سے میں نہ پیار کروں یہ ہو نہیں سکتا جس سے کائنات کا رب پیار کرے اس سے میں پیار نہ کروں مجھے میرے ایمان کا خطرہ ہے کیوں؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن بول کر کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(آل عمران:31)

”اللّٰه اکبر اللّٰه۔ فرمایا کائنات والو دنیا والو! جو بندہ چاہتا ہے آسمانوں کا رب اس سے پیار کرے وہ میرے نبی ﷺ سے پیار کرنا شروع کر دے رب اس سے پیار کرنے لگے گا۔“

علی رضی اللہ عنہ سے میرا نبی ﷺ پیار کرتا ہے معلوم ہوا میرا رب بھی پیار کرتا ہے اللّٰــه اکبر

اللہ کتنی محبت ہے میرے نبی ﷺ کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے غزوہ احزاب کا موقع ہے۔ مدینہ کے اردگرد میرے نبی ﷺ نے خندق کھدوائی ہے تا کہ کوئی دشمن مدینہ پر حملہ نہ کر سکے عمرو بن عبدوُدّ نامی بندہ بڑی جرأت اور طاقت والا خندق پار کر کے آ گیا آ کر کھڑا ہو گیا کہنے لگا آؤ مدینہ والو تم میں سے کوئی بندہ جرأت رکھتا ہے تو مجھ سے مقابلہ کرے کوئی بندہ طاقت رکھتا ہے تو آ کر مجھ سے مقابلہ کرے۔ میں مقابلہ کے لیے بلا رہا ہوں کون ہے جو عمرو بن عبدوُدّ کے مقابلہ کے لیے آ جائے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اٹھو میرے علی اٹھ کر مقابلہ کرو۔ میرے نبی ﷺ نے خود سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اٹھایا، اور فرمایا علی پہلے تم اپنی تلوار سے لڑتے تھے آج تم محمد کی تلوار سے لڑو گے۔ میرے نبی ﷺ نے اپنی تلوار سیّدنا علی کو پکڑائی اور اپنے ہاتھ سے سیّدنا علی کے سر پر عمامہ باندھا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں چلو علی قدم قدم پر محمد کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں تمہارے ساتھ ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مقابلہ میں اترے فرماتے ہیں عمرو بن عبدوُدّ بات سنو مجھے پتہ چلا ہے کہ تم تین باتوں میں سے کوئی ایک بات مانتے ہو میں تمہارے آگے کوئی تین باتیں رکھوں گا ایک مان لینا تمہاری مرضی سب سے پہلے میں اپنے نبی ﷺ کے حکم کے مطابق تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینا چاہتا ہوں لڑائی جھگڑے چھوڑ دو اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ۔

میرے نبی ﷺ کے مرید ہو جاؤ کہتا ہے علی کیسی باتیں کرتے ہو؟ اگر کلمہ پڑھنا ہوتا تو خندق پار کر کے کیوں آتا اگر کلمہ پڑھنا ہوتا تو مقابلہ کیوں کرتا اگر کلمہ پڑھنا ہوتا تو مقابلہ کے لیے کیوں للکارتا اگر یہ نہیں مانتے تو یوں کر لو میرے مقابلہ سے واپس چلے جاؤ۔ عمرو بن عبدوُدّ نے مسکرا کر قہقہہ لگایا کہتا ہے علی کیسی باتیں کرتے ہو میں دس بندوں کا اکیلا مقابلہ کرنے والا ہوں میں تمہارے مقابلہ سے واپس کیوں چلا جاؤں؟ اگر میں تمہارے مقابلہ سے چلا گیا تو عرب کی عورتیں مجھے بہت طعنے دیں گی عرب کی عورتیں مجھے جینے نہیں دیں گی کہیں گی اتنی قوت اتنی طاقت والا عبدوُدّ مقابلہ سے واپس آ گیا۔ ہاں اگر تم میری بات مانو تو میرے مقابلہ سے چلے جاؤ۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں عمرو بن عبدوُدّ بات سنو اگر تم

واپس گئے تو تمہیں عرب کی عورتیں طعنے دیں گی اور اگر علی واپس چلا گیا تو علی کو جنت کی حوریں طعنے دیں گی علی واپس نہیں جائے گا علی تم سے لڑائی کرے گا پہلے علی اپنی تلوار سے لڑا کرتا تھا آج علی اپنے محبوب علیہ السلام کی تلوار سے لڑے گا۔

اگر تم واپس نہیں جا سکتے تو میں بھی نہیں جاؤں گا تمہیں مکہ کی عورتوں کے طعنوں کا ڈر ہے مجھے جنت کی حوروں کے طعنوں کا ڈر ہے اگر تم واپس نہیں جاؤ گے تو تم عرب کی عورتوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں میں اپنے آقا علیہ السلام کو کیسے منہ دکھاؤں گا، اگر تم نے نہیں جانا تو میں نے بھی نہیں جانا، چلو پھر آخری بات رہ گئی ہے وہ مان لو آ جاؤ پھر مقابلہ کر لیتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کون کامیاب ہوتا ہے اور کون ناکام ہوتا ہے؟ کہتا ہے علی میرا نام میری ماں نے بڑی طاقت والا بڑی جرأت والا رکھا ہے فرمایا غم نہ کر علی کی ماں نے اس کا نام حیدر کرار رکھا ہے شیر خدا طاقت والا رکھا ہے۔ میں خود نہیں آیا میں اپنے نبی کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔

اللہ اکبر اللہ فرمایا چلو پہلا وار تم کرو عمرو بن عبدوُد نے وار کیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے وار کو روکا اور کہا اب تیار ہو جاؤ اب میں وار کروں گا میرا ایمان یہ بات کہتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کو میرا اسلام ہے ایک علی رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے دوسرا تلوار میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ایک علی رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے دوسرا سر پر عمامہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا باندھا ہوا ہے۔

ایک علی رضی اللہ عنہ کی عظمت دوسرا دعائیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں اللہ اکبر اللہ سیر الصحابہ کتاب میں یہ بات آئی ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر زور سے وار کیا عمرو بن عبدوُد تڑپ کر زمین پر گرا سر تن سے جدا ہو گیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے جوش سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا پورے علاقہ میں نعرہ کی آواز گونج گئی۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم خوش ہو جاؤ کائنات کے رب نے علی کو فتح عطا کی ہے نعرہ بتا رہا ہے علی کا للکارنا بتا رہا ہے علی کی آواز فضا میں گونج رہی ہے یہ سب بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی کو فتح دی ہے اور عمرو بن عبدوُد کا بیڑہ غرق کر دیا ہے ہاں ہاں وہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کریں میرا محبوب جس سے محبت کرے

میں اس سے کیوں نہ پیار کروں جس کے لیے میرے نبی ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کریں میں اس سے کیوں پیار نہ کروں؟

غور کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی گواہیاں پیش کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی اس بات کو بیان کر رہا ہے فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾

[الفتح: 29]

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں قربان جاؤ اللہ تعالیٰ کا قرآن میرے نبی کے دوستوں کی عظمت بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان کرتا ہے میں کیوں نہ بیان کروں جس کی شان رب کا قرآن بیان کرتا ہے۔ میں کیوں نہ اس کی عظمت کو بیان کروں جس سے آسمانوں کا رب پیار کرے میں اس سے کیوں پیار نہ کروں میں تو محبت کا پیغام پیش کرتا ہوں۔

سوہنا علی بہادر شیر خدا
جنوں لقب ملیا اسد اللہ
علی رب دا ولی نالے شیر جلی
صدیق عمر، عثمان علی
ہر چمن چمن ہر گلی گلی
صدیق، عمر، عثمان، علی

اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں توجہ کرتے جانا ذرا غور کرتے جانا اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے آقا علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر دعائیں دی ہیں ترمذی شریف کی روایت ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، رَحِمَ

اللّٰہُ عَلِیًّا .))

میرے آقا علیہ السلام نے اپنے چار دوستوں کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بھی اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ پر بھی اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی اپنی رحمتیں نازل فرمائے اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہ پر بھی اپنی رحمتیں نازل فرمائے جس کے لیے میرا نبی ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے میں اس کے ایمان پر کیوں شک کروں؟ جس کے لیے میرا نبی ﷺ ہاتھ اٹھا کر رحمت مانگے میں کیوں اپنا نامۂ اعمال کالا کروں نہیں نہیں علی میرا ایمان ہے علی میرا عقیدہ ہے علی میری جان ہے علی رضی اللہ عنہ میری آنکھ کا تارا ہے

اللہ اکبر اللہ۔ میں قربان جاؤں میرے نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ .))

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں نہ دیا کرو۔“

ایک حدیث میں یوں فرمایا دوسری حدیث میں یوں فرمایا، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ .)) (مسند احمد)

”جس نے علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا اس نے میں محمد ﷺ کو برا کہا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ جس نے علی رضی اللہ عنہ کے کردار میں شک کیا اس نے میں محمد ﷺ کے کردار میں شک کیا۔“

علی رضی اللہ عنہ میرے ایمان میں شامل ہے۔ سبحان اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں حضرات محترم غور کرنا محبت و پیار سے آج علی کی محبت اپنے دلوں میں بٹھا کر لے جاؤ علی وہ ہے جس نے میرے نبی ﷺ کے پاس رہ کر تربیت حاصل کی ہے علی کا بچپن میرے نبی ﷺ کی رحمت کے نیچے گزرا ہے علی رضی اللہ عنہ کا لڑکپن میرے نبی ﷺ کی ردائے رحمت کے نیچے گزرا ہے علی رضی اللہ عنہ کی جوانی میرے نبی ﷺ کی ردائے رحمت کے نیچے گزری ہے علی رضی اللہ عنہ کے بچوں کی زندگیاں، لڑکپن میرے نبی ﷺ کی چادر کے نیچے گزرا ہے علی رضی اللہ عنہ

کا گھرانہ پاک ہے میں علی کے گھرانے سے محبت کرنے والا ہوں الحمد للہ اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مقام اتنی عظمت اور اتنی شان عطا فرمائی اس بندے سے پیار کرنے کا ہمارا حق بنتا ہے میرے نبی ﷺ کے دوست بھی علی سے پیار کرتے تھے میرے نبی ﷺ کے صحابہ بھی علی سے پیار کرتے تھے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی میرے نبی ﷺ کے باقی دوستوں سے پیار کرتے تھے۔ بخاری، مسلم میں یہ روایت آتی ہے۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کائنات والو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ دنیا چھوڑ کر چلے گئے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بدن چارپائی پر پڑا ہے میں چارپائی کے پاس کھڑا ہوں ایک بندہ پیچھے سے آیا اور میرے کندھے پر منہ رکھ کر بڑے افسوس سے کہنے لگا عمر اللہ تعالیٰ تمہاری عظمتیں بلند کرے عمر اللہ تعالیٰ تمہاری شانیں بلند کرے عمر مجھے بڑا یاد ہے میرے نبی ﷺ جب زندہ تھے میرے آقا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کنت ابوبکر وعمر یا ابو بکر وعمر رائیت ابو بکر وعمر۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میں اور ابوبکر اور عمر گئے میں اور ابوبکر وعمر آئے میں اور ابوبکر وعمر نے فلاں کام کیا یعنی ہر کام میں میرے آقا علیہ السلام نام لے کر کہا کرتے تھے میں بھی تھا میرے نبی ﷺ نے اپنے نام کے ساتھ ابوبکر کا نام ملایا عمر کا نام ملایا اور وہ بندہ دعائیں دینے والا کہتا ہے میرا ایمان کہتا ہے آج عمر دنیا سے جا رہا ہے۔

اللہ آج بھی عمر رضی اللہ عنہ کو محبوب علیہ السلام سے ملا دے گا میں نے کہا میں دیکھوں تو سہی اتنا پیار کرنے والا اتنی محبت کرنے والا کون ہے؟ فرمایا جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا میرے نبی ﷺ کے دوستوں سے محبت کرنے والا کوئی اور نہیں وہ تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اتنی دعائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیں اتنی دعائیں عمر رضی اللہ عنہ کو دیں۔

اللہ اکبر اللہ۔ میں قربان جاؤں میرے نبی ﷺ کے دوست بھی پیار کرتے تھے۔ میرے نبی ﷺ کے پاس سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے بات کا پتہ چلا فرمایا علی پیارے تم مجھے پسند ہو میں تمہیں اپنی بیٹی کا نکاح دے دیتا ہوں لیکن خرچہ کرنے کے لیے کچھ پاس ہے یا نہیں آخر کچھ حق مہر بھی دینا پڑے گا شادی پر کچھ نہ کچھ خرچہ بھی ہوگا کچھ ولیمہ کا خرچہ بھی کرنا پڑے گا۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں محبوب میں نے تو آج تک تمہارے گھر زندگی گزاری ہے سوہنے علی کے گھر میں جو کچھ موجود ہے محمد ﷺ سے چھپا ہوا نہیں محبوب اس وقت میرے پاس دو چیزیں موجود ہیں ایک گھوڑا موجود ہے اور ایک زرہ موجود ہے۔ گھوڑے پر بیٹھ کر میں جنگ کرتا ہوں۔ اور زرہ پہن کر میں دشمن سے دفاع حاصل کرتا ہوں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ گھوڑا دوبارہ جنگ میں کام آئے گا، زرہ لے جاؤ بیچ کر آؤ۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے زرہ اپنے ہاتھ میں اٹھالی لے کر جا رہے ہیں چلتے چلتے میرے پیارے عثمان رضی اللہ عنہ کی نظر پڑ گئی علی پیارے کہاں جا رہے ہو! عثمان میں زرہ بیچنا چاہتا ہوں لاؤ مجھے بیچ دو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے زرہ خرید کر پیسے دے دیئے علی بتاؤ تو سہی اتنے پیسے کیا کرنے ہیں جو زرہ بیچ دی ہے اللہ اکبر اللّٰہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان تمہیں پتہ نہیں آج میرا نکاح میرے محبوب علیہ السلام کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونے والا ہے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اتنی خوشی ہوئی فرمایا علی پیسے بھی لے جاؤ پیسے اپنے گھر خرچ کرنا اللہ ثواب دے گا، زرہ پہن کر جنگ کرنا اللہ تعالیٰ عثمان کو ثواب دے گا ہمیں اپنے بھائی کی شادی کی بہت خوشی ہے۔

علی رضی اللہ عنہ نے میرے نبی ﷺ کی ہتھیلی پر جا کر پیسے رکھے میں قربان جاؤں بیٹیاں کس کو پیاری نہیں لگتیں بیٹیوں سے کون پیار نہیں کرتا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بلال ادھر آؤ یہ پیسے لے کر جاؤ میری بیٹی کے لیے کچھ سامان خرید لاؤ۔ میری بیٹی کا نیا گھر بننے لگا ہے جاؤ کچھ خرید کر لاؤ اللّٰہ اکبر اللّٰہ توجہ کرنا دل پر نوٹ کر کے لے جاؤ۔ آج تمہاری بیٹی کی بارات جائے تو ساتھ 21 انچ کا ٹی وی جائے آج تمہاری بیٹی کی بارات جائے تو ساتھ بینڈ باجا جائے آج تمہاری بیٹی کی بارات جائے تو کمرہ میں انتظام کیبل کا کیا جائے کیا تمہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کردار یاد نہیں کیا تمہیں سیدہ فاطمہ کا طریقہ یاد نہیں؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ گئے جا کر پانی والا مٹکا، ایک گدا ایک گدا کیسا؟ آج ہمارے معاشرہ میں مولٹی فوم چلتا ہے میرے نبی ﷺ کی بیٹی جسے اللہ تعالیٰ نے جنت کی عورتوں کی سردار بنایا ہے ان کے لیے گدا خریدا میں کھجوروں کے پتے ڈالے ہوئے ہیں ایک مصلیٰ، جائے نماز تیار کی، ایک آٹا

پینے والی چکی تیار کی، اللّٰہ اکبر اللہ میں صدقے جاؤ اتنا سا سامان میرے محبوب کی شہزادی بیٹی کا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں علی تمہارا سامان تیار ہو گیا ہے جاؤ اب میرے گھر بارات لے کر آؤ میں تمہیں اپنی بیٹی کا نکاح دے دوں۔

اللّٰہ اکبر اللہ میں قربان جاؤں کائنات والو بڑی باراتیں دیکھی ہوں گی لیکن آج کی بارات کا نظارا ہی کچھ اور ہے آج کا دولہا بھی عظمت والا اور دولہے کے ساتھ آنے والے بھی عظمت والے ہیں اگر تم میرے ساتھ اتفاق کرو تو میں یوں کہوں گا آج اس بارات میں جو دولہا آیا وہ بھی جنتی ہے اور جو ساتھ آئے ہیں وہ بھی جنتی ہیں اور جسے لینے آئے ہیں وہ جنت کی عورتوں کی سردار عورت ہے۔ سبحان اللّٰہ سیّدنا ابوبکر آئے سیّدنا عمر فاروق آئے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین آئے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آئے ایسے میرے محبوب علیہ السلام کے گھر پہنچے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے کمرہ خالی کر دیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عائشہ تم چلی جاؤ ساتھ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو لے جاؤ جا کر میری بیٹی کا گھر سجا کر آؤ جا کر میری بیٹی کا گھر صاف کر کے آؤ۔ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ میں خود اپنے ہاتھوں سے لیپ کر آئی تھی حجرہ کچا تیار کیا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر سے رخصت کیا۔

میری مجلس میں بیٹیوں والے آ کر بیٹھے ہو کسی نے رخصت کر دی ہیں تو کسی نے کرنی ہیں اللّٰہ اکبر اللہ دنیا پر میرے محبوب علیہ السلام جیسا پاک کوئی نہیں ہے دنیا پر فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی پاک کوئی بیٹی نہیں ہے گھر سے نکلتے وقت میرے آقا علیہ السلام نے بیٹی کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں فاطمہ بیٹی بات سنو آج تمہیں تمہاری ماں یاد تو آئی ہو گی آج تیرے دل میں خیال آتا ہو گا کہ تمہاری ماں ہوتی تو اپنے ہاتھ سے رخصت کرتی لیکن فاطمہ میں تمہارا باپ تمہیں ماں والا پیار بھی دیتا ہوں باپ والا پیار بھی دیتا ہوں۔

جاؤ میری بیٹی علی کے گھر چلی جاؤ بات سنو فاطمہ میں نے علی کی دولت دیکھ کر تمہارا ہاتھ علی کے ہاتھ پر نہیں رکھا، علی نے آج تک زندگی گزاری ہے تو میرے گھر گزاری ہے میں نے

علی کی دولت دیکھ کر تمہارا نکاح نہیں دیا، اگر میں نے علی سے تمہارا نکاح کیا ہے تو علی کے دل کا تقویٰ دیکھ کر کیا ہے مجھے علی کا تقویٰ بہت پسند ہے مجھے علی کا اللہ تعالیٰ کے سامنے رونا بہت پسند ہے فاطمہ بیٹا جو خاندانی بیٹیاں ہوتی ہیں اپنے باپ کی بات کی لاج رکھا کرتی ہیں فاطمہ جاؤ آج علی کے گھر چلی جاؤ میرا علی غریب بندہ ہے میرا علی بیچارہ امیر آدمی نہیں لیکن فاطمہ اپنے بابا کی بات لکھ کر لے جاؤ علی کو کبھی اپنی زبان سے اُف نہیں کہنا دکھوں کی زندگی گزرے تو گزارنی ہے۔ سکھوں کی زندگی گزرے تو گزارنی ہے۔ میرے نبی ﷺ کی بیٹی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئی۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ایک دن ایسا بھی آیا کئی دن گزر گئے گھر کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے سر کے تاج کچھ کریں گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ باہر گئے ایک یہودی کے پاس مزدوری کے لیے مزدوری کر کے کچھ جو اپنے گھر لے کر آئے اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں ایسی کمائی جو خون پسینے کی ہو اس میں رب نے الگ ہی برکتیں رکھی ہوتی ہیں تیرے ہاتھ میں دولت آئے تمہارے پسینے کی کمائی کی اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت برکتیں رکھی ہیں میرے علی رضی اللہ عنہ تھک کر گھر آئے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت بھوک لگی ہے کھانا تیار کرو میرے شہزادے بھی موجود ہیں کھانا کھلائیں کھانا پک کر تیار ہو گیا دروازہ پر دستک ہوئی علی کے گھر والو! مجھے بہت بھوک لگی ہے میں مسکین بندہ ہوں کچھ کھانے کو دے دو۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آگے سے اٹھا کر کھانا اسے دے دیا۔ اتفاق ایسا ہوا کھانا دوبارہ پکایا۔ دوبارہ دروازہ پر غریب آ گیا اُسے دے دیا۔

دوبارہ کھانا پکایا دروازہ پر قیدی آ گیا کھانا اسے دے دیا کہا فاطمہ جلدی کرو دوبارہ بناؤ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہلکا سا تبسم فرما کر کہتی ہیں علی اب تو کھانا بھی ختم ہو گیا جو بھی ختم ہو گئے اب تو گھر میں کچھ نہیں ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے آسمانوں کی طرف منہ کر کے کہا الحمد للہ اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے علی کی کمائی سے کسی قیدی کا پیٹ بھر گیا علی کی کمائی سے کسی مسکین کو کھانے کو مل گیا، آسمانوں کے رب کو میرے نبی ﷺ کی بیٹی کے گھر کا ماحول اتنا پسند آیا۔

آج تیرے گھر کا ماحول اتنا گندہ ہے کہ بات کرنے کی ضرورت نہیں لیکن میں قربان جاؤں اپنے نبی کے علی کے گھر کے ماحول سے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے گھر کے ماحول کو دیکھا تو گھر کے ماحول کو قرآن بنا دیا صبح فجر کا وقت ہے تو علی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے میرے آقا علیہ السلام پڑھتے ہیں:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ (الزمر:8)

فرمایا علی پیارے تمہارا رات کا کیا کام اللہ تعالیٰ کو اتنا پیارا لگا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن بنا کر میرے سینے پر نازل کر دیا ہے آج علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہو مسکینوں سے پیار کیا کرو اپنا پیٹ بھرنے کی کوشش نہ کیا کرو۔

میری بات کا غصہ نہیں کرنا مجھے حق کہنے کی عادت ہے آج جو سود کھا کر اپنی پیٹ پوجا کرے پھر کہے میں علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتا ہوں وہ علی رضی اللہ عنہ سے پیار نہیں کرتا آج غریبوں کی دولت پر ناجائز قبضہ کرے اور کہے میں علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتا ہوں میں نہیں مانتا علی رضی اللہ عنہ سے پیار وہ کرتا ہے جو اپنے دکھ کو پیچھے چھوڑ کر لوگوں کے دکھ بانٹنے والا ہو۔ لوگوں سے پیار کرنے والا ہو۔

ایک دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹھے ہوئے ہیں فاطمہ عرض کرتی ہیں علی پیارے مجھ سے گھر کا سارا کام نہیں کیا جاتا، یہ دیکھو گھر کا کام کاج کر کر کے میرے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ آؤ دونوں بابا جی کے پاس چلیں ان کو جا کر کہتے ہیں کوئی غلام دے دیں۔

دونوں جا رہے ہیں آقا علیہ السلام کے پاس گئے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرا بیٹا خیر سے آیا ہے آج دونوں میرے دروازہ پر کیسے آئے ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دونوں ہاتھ آگے کیے عرض کیا، بابا جی دیکھیں گھر کا کام کاج کر کر کے میرے ہاتھوں پر زخم بن گئے ہیں بیٹیوں کا غم بندے کو قبر میں لے جاتا ہے بیٹیوں کا دکھ انسان کو بوڑھا کر دیتا ہے بوڑھا باپ اپنی سفید داڑھی ہاتھ میں لے کر کہتا ہے لوگو میں نے بوڑھا نہیں ہونا تھا مجھے بیٹی کے غم نے بوڑھا کر دیا ہے مجھے بیٹی کا

غم قبر میں لے جا رہا ہے لیکن میں قربان جاؤں اپنے محبوب علیہ السلام کی محبت سے بابا دیکھیں میرے ہاتھوں پر زخم بن گئے ہیں بابا دیکھیں مشکیں اٹھا اٹھا کر آپ کی بیٹی کے کندھے پر نیل پڑ گئے ہیں بابا کچھ کریں ناں میرے لیے غلام دے دیں۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں فاطمہ غلام محمد کی اولاد کے لیے نہیں غلام تو محمد کی امت کے لیے ہیں محمد کی امت پر سب کچھ قربان ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس آ گئیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گھر آئے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرا بیٹا غم نہ کیا کرو میں تمہیں ایک اور بات بتا دیتا ہوں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں فرمایا تم دونوں کو میں غلام سے بڑھ کر چیز دینے لگا ہوں فرمایا بیٹے پیارے جب دنیا کے دھندوں سے تھک کر بستر پر لیٹا کرو۔ تب 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ کر سو جایا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری تھکاوٹیں دور کر دے گا۔

اللہ اکبر اللہ۔ کیا تم نے آج اپنی بیٹی کو کبھی ایسی وصیت کی ہے یا نہیں؟ ہاں تم نہیں کر سکتے آؤ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرو علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے سے پیار کرو اور علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے کا ماحول اپنے گھر کا ماحول بناؤ۔ حدیث پاک میں آتا ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کا کام کیا کرتیں ساتھ گھر میں قرآن کی تلاوت کیا کرتیں، علی رضی اللہ عنہ کے گھر سے آواز آئے قرآن کی تمہارے گھر سے آواز آئے مجرہ کی علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے قرآن کی تلاوت کریں تمہارے بیٹے مجروں سے پیار کریں۔ علی رضی اللہ عنہ کی بیوی گھر کا کام کرے ساتھ قرآن کی تلاوت کرے تمہاری بیوی فیملی میگزین پڑھ کر اپنے ایمان کا بیڑہ غرق کرے۔ آج فیصلہ کر کے جاؤ تم علی رضی اللہ عنہ سے کتنا پیار کرتے ہو؟ علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے جیسا تمہارا گھرانہ نہیں جو علی رضی اللہ عنہ کے گھر کا ماحول ہے وہ تمہارے گھر کا ماحول کیوں نہیں؟ جو علی رضی اللہ عنہ کے محبوب کا طریقہ ہے وہ تمہارا طریقہ کیوں نہیں جو کام علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کیا وہ تم میں موجود نہیں آج اگر علی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہو تو علی رضی اللہ عنہ کے گھر جیسا ماحول اپنے گھر میں بناؤ۔ اللہ اکبر اللہ اللہ تعالیٰ کا قرآن بول بول کر آواز لگا رہا ہے فرمایا میں ان پر راضی ہو گیا فرمایا:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًاo﴾

(الفتح:18)

فرمایا لوگو وہ مجھ سے راضی اور میں ان سے راضی ۔کائنات کا رب علی رضی اللہ عنہ کے گھرانے پر راضی ہے علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے ماحول پر راضی ہے اگر ہم علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں تو ہمارے گھر کا ماحول علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے ماحول جیسا ہونا چاہیے تا کہ ہماری دنیا بھی بہتر بنے اور ہماری آخرت بھی بہتر بنے دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



جنت کے نظارے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ o فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ o﴾ [القمر :54،55]

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اور سامعین وسامعات رمضان المبارک کا مہینہ ہم سے الوداع ہو چکا ہے ماہ صیام اور ماہ قیام گزر چکا ہے جب یہ ماہ شروع ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک حکم دیا فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o﴾ (البقرہ : 183)

”روزہ کا اہتمام کرو یہ روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا۔“

اس کا اصل مقصد کیا ہے؟ اس کا مقصد فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تم میں اور تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا ڈر پیدا ہو جائے۔ اب جس انسان نے رمضان کے روزے رکھے اور کما حقہ اللہ کے رمضان کی قدر کی وہ متقی ہو گیا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بن گیا اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بن گیا اسے صلہ کیا ملے گا۔

وہ صلہ آج بیان کرنا ہے کہ جن لوگوں نے رمضان المبارک کی قدر کی، خیال کیا، روزوں کا اہتمام کیا قرآن کا اہتمام کیا صدقہ خیرات اللہ کے راستے میں خرچ کیا، وہ لوگ متقی بن گئے اس آیت کے تحت جو متقی بن گئے اللہ تعالیٰ نے اسے کیا عطا کرنا ہے؟ کیا اجر دینا ہے؟ ثواب کیا دینا ہے؟ وہ بیان کرنا ہے متقین کے لیے وہ اجر کیا ہے؟ فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ﴾ (القمر:54)

روزے رکھنے والو، صیام وقیام کا اہتمام کرنے والو عید کی خوشیوں میں غریبوں کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنے والو تم متقین بن گئے ہو اور مجھ سے خوشخبری لے لو میں نے تمہیں جنت عطا کر دی ہے وہ جنتی بن گئے۔ متقین بن گئے اور متقین کو اللہ تعالیٰ نے جنت عطا کر دی ہے۔

وہ جنت کیا ہے؟ اس جنت کی بہار کیا ہے؟ اس جنت کا شباب کیا ہے؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ یہ جنت وہ ہے جس کی ایک اینٹ اللہ تعالیٰ نے سونے کی لگائی ہے اور ایک اینٹ اللہ تعالیٰ نے چاندی کی لگائی ہے گارا کستوری کا لگایا ہے اور اس کی بجری اللہ تعالی نے چاندی کے ریوڑ تیار کیے ہیں۔ زمرد، موتی اور ہیروں کے تیار کر دیئے ہیں اور فرمایا جنت کی تمام تر زمین کی مٹی ہماری مٹی کی طرح نہیں بلکہ فرمایا وہ مٹی کستوری کی مٹی ہے جنت کیا ہے؟

جس میں غلمان اور نوکر میرے اور آپ کے استقبال کے لیے کھڑے ہیں۔ جنت کیا ہے؟ جس میں میرے اور آپ کے لیے سبز قالین بچھائے گئے ہیں۔ جنت کیا ہے؟ جس میں میرے اور آپ کے لیے نظروں کو جھکانے والی شرمیلی حوریں ہیں۔ جنت کیا ہے؟ جس میں میرے اور آپ کے لیے دستر خوان لگ گئے ہیں جنت کیا ہے؟ جس میں میرے اور آپ کے لیے باغات اور محلات سجا دیئے گئے ہیں غلمان کھڑے کر دیئے ہیں، نوکر تیار کر دیئے ہیں فرشتے سلاموں کا سلوٹ لے کر کھڑے ہیں غلمان شراب کے آب خورے لے کر کھڑے ہیں۔ حوریں پھولوں کے ہار لیے کھڑی ہیں جنت کو قالین بچھا کر سجا دیا گیا ہے جنت کو سجا دیا گیا۔ آواز آتی ہے تم نے دنیا میں مجھے راضی کیا ہے آج میں جنت میں تمہیں راضی کروں گا۔ اللّٰہ

اکبر اللہ۔

آؤ آج ذرا جنت کا نقشہ دل کی تختیوں پر نوٹ کر کے لے جاؤ آج اپنے دماغ میں جنت کی کوٹھیاں اور محلات محفوظ کر کے لے جاؤ اللہ اکبر اللہ۔ آؤ ذرا اللہ تعالیٰ کے قرآن کی آیات جنت کے بارہ میں پیش کرنا ہے۔ آؤ ذرا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرنا اور دعا یہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس جنت کا تذکرہ کرنے بعد جنت کی تیاری کرنے کا شوق اور توفیق عطا فرمائے۔

الہ العالمین نے فرمایا: پروردگار عالم کا قرآن بیان کرتا ہے۔ فرمایا لوگو! جنہوں نے روزے رکھ کر تراویح پڑھ کر کائنات کے رب کو راضی کر لیا وہ لوگ متقی بن گئے اور جو لوگ متقی بن گئے ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا انعام رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرمایا:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝﴾ (آل عمران:133)

اللہ اکبر اللہ فرمایا: لوگو! آؤ اس جنت کے لیے تیاری کر لو اس جنت کے لیے نمازیں پڑھ لو اس جنت کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کر لو، اللہ جی وہ جنت کون سی جنت ہے فرمایا: عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ جس کی زمین کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی سے بھی زیادہ ہے جس جنت کی زمین اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی زمین سے بھی زیادہ بنادی ہے۔

میرے اور آپ کے پیر ومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: لوگو جنت میں اللہ تعالیٰ نے ایک درخت بنایا ہے اس درخت کا سایہ اتنا زیادہ ہے کہ ایک تیز رفتار گھوڑے والا اپنے گھوڑے پر بیٹھ جائے اور اس گھوڑے کو ستر سال تک دوڑاتا جائے فرمایا وہ دوڑاتا دوڑاتا تھک جائے گا لیکن اس درخت کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔

اللہ اکبر اللہ۔ ذرا غور کرو جس جنت کا ایک درخت جس کا سایہ ستر سال ختم ہونے میں نہ آئے اس جنت کی زمین کتنی زیادہ ہوگی اس جنت کی کوٹھیاں کتنی زیادہ ہوں گی اس

جنت کے محلات کتنے زیادہ ہوں گے اللہ پیارے یہ جنت کن لوگوں کے لیے ہے۔ فرمایا:
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یہ جنت میں نے اپنے متقین کے لیے تیار کی ہے متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بن جائے اللہ تعالیٰ کے قرآن کا دوسرا مقام ہے میرے پروردگار نے فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ o فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ o﴾

(القمر :54،55)

فرمایا کائنات والو! میں نے متقین کے لیے جنت تیار کی ہے اور صرف جنت نہیں بنائی جنت میں نہریں بھی چلا دیں ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں لوگو! جنتی نوجوانوں کے محل ہوں گے کوئی سونے کا بنا ہوا، کوئی زمرد کا بنا ہوا کوئی ہیرے کا بنا ہوا کوئی سونے اور چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا ہوگا، ان محلات کے نیچے سے اللہ کی نہریں جاری ہوں گی محبوب جی وہ نہریں کس چیز کی ہوں گی؟ فرمایا پانی کی نہریں، دودھ کی نہریں، شراب کی نہریں، شہد کی نہریں بھی ہوں گی فرمایا ایک نہر اللہ نے خاص میرے لیے تیار کی ہے اس نہر کا نام الکوثر ہے فرمایا جب میں جنت میں معراج والی رات گیا تو میں نے جا کر اس نہر کا پانی دیکھا فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اللّٰہ اکبر اللہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں نہریں تیار کی ہیں ان جنتی نوجوانوں کے لیے ان جنت میں جانے والے اللہ کے مہمانوں کے لیے اللّٰہ اکبر اللہ سمجھ نہیں آئی غور کرو آج قرآن کی آیات سے جنت کا نقشہ یاد کر کے لے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ کے قرآن کا تیسرا مقام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرمایا:

﴿سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ (الحدید :21)

اللّٰہ اکبر اللہ ۔فرمایا اس جنت کی طرف سبقت لے جاؤ اس جنت کی طرف جلدی جاؤ دوڑ دوڑ کر تیاریاں کر لو۔ جس کی زمین و آسمان کے برابر اللہ نے چوڑائی تیار کی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ o﴾

(الحدید: 21)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے عطا کردے اسے ملے گا جس نے دنیا پر اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اسے رب کا فضل عطا ہوگا، اسے جنت کی نعمتیں مل جائیں گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ آگے غور کرنا اللہ تعالیٰ کے قرآن کا ایک اور مقام ہے۔ 27 پارہ سورۃ الواقعہ میں اللہ تعالیٰ نے کمال کر دی ہے سورۃ الواقعہ میں اللہ تعالیٰ نے جنت کی تعریفات کی حد ختم کر دی کاش! کہیں تم قرآن کو پڑھنے والے بن جاؤ کاش تم جنت کا تذکرہ پڑھنے والے بن جاؤ اللّٰہ اکبر اللّٰہ فرمایا:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۝ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۝ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(الواقعہ: 10 تا 24)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ! سورۃ الحدید میں فرمایا نیکیوں میں سبقت لے جاؤ ادھر فرمایا جو لوگ سبقت لے گئے ان کا انعام کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا کائنات کے رب وہ جنت کیسی ہوگی؟ فرمایا عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ بنگلہ کے باسیوں غور کرنا اللہ کی قسم ترجمہ سنتے جاؤ اور ایمان تازہ کرتے جاؤ ترجمہ سنتے جاؤ اور خوش ہوتے جاؤ فرمایا سونے کی چارپائیوں پر نواب بیٹھے ہوں گے۔ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۝ فرمایا سونے کی تاروں کی چارپائیوں پر ریشم کے تکیے لگے ہوں گے ان تکیوں پر جنتی نواب ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے۔ آگے فرمایا یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ فرمایا نوکر اور غلام ان کے آگے پیچھے ہوں گے کوئی ادھر سے نوکر آ رہا ہے کوئی ادھر سے غلام آ رہا ہے۔

کوئی ادھر سے غلام آ رہا ہے انہوں نے ہاتھوں میں شرابوں کے پیالے پکڑے ہوں گے۔ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ کچھ کے ہاتھوں میں پیالے ہوں گے کچھ کے ہاتھوں میں صراحیاں ہوں گی کچھ میں شہد ڈالا ہو گا کچھ میں دودھ موجود ہو گا کچھ میں پانی موجود ہو گا لے کر آدمی کے قریب کریں گے اور جس کا دل چاہے گا وہ پیالہ اٹھا کر پیئے گا۔ اللہ اکبر اللہ پھر یہیں پر بس نہیں فرمایا: وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ لوگو ساری نعمتیں اپنی جگہوں پر لیکن جنت میں حوریں ہوں گی موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اللہ تعالیٰ حوریں عطا کریں گے جنتی نواب موجیں کر رہے ہوں گے۔ جنت کی بہاریں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دنیا میں کبھی میں تم پر راضی ہوتا تھا کبھی ناراض ہوتا تھا لیکن آج تم جنت میں آ گئے ہو آج کے بعد میں کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

اور صرف ناراض نہیں فرمایا دنیا پر موت کا ڈر ہوتا تھا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک مینڈھے کی شکل میں موت کو لایا جائے گا اسے ذبح کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گے موت کو بھی موت آ گئی جو جہنم میں ہیں وہ بھی ہمیشہ زندہ رہیں گے اور جو جنت میں ہیں وہ بھی ہمیشہ رہیں گے۔

غور کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو اللہ جنت میں حوریں عطا کرے گا اور آگے جا کر میرے پروردگار نے اور احسن انداز میں بیان کیا فرمایا ﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝﴾ (الواقعہ:20-21) فرمایا لوگوں جس پھل کو دل کرے گا کھانے کو ملے گا حدیث میں ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو جنتی نواب بیٹھے ہوں گے دل کرے گا اللہ جی فلاں چیز کھانے کو مل جائے ابھی بندہ سوچے گا وہ پھل پلیٹ میں کٹ کر اس کے منہ کے قریب آ جائے گا۔

اور آواز آئے گی ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (المرسلات) کھاتے بھی جاؤ اور پیتے بھی جاؤ جیسے دنیا پر تم نے میرے ڈر سے نعمتیں

چھوڑیں ہیں آج سب کھاؤ آگے غور کرنا سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے اور کمال کی سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے جنت کی بہاروں کا الگ تذکرہ کیا ہے فرمایا:

﴿فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ (الرحمن:70)

جنت میں حوریں ملیں گی جو بندے سے حسن سلوک کریں گی آگے فرمایا:

﴿فِيْهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾

(الرحمن:56)

اللہ اکبر اللہ فرمایا لوگو! ایسی حوریں ہوں گی جو اپنی نظروں کو جھکانے والی ہوں گی جو شرمیلی ہوں گی آگے فرمایا انہیں آج تک کسی جن نے ہاتھ نہیں لگایا آج تک کسی بندے نے ہاتھ نہیں لگایا فرمایا ہاتھ لگانا تو دور کی بات ہے بندے کے تصور میں آج تک ایسی چیزیں نہیں آئیں۔ بندے نے ایسا حسن دیکھا ہی نہیں جیسا حسن اللہ تعالیٰ نے ان حوروں کو عطا کیا ہے۔

تم پوچھو گے مولانا حسن کیسا ہے؟ آؤ ذرا غور کرو قرآن کی آیات پر غور کیا ہے تو میرے آقا علیہ السلام کی احادیث پر بھی غور کرلو۔ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا کائنات والو!

((لَوْ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ .))

کائنات والو! اگر جنت کی ایک عورت ایک حور دنیا میں کسی سمندر پر آکر اپنے منہ میں سے لعاب ڈال دے تھوک دے پورا سمندر اگر کڑوا ہو تو اس کے منہ سے نکلنے والے تھوک سے پورا سمندر میٹھا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تھوک میں اتنی مٹھاس رکھی ہے۔

بخاری کی دوسری حدیث پر غور کرنا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! اللہ تعالیٰ نے اتنی پیاری حوریں تیار کیں ہیں اگر دنیا پر ایک حور آجائے اس کا حسن اتنا زیادہ ہے کہ اس کی روشنی کی وجہ سے سورج کی روشنی بھی کم پڑ جائے۔ سورج کی روشنی سے زیادہ نورانی چہرے بنائے ان کے چہرے خوبصورت بنائے اللہ تعالیٰ نے انہیں مٹی سے نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آدھا کستوری اور آدھا زعفران سے

تیار کیا ہے اللہ اکبر اللہ ان کے جسم سے پسینہ آئے تو بدبو نہیں خوشبو آتی ہے۔ اللہ اکبر اللہ ہر برائی، اور ہر بیماری سے اللہ تعالیٰ نے ان حوروں کو پاک بنایا ہے۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کائنات کے رب نے ان حوروں کو اتنا پیارا بنایا ہے جو ایک مرتبہ دیکھ لے گا اسے دنیا کا سارا حسن بھول جائے گا اللہ اکبر اللہ ایک اور حدیث پر غور کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کائنات والو! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درجہ ایسا بنایا ہے اور اس میں مختلف محل تیار کیے ہیں اور وہ محل اللہ تعالیٰ نے اینٹوں اور چاندی کے نہیں بنائے وہ سونے کے نہیں ہیں بلکہ وہ موتیوں کے محل تیار کیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک محل ایک موتی میں بنایا ہے وہ موتی اتنا بڑا ہے کہ وہ باہر سے نظر آتا ہے اندر سے خلائی شکل کا ہے فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک محل تیار کیا ہے اور اس محل میں اللہ تعالیٰ نے ستر کمرے تیار کیے ہیں اور ان کمروں میں ستر بیڈ لگا دیئے ہیں اور ان ستر بیڈوں پر کائنات کے رب نے ستر حوریں بٹھا دیں ہیں فرمایا جب جنتی نواب محل میں داخل ہوگا۔

پہلے کمرہ میں رہنے والی حور کے پاس جائے گا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اس کا چہرہ دیکھ کر کسی اور چیز کی طرف نہیں دیکھے گا۔ بس اس کی طرف دیکھے گا فرمایا اتنی دیر دیکھے گا کہ عام بندہ دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا لیکن وہ بندہ دیکھتے دیکھتے نہیں تھکے گا اتنی دیر میں دوسری حور آئے گی آ کر کہے گی اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی تمہارے لیے بنایا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جب دوسری کی طرف دیکھے گا تو پہلی کا حسن بھول جائے گا۔

توجہ کرتے جاؤ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر میرے اور آپ کے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ایک بابا چلتا چلتا میرے آقا علیہ السلام کے پاس آ گیا، عرض کرتا ہے محبوب جی مجھے بھی جنت ملے گی یا نہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جنت تو ملے گی لیکن بوڑھوں نے جنت میں نہیں جانا کوئی بوڑھا جنت میں نہیں جائے گا وہ بوڑھا رونا شروع ہو گیا اللہ اکبر اللہ میرے آقا علیہ السلام مسکرانے لگے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پیارے غم کس بات کا کرتے ہو اگر دنیا میں آج تم بوڑھے ہو گئے ہو تو کل قیامت والے دن اللہ تمہیں 33 سال کا جوان بنائے گا

فرمایا تم جوان ہو جاؤ گے جو جائے گا جوان جائے گا بوڑھا کبھی نہیں جائے گا میں نے تو یوں بات کی ہے فرمایا جوانی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام والی ملے گی غور کرنا 32,33 سال کی جوانی اور قد سیّدنا آدم علیہ السلام کا ہو گا، آواز اللہ سیّدنا داؤد علیہ السلام کی عطا کرے گا، سیّدنا داؤد علیہ السلام کی آواز اتنی پیاری تھی کہ جب زبور کی تلاوت کرتے تھے تو پرندے رک کران کی تلاوت سنا کرتے تھے۔

کائنات کا رب جنتی لوگوں کو سیّدنا داؤد علیہ السلام جیسی آواز عطا کریں گے اللہ تعالیٰ حسن سیّدنا یوسف علیہ السلام والا عطا کرے گا۔ سیّدنا یوسف علیہ السلام والا حسن ہو گا، بنگلہ کے باسی اگلی بات پرغور کرنا قد سیّدنا آدم علیہ السلام کا، شکل سیّدنا یوسف علیہ السلام کی جوانی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آواز، سیّدنا داؤد علیہ السلام کی اور بولی میرے نبی ﷺ کی ہوگی اخلاق میرے نبی ﷺ کا ہوگا۔ میٹھا اور پیارا اخلاق ہوگا اللہ اکبر اللہ میں اپنے محبوب کی صفات کیوں نہ بیان کروں، میرے محبوب کا پیارا اخلاق میٹھی بولیاں میرے نبی ﷺ کی

اوندی اک اکلی جان سی
اوندا دشمن سارا جہان سی
سچی گل تے مٹھی زبان سی
تایوں سارے جہان اتے چھا گیا

اللہ اکبر اللہ۔ میں صدقے اور قربان جاؤں۔ اتنا پیارا اخلاق میرے محبوب کا اتنی پیاری زبان میرے نبی ﷺ کی اللہ اکبر اللہ۔ میں صدقے اور قربان جاؤں آگے ذرا غور کرتے جانا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی شرابیں عطا کریں گے بندہ پئے گا لیکن اس سے بندے کو نشہ نہیں آئے گا۔ اللہ اکبر اللہ اور فرمایا بندے جنت میں جائیں گے ان کی نہ مونچھ ہوگی اور نہ داڑھی ہوگی۔ شیو والے دوست خوش ہوں گے جنت کے لیے تیاری ہو رہی ہے ایک بندہ مجھے کہتا ہے میں شیو اس لیے کرواتا ہوں تاکہ ادھر جا کر کوئی مسئلہ نہ ہو ابھی جنت کی تیاری کر رہے ہیں میں نے کہا اس کام پر تیاری یاد رہ گئی باقی سب کام بھول گئے۔ یہ تیاری اچھی تھی تو اللہ کے نبی نے کیوں نہ کی اللہ اکبر اللہ

ادھر داڑھی سے پیار کرو کل جب جنت میں جائیں گے نہ داڑھی ہوگی نہ مونچھ ہوگی۔ اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا اللہ تعالیٰ ایک جنتی نواب کو 100 انسانوں جتنی طاقت دے گا۔

100 انسانوں جتنی قوت ایک جنتی میں ہوگی۔ کتنی طاقت کتنی قوت اس لیے میرے نبی ﷺ نے فرمایا: "اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ" (بخاری) فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے ہر کام پوچھ پوچھ کر کرتا ہے فرمایا مومن دنیا کو جنت نہیں سمجھتا اس کی جنت تو آگے اس کا انتظار کر رہی ہے اللہ اکبر اللہ توجہ کرنا، میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے جنت کا تذکرہ فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں لوگو جنت میں اللہ تعالیٰ نے باغات ایسے تیار کیے ہیں بندہ باغ میں سیر کرنے جائے گا سامنے سیب کا باغ آ گیا کیلوں کا باغ آ گیا، اور سورۃ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے موتی پرو دیئے ہیں فرمایا:

﴿وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝﴾

(الواقعہ: 29 تا 31)

فرمایا تہہ بہ تہہ کیلے ہوں گے فرمایا پانی کی نہریں چلتی ہوں گی فرمایا بندہ سیر کرنے کے لیے نکلے گا سامنے ایک سیب نظر آئے گا جا کر سیب توڑے گا سیب اس کے ہاتھ میں بعد میں آئے گا اللہ اس جگہ پر نیا سیب پہلے لگا دے گا اللہ تعالیٰ اس جگہ پر ایک اور پھل لگا دے گا بندہ جتنا مرضی کھائے دل بھر کر کھائے۔ اللہ اکبر اللہ ایک صحابی عرض کرنے لگا محبوب جی اتنا کچھ کھا لے گا سیب بھی کھا لیں مچھلیاں بھی کھا لیں دودھ بھی پی لیا شہد بھی پی لیا یہ سب کچھ کھا کر بدہضمی نہیں ہوگی۔ محبوب جی قضائے حاجت کا کیا بنے گا؟

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پیارے پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں جتنا مرضی کھاؤ ایک ڈکار آئے گی سارا کچھ اللہ تعالیٰ خود ہی ہضم کر دے گا فرمایا نہ پیشاب آئے گا نہ بخار آئے گا نہ بیت الخلاء میں جانا پڑے گا۔ نہ قضائے حاجت کے لیے جانا پڑے گا بلکہ فرمایا کائنات کا رب اتنی رحمتیں کر دے گا اتنا راضی ہو جائے گا کہ قضائے حاجت کے لیے جانا تو دور کی بات ہے بندے کو کپڑے بدلنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

فرمایا کائنات کے رب نے جنت میں جمعہ بازار لگایا اللہ اکبر اللہ غور کرنا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کیسی تیاریاں کی ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے جمعہ بازار تیار کیا بہت بڑا بازار ہو گا دکانیں سجی ہوں گی ان میں کوئی پیسے لینے والا نہیں ہو گا، یہ نہ ہو گا کہ لڑکی کو کاونٹر پر بٹھاؤ گاہک کاری زیادہ ہو گی گاہک زیادہ آئیں گے فرمایا دکانیں سجی ہوئی ہوں گی ان پر کوئی پیسے وصول کرنے والا نہیں ہو گا جو بندہ جائے گا جس چیز پر دل کرے گا جناب اپنے پاس لے کر آجائے گا جب شاپنگ کر کے مسلمان نکلیں گے اچانک آسمان کی طرف سے ہوا آئے گی اس ہوا سے بندے کے کپڑے بھی بدل جائیں گے اور کپڑوں کا رنگ بھی بدل جائے گا اور بدن کی خوشبوئیں بھی بدل جائیں گی فرمایا خوشبو بھی بدل جائے گی کپڑے کا رنگ بھی بدل جائے گا کپڑا بھی بدل جائے گا اور جنتی نواب واپس گھر آئیں گے تو جنتی حوریں دیکھیں گے تو کہیں گے یہ وہ حور نہیں جو میں گھر چھوڑ کر گیا تھا تم کون ہو میں تمہیں گھر نہیں چھوڑ کر گیا تھا (یہ تو اس سے بھی زیادہ پیاری ہے) مجھے لگتا ہے تم کسی اوپر والے درجے کے جنتی کی ہو جو میرے پاس آ گئی ہو وہ جواب دے گی اللہ کے بندے گھبرانے کی ضرورت نہیں جس ہوا نے تمہارا رنگ بدلا ہے اس نے میرا حسن بھی بدل دیا ہے اس ہوا نے میرا حسن بھی چینج کر دیا ہے اللہ اکبر اللہ بہاریں ہی بہاریں جنت کی موجیں ہی موجیں جنت کی اللہ اکبر اللہ؟ یونہی اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا میں صدقے اور قربان جاؤ فرمایا:

﴿وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝﴾ (الدھر 12تا13)

اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤ میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا معراج والی رات میں جنت میں گیا میں نے بہت پیارا محل دیکھا بہت پیارا محل ہے اور ایک عورت اس میں بیٹھ کر وضو کر رہی ہے اللہ اکبر اللہ میں نے دور سے دیکھا فرمایا میں نے کائنات میں آج تک ایسی عورت نہیں دیکھی اور میرا دل چاہا میں اندر داخل ہو جاؤں۔ جا کر اس محل کے کمرے دیکھوں میں اس محل کی گلیاں دیکھوں میرے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے میں

نے پوچھا یہ اتنا پیارا محل کس کا ہے؟ مجھے لگتا ہے میرا محل ہے اتنا پیارا محل اور عورت وضو کر رہی ہے میرا ہوگا جبریل کہنے لگے یہ آپ کا نہیں کائنات کے رب نے آپ کو مقام محمود عطا کر دیا ہے جو سب سے اونچا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں مقام محمود کے اوپر چھت پر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے بالکل نیچے مقام محمود ہے سوہنے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ عطا کیا ہے جبریل پھر یہ محل کس کا ہے؟ جبریل علیہ السلام کہنے لگے محبوب یہ آپ کے صحابی عمر کا محل ہے وہ عورت جو اندر وضو کر رہی ہے وہ عام عورت نہیں آپ کے صحابی عمر کی بیوی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام نے آ کر سیّدنا عمر کو بتایا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بہنے لگیں زاروقطار رو پڑے اللّٰــہ اکبر اللّٰہ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں عمر میرا دل کیا میں اندر جاؤں لیکن میں اندر اس لیے نہیں گیا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ روئے جا رہے ہیں ساتھ کہہ رہے ہیں محبوب جی کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں گا۔ سوہنے میں آپ پر کیسے غیرت کھا سکتا ہوں؟ اللّٰــہ اکبر اللّٰہ وہ جنتی نواب تھے، اگر عمر قرآن وحدیث پر عمل کر کے جنت میں جا سکتا ہے تو میں اور تم کیوں نہیں جا سکتے!

آؤ اس جنت کے لیے تیاریاں کریں اس جنت کے لیے محنتیں کریں اللّٰہ اکبر غور کرنا جنت کا تھوڑا سا نقشہ اور سن لو۔ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میدان محشر ہوگا ساری کائنات کے لوگ جمع ہوں گے غور کرنا اللہ کی قسم میں تو بار بار کہتا ہوں میرا جمعہ ہو یا میری تقریر ہو میرا لیکچر ہو یا میرا درس ہو اتنی دیر تک میری تقریر پوری نہیں ہوتی جب تک میں اپنے محبوب علیہ السلام کی شان بیان نہ کروں۔ جب تک میں اپنے نبی کا ذکر نہ کرلوں۔ فرمایا میدان محشر ہوگا، حساب وکتاب ہو جائے گا، اللہ حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں پکڑائیں گے میں سب سے آگے ہوں گا۔ اور ساری دنیا میرے پیچھے ہوگی۔

میں جنت کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہو جاؤں گا جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ اللّٰــہ اکبر اللّٰہ پوچھنے والا دربان پوچھے گا دروازہ پر کون ہے؟ میں کہوں گا۔ اَنَا مُحَمَّدٌ، اَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ یہاں شاعر تڑپا اور اپنے انداز میں کہتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں محمد میں محمد
تے میں آمنہ دا جایا
کھول دیو دروازہ جنت
تے میں امت نال لیایا

ایک اور تڑپا اور کہتا ہے:

نبی حالے کوئی قدم نہ ہلاوے
میرا آقا علیہ السلام پہلاں بہشتاں نوں جاوے
دربان جنت دا عرضاں سناوے
رب نے سی مینوں اے فرمایا
نہ کھولیں جدوں تک محمد ﷺ نہ آیا

اللہ اکبر اللہ! دربان کہے گا اھلا وسھلا ومرحبا محبوب جی مجھے اللہ تعالیٰ نے آرڈر کیا تھا آدم علیہ السلام بے شک میرا پیارا ہے لیکن تم نے دروازہ نہیں کھولنا، موسیٰ علیہ السلام بے شک کلیم اللہ ہے تم دروازہ نہ کھولنا، اللہ جی پھر کب دروازہ کھولوں؟ فرمایا آمنہ کا دریتیم آئے گا وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے گا تو دروازہ کھول دینا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جنت کا گیٹ کھل جائے گا تو آگے کیا ہوگا اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ (الزمر: 73)

اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا دروازہ کھلتا جائے گا اور جنتی نواب پھولوں کی پتیوں سے بھرے جائیں گے نوری فرشتے کہیں گے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اے نمازیں پڑھنے والو آجاؤ، جنتیو آجاؤ اب یہاں بخاری کی ایک حدیث بھی سن لو۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو!

((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ .))

فرمایا جو بندہ پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا یعنی جو لوگ میرے آقا علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنت میں جائیں گے فرمایا:

((عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ .)) (بخاری: 3245)

ان کے چہرے یوں چمک رہے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند چمک رہا ہوگا۔ اللّٰہ اکبر اتنے پیارے چہروں والے جنت میں چلے جائیں گے اپنے اپنے محلات میں پہنچ جائیں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ نعمتیں کھانے لگیں گے توجہ کرنا میں اپنی بات ختم کرنے لگا ہوں اور پورے رمضان کا بھی بھاؤ ڈالنے لگا ہوں میں اپنی بات تمہارے روزوں اور تراویح کی قدر بتا کر ختم کرنے لگا ہوں جنتی نواب بیٹھے ہوں گے اچانک رب کی طرف سے آواز آئے گی جنتیوں نعمتیں کھا کر راضی ہوئے ہو یا نہیں جنتی کہیں گے اللہ ہم سب آپ پر راضی ہو گئے ہیں اور کوئی چیز چاہیے تو بتاؤ میں وہ بھی دے دوں۔ اللہ جی اب کچھ نہیں چاہیے اللہ جی آپ نے بہت نعمتیں دی ہیں آپ کے پاس کوئی نعمت نہیں بچی ہوگی اللہ کہیں گے نہ نہ میرے بندو ابھی میرے پاس بہت بڑی نعمت پڑی ہے جو میں نے تم لوگوں کو دینی ہے۔

چلو آج میں نے تمہاری دعوت پکائی ہے ان لوگوں کی عظمت پر میں کائنات کا سونا کیوں نہ واردوں جن کی دعوتیں میرا رب کرتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ چلو دعوتیں کھانے چلو اللہ تعالیٰ نے جنت کے درمیان میں ایک بہت بڑا ہال تیار کیا ہے ایک بہت بڑا واک ہاؤس تیار کیا ہے جس میں میرے پروردگار نے کستوری کے منبر بنائے ہیں ایک وہاں ایک یہاں ایک طرف تکیے لگے ہوئے ہیں نیچے سبز رنگ کا قالین بچھا ہوا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں جاؤ جنتیو اس میدان میں چلے جاؤ جنتی جائیں گے ان کے آگے کھانا رکھ دیا جائے گا فرمایا سب سے پہلی مہمانی میرا پروردگار جنتیوں کی مچھلی سے کرے گا۔ مچھلی سب سے پہلے جنتیوں کو کھلائے گا پھر جنت میں رہنے والوں کو ستر کھانے کھلائے جائیں گے جب جنتی کھا کھا کر بھر جائیں گے تو نوکر شَرَابًا طَهُوْرًا کے پیالے لے کر آئیں گے۔ اس کے بعد جنتی عرض کریں گے۔

اللہ اب جانے کی اجازت دیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں نہیں ابھی ایک نعمت بہت بڑی باقی ہے پھر فرشتے اعلان کریں گے جنتیو تیار ہو جاؤ آج کائنات کا رب تمہیں اپنا دیدار کروانا چاہتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا چہرہ دکھانا چاہتے ہیں۔ اللہ کی قسم بھوک ختم ہو جائے گی۔

جب میرے رب کا دیدار ہوگا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں لوگو! جنتیو کے سامنے میرے پروردگار کی کرسی آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا تخت عرش سے آ جائے گا اور ایک ایک کر کے نور کا پردہ ہٹ جائے گا ایک پردہ ہٹے گا دو ہٹیں گے ستر ہزار پردے ہٹتے جائیں گے پھر میرے پروردگار کا چہرہ سامنے آ جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں محبوب جی موسیٰ علیہ السلام تو گر گئے تھے ہم اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھیں گے؟ فرمایا گھبرانا نہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا پر وہ آنکھ نہیں بنائی جو اللہ کو دیکھ سکے، جنتیوں کو اللہ آنکھ وہ دے گا تم ایسے دیکھو گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا چہرہ سامنے آئے گا جنتی سجدہ میں گر جائیں گے اور کہیں گے اللہ نعمتیں تو بڑی دی ہیں اللہ موجیں تو بڑی ماریں ہیں لیکن آپ کا چہرہ دیکھ کر دنیا کی ساری نعمتیں بھول گئی ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کئی ایسے خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ دن میں دس مرتبہ دیدار کروائیں گے کچھ ایسے ہوں گے جنہیں دو دن بعد دیدار ہوگا اجتماعی طور پر آٹھ دنوں بعد اللہ تعالیٰ سب جنتیوں کو اکٹھا کر کے اپنا دیدار کروایا کریں گے۔ ہر آٹھ دن بعد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ لوگو آؤ اس جنت کے لیے تیاری کریں آؤ اس جنت کے لیے تیاری کرلیں اس جنت میں جانا ہے انشاء اللہ جانا ہے اس دنیا پر رہ کر عمل کرنا تمہارا کام ہے اور جنت کے بالا خانوں کو عطا کرنا رب کا کام ہے اور جب تم عمل کرو گے پھر جنت ملے گی روزے رکھنے پڑیں تو مر جاتے ہو۔ جنت اتنی آسان نہیں۔

آج تم نے رشتہ کرنا ہو تو سارے گاؤں سے پوچھتے ہو! کل جب اللہ تعالیٰ تمہیں ستر حوروں کا نکاح دے گے اور جو نیک عورت ہوگی سب حوروں کی سردار ہوگی اور حوریں اس

سے پوچھیں گی ہم جنت میں رہنے والی ہم نے دنیا کی ہوا نہیں دیکھی ہم پر سورج کی کرنیں نہیں پڑیں ہم اتنی خوبصورت ہیں ہم کستوری سے بنی ہیں تمہارے کپاس کے کپڑے ہمارے ہیرے جواہرات کے ہیں۔ بتاؤ تم میری، ہماری سردار کیسے بن گئی یہ عورت کہے گی تمہیں نہیں پتہ میں دنیا پر اپنے خاوند کو راضی کر کے آئی ہوں۔ رب نے مجھے جنت کی سرداریاں دی ہیں، وہ عورت جو اپنے خاوند کو راضی رکھتی ہے وہ حوروں پر سرداریاں کرے گی اور جو عید والے دن بچوں کے جوتوں پر لڑتی ہے وہ اپنا خیال خود کرے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



عظمتِ ماں

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○﴾ (بنی اسرائیل: 23)

لکھ آون بہاراں وچ گلشن
تے مکھ باغ دے دل پر تاوناں نئیں
آواز مارنی نئیں کسے ماں وانگوں
آتے پت کہہ کے کسے گل لاوناں نئیں
تے جیویں لاڈ لڈائے نیں ماں پیاری
ایویں لاڈ کسے وی لڈاوناں نئیں
دل روندا رہندا اے تاں صاحب
جان والے نے مڑ کے آوناں نئیں

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار آج کے خطبہ جمعۃ المبارک کے پر مقدس اور مختصر وقت میں اور رمضان المبارک کی برکتوں بھری گھڑیوں میں اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ میں اس شخصیت کا

تذکرہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں کہ اگر میں یہ بات کہوں تو غلط نہ ہوگی کہ اس کے ساتھ کی شخصیت پوری دنیا میں نہیں ہے۔ ولی اپنی جگہ پر لیکن یاد رکھو ایک طرف 70 ولی ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں اور ایک طرف کانپتے جسم والی ماں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ماں کی پہلے سن لیتا ہے اللہ اکبر اللہ۔

جب بندہ دنیا پر آتا ہے تو دو ایسی شخصیتیں ہیں جنہیں بندے کی جوانی دیکھنے کا مان ہوتا ہے۔ ایک بندے کا باپ اور یقین جانو باپ کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ نے اولاد کے لیے بڑی تڑپ رکھی ہے اور دوسرے نمبر پر ماں ہے یوں بچہ گھر کے آنگن میں چلتا ہے انگلی پکڑ کر چلاتی ہے اور ساتھ کہتی ہے اللہ وہ وقت بھی تو آئے گا جب میرا بیٹا خود چلے گا اور میں دیکھوں گی اولاد جتنی مرضی بڑی ہو جائیں ماں باپ کے لیے وہ بچے ہی ہوتے ہیں۔

سرگودھا کے علاقہ میں میرا ایک دوست ہے اس کی سفید داڑھی ہے اور ابھی تک اس کی ماں زندہ ہے پچھلے دنوں اس کی ماں کا انتقال ہوا اور یقین جانو وہ ایسے روئے جیسے بچے روتے ہیں لوگوں نے کہا تم تو ایسے رو رہے ہو جیسے بچے روتے ہیں تم تو اچھے بھلے آدمی ہو اس نے جو جواب دیا وہ میرے کانوں میں ویسے ہی گونجتا ہے وہ کہتا ہے لوگوں چاہے میری سفید داڑھی ہے لیکن میری ماں مجھے اپنا بچہ کہہ کر بلایا کرتی تھی میں اپنی ماں کے لیے بچہ ہی تھا۔ آج مجھے دنیا پر کچھ نظر نہیں آ رہا۔

اللّٰہ اکبر اللہ۔ کائنات کے رب نے یہ رشتہ ہی ایسا بنایا ہے اور تم دوستوں کے ذہن میں یہ بات آتی ہوگی کہ مولانا نے اس موضوع کا انتخاب کیوں کیا؟ حدیث میں آتا ہے فرمایا قیامت کے نزدیک میری امت میں کچھ ایسی باتیں پیدا ہو جائیں گی جن کی وجہ سے کائنات کا رب انہیں زمین میں غرق کر دے گا ان میں ایک یہ بات بھی ہے فرمایا: کائنات والو!

((وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ .))

ایک وقت آئے گا لوگ اپنی بیویوں کے پیچھے لگ کر اپنی ماؤں کے سینوں پر مارنے لگیں گے رمضان المبارک کے مہینے میں دل نرم ہوئے ہوتے ہیں اور یقین جانو میں نے

اپنے معاشرے کے پتہ نہیں کتنے گھرانے دیکھے ہیں جن کی مائیں اپنے بیٹوں کے ہاتھوں تنگ ہوتی ہیں اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ دل نرم ہو جائے تو تمہیں اپنی ماں کی قدر کا پتہ چل جائے میں دعا کرتا ہوں اللہ جو کچھ میں بیان کروں یہ جتنے آ کر بیٹھے ہیں میرے سمیت ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

آ ؤ قرآن پر غور کرو۔ قرآن ایسی کتاب ہے جس نے ماں کا درد بیان کیا ہے میں کیوں نہ ماں کا تذکرہ کروں میں کیوں نہ ماں کے دکھ کا ذکر کروں جس کے دکھ کا ذکر رب کا قرآن کر رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ الٰہ العالمین نے فرمایا:

﴿وَقَضٰی رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ (بنی اسرائیل: 23)

اللہ اکبر اللہ۔ توجہ کرتے جانا اللہ تعالیٰ کا قرآن ماں کے درد کا ذکر کر رہا ہے کائنات کے رب کے قرآن پر غور کرنا فرمایا: ﴿وَقَضٰی رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا﴾ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ ﴿أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ عبادت کی جائے گی تو صرف اللہ کی کی جائے گی سجدہ صرف اللہ کو کیا جائے گا رکوع صرف اللہ کو کیا جائے گا۔ مشکل کشا اللہ ہے حاجت روا بھی اللہ ہے بگڑی بنانے والا بھی اللہ ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اولاد نہیں دے سکتا اللہ کے علاوہ کوئی دکھ نہیں ٹال سکتا۔ اللہ کے علاوہ کوئی بیماریاں حل نہیں کر سکتا۔

دوسرا مسئلہ کائنات کے رب نے یہ بیان کیا ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ فرمایا لوگو! اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اپنے بوڑھے باپ کا دل نہ دکھایا کرو۔ اپنی بوڑھی ماں کے سینے پر ضربیں نہ لگایا کرو جیسے چھوٹے ہوتے تمہارے ماں باپ تم سے پیار کرتے رہے ایسے آج تمہارے ماں باپ بوڑھے ہو گئے ہیں تو تم بھی اپنے ماں باپ سے ویسے ہی پیار کر کے دکھاؤ۔ اللہ اکبر اللہ۔

اور زبان سے اُف نہ کہنا کوئی تلخ جملہ نہ بولنا۔ اللہ کے قرآن کے دوسرے مقام پر غور

کرنا سورۃ لقمان میں میرے پروردگار نے فرمایا

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾ (لقمان:14)

اور فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا﴾ (الاحقاف:15)

اللہ اکبر اللہ۔ میں صدقے اور قربان جاؤں فرمایا کائنات کا رب تمہیں وصیت اور نصیحت کر رہا ہے کوئی بندہ اپنے ماں باپ کے ساتھ برا سلوک نہ کرے اپنی ماں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا ہے اور باپ کے ساتھ بھی آگے اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر ماں کے دکھ کا ذکر کیا۔ فرمایا:

﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾

فرمایا: بندے تمہیں وہ وقت کیوں یاد نہیں جب تمہاری ماں نے تمہیں اپنے پیٹ میں نو مہینے رکھا کئی ایسی چیزیں جنہیں کھانے کو دل کرتا لیکن تمہاری خاطر چھوڑ دیں اونچی نیچی جگہ سے اترتے وقت تمہاری ماں نے تمہارا خیال کیا اللہ اکبر اللہ پھر وہ وقت یاد کرو جب پیدائش کا وقت آیا اللہ کی قسم وہ تو موت کا وقت ہوتا ہے تب تو عورت موت کے منہ میں پڑی ہوتی ہے تب تو مائیں درد کی حالت میں ہوتی ہیں اللہ کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے بڑے بڑے منظر دیکھے ہیں کئی ایسی عورتیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں ادھر بچے کی پیدائش کا وقت ہے ادھر اپنے خاوند کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہیں اے میرے سر کے تاج پتہ نہیں میری زندگی وفا کرے یا نہ کرے مجھے معاف کر دینا۔ مجھے یوں لگتا ہے میں دنیا پر نہیں رہوں گی۔ اللہ اکبر اللہ۔

ایسے ایسے وقت بھی دنیا پر آتے ہیں جب مائیں اتنی تکالیف کے بعد اپنے بیٹوں کو جنم دیتی ہیں کئی ایسے موقع واقع بھی آتے ہیں کہ ادھر بچہ پیدا ہوا اُدھر ماں تکلیف کی وجہ سے دنیا

چھوڑ کر چلی گئی۔ ادھر بیٹا دنیا پر آیا اور ماں دنیا سے رخصت ہو گئی اور کئی ایسے مواقع بھی آتے ہیں ماں اتنی تکلیف سے بیٹا جنتی ہے اس ماں کو اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھنا نصیب نہیں ہوتا یقین کرو میں تو سوچتا ہوں لوگ اپنی ماں کا دل پتہ نہیں کیسے دکھا لیتے ہیں۔

اوئے ماں کے گستاخ پتہ نہیں تم اپنی ماں کا دل کیسے دکھا لیتے ہو تمہیں پتہ ہی نہیں تمہاری ماں نے تمہارے لیے کتنی تکالیف برداشت کیں ہیں موت وحیات کی کشمکش میں رہ کر تمہیں جنم دیا۔قرآن اس لیے کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾

کتنی مشکل سے تمہاری ماں نے تمہیں جنم دیا آج تم کہتی ہو ماں تم تو غریب سی تھی میں نے تمہیں کپڑے لے کر دیئے ماں میرے دروازے پر پلتی ہو کبھی بڑے بھائی کے دروازے پر بھی چلی جایا کرو۔

ارے ظالم اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے تمہیں رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا؟ اللہ کی قسم تمہاری ماں نے تو کبھی تمہیں زندگی میں ڈانٹا نہیں تمہیں پریشان نہیں کیا آج کمانے لگے ہو تو ماں کے سر پر احسان کرنے لگے ہو اللہ سے ڈرا کرو ایسی باتیں نہ کیا کرو۔

الادب المفرد میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں دور سے دیکھا ایک بندے نے اپنے کندھوں پر بوڑھی عورت کو اٹھایا ہوا ہے اور بیت اللہ کے چکر لگوا رہا ہے۔ بیت اللہ کی سخت گرمی میں پسینے سے بھرا ہوا اپنی بوڑھی ماں کو بیت اللہ کا طواف کروا رہا ہے طواف کروا کر فارغ ہوا تو چلتا چلتا آ گیا آ کر کہتا ہے نبی کے صحابی میں مسئلہ پوچھنے آیا ہوں میں ہر سال اپنی بوڑھی ماں کو کندھوں پر اٹھا کر طواف کرواتا ہوں مجھے بتاؤ اب تو میں نے اپنی ماں کی تکالیف کا حق ادا کر دیا ہو گا۔

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے فرماتے ہیں کیسی باتیں کر رہے ہو؟ تم اپنی ماں کا حق ادا کرنے جا رہے ہو؟ ابھی تک تم نے اپنی ماں کی اس ٹھنڈی آہ کا حق ادا نہیں کیا جو اس نے تمہیں جنتے وقت بھری تھی جتنی تکالیف تمہاری ماں نے تب برداشت کیں ابھی تک تم ان کا

حق ادا نہیں کر سکے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آج کا بیٹا کہتا ہے ماں تم میرے دروازے پر بیٹھی ہو کسی اور کے دروازے پر بھی چلی جایا کرو۔ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں لوگو! اپنی ماں کا دل نہ دکھایا کرو اللّٰہ اکبر اللّٰہ میں صدقے اور قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا قرآن یہی باتیں بیان کر رہا ہے فرمایا لوگو! دیکھو تو سہی تمہاری ماں نے تمہیں کیسے جنم دیا؟ اور دوست جنم کی باتیں تو بعد میں رہ گئی پیدائش کے بعد دنیا پر آ گیا ماں کو ملے نہ ملے اسے ضرور کھلائے گی ماں کو پینے کو ملے یا نہ ملے بیٹے کو دودھ ضرور ملے گا۔ بیٹے کے لیے انتظام ضرور کرے گی۔ ادھر سردیوں کا موسم ہے خود کپڑے پہننے کو ملیں یا نہ ملیں بیٹے کے سردی کے کپڑوں کا انتظام ضرور کرتی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آج اس ماں کی محنتوں پر بڑا ہو گیا اور ایسے مواقع بھی آ جاتے ہیں کسی ماں کا بیٹا گم ہو جائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ ماں کی آنکھیں ختم ہو جاتی ہیں۔

شیخوپورہ کا واقعہ ہے۔ ایک ماں کا بیٹا گم ہو گیا۔ ڈھونڈتی ڈھونڈتی ماں پاگل ہو گئی پورے شہر میں شور مچ گیا اور جب بیٹا دیکھا تو کالا سا تھا لوگ کہتے ہیں بی بی اس بیٹے کے پیچھے اتنا رو رہی ہے ناں؟ کہتی ہے لوگو آپ کو کالا نظر آتا ہے لیکن مجھے پوری کائنات سے پیارا لگ رہا ہے کیوں کہ جتنی تکالیف گورے کو جننے کے لیے ہوتی ہیں اتنی ہی تکالیف کالے کو جننے کے لیے ہوتی ہیں میں نے اسے دکھوں سے جنا ہے محبت سے پالا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں باپ کبھی غصے سے مار بھی لیتا ہے ماں بیٹے پر بچھ جاتی ہے جانے دیں معاف کریں کوئی بات نہیں کر لیا تو کیا ہوا؟ باپ مار کر تھک کر گھر سے چلا جاتا ہے اور ماں بیٹے کو دیکھ کر یوں ہی روئے جاتی ہے۔ حالانکہ مار تو بیٹے کو پڑی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ کائنات کے رب نے ماں کا درد ہی ایسا بنایا ہے۔

اللہ نے اس کے سینے میں ممتا کا درد ہی ایسا رکھ دیا ہے بیٹا چاہے مارے یا تکالیف دے ماں پیار ہی کرتی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے فرمایا:

﴿وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾

فرمایا لوگو! اپنی ماں اور باپ کی قدر کیا کرو اپنے دامن کو اپنے جذبات کے لیے بچھا دو میرے جذبات میرے کنٹرول میں نہیں میں تو یوں کہوں گا رب فرماتا ہے جس ماں باپ نے تمہیں پالا جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کے پاؤں بھی زمین پر نہ لگنے دینا نیچے اپنی ہتھیلیاں بچھا دینا تا کہ تمہارے ماں باپ تم پر راضی ہو کر آسمانوں پر جائیں کل کائنات کا رب بھی تم پر راضی ہو جائے۔ یقین جانو اگر ماں باپ ناراض ہیں تو رب بھی ناراض ہے ماں باپ راضی ہیں تو تم پر رب بھی راضی ہے۔ **اللہ اکبر اللہ۔**

کئی دیکھے ہیں نمازیں پڑھنے والے، سجدے کرنے والے، تہجدیں پڑھنے والے، حج کرنے والے لیکن ماں کا دل دکھانے والے یقین جانو ایسے بندے کی کوئی زندگی نہیں جو اپنے ماں باپ کا دل دکھانے والا ہو اور دل دکھانے سے پہلے سوچ لیا کرو اگر آج تم اپنے باپ کا دل دکھاتے ہو تو کل تم نے بھی باپ بننا ہے آج اپنی ماں کو تنگ کرتے ہو تو کل ایسا وقت آئے گا تمہاری بیوی بھی ماں کی شکل اختیار کرے گی **اللہ اکبر اللہ۔**

آؤ لوگو! میرے محبوب علیہ السلام کی حدیثوں پر غور کرتے جانا۔ جو ماں باپ کا حق ہے وہ حق ہم ادا نہیں کر سکتے **اللہ اکبر اللہ** غور کرنا ذرا میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کے پاس ایک آدمی آیا آ کر عرض کرتا ہے محبوب جی میرے گھر کی روزی بہت تنگ ہے میرے بچوں کا گزارا بہت مشکل سے ہوتا ہے اور جو میں کما کر لاتا ہوں میرا باپ آتا ہے ان پیسوں سے پیسے نکال کر لے جاتا ہے مجھے پوچھتا بھی نہیں۔ بتاتا بھی نہیں اور رقم اُٹھا کر لے جاتا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جاؤ اپنے باپ کو بلا کر لاؤ اس سے پوچھ لیتے ہیں **اللہ اکبر اللہ۔**

اس کے باپ کو بلایا گیا جاؤ لوگو حدیث کی کتابیں اُٹھا کر دیکھو مسجد نبوی میں یہ بوڑھا بابا میرے آقا کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، آقا فرماتے ہیں بزرگ جی آپ کا بیٹا آپ کی شکایتیں لگا رہا ہے کہتا ہے میرا باپ میری کمائی سے مجھ سے پوچھے بغیر کھا لیتا ہے **اللہ اکبر**

اللہ ۔ ادھر سے بات نکلی ادھر سے اس بوڑھے باپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ آنسو نکل رہے ہیں اور ساتھ شعر پڑھ رہا ہے ان شعروں کا میں ترجمہ سناتا ہوں کہتا ہے محبوب جی یہ میرا بیٹا جب پیدا ہوا تو میرا سب کچھ اس پر لگنا شروع ہوگیا بیمار ہو جاتا تو میں پوری پوری رات اس کی چارپائی پر بیٹھ کر گزار دیتا کما کر میں لے کر آتا تو کھانے والا یہ ہوتا محبوب جی میں اسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر بازار میں لے جاتا اور اسے چیزیں لے کر دیتا گھر کے صحن میں اسے چلایا کرتا اللہ اکبر اللہ۔

یہ باتیں کر رہا ہے اور میرے نبی کی آنکھوں سے آنسو گر رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ جب بات ختم کی میرے آقا علیہ السلام نے اپنے صحابی کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارا اور فرمایا جاؤ چلے جاؤ اللہ کے بندے دیکھو تو تمہارے بابا نے تمہارے لیے کتنی تکالیف برداشت کیں ہیں۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ .))

تم بھی اور تمہارا مال بھی تمہارے باپ کے لیے۔ آئندہ ایسی شکایت نہ لے کر آنا یہ تو باپ کا مقام ہے۔

اور میرے آقا کی دوسری حدیث پر غور کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا ترمذی میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے آقا کے پاس ایک صحابی آیا عرض کرتا ہے محبوب جی میرے ماں باپ کے بارہ میں مجھے بتائیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ .))

تمہارے ماں باپ تمہارے لیے جنت بھی ہیں اور جہنم بھی ہیں۔

عرض کرتا ہے جنت کیسے؟ اور جہنم کیسے؟ فرمایا اگر تم اپنے بوڑھے باپ سے دعائیں لو گے جو شام کو پسینے سے بھرا گھر آیا تم نے اپنے باپ کو دبانا شروع کر دیا ابو جی پانی پی لو۔ جب یوں کر کے اپنے باپ کی خدمتیں کرو گے تو تمہارا باپ تمہارے لیے دعائیں کرے گا۔ تمہارے باپ کے منہ سے نکلی ٹھنڈی آہیں آسمان کو پھاڑ کر عرش تک پہنچ جائیں گی۔ تمہارا

باپ تم پر راضی ہو جائے گا تو تمہارا رب بھی تم پر راضی ہو جائے گا۔

اور اگر دنیا پر اپنے باپ کا دل دکھاتے رہو گے باپ تمہیں پڑھاتا لکھاتا رہا صبح صبح ہوتی تو تمہارے باپ نے تمہیں تیار کر کے بھیج دینا ہوتا جاؤ تیار ہو کر پڑھنے جاؤ چاہے میرا پورا گھر لگ جائے میں اپنے بیٹے کو وکیل ضرور بنواؤں گا۔ میرے بیٹا پڑھنے جاؤ میری ساری کمائی لگ جائے میں تمہیں وکیل ضرور بنواؤں گا۔ ادھر بیٹا پڑھ رہا ہے ادھر باپ بنگلہ کے بازار میں ریڑھیاں لگا کر کما رہا ہے ادھر بیٹا کالج میں پڑھ رہا ہے ادھر باپ محنت مزدوری کر رہا ہے۔ ادھر یہ کماتا کماتا بوڑھا ہو گیا۔

باپ کے بال سفید اور کمر جھک گئی ہے ادھر اس کے دل میں آتا ہو گا کہ کوئی بات نہیں میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو میرا بیٹا جوان ہو گیا ہے دوستو! جب اولاد جوان ہو جائے تو ماں باپ کا سہارا بن جاتی ہیں ادھر باپ بوڑھا ہو گیا۔ ادھر بیٹا پڑھ لکھ کر وکیل بن کر قانون کی کرسی پر چڑھ گیا۔ اللہ اکبر اللہ۔

بڑے اونچے گھرانے میں شادی ہوئی ہے اس کی پڑھی لکھی بیوی ہے بڑے اپ ٹو ڈیٹ گھرانے کی ہے۔ آج بوڑھا بابا جب گھر میں آتا ہے اس کی بیوی کہتی ہے بابا ادھر تھوکیں نہ پھینکا کرو ہمیں اچھا نہیں لگتا بابا ہمارا فرش خراب ہو جاتا ہے او ظالم کبھی سوچا ہے تمہارے بابا کے سینے پر کتنا بڑا زخم لگ جاتا ہو گا وہ وقت یاد کرو جب اپنے باپ کے سینے پر پیشاب کرتے تھے اور تمہارا باپ ہنس کر ٹال دیتا ہے۔ آج اُسی باپ کی کمائیوں پر بڑے ہو کر تم اس کی تھوک برداشت نہیں کرتے۔ اللہ اکبر اللہ۔

نہ، نہ اپنے بابا کا دل نہ دکھایا کرو میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کائنات والو! جب بندہ اپنے بوڑھے باپ کا دل دکھاتا ہے اس وقت کائنات کا رب ناراض ہو جاتا ہے اور جس پر کائنات کا رب ناراض ہو جائے وہ بندہ جنت میں نہیں جا سکتا۔

اور فرمایا ماں کی بھی قدر کیا کرو۔ میرے آقا علیہ السلام نے محبت کا ایک درجہ باپ کو دیا اور تین درجے اکیلی ماں کو دے دیئے۔ فرمایا لوگو! اپنی ماں سے پیار کرو۔ لوگو اپنی ماں سے پیار

کرو۔لوگو اپنی ماں سے پیار کرو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ تین مرتبہ میرے محبوب علیہ السلام نے ماں سے پیار کا حکم دیا توجہ کرنا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

آج دنیا پر تم اپنی ماں کی قدر نہیں کرتے اس کا دل دکھاتے ہو اپنی ماں کا دل نہ دکھایا کرو اپنی ماں سے دعائیں لیا کرو۔ میں نے دیکھا ہے میں جانتا ہوں دنیا پر تم سے پیار کرنے والے اور بھی ہوں گے محبت کرنے والے اور بھی ہوتے ہیں لیکن جیسی محبت ماں کرتی ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

تجربہ کرنا ہو تو نوٹ کرو! میری مجلس میں جو شادی شدہ لوگ بیٹھے ہیں ان کے لیے بات کروں گا۔ ابھی گھر جا کر تجربہ کرنا ادھر تم جمعہ پڑھنے آئے ہو یا رات کو بندہ گھر سے جائے اور دیر سے آئے تو بیوی دروازے میں بیٹھ کر اپنے خاوند کا انتظار کرتی ہے اللہ میرے سر کا تاج نہیں آیا۔ ایک گھنٹہ انتظار کیا تم نہ آئے دو گھنٹے انتظار کیا تم نہ آئے تھک کر تمہاری بیوی نے بستر بچھا لیا اور آرام کر رہی ہے جب تمہاری بیوی کا انتظار ختم ہو گیا تب تمہاری ماں کا انتظار شروع ہو گیا یقین جانو جہاں تمہاری محبت کی انتہا ہوتی ہے وہاں تمہاری ماں کی محبت کی ابتداء ہوتی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں ادھر بیوی آرام کر رہی ہے ادھر بوڑھی ماں مصلیٰ پر بیٹھ کر بیٹے کے لیے دعائیں کر رہی ہے رو رو کر دعائیں کرتی ہے اللہ جی خیر ہو میرا بیٹا اتنی دیر سے گیا ہے ابھی تک نہیں آیا تم رات کے دو بجے گھر آ کر دروازہ کھٹکھٹاؤ دروازہ کھولنا تو اس نے ہے جو گھر میں انتظار کر رہی ہے اس نے کیا کھولنا ہے جو خوابگاہوں میں سو رہی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ ماں آئی اور جھپٹ کر دروازہ کھول کر بیٹے کا چہرہ دیکھتے ساتھ بولتی ہے الحمد للّٰہ ۔ اللہ تیرا شکر ہے میرا بیٹا خیر و سلامت گھر آ گیا ہے اس ظالم نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ آدھی رات میری ماں انتظار میں ہے یہ ظالم سیدھا اپنی بیوی کے پاس کمرے میں جاتا ہے وہ اٹھتے ساتھ کہتی ہے اتنی دیر کہاں لگا آئے وقت پر آ جایا کرو لیکن بوڑھی ماں جاگتے ہوئے بھی بیٹے کی کمر دیکھ کر کہتی ہے اللہ جی کوئی بات نہیں مجھے ملتا نہیں تو کیا ہوا؟ مجھے نظر تو آتا ہے۔

اللہ میرا بیٹا ہے میں دیکھ لوں تو سارے دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

او دکھ دھیاں پتراں دے سینے چ سمائے ماں
دکھی دھیاں پتراں نوں سینے نال لگائے ماں
ودھ ماں نالوں کوئی غم خوار کوئی ناں
ماں دے پیار جیا کسے دا پیار کوئی ناں

بیٹے کو تکلیف ہو تو ماں کو بتاتا ہے اور بیٹیاں تو آ کر ماں کے پاس ہی روتی ہیں ادھر گھر سے کوئی پریشانی ہو تو ماں کے پاس آ کر باتیں کرتی ہیں اللہ اکبر اللہ اور جس کی ماں دنیا پر نہیں اس کے سارے لاڈ ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ

میں صدقے اور قربان جاؤں ۔لوگو! یتیموں سے پیار کیا کرو۔ آج کوئی دنیا پر یتیم نظر آئے تو اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا کرو۔ زندگی کا کوئی پتہ نہیں ہو سکتا ہے کل تمہارا بیٹا بھی یتیم ہو جائے ہو سکتا ہے کل تمہارا بیٹا بھی پچھتائے تو اسے ماں کا چہرہ نظر نہ آئے اللّٰہ اکبر اللہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ عید کے دن مدینہ کے بازار میں جا رہے ہیں اللّٰہ اکبر اللہ ۔کوئی لوگ ادھر کپڑے پہن کر جا رہے ہیں کوئی ادھر جا رہے ہیں میرے محبوب علیہ السلام نے ایک بچے کو دیکھا جو دیوار سے لگ کر رو رہا ہے میرے آقا علیہ السلام اس کے پاس چلے گئے دوستو! جسے تکلیف ہو اسے پتہ ہوتا ہے میرے آقا علیہ السلام نے یتیمی کے دن گزارے تھے میرے آقا علیہ السلام نے جا کر اس بچے کو پوچھا بیٹا یہاں کیوں کھڑے ہو عید کے لیے تیاری کیوں نہیں کی؟ بیٹا گندے کپڑے ڈالے ہیں تم نہائے بھی نہیں۔ ادھر میرے آقا علیہ السلام کے منہ سے بات نکلی ادھر اس بچے کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے کہتا ہے محبوب جی! میری ماں دنیا پر نہیں جو مجھے لاڈ لڈائے آج دنیا پر میری ماں زندہ ہوتی تو مجھے اچھے سوٹ پہنا کر تیار کرتی۔

یقین جانو میرے نبی کی آنکھیں برس پڑیں۔ میرے آقا علیہ السلام رو رہے ہیں اور اسے

پیار کر رہے ہیں ۔میرے آقا علیہ السلام کو اپنی یتیمی والا واقع یاد آ گیا جب ابواء کے مقام پر میرے آقا کی اپنی ماں سے جدائیاں ہوئی تھیں۔ میرے آقا علیہ السلام اس بچے کو اُٹھا کر گھر لے آئے آ کر میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں پیاری عائشہ یوں کرو اسے نہلا کر پیارے سے کپڑے پہناؤ میرے آقا علیہ السلام نے اٹھالیا اور عید گاہ کی طرف جاتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم انتظار میں ہیں میرے آقا علیہ السلام کو دور سے دیکھ کر صحابہ مسکرانے لگے آقا یہ کس کا بیٹا ہے؟ میرے آقا مسکرا کر کہتے ہیں لوگو! یہ میرا بیٹا ہے اللّٰـہ اکبر اللّٰہ۔ مدینے کے بازار میں مجھے روتا نظر آیا کہتا تھا میری ماں دنیا پر نہیں میرا باپ نہیں میں نے کہا تم غم کیوں کرتے ہو میں تمہارا باپ بن جاتا ہوں میرے آقا علیہ السلام نے یتیموں سے پیار کر کے دکھایا۔لوگو تم بھی یتیموں سے پیار کیا کرو ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا کرو۔

اس مجلس میں اگر کوئی ایسا بندہ ہے جو ماں کا دل دکھانے والا ہے دوستو میں ادنی سا فقیر ہاتھ باندھ کر کہتا ہوں میری گفتگو سن کر جاؤ اور جا کر اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ جاؤ اتنی دیر تک اس کے پاؤں سے نہ اٹھنا جتنی دیر تک ماں معاف نہ کر دے اور دوستوں ماں کا دل تو سخت نہیں ہوتا ماں سے بات تو کرو ماں تمہیں فوراً سینے سے لگالے گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

جن کی مائیں زندہ ہیں وہ قدر کیا کرو اور اگر قدر کا نہیں پتہ تو ان سے پوچھو جن کی مائیں دنیا چھوڑ کر چلی گئی ہیں جو گھر سے نکلیں تو پیچھے سے ہاتھ اُٹھا کر کوئی دعائیں دینے والا نہیں ہوتا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میں صدقے اور قربان جاؤں میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جا رہے ہیں چلتے چلتے قبرستان میں داخل ہوئے میرے آقا علیہ السلام نے ایک قبر پر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا میرے آقا اتنے روئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم نے کبھی محبوب کو اتنا روتے نہیں دیکھا اللّٰـہ اکبر۔ایک صحابی پوچھتا ہے محبوب جی یہ کس خوش نصیب کی قبر ہے جس کی قبر پر آپ اتنے آنسو بہا رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام کہتے ہیں آپ کو نہیں پتہ یہ میری ماں کی قبر ہے میری ماں مجھ سے بہت پیار کرتی تھی کاش آج میری ماں زندہ ہوتی تو دیکھتی اللہ نے

اس کے بیٹے کو کتنی شان عطا کی ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ لوگو! ماں کی محبت بہت ہوا کرتی ہے۔

مانواں جنت والیاں چھاواں
تے لاڈ لڈاون سارے
کوئی نہ کہے یتیماں تائیں
آ فرزند پیارے

اللہ اکبر اللہ! عید آنے والی ہے۔ یقین جانو جن کی مائیں زندہ ہیں وہ باپ سے جا کر کہتے ہیں بابا میں نے ایسا سوٹ لینا ہے باپ کہتا ہے ناں ناں چلے جاؤ میں نہیں لے کر دوں گا وہ بھاگ کر ماں کی گودی میں جا کر رو رو کر ماں کو راضی کر لیتا ہے اللہ اکبر اللہ اور جن کی مائیں دنیا پر نہیں ہیں ان کی خواہشیں سینے میں ہی رہ جاتی ہیں۔ ان کی تڑپ سینے میں ہی رہ جاتی ہے۔ اللہ اکبر مائیں دعائیں لیا کرو۔

میری مجلس میں کئی مدرسے کے پڑھنے والے طالبعلم ہوں گے میں بھی مدرسے میں پڑھتا رہا ہوں کئی کالج اور یونیورسٹیاں میں پڑھنے والے ہوں گے کئی مہینے بعد گھر آتے ہوں گے کئی ہفتے بعد آتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔

مدرسہ میں پڑھنا اور جب ماں کو پتہ چلنا آج میرا بیٹا گھر آ رہا ہے تو ماں نے چیزیں تیار کرنی اپنے بیٹے کے لیے اور لوگوں نے پوچھنا بی بی کس چیز کی تیاریاں کر رہی ہو؟ ماں نے کہنا تمہیں پتہ نہیں آج میرا بیٹا باہر سے پڑھ کر آ رہا ہے ادھر بیٹا گھر آیا تو ماں نے سینے سے لگایا پیار کرتی نہیں تھکتی اور جب ماں چلی جائے تو وہ طالب علم مہینے بعد آئے تو وہ صحن نظر آتا ہے لیکن ماتھا چومنے والی ماں نظر نہیں آتی تب پتہ چلتا ہے ماں کی قدر اور ماں کا پیار کیا ہوتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

اگلی بات سنو میں سمجھانے کے لیے یہ بات کرنے لگا ہوں۔ میں آپ لوگوں کے سامنے زندہ مثال موجود ہوں میں دو ماہ کا تھا جب میری ماں دنیا چھوڑ کر چلی گئی یقین جانو میں نے اپنی گنہگار آنکھوں سے اپنی ماں کا چہرہ نہیں دیکھا۔ کوئی مجھے آ کر پوچھے کہ ماں کی ممتا

کا درد کیا ہوتا ہے؟ میں اسے بتاؤں کہ ماں کی قدر اور ماں کا پیار کیا ہوتا ہے؟ آؤ لوگو! اپنی ماؤں سے پیار کیا کرو ان کا دل نہ دکھایا کرو۔ ان کو تنگ نہ کیا کرو اللہ نے ان کو بہت مقام اور شان دی ہے **اللہ اکبر اللہ**۔

دور دور تقریر کرنے جاتے ہیں واپس سے مڑ کر بارہ، ایک بجے گھر آتا ہوں یقین جانو دل میں خیال آتا ہے کہ آج دنیا میں میری ماں زندہ ہوتی تو دیکھتی اللہ نے اس کے بیٹے کو کتنی شانیں دی ہیں۔ لیکن لوگو! میں نے تو شروع میں ہی کہہ دیا ہے۔

لکھ آون بہاراں وچ گلشن
تے مکھ باغ دے ول پر تاوناں نئیں
آواز مارنی نئیں کسے ماں وانگوں
آ تے پت کہہ کے کسے گل لاوناں نئیں
تے جیویں لاڈ لڈائے نیں ماں پیاری
ایویں لاڈ کسے وی لڈاوناں نئیں
دل روندا رہندا اے تاں صاحب
جان والے نے مڑ کے آوناں نئیں

اللہ اکبر اللہ! روتے رہو مائیں نہیں واپس آتی میں تو محبت سے کہتا ہوں۔

ودھ ماں دے پیار نالوں کسے دا پیار نئیں
ماں جیا دنیا تے کوئی غم خوار نئیں
ماں ایک ایسی ہے عظیم ہستی
لگے مانواں باجھوں اپنی بیگانی بستی

اللہ کی قسم گھر میں جتنی بھی رونقیں ہوں ماں کے بغیر دل نہیں لگتا غور کرنا زندگی میں خوشی کے کئی ایسے مواقع آتے ہیں خوشی کے مواقع پر جانے والوں کی یادیں آتی ہیں۔

ترمذی میں یہ روایت موجود ہے میرے محبوب علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمۃ

الزہرہ رضی اللہ عنہا میرے آقا کے جگر کا ٹکڑا میرے محبوب نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھوایا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جاؤ میری ننھی بیٹی کو شادی کے لیے تیار کر کے لاؤ کبھی سوچا ہے کیسا سماں ہوگا جب جنت کی خاتون کی بارات آنی ہوگی۔

جب میرے آقا علیہ السلام کے جگر کے ٹکڑے کو تیار کیا جاتا ہوگا تو کتنی رونقیں ہوں گی گھر میں کائنات والو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور مائی ام الشنین نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کیا تیار کرنے کے بعد میرے آقا علیہ السلام کو پیغام بھیجا گیا میرے آقا علیہ السلام نے آ کر اپنی بیٹی کو گھر سے باہر لے جانا چاہا ادھر سیّدہ ام الشنین بول کر کہتی ہیں فاطمہ اتنی رونقوں میں تمہیں تمہاری ماں یاد تو آتی ہوگی آج تم کہتی ہوگی کہ میری ماں نظر نہیں آتی ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں دل کا جتنا مرضی بڑا باپ ہو لیکن بیٹی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر باپ کا دل ٹوٹ جاتا ہے میرے نبی بھی رونے لگے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کس وقت تم نے میری بیٹی کو ماں یاد دلا دی ہے اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو محبت سے بازو میں لیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹی غم نہ کرو رونے والوں کے آنسو جانے والوں کو واپس نہیں لاتے۔ لیکن فاطمہ غم نہ کرو میں تمہیں باپ والا پیار بھی دیتا ہوں اور ماں والا پیار بھی دیتا ہوں اللہ اکبر اللہ میں صدقے اور قربان جاؤں کبھی موقع ایسا ہوتا ہے جب ماں کی یاد آتی ہے میں تو کہتا ہوں۔

ماں ایکؔ ایسی ہے عظیم ہستی
لگے ماؤں باجھوں اپنی بھی بیگانی بستی
لبھ جائے ماں ایسا کوئی بازار نئیں
ودھ ماں دے پیار نالوں کوئی پیار نئیں

بڑے بڑے دولت مند دیکھے ہیں جن کی آنکھوں پر دولت کا پردہ آ جاتا ہے اور ماں کو تنگ کرنے لگتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے مثال پیش کروں گا۔ بھائی جہاں مرضی چلے جاؤ۔ اگر چاہو تو ان دولتوں سے پورا بنگلہ خرید سکتے ہو اگر چاہو تو ان دولتوں سے کاریں اور بلڈنگیں

خرید سکتے ہو۔ اگر میں یہ بات کہوں تو غلط نہیں ہو گا۔

اگر تم چاہو تو ان پیسوں سے اپنی پسند کی بیوی بھی خرید سکتے ہو۔ ان پیسوں سے بیوی بھی مل جائے گی۔ لیکن جاؤ دنیا کے کسی بازار میں چلے جاؤ ان پیسوں سے ماں نہیں مل سکتی۔ یہ تو زندگی کی بہاریں ہیں اور ایک دفعہ ملتی ہیں جن کی مائیں زندہ ہیں وہ قدر کیا کرو اور جن کی چلی گئیں ہیں وہ ہاتھ اُٹھا کر کہا کرو۔

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل :24)

اللہ ہماری ماؤں پر رحم فرماؤ۔ اللہ ہمارے باپ پر کرم فرماؤ جو دنیا سے چلے گئے۔ اللہ اکبر اللہ۔

مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ رمضان کے پہلے دن مسجد میں اعلان ہو رہا ہے آج مسجد میں فلاں بندہ قرآن سنائے گا۔ مولانا ابراہیم مکان کی چھت پر بیٹھے ہیں اور صحن میں ماں بیٹھی ہے جب ماں نے اعلان سنا تو تڑپ کر کہتی ہے اللہ وہ وقت کب آئے گا جب میرا بیٹا ابراہیم بھی قرآن سنائے گا۔ مولانا ابراہیم دوڑ کر نیچے آ گئے فرماتے ہیں امی جان کیا کہا ہے؟ بیٹا میں دعا کر رہی تھی وہ وقت کب آئے گا جب میرا بیٹا بھی قرآن سنائے گا۔ فرماتے ہیں ماں تمہارا دل کرتا ہے کہ میں قرآن کا حافظ بن جاؤں ہاں بیٹا میرا دل کرتا ہے تم مصلّی پر کھڑے ہو اور میں تمہاری آوازیں سنوں۔ اللہ کی قسم نیک ماؤں کی خواہش ایسی ہوا کرتی ہے اللہ اکبر اللہ۔

فرماتے ہیں۔ ماں تم دعا کرنی شروع کر دو اور میں جا کر قرآن یاد کرنا شروع کر دیتا ہوں جاؤ تاریخ کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لو مولانا ابراہیم سیالکوٹی مسجد میں آ کر قرآن پڑھنے لگے ادھر ماں نے وضو کر کے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا لیے ادھر بیٹا قرآن یاد کر رہا ہے ادھر ماں دعائیں کر رہی ہے ادھر شام کا وقت ہوا ماں نے دعا ختم کی بیٹے نے پہلا پارہ زبانی یاد کر لیا اور مصلّی پر کھڑے ہو کر پورا پارہ زبانی سنا دیا دوسرا دن آیا دوسرا، تیسرا دن آیا تیسرا پارہ سنا دیا۔

ادھر رمضان کے تیس دن پورے ہو گئے ادھر مولانا ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن کے تیس

پارے پورے ہو گئے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

30 دنوں میں اللہ کے قرآن کے 30 پارے کون یاد کرسکتا ہے؟ یہ یاد ہوا تو ماں کی دعاؤں سے ہوا آج اس ماں کو دو خوشیاں ہیں ایک عید کی اور دوسری اپنے بیٹے کے حافظ بننے کی خوشی دوستوں اپنی ماں سے دعائیں کیوں نہیں لیتے میں نے ایک ظالم کو دیکھا اس نے شراب کے نشے میں لوگوں کو پتہ نہیں کیا کہا؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

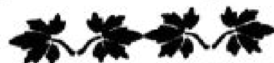
ماں پکڑ کر گھر لے جانے لگی تو اس نے نشے میں ماں کو بھی دھکا دیا ماں جا کر زمین پر گر گئی ماں پھر بھی اُٹھ کر بیٹے کی طرف گئی جب ہوش میں آیا تو کہتی ہے بیٹا تم ایسے کام کیوں کرتے ہو؟ دوسرے بھائی کہنے لگے ماں تم اب بھی اس سے پیار کرتی ہو اس نے تمہیں دھکے مارے ہیں ماں کہتی ہے دھکے مارے تو کیا ہوا ہے تو میرا بیٹا ماؤں سے دعائیں لیا کرو اللہ کی قسم ماں کی دعا میں اللہ نے بڑی بہاریں رکھی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آنکھوں سے نابینا ہیں ماں ہر روز ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی ہے اللہ میرے بیٹے کی آنکھیں لوٹا دو۔ ایک دن سوئی اور خواب میں سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ملے فرمایا بی بی اللہ نے تمہارے بیٹے کی آنکھیں لوٹا دی ہیں۔

غم نہ کیا کرو۔ صبح اُٹھی تو کیا دیکھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پہلے پکڑ کر مسجد میں لے جائے جاتے تھے آج خود جا رہے ہیں پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف لکھی اور خود فرماتے ہیں میری ماں کے بعد میری آنکھیں اتنی تیز ہو گئیں میں نے پوری بخاری شریف لکھی اور ایک دن لائٹ استعمال نہیں کی چراغ نہیں جلایا بلکہ پوری بخاری چاند کی روشنی میں لکھی ہے اس ماں کی وجہ سے اتنی آنکھیں تیز ملیں اس ماں کا دل نہ دکھایا کرو۔

جو بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



پردہ کی اہمیت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ﴾ [النور: 31]

((وَقَالَ النَّبِيُّ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ . لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهُنَّ .)) (رواہ مسلم)

منہ دیکھ لیا آئینے میں مگر داغ نہ دیکھا سینے میں
جی ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلمان بھول گئے

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

مختصر حمد وثناء کے بعد حضرات ذی وقار اللہ رب العزت نے دنیا کی کسی چیز کو بے فائدہ پیدا نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو بھی بنایا ہے۔ اس کا ایک مقصد رکھا ہے اور یہی انسان کی بذات خود فطرت ہے کسی چیز کو ایجاد کرنے والا موجد وہ کسی چیز کو تیار کرتا ہے تو اسے کسی مقصد کے لیے تیار کرتا ہے پھر اس سے وہ مقصد حاصل کیا جاتا ہے جب کسی چیز کا مقصد کچھ اور ہو اور اس سے مقصد کچھ اور حاصل کیا جائے تو اس چیز کی قدر و قیمت ختم ہو جایا کرتی ہے مثال کے طور پر قرآنی مثال دوں۔ ایک گدھا اس کی پشت پر وزن کے بجائے لکڑیوں

کے بجائے گھاس کے بجائے اس کی پشت پر کتابوں کا لا کر ڈھیر لگا دو اس کی پشت پر کتابیں رکھنے کی وجہ سے گدھا گریجوایٹ نہیں بن جائے گا گدھا عالم نہیں بن جائے گا بلکہ اس کام کے کرنے والے کو بے وقوف کہا جائے گا کہ جس نے علم کا پہاڑ اٹھا کر گدھے کے اوپر رکھ دیا۔ کیوں کہ اللہ نے جو چیز جہاں بنائی ہے وہ وہاں ہی خوبصورت لگتی ہے۔ اور پروردگار عالم نے مرد کو طبیعت کا سخت بنایا ہے مرد کو قوت وطاقت والا بنایا ہے اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے نفیس اور نرم ونازک بنایا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جناب آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا ہے اور بائیں پسلی میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے اگر پسلی کی ہڈی کا آدمی ٹیڑھا پن نکالے تو وہ نکل سکتا؟ نہیں نکل سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عورت زاد کو پیدا کر کے اس کا نام مطلقاً عورت رکھا ہے۔ عورت کسے کہا جاتا ہے۔ عورت کیا چیز ہے۔ فرمایا:

((لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ .)) (بخاری)

”کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی چھپی ہوئی چیز کی طرف نہ دیکھے مراد شرگاہ ہے۔“

عورت کا عربی میں معنی یہ ہے کہ وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو اسے عورت کہا جاتا ہے عورت وہ ہوتی ہے جو چھپی ہوئی ہو عورت وہ ہوتی ہے جو چار دیواری کے اندر ہو۔ عورت وہ ہوتی ہے جو پردہ میں ہو۔ عورت وہ ہوتی ہے جو چھپ کر رہے۔ اور جو چار دیواری سے باہر نکل آئے جس کے چہرہ کا پردہ ہٹ جائے جس کے وجود کا پردہ ختم ہو جائے۔ وہ عورت نہیں ہوا کرتی۔ نہ میں اس کو عورت کہتا ہوں نہ کوئی مسلمان کہتا ہے اور نہ ہی قرآن اُسے عورت کہتا ہے عورت صرف وہ ہے جو پردہ میں رہے۔

کیوں کہ عورت کا معنی بذات خود پردہ ہے جو پردہ میں نہ رہے وہ عورت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرآن نے اسے خبیث کہا ہے خبیث کا لفظ بولا ہے۔ فرمایا:

﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ﴾

فرمایا جو عورت اپنا مقام بھول جائے وہ عورت نہ سمجھے بلکہ وہ زمانے کی گندی ترین اور جناب بری خصلت اس کے اندر آ گئی تو وہ عورت نہیں رہ گئی بلکہ خبیث اور گندی بن گئی ہے۔

عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا کے ہر مرد سے پردہ کرے لیکن گیارہ رشتے ایسے ہیں گیارہ افراد ایسے ہیں کہ جن سے پردہ نہ کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ وہ کون کون سے ہیں سن لو نوٹ کر لو کہ یہ کون سے رشتے ہیں کہ جن سے عورت پردہ نہ کرے تو کچھ نہیں ہوتا ہے اور شریعت نے اجازت دی ہے ایک خاوند ہے۔ باپ، بیٹا، سوتیلا بیٹا، بھائی، ماموں، چچا یا تایا، بھانجا، بھتیجا اور سسر، نانا پرنانا اور باپ کے ساتھ دادا پردادا بھی آ گیا یہ گیارہ خون کے رشتے ہیں کہ جن سے عورت پردہ نہ کرے تو شریعت نے اجازت دی ہے۔ نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ان سے پردہ نہ کرنے کا معنی یہ ہے ان میں ایک ایسا شخص بھی ہے کہ جس سے عورت کا ستر بھی نہیں چھپ سکتا ہے اور وہ اس کا خاوند ہے اس کے علاوہ باقی دس رشتوں میں پردہ نہ کرنے کا جواز ہے۔

لیکن اپنا ستر کھولنے کا جواز نہیں ہے۔ ستر کسے کہا جاتا ہے مرد کا ستر کیا ہے۔ مرد کا ستر انسان کے ان گھٹنوں سے لے کر ناف تک مرد کا ستر ہے اور عورت کا مکمل کا مکمل جسم ستر ہے یعنی مکمل جسم چھپانا لازم وملزوم ہے۔ اللہ اکبر اللہ ان کے علاوہ قرآن نے فرمایا:

﴿غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾

کچھ ایسے آدمی ہیں کہ جن کو عورتوں کے اوصاف کا پتہ نہیں ہے یعنی دماغی توازن درست نہیں ہے ایسے آدمیوں سے بھی عورت پردہ نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ آگے فرمایا:

﴿اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ﴾ (النور:31)

ایسے مرد ایسے بچے جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے جو ابھی تک جوان نہیں ہوئے۔ جو ابھی تک ایام بلوغت کے اندر داخل نہیں ہوئے ایسے بچوں سے بھی عورت پردہ نہ کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ہاں بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو قرآن نے کہا ہے کہ جس مرد کو عورت کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بھی حاجت نہ ہو۔ لہٰذا عورت اس سے پردہ نہ کرے اس میں بے مرد بھی آ گئے بے مرد اور شرعی لحاظ سے بے مرد سے پردہ کرنا چاہیے۔

ایک جنس مرد اور عورت کے درمیان ہے جس کو مخنث کہا جاتا ہے ہماری عام زبان میں

اسے بے مرد کہا جاتا ہے بے مرد سے بھی عورت کو پردہ کرنے کا حکم ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بے مرد سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دوسری صحابیات رضی اللہ عنہن کے پاس آیا کرتا تھا، ایک دن وہ گھر کے اندر آیا، میرے محبوب علیہ السلام وہاں آگئے اس کی باتیں سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ میرے گھر سے چلے جاؤ۔ اور فرمایا آج کے بعد یہ بے مرد مجھے مدینہ میں نظر نہ آئے۔ گھر سے نکال دیا اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کبھی دوبارہ وہ مدینہ میں نہیں آیا تھا آٹھ دس دن کے بعد آتا تھا اور لوگوں سے اپنا راشن پانی لے کر واپس وہاں چلا جاتا۔ میرے آقا علیہ السلام نے اس کی گھر میں اور شہر میں آنے پر مکمل پابندی لگا دی۔ سب عورتیں کہتی ہیں اس بیچارے کو تو کچھ معلوم ہی نہیں ہے نہ یہ مرد اور نہ یہ عورت ہے اللہ اکبر اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن نے ان تمام باتوں کا ذکر کیا ہے۔

آؤ توجہ کے ساتھ میری باتوں کو سنتے جانا میں نے پچھلے جمعہ میں یہ بات کہی تھی کہ موضوع بڑا اہم ہے جتنا اہم ہے۔ اتنا ہی کڑوا ہے اور جتنا کڑوا ہے اتنا ہی سخت ہے اتنا ہی دل کو برا لگتا ہے مگر برا نہیں بڑے فائدے کی باتیں ہیں آؤ ذرا اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرتے جاؤ میری دعا ہے کہ میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ میرے سمیت سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ عورتوں کو اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے الٰہ العالمین نے فرمایا: پروردگار عالم کا قرآن بیان کر رہا ہے۔ فرمایا:

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ [النور: 31]

فرمایا: اے میرے پیارے محبوب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیارے مومن عورتوں کو حکم دے دو اور یاد رکھو جب میرے آقا علیہ السلام خود کہتے ہیں کہ میں حکم دے رہا ہوں یا اللہ میرے محبوب علیہ السلام کو کہہ دیں سوہنیا حکم دے دو وہ کام مسلمانوں پر فرض ہو جایا کرتا ہے جو بندہ اس کام کی مخالفت کرے وہ صغیرہ نہیں بلکہ کبیرہ گناہ کرتا ہے بڑا گناہ کرتا ہے اور کبیرہ گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک بندہ سچی توبہ نہ کر لے وہ کام نہ چھوڑ دے پتہ چلا جو

عورت پردہ نہیں کرتی کبیرہ گناہ کرتی ہے اس کا گناہ اتنی دیر تک معاف نہیں ہوگا جتنی دیر تک توبہ نہیں کرے گی۔ مزید وضاحت میں آگے کرتا چلا جاؤں گا توجہ کرتے جانا سمجھنے والی باتیں ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ فرمایا:

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ فرمایا محبوب ان عورتوں کو کہہ دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھ کر چلا کرو اپنی نظریں جھکا کر چلا کرو۔ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ اپنے وجود کی حفاظت کیا کریں اپنے جسم کی حفاظت کیا کریں۔ اللہ اللہ۔ کیسے حفاظت کرنی ہیں فرمایا:

پہلی بات یہ ہے کہ عورت اپنی چار دیواری سے باہر قدم ہی نہ رکھے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو عورت اپنے گھر کے اندر زندگی گزارتی ہے فرمایا مرد اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تب ہوتا ہے جب سجدہ میں جاتا ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تب ہوتی ہے جب اپنی چار دیواری کے اندر رہتی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ فرمایا ایک بندہ تلوار پکڑ کر جہاد کرتا ہے۔ لڑائیاں کرتا ہے وہ میدان کے اندر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہاد کا ثواب دیں گے اور جو عورت اپنی چار دیواری کے اندر رہے اللہ تعالیٰ اسے ایسے ہی جہاد کا ثواب عطا کر دیں گے فرمایا: پہلی بات کہ کوئی عورت اپنے گھر سے باہر نہ جائے ہاں ہاں اگر کسی مجبوری کے تحت عورت کو گھر سے باہر جانا پڑے۔ (بازار میں) پھر فرمایا: وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ اپنے وجود کی حفاظت کر کے جایا کریں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے آقا علیہ السلام مسجد نبوی سے باہر نکلے تو دیکھا مدینہ کے بازار میں عورتیں اور مرد اکٹھے چل رہے ہیں میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

((يٰمَعْشَرَ النِّسَآءِ.))

اے عورتوں کی جماعت ملکر کیوں چل رہی ہو بلکہ دیواروں کے ساتھ چلو۔ صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا ہے ایک طرف میرے آقا علیہ السلام کی زبان سے جملہ نکلتا ہے دوسری طرف عورتیں دیواروں کے ساتھ ایسے لگ کے چلتی ہیں کہ ان کے کپڑے دیواروں کے ساتھ اٹک رہے ہیں دیواروں کے ساتھ ان کا جسم مس ہو رہا ہے فرمایا

اگر عورت کو گھر سے باہر جانا پڑ جائے خوشبو لگا کر نہ جائے اچھے کپڑے پہن کر نہ جائے پاؤں میں پازیبیں پہن کر نہ جائے بلکہ اتنی بڑی چادر لے کی جائے جو زمین سے مٹی ساتھ لے کر جائے۔

میرے آقا علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی عرض کرتی ہے محبوب میرا گھر بہت دور ہے اور راستہ میں گندا پانی موجود ہے راستہ میں گندی نالیاں موجود ہیں۔ آقا علیہ السلام میری چادر زمین کے ساتھ گھستی جا رہی ہوتی ہے سوہنیا چادر ناپاک ہو جاتی ہے۔ سوہنیا اجازت دو میں نیچے سے تھوڑی سی چادر کاٹ لوں اللہ اکبر اللہ۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں بی بی کیا اس گندے راستہ کے بعد صاف راستہ بھی آتا ہے کہتی ہے سوہنیا صاف راستہ تو آتا ہے۔ فرمایا جب اس گندے راستہ سے گزرو گی تب تمہاری چادر ناپاک ہو جائے گی اور جب آگے صاف راستہ آئے گا جب تمہاری چادر اس جگہ پر لگے گی اللہ تعالیٰ تمہاری چادر کو پاک کر دیں گے۔ بی بی چادر کو کاٹنا مت بلکہ اسے زمین سے رگڑ کے چلنا تمہارا بدن دیکھنا تو دور کی بات ہے اے بی بی تمہارا جسم دیکھنا تو دور کی بات ہے تمہارے پاؤں کا جوتا بھی کسی کو نظر نہ آئے۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے آقا علیہ السلام کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر زمین پر اس قدر لگتی تھی اور اتنی وزنی ہوا کرتی تھی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب چل کر جاتی تھیں پاؤں کے نشان مٹ جایا کرتے تھے، اللہ اکبر اللہ وہ زبان سے کہا کرتی تھیں میں محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ میرا دل نہیں کرتا میرا جسم دیکھنا تو دور کی بات ہے میرے قدموں کا نشان بھی کسی کو نظر نہ آئے اللہ اکبر اللہ۔ کہاں قدموں کا نشان اور کہاں ننگے بازو کہاں جوتوں کا نشان اور کہاں ٹخنے تک چادریں کہاں پاؤں کی بات ہے اور کہاں تیرے وجود میں فٹنگ والا کپڑا مجھے بتاؤ تو سہی فاطمہ سے پیار کہاں چلا گیا مجھے بتا تو سہی آقا علیہ السلام سے محبتیں کہاں چلی گئیں؟ اللہ تعالیٰ کے قرآن کا دوسرا مقام ہے فرمایا:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ (النور : 31)

ان عورتوں سے کہہ دیں اپنی بیٹیوں سے کہہ دیں اپنی بیویوں سے کہہ دیں کہ اپنے وجود پر بڑی بڑی چادریں لے کر جایا کریں میرے آقا علیہ السلام کو حکم کہاں سے ہوا؟ مدینہ کی عورتوں کو ہجرت کیے چار سال گزر گئے اور عورتیں اس وقت (تب باتھ روم کا انتظام نہیں ہوا کرتا تھا) باہر قضائے حاجت کے لیے جایا کرتی تھیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کرتے ہیں محبوب مجھے اچھا نہیں لگتا کہ مسلمان کی بیٹی ہو اور کافر اس کا جسم دیکھے مجھے اچھا نہیں لگتا واہ عمر میں تیری شان سے قربان جاؤں عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جب جملہ نکلے میرے رب کو بہت پیارا لگتا ہے میرے رب کو اچھا ہی بہت لگتا ہے ادھر سے عمر رضی اللہ عنہ بول رہے ہیں ادھر آسمانوں سے جبریل علیہ السلام آ گیا۔ محبوب عمر جو کہہ رہا ہے بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے اپنی عورتوں کو حکم دے دیں کہ آج کے بعد پردہ کیا کریں۔

مغرب کی نماز کے وقت پردہ کا حکم نازل ہوا میرے آقا علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد منبر پر تشریف فرما ہیں۔ فرمایا جو عورتیں نماز پڑھنے آئی ہیں وہ بھی سن لیں کیونکہ اس وقت عورتیں مسجد میں نماز پڑھا کرتی تھیں اب تو گھر میں بھی نہیں پڑھتیں۔ اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا جاؤ گھروں میں چلی جاؤ اور آج کے بعد پردہ کر کے آنا میرے محبوب کی صحابیات رضی اللہ عنہن گھروں میں چلی گئیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جا کر اپنی بیویوں کو پردہ کا حکم سنا دیا غور کرنا یارو غور کرنا ساری رات مدینہ کے اندر چراغ جلتے رہے لوگ پوچھتے تھے مدینہ والو تمہارے گھروں میں چراغ کیوں جلتے رہے ہیں ساری رات چراغ کیوں جلتے رہے ہیں۔ آگے سے مدینہ والے جواب دیتے ہیں او دنیا والوں رات کو مغرب کے وقت ہمیں ہمارے سوہنے نے پردہ کا حکم دے دیا ہے مدینہ کی عورتیں اپنے گھروں سے کپڑوں کے ٹکڑے اکٹھے کر کر کے چادریں سیتی رہی ہیں ساری رات چادریں سینے میں گزاری ہے انہوں نے عہد کیا ہے آج صبح کی نماز پڑھنی ہے تو محبوب کا حکم مان کر پردہ کر کے پڑھنی ہے اللہ اکبر اللہ۔ ہے کوئی عورت جو آج بھی پردہ کا حکم سن کر کہے کہ میں نے عصر کی نماز پڑھنی ہے، تو پردہ کر کے پڑھنی

ہے کوئی میرے آقا علیہ السلام سے پیار کرنے والا یارو سوکھی خشک محبت کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیار ویسے کرو جیسے میرے آقا علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیار کر کے دکھایا میرے آقا علیہ السلام کی بات بھی مانا کرو اللہ تعالیٰ کی قسم جب ایسا پیار کرو گے تو تمہیں جنت میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

مولانا کیا کہتے ہیں کہ

جندا پاک نبی دے سنگ پیار ہو گیا بھانویں لکھ گنہگار بیڑہ پار ہو گیا

پیار کس چیز کا نام

ہتھ نبی دے پھڑائی جنے نتھ اپنی چھڈی گل اپنی گل کتھ اپنی

بس پیچھے پیچھے چلنا وہار ہو گیا چاہے لکھ گنہگار بیڑہ پار ہو گیا

﴿يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا٥﴾ (الاحزاب: 59)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ فرمایا یہ ان کے لیے بہت اچھی بات ہے اگر پردہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سے پیار کریں گے اللّٰہ اکبر اللّٰہ قرآن کے تیسرے مقام پر غور کرنا اللہ تعالیٰ عورتوں کو حکم کیا دے رہے ہیں فرمایا:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾

بازاروں میں پھرنے والی سن لو ناں اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر جگہ جگہ جانے والیوں سن لو قرآن کہتا ہے ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ فرمایا اپنے گھروں کے اندر رہا کرو آگے فرمایا وَلَا تَبَرَّجْنَ فرمایا تبرج نہ کیا کرو۔ تبرج کس کو کہا جاتا ہے۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ تبرج کا ترجمہ کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اندر عورتیں اور مرد اکٹھے چلا کرتے تھے اسے "تبرج" کہا جاتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ جب عورت اپنے جسم کو سنگھار کر کے اپنے جسم کو خوبصورت بنا کر بازار میں چلتی ہے وہ عورت

"تبرج" کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے "تبرج" سے منع فرمایا ہے غور کرتے جانا۔

اب ذرا توجہ کرتے جانا میری ماں بہن بھی توجہ کرتی جائے آج کا موضوع اپنے دل کی تختیوں پر نوٹ کر کے لے جاؤ۔ آج میرے آقا علیہ السلام کی احادیث میری ماں بہن اپنے دوپٹوں پر لکھ کر لے جاؤ اللہ اکبر اللہ تیرے کام آنے والی باتیں ہیں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ .))

فرمایا میری امت کی دو جماعتیں سیدھی جہنم میں جائیں گی اور ایک بندے کو میں کہہ دوں کہ تو جہنم میں جائے گا ایک بندے کو کوئی اور خطیب کہہ دے کہ تو جہنم میں جائے گا اور جس کو آمنہ کا دریتیم کہہ دے کہ تو جہنم میں جائے گا پھر شک والی بات ہی نہیں رہ جاتی۔ اللہ اکبر اللہ فرمایا میری امت کی دو جماعتیں سیدھی جہنم میں جائیں گی محبوب کون کون سی؟

فرمایا قیامت کے نزدیک میری امت کے اندر کچھ ایسے بندے ہوں گے جو غریبوں پر بلا وجہ ظلم کریں گے جوان کا مال بلا وجہ لوٹ کر لے جایا کریں گے چور مراد ہیں۔ ڈاکو مراد ہیں جو لوگوں کا مال لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی نہ دے تو مار کٹائی کرتے ہیں۔ فرمایا ایسے بندے جنت میں نہیں جائیں گے اور دوسرے نمبر پر فرمایا: وَنِسَاءٌ مسلم کی روایت ہے۔ مشکوۃ شریف کی دوسری جلد کے اندر موجود ہے فصل اول کے اندر موجود ہے اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صفحہ 302 پر روایت کیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا

((كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ .))

الفاظ کتنے سخت استعمال فرمائے ہیں فرمایا دنیا والو دوسرے نمبر پر وہ عورتیں جو لباس پہنیں گی لیکن لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی میں نہیں کہتا یہ وہ نبی کہتا ہے جسے کائنات کے رب نے حیا کا پیکر بنا کر بھیجا ہے فرمایا عورتیں ہوں گی کپڑے پہنیں گی لیکن کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی "نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ" سوہنیا کپڑے اور کپڑوں کے باوجود ننگی؟ اس کا کیا مطلب ہے اللہ اکبر اللہ۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا اے صحابہ رضی اللہ عنہم (ننگی ہوں گی) سے مراد یہ ہے کہ کپڑے پہنے ہوں گے لیکن اتنے باریک اتنا باریک لباس ہوگا کہ اس کے لباس میں سے جسم کا ہر حصہ صاف نظر آئے گا یارو غصہ نہیں کرنا میری بات کا میری باتوں کو سمجھتے جاؤ۔

آج میں تم سے محبت کی باتیں کرنا چاہتا ہوں آج میں تمہارے ساتھ پیار کی پینگیں ڈالنا چاہتا ہوں اگر تمہیں سمجھ میں آجائے فرمایا لباس ہوگا لیکن اتنا باریک لباس ہوگا کہ جسم کے اندر سے ایک ایک عضو صاف ظاہر ہوگا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ جسم کا ایک ایک انگ نمایاں ہوگا ایک دوسری روایت کے اندر آیا ہے فرمایا لباس اتنا تنگ ہوگا اتنا تنگ ہوگا کہ دیکھنے والا بندہ جج منٹ کرے گا کہ یہ عورت کا فلاں عضو ہے یہ عورت کا فلاں جوڑ ہے یہ عورت کے جسم کا فلاں حصہ ہے یہ فلاں حصہ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اگلے الفاظ پر غور کرنا توبہ اللہ میری توبہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آگے غور کرنا میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

مُمِیْــلَاتٌ فرمایا گھر سے نکلتے وقت اتنی پیاری بن کر نکلیں گی ایسا میک اپ کر کے نکلیں گی ایسا بناؤ سنگھار کر کے نکلیں گی فرمایا جو بندہ پاس سے گزرے گا اسے اپنی طرف مائل کرتی جائیں گی اپنی طرف کھینچتی ہوئی جائیں گی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ.

آگے کیا فرمایا: فرمایا

((رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ .))

فرمایا ان کے سروں پر جوڑے بنے ہوئے ہوں گے او یارو کوئی ایک بات بھی ایسی بتا دو جو میرے آقا علیہ السلام کی حدیث کی ذرا سی بھی مخالفت نہ کرتی ہو۔ ایک طرف نبی سے پیار کرنا دوسری طرف جن باتوں کو میرے نبی ﷺ نے برا سمجھا ہے وہ سب کچھ بھی کر رہے ہو۔

چھوڑ دو دو رنگی یک رنگ ہو جاؤ
یا سراسر موم ہو جاؤ یا سراسر سنگ ہو جاؤ

اللہ اکبر اللہ فرمایا: سروں پر جوڑے بنائے ہوئے ہوں گے اور جوڑے ایسے ہوں گے کہ جیسے اونٹوں کی کوہانیں ہوتی ہیں سر پر ان جوڑوں کا ایسے ابھار نظر آئے گا۔ اللہ اکبر اللہ اب غور کرنا یہ جتنی صفات میں نے بیان کیں ہیں۔ اللہ نہ کرے اگر کسی میری بہن کے اندر موجود ہیں اب اگلی بات پر غور کرنا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ" ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی آگے فرمایا: جنت میں داخل ہونا تو دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں کریں گے ان کو جنت کی خوشبو بھی نہیں آئے گی ہے کوئی ایسی عورت جو چاہے کہ میں نے جنت میں نہیں جانا ہے کوئی ایسی عورت جو چاہے کہ میں نے جنت کی خوشبو نہیں لینی ہے۔

ایک طرف تم کہتی ہو میں نے جنت کی فرنٹ سیٹ لینی ہے اور دوسری طرف میرے آقا علیہ السلام کی باتوں کی مخالفت کرتی ہو۔ یہ مسلم کی روایت ہے جو میں نے اب بیان کی ہے۔ اب ذرا ابو داؤد شریف کی روایت پر غور کرنا اس کی تیسری جلد کے اندر موجود ہے کتاب الترجل کے اندر یہ روایت موجود ہے۔

سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

((اِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْءَةُ .))

فرمایا:

((فَمَرَّتْ عَلَى الرِّجَالِ .))

فرمایا: جب کوئی عورت اپنے بدن پر خوشبو لگاتی ہے۔ اپنے جسم پر پرفیوم کا استعمال کرتی ہے اپنے جسم پر خوشبو لگا لیتی ہے۔ فَمَرَّتْ عَلَى الرِّجَالِ جب مردوں کے پاس سے گزرتی ہے کچھ ادھر بازار میں بیٹھے ہیں کچھ ادھر بازار میں بیٹھے ہیں۔ یہ درمیان سے گزر رہی ہے۔ اس چوک سے گزر کر اس چوک میں پہنچ گئی ہے خوشبو ابھی تک اس چوک سے آ رہی ہیں فرمایا: "لِيَجِدُوْنَ رِيْحَهَا" اس کے کپڑوں پر لگے ہوئے پرفیوم کی خوشبو ان آدمیوں تک

پہنچ رہی ہیں جتنے آدمی اس کی پرفیوم کی خوشبو سونگھ رہے ہیں۔ الفاظ پر غور کرنا بات پر غور کرنا ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر حیادار نبی کا جملہ سننا یارو جو محبوب حیا کا پیکر بن کر آیا آج اس کی زبان سے جملہ کتنا سخت نکل رہا ہے۔ فرمایا: ''فَهِيَ زَانِيَةٌ'' جو عورت پرفیوم لگا کر نکلتی ہے جتنے آدمی اس کی پرفیوم کی خوشبو سونگتے ہیں کائنات کے رب اتنے مردوں کے ساتھ اس عورت کا زنا لکھ دیں گے۔ اس عورت کی بدکاری لکھ دیں گے اس عورت کا منہ کالا لکھ دیں گے۔

بات میری نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں یارو میں بات کروں تو تم میری بات پر اعتراض بھی کر سکتے ہو۔ میں بات کروں میں تو تم سے زیادہ گنہگار ہوں۔ میرے تو گناہ ہی بہت زیادہ ہیں تم میری بات پر یقین کرو یا نہ کرو تمہاری مرضی لیکن سیانے کہتے ہیں بات نہیں دیکھا کرتے یہ نہیں دیکھا کرتے کہ بات کون کر رہا ہے بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ بات کس کی کر رہا ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسی عورت کا اللہ تعالیٰ زنا لکھ دیتے ہیں بدکاری لکھ دیتے ہیں اللہ اکبر اللہ نہیں سمجھ آئی اگلی حدیث پر غور کرنا اسی باب کے اندر اس کے نیچے امام سابق ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں۔

حدیث پر غور کرو گے تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے میری ماؤں اور بہنوں غور کرو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اللہ اکبر اللہ۔

''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار میں جا رہے تھے ایک عورت پاس سے گزری اس نے جسم پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو خوشبو آتی ہے۔ آپ نے اس عورت کو روک لیا فرمایا بی بی مجھے یوں لگتا ہے تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے کہتی ہے ہاں ہاں میں نے اپنے جسم پر خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بی بی کہاں جا رہی ہو کہتی ہے میں مسجد میں جا رہی ہوں۔ اللہ اکبر اللہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ کہتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے میں نے اپنے محبوب کی زبان سے سنا ہے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

میں نے ابو القاسم کی زبان سے سنا ہے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا بی بی تم بھی سن لو آج کی عورت بھی سن لے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو عورت اپنے جسم پر خوشبو لگا کر مسجد میں جاتی ہے بازار کی بات نہیں کر رہا شاپنگ کی بات نہیں کر رہا میں تو مسجد کی بات کر رہا ہوں کتنا نیک عمل ہے مسجد میں جانا فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر اتنا ناراض ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنی دیر تک اس عورت کا کوئی عمل قبول نہیں کرتے جب تک غسل جنابت نہ کر لے جب تک واپس آ کر غسل جنابت نہ کر لے میرے پروردگار اس عورت کی کوئی عبادت قبول نہیں کرتے۔"

او میرے بھائیو بتاؤ تو سہی میرا اور تمہارا کیا بنے گا او یارو بتاؤ تو سہی میری اور تمہاری ماؤں بہنوں کا کیا بنے گا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم میری کئی باتیں آج تمہیں بڑی کڑوی لگیں گی لیکن میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں منبر پر کہتا ہوں اگر میری زبان سے کوئی کڑوا جملہ نکل آئے اپنا چھوٹا بھائی سمجھ کر مجھے معاف کر دینا۔ لیکن خدارا میری باتوں پر غور کرنا۔

یہ بازاروں میں نکلنے والی کوئی اوپر سے تو نہیں آتیں۔ یہ بازاروں میں آنے والی کوئی انڈیا سے تو نہیں آتی۔ یہ کون ہیں؟ یہ ہماری ہی مائیں، بہنیں ہیں ننگے منہ لے کر چلنے والی کون ہیں؟ مسلمانوں کی ہی بیٹیاں ہیں چوکوں کے اندر کھڑی ہونے والی کون ہیں؟ مسلمانوں کی ہی بیٹیاں ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ تمہارا کیا بنے گا تمہارے ذہن میں خیال آئے گا وہ عورتوں کی بات ہے میں تو پاک صاف ہوں، میں تمہاری باتیں بھی ساتھ کرنا چاہتا ہوں نسائی شریف کی روایت ہے۔ کتاب الادب کے اندر یہ روایت موجود ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((ثَـلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ .))

فرمایا اللہ تعالیٰ تین بندوں کو جنت کا داخلہ نہیں دیں گے کون سے تین بندے

((عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ.))

والدین کی نافرمانی کرنے والے "وَالرِّجَالِ" جو بندہ عورت کی مشابہت کرتا ہے جنت میں نہیں جائے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اور آخری نمبر پر فرمایا: "وَالدَّیُّوْثُ" دیوث بھی جنت میں نہیں جائے گا، دیوث کا معنی کیا ہے دیوث کسے کہتے ہیں۔ دیوث کا معنی دہلی کے محدث بیان کرتے ہیں۔ آؤ دیوث کا معنی ہندوستان کے ولی اللہ سے بتاتا ہوں۔ نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی گزرے ہیں دوست گزرے ہیں۔

بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں شاگرد پڑھ رہے ہیں پڑھتے پڑھتے یہی حدیث آ گئی جو میں نے ابھی بیان کی ہے دو چیزوں کا تذکرہ کیا اور تیسری کہی کہ دیوث جنت میں نہیں جائے گا نواب صاحب رحمہ اللہ سے شاگرد پوچھتے ہیں جناب دیوث کسے کہتے ہے ادھر شاگردوں کے منہ سے بات نکلی ہے ادھر نواب صاحب رحمہ اللہ کی آنکھیں جھک گئیں ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں۔ شاگرد کہتے ہیں جناب رونے کیوں لگے ہو کہتے ہیں میرے بیٹو میری ایک بات مانو۔ ایسے کرنا کل جب میں اپنی بیوی کے ہمراہ گھر سے باہر آؤں تو مجھ سے پوچھنا میں تمھیں دیوث کا معنی بتا دوں گا۔ جس عورت سے شادی کی ہے وہ عورت بڑے دولت مند گھرانے کی عورت ہے پردہ نہیں کرتی بڑا سمجھایا بہت سمجھایا۔ یارو جو آج کل کے بندے ہیں ان کے سمجھانے کا انداز انوکھا ہوا کرتا ہے۔ ایک سواری پر بیوی سوار ہے ایک پر خود سوار ہو کر گھر سے نکلتے ہیں۔ دروازہ سے باہر آئے تو آگے رب کے دین کے شاگرد کھڑے ہوئے ہیں او یارو یہ رب کے دین کے سٹوڈنٹ ہیں جن کو دیکھ کر عورتوں نے پردے اپنائے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

نواب جی دیوث کا معنی پوچھنا چاہتے ہیں دیوث کا معنی کیا ہے نواب صاحب رحمہ اللہ کہتے ہیں او میرے شاگردو اگر دیوث کا معنی پوچھنا ہے تو معنی بتا دیتا ہوں اور اگر دیوث دیکھنا چاہتے ہو تو میں تمہیں دیوث بھی دکھا دیتا ہوں جناب دیکھا دیں تو ہمیں اور کیا چاہیے فرمایا شاگردو میرے بیٹو اگر دیوث دیکھنا چاہتے ہو تو مجھے ہی دیکھ لو میں دنیا کا دیوث بندہ ہوں میں

دیوث آدمی ہوں۔ایسے کر کے شاگردوں کا بدن کانپ گیا جا کر مہاریں پکڑ لیں جناب کیسی باتیں کرتے ہیں؟ آپ تو ہر روز نبی پاک ﷺ کی احادیث بیان کرنے والے ہیں آپ دیوث کیسے ہو سکتے ہیں فرمایا میرے پیارو اللہ تعالیٰ نے دیوث اس آدمی کا نام رکھا ہے جو بے غیرت ہو اور بے غیرت وہ ہوتا ہے جس کی بیوی پردہ نہیں کرتی جس کی ماں پردہ نہ کرتی ہو۔

جس کی بیٹی پردہ نہ کرتی ہو۔ یہ دیکھو ساتھ والی سواری پر میری بیوی سوار ہے اور پردہ نہیں کیا میں دنیا کا دیوث آدمی ہوں بیوی کے دل میں ایسی بات بیٹھی ساتھ ہی واپس مڑ گئی نواب صاحب رحمہ اللہ پیچھے گئے تو بیوی کی آنکھوں سے آنسو برس رہے ہیں نواب صاحب رحمہ اللہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو جاتی ہے کہتی ہے نواب جی میں نے بہت دیر آپ کی نافرمانیاں کر لی ہیں۔آج کے بعد میرا رب گواہ ہے کہ میں بغیر پردہ کے کہیں نہیں جاؤں گی میں آج کے بعد پردہ شروع کر دوں گی۔اللہ اکبر اللہ۔

او یارو دیکھو تو سہی غور تو کرو یہ کون سی عورتیں تھیں جنہوں نے اپنی زندگی کو تبدیل کر لیا ہے۔کوئی ایسی عورت جو نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی بیوی سے سبق سیکھ لے جو آج رب کے گھر کے اندر بیٹھ کر یہ ارادہ کر لے کہ پردہ نہیں چھوڑنا۔

اللہ اکبر اللہ ایک دوسری روایت ہے غور کرنا جنگ کا میدان ہے میرے آقا علیہ السلام کی صحابیہ ام خلاد رضی اللہ عنہا ان کا نام ہے ان کا بیٹا شہید ہو گیا، غور کرنا، ذرا غور کرنا بیٹا شہید ہو گیا میدان جنگ کے اندر اپنے بیٹے کا پتہ لینے آئی ہیں کہ ان کا بیٹا شہید ہوا ہے کہ نہیں ہوا پردہ کیا ہوا ہے پردہ کر کے میرے آقا علیہ السلام کے پاس پہنچتی ہیں عرض کرتی ہیں محبوب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں شہید کی ماں بن گئی ہوں مجھے بتائیں محبوب کہ یہ سچی خبر ہے یا نہیں فرمایا بی بی مبارک ہو تمہارے بیٹے کی شہادت اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی ہے۔ جناب آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکلے ہیں اور واپس جا رہی ہے۔لوگ کھڑے ہوئے ہیں کہتے ہیں یہ عجیب قسم کی بی بی (عورت) ہے ایک تو اس کا بیٹا چلا گیا ہے اور دوسرا اس نے پردہ بھی کیا ہوا ہے ایسے موقع پر تو بندے کو ہر چیز بھول جاتی ہے اور یہ عورت پردہ کر کے آئی ہے اللہ تعالیٰ کی قسم میرے

محبوب علیہ السلام کی صحابیہ رضی اللہ عنہا نے ایسا جواب دیا کہ اگر آج تمہاری سمجھ میں آ جائے تو تمہاری دنیا ٹھیک ہو سکتی ہے لوگوں کی طرف منہ کر کے کہتی ہے کہ عرب کے لوگوں میں نے اپنے بیٹے کو کھویا ہے اپنے حیا کو ابھی نہیں کھویا میرا بیٹا گیا ہے میرا حیا تو نہیں گیا، میرا حیا تو ابھی تک برقرار ہے۔

یہ وہ عورتیں تھیں جو اس قدر پردہ کا اہتمام کرتی تھیں ایک عورت میرے آقا علیہ السلام کے پاس آئی اور آ کر عرض کرتی ہے محبوب مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے ہوش ہو کر زمین پر گر جاتی ہوں۔ اللہ اکبر اللہ رب سے دعا کریں اللہ تعالیٰ میرا مرگی کا دورہ ختم کر دیں۔ فرمایا اے عورت شفا لینا چاہتی ہو یا جنت لینا چاہتی ہو؟ تو عورت نے جواب دیا محبوب جنت مل جائے تو مجھے اور کیا چاہیے، فرمایا بی بی پھر میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت دے دے لیکن مرگی کا دورہ تمہیں پڑتا ہی رہے گا۔ کہنے لگی سوہنیا کوئی بات نہیں زندگی پتہ نہیں کب ختم ہو جانی ہے میں ان دوروں کے اندر زندگی گزار لوں گی لیکن اللہ تعالیٰ سے جنت لے لوں گی۔ لیکن پیارے ایک بات کی ضرور دعا کرو اللہ تعالیٰ کی قسم میرے پاس کائنات کی دولتیں ہوں تو میں اس عورت کے آنچل پر قربان کر دوں۔ آنکھوں سے آنسو گرنے لگے ہیں۔ کہتی ہے پیارے جب مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو میں بازار میں گر جاتی ہوں میرا پردہ ٹھیک نہیں رہتا محبوب دیکھنے والے لوگ دیکھتے ہیں کہ عورت پڑی ہوئی ہے۔ سوہنیا مجھے جتنے مرضی مرگی کے دورے پڑیں لیکن میرا پردہ نہ جائے۔ محبوب میرا پردہ نہ جائے میں خود کو دکھانا نہیں چاہتی میرے آقا علیہ السلام نے رونا شروع کر دیا۔ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں اللہ دیکھ تیری کتنی پیاری بندی ہے جو پردہ کی اتنی پابند ہے اے اللہ میں دعا کرتا ہوں کہ اس عورت کا پردہ آپ سنبھال لیں اور جتنی دیر تک یہ عورت زندہ رہی اسے مرگی کا دورہ پڑتا رہا لیکن تا وفات اس کا پردہ نہیں کھلا۔

اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا پردہ خود اپنے ہاتھ کے اندر لے لیا۔ میرے پروردگار نے اس کے پردہ کی خود ذمہ داریاں اٹھالیں۔ یہ کون سی عورتیں تھیں جو پردہ کی پابند ہوا کرتی تھیں

یہ کون سی عورتیں ہیں جو پردہ کیا کرتی تھیں دعوت دینا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے قرآن کی دعوت۔ آج کی عورت کو پیغام دینا چاہتا ہوں اے عورت تم بھی پردہ کیا کرو تم ایسی چال چلا کرو کہ آسمانوں کے فرشتے بھی تمہارا حیا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ تو وقت کی باتیں ہیں۔ آج عورت بازار میں چلتی ہے اور زمانے کا ہر غنڈہ بندہ عورت کے انگ انگ پر تبصرہ کرتا ہے۔

آج عورت بازار میں چلتی ہے تو بدن کو چھنکار کر کے چلتی ہے آج بازار میں جاتی ہے تو پتہ نہیں کیا کچھ بنتا ہے اور عورت سمجھتی ہے کہ پتہ نہیں میں کتنا بڑا معرکہ مار رہی ہوں وہ بھی میری طرف دیکھتا ہے وہ بھی میری طرف دیکھتا ہے یہ دنیا والے تیرے اوپر تبصرہ کرتے ہیں اور آسمانوں پر فرشتے تم پر لعنتیں بھیجتے ہیں جاؤ ڈوب کر مر جاؤ۔ اے عورت تم اپنی عزت کو خراب کر کے بیٹھ گئی ہو ایک وہ وقت تھا عورتیں دنیا پر چلتی تھیں اور رب آسمانوں پر ان کے قدموں کا قرآن بنا دیا کرتا تھا۔ اللہ اکبر اللہ!

جناب موسیٰ علیہ السلام مدین کے کنویں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ کیا دیکھتے ہیں لوگ بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں دو پردہ دار خواتین دو نوجوان لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر ایک طرف کھڑی ہیں۔ تھوڑی دیر تک سب مردوں نے اپنی بکریوں کو پانی پلا لیا، اور کنویں پر بہت بڑا پتھر دے دیا اور چلے گئے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے سارا ماجرا دیکھا ان کمزور جان بچیوں سے پتھر ہٹایا نہیں جاتا ان کا مال اتنا پیاسا ہے اللہ اکبر اللہ۔ جن جگہوں پر پانی ہے وہ زمین بکریاں چاٹ رہی ہیں ان بکریوں کو اتنی پیاس لگی ہے جناب موسیٰ علیہ السلام سے دیکھا نہ گیا، او یارو نبی سے ایسی باتیں کہاں دیکھی جاتی ہیں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام دوڑ کر آگے آتے ہیں کہتے ہیں اے عورتوں مجھے بتاؤ تو سہی اصل ماجرا کیا ہے اور تم اکیلی کیوں آئی ہو اور ساتھ اپنا باپ یا بھائی کیوں نہیں لے کر آئی ہو ادھر سے جناب موسیٰ علیہ السلام نے باتیں کیں یارو جو دکھی دل ہوتے ہیں بڑی جلدی بہنے لگتے ہیں جناب موسیٰ علیہ السلام کی باتیں سن کر ان دونوں کی آنکھیں برسنے لگیں کہتی ہیں ہمارا باپ بوڑھا ہے اور اس کا جسم کمزور ہے اللہ اکبر اللہ ہم دونوں بہنیں بکریاں چراتی ہیں کیونکہ ہمارا کوئی بھائی نہیں ہے اللہ کے پیارے اگر بھائی ہوتا تو ہم

لوریاں دیتی نہ تھکتیں۔

اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھائی دیا ہوتا تو ہم چومتیں چومتیں نہ تھکتیں رب کے پیارے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھائی دیا ہی نہیں۔ ادھر نابینا باپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اے اللہ میری دو بیٹیاں بکریاں چرانے گئی ہوئی ہیں اور دونوں جوان ہیں کائنات کے مالک میری بیٹیوں کی عزت آپ کے ہاتھ میں ہے اور ساتھ کہتے ہیں کہ اللہ اگر شعیب کو بیٹا دے دے تو تیرے خزانوں میں کون سی کمی ہے۔ مالک میری جوان بیٹیاں باہر بکریاں چراتی ہیں مجھے ایک بیٹا ہی دے دے۔ آسمانوں سے آواز آتی ہے شعیب تجھے بیٹا نہیں دینا اگر میں نے تجھے بیٹا دے دیا تو مجھے بے پرواہ کون کہے گا اگر میں نے تمہیں بیٹا دے دیا تو مجھے صمد کون کہے گا۔

اوہ دھیاں دیوے پت دیوے اُس دی رضا
کجھ وی نہ دیوے اونوں کون پچھدا

کوئی اسے پوچھنے والا نہیں اللّٰہ اکبر اللہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ ڈالا اور چالیس بندوں والا پتھر موسیٰ علیہ السلام نے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا وہ بھی نبی کی بیٹیاں تھیں بات سمجھ گئیں اللّٰہ اکبر اللہ۔

اتنا بڑا پتھر انسان اٹھا نہیں سکتا، اگر اس نے اٹھایا ہے تو کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے۔ بکریوں نے پیٹ بھر کر پانی پی لیا ہے اور گھر کو چل پڑیں جناب موسیٰ علیہ السلام درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہتے ہیں۔

﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾ (القصص :24)

اللہ جی مجھے بھوک لگی ہے میرے پاس روٹی نہیں ہے۔ آسمانوں سے آواز آتی ہے موسیٰ علیہ السلام تیار ہو جاؤ تم روٹی مانگتے ہو رب تمہیں روٹی پکانے والی بھی دینے والا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں روٹیاں پکانے والی بھی دینے لگا ہے بکریاں پہنچی۔ جناب شعیب علیہ السلام پیٹ دیکھتے ہیں آج تو ان کا پیٹ بھرا ہوا ہے کہنے لگے بیٹیوں یہ تو بتاؤ یہ کیا ماجرا ہے باپ کا دل ڈولنے لگا اللہ تعالیٰ کی قسم باپ کے دل کا تاج بیٹیاں ہوا کرتی ہیں اور اگر انسان کا تاج

ہی داغ دار ہو جائے تو بندہ دنیا میں سر اٹھا کر جی نہیں سکتا جناب شعیب علیہ السلام کے دل کو دکھ پہنچا کہنے لگے بتاؤ تو سہی بکریاں اتنی بھری ہوئی کیسے ہیں کہتی ہیں بابا ہم نبی کی بیٹیاں ہیں ہم اپنی عزتیں غیروں کی طرف لے کر جانے والی نہیں ہیں بابا پریشان نہ ہوں آج ہمیں مدین کے کنویں پر ایک ایسا جوان ملا ہے جس نے بکریوں کو پیٹ بھر کر پانی پلا دیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ ابو جی اتنا بڑا پتھر اس اکیلے نے اٹھا لیا سیّدنا شعیب علیہ السلام بھی سمجھ گئے کہ وہ نبی ہو سکتا ہے جس نے چالیس بندوں کا پتھر اکیلے ہی اٹھا لیا۔ فرمایا تم میں سے ایک جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ۔ اور سنو اگر کوئی میری ماں بہن سن رہی ہے۔

ادھر سے شعیب علیہ السلام کی لڑکی نے دروازہ سے قدم باہر رکھا اُدھر سے اللہ پاک نے قرآن بنانا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر اللہ ادھر شعیب علیہ السلام کی بیٹی چل رہی ہے ادھر آسمان سے آواز آتی ہے۔ فرمایا!

﴿فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ﴾

فرمایا شعیب علیہ السلام کی ایک بیٹی چلی تو حیا کے ساتھ چل رہی ہے اور حیا کی چالیں چل رہی ہے چلتے چلتے موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچ گئی۔ اللہ اکبر اللہ فرمایا: اللہ کے بندے میرا والد تمہیں ملنا چاہتا ہے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام پیچھے چل پڑے عورت آگے آگے جا رہی ہے امام بغوی امام ابن کثیر رحمۃ اللہ نے بھی اس بات کو بیان کیا ہے چلتے چلتے ہوا چلتی ہے ہوا سے شعیب کی بیٹی کی پنڈلی ننگی ہو گئی۔ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں بی بی تم پیچھے آ جاؤ اور میں آگے چلتا ہوں اپنی گود میں پتھر ڈال لو جس طرف جانا ہو ادھر پتھر پھینک دینا میں ادھر چلنا شروع ہو جاؤں گا بی بی میں بھی حیا والا ہوں میں (پرائی) غیر عورت کی پنڈلی بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

ایک طرف موسیٰ پنڈلی نہ دیکھے دوسری طرف تم لوگوں کی بیٹیاں دیکھ رہے ہو تمہیں رب سے ڈر کیوں نہیں لگتا بتاؤ تو سہی تم کل اللہ تعالیٰ کو کون سا منہ دکھاؤ گے۔

شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات

فرمایا:...

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝﴾ (الاحزاب:59)

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ فرمایا عورتوں تمہاری یہ چادریں تمہاری عزت ہیں یہ تمہاری چادریں تمہیں جنت میں لے جائیں گی ان چادروں کو اتار کر نہ پھینکو بلکہ اپنے بدن کو لگا کر چلو تم دنیا پر چلو آسمانوں پر رب تمہاری اداؤں کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔ آسمانوں پر فرشتے ہاتھ اٹھا کر تمہارے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی ملکہ بنا دے گا۔ میری دعا ہے کہ جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



شیطان کے حملے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ

﴿اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ہ﴾ (الفاطر :6)

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ

﴿كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الحشر :6)

وَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِىْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ كَمَجْرَى الدَّمِ.

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار پڑھے لکھے اور دانا لوگ یہ مثال دیتے ہیں کہ دشمن چاہے سو میل دور بیٹھا ہو دشمن کو اپنے قریب ہی سمجھنا چاہیے اور دشمن چاہے کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو چھوے کی چھال والا کیوں نہ ہو تو دشمن اس دشمن کے لیے گونا گوں تیاری انسان کو مکمل رکھنی چاہیے۔ تا کہ جب کل تمہارا دشمن تمہارے مدمقابل آ کر کھڑا ہو جائے کہیں سستی کی وجہ سے تم مغلوب نہ ہو جاؤ۔

کائنات میں انسان کا کوئی دشمن نہیں سوائے کفار کے۔ اسلامی نقطہ نظر کے تحت "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ" تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں یہ الگ بات ہے کہ ہم

دشمنیاں ڈال کر بیٹھ گئے ہیں۔

لیکن اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کا دشمن نہیں ہوسکتا۔ یہ شریعت اسلامیہ کا تقاضا ہے۔ دشمن کون ہے؟ فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا " انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے انسان کو اپنی مکاری میں لے کر آتا ہے۔ طرح طرح حیلے اور بہانے لگا کر انسان کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ اور تب تک کوئی انسان اپنے دشمن کا مقابلہ نہیں کرسکتا جب تک وہ اپنے دشمن سے واقف نہ ہو ایک انسان کو پتہ ہی نہیں کہ یہ میرا دشمن ہے۔

ایک انسان کو علم ہی نہیں کہ یہ مجھ پر وار کرے گا یا مجھ سے پیار کرے گا۔ وہ کیا مقابلہ کرے گا۔ ہمیشہ مقابلہ وہ شخص کرسکتا ہے جو اپنے دشمن کے ایک ایک طریقہ سے ایک ایک وار سے، ایک ایک عمل سے آگاہی رکھتا ہو ہم سب کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہمیں اپنے دشمن کے ہتھکنڈوں کا علم نہیں کہ شیطان کیا چیز ہے؟ اور شیطان انسان پر کہاں کہاں آکر حملہ کرتا ہے۔ اور جنت کے گیٹ سے کھینچ کر جہنم کے داروغہ تک لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دشمن کے حملوں سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ شیطان کون ہے؟ "مِنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ" کئی انسان بھی شیطان ہوتے ہیں اور کئی جن بھی شیطان ہوتے ہیں۔ شیطان بذات خود جن ہے۔ "كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ" وہ جنوں میں سے عزازیل تھا ابلیس تھا جس نے انکار کردیا۔ قرآن کہتا ہے "كَانَ مِنَ الْجِنِّ" وہ جنوں میں سے تھا اور حدیث پاک میں آتا ہے بلکہ قرآن کی کئی آیات میں یہ لفظ موجود ہے کہ کئی جن تو شیطان ہیں ہی کئی انسان بھی شیطان ہیں۔ انسان شیطان کیسے بنتا ہے؟

ازلی طور پر ہر مسلمان چاہے عیسائی ہو چاہے وہ کافر ہو چاہے وہ ہندو یا سکھ ہے کوئی کائنات کا فرد ایسا نہیں جو ازلی طور پر مسلمان نہ ہو۔ پیدا ہوتے ساتھ ہر بچہ چاہے وہ سکھ کے گھر پیدا ہو مسلمان ہوتا ہے کیوں؟ قرآن پاک میں موجود ہے عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے

ہم سے وعدہ لیا اور فرمایا: " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ کیا میں تم لوگوں کا رب ہوں یا نہیں۔ ہم نے کہا قَالُوْا بَلٰی "اللہ جی آپ ہمارے رب ہیں۔ قرآن کی اس نص کے مطابق ہر بندہ مومن بھی ہے مواحد بھی ہے مسلمان بھی ہے لیکن پھر فرمایا کائنات والو جب بچہ پیدا ہوتا ہے مسلمان ہوتا ہے؟

فرمایا ماں باپ چاہئیں تو اسے مجوسی بنائیں چاہیں تو اسے عیسائی اور چاہیں تو اسے نصرانی بنا دیں۔ اللّٰــه اکبر اللّٰه ۔لیکن ازلی طور پر انسان مسلمان ہی ہوتا ہے مومن ہی ہوتا ہے اور انسان ہو کر وہ شیطان کیسے بن جاتا ہے؟ اس چیز کا ذکر کرنا ہے۔ اور اس چیز کا ذکر کرنا ہے کہ شیطان کی دشمنی کہاں سے شروع ہوئی اور کب تک شیطان ہم سے دشمنی کرتا ہے اور کس کس طریقہ سے کرتا ہے انشاء اللہ!

قرآن وحدیث کی روشنی میں چند منٹوں میں اپنی گفتگو میں یہ چیزیں بیان کروں گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سن سنا کر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

بڑا اہم موضوع ہے بڑی اہم بات ہے کہ شیطان کہاں کہاں ہم پر حملہ کرتا ہے؟ آؤ ذرا توجہ کرتے جانا اللہ تعالیٰ کے قرآن سے بات شروع کرتے ہیں قرآن کیا کہہ رہا ہے قرآن نے ہمیں ہمارے دشمن کا تعارف کروایا۔ الٰہ العالمین نے فرمایا۔ پروردگار عالم کا قرآن اس بات کا ذکر کر رہا ہے فرمایا:

﴿اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝﴾ (الفاطر :6)

اللّٰــه اکبــر اللّٰه ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کائنات والو! دنیا والو سنو! تمہارا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ تمہارا سب سے بڑا دشمن ابلیس ہے جس نے ازل سے آخر تک تم سے دشمنیاں کیں ہیں۔ اور دشمنی کے تمہارے باپ کو جنت کے باغات سے نکال دیا دشمنی کر کے تمہاری اماں حواء علیہا السلام کو جنت کے بالا خانوں سے نکال دیا۔ دشمنی اور مکاری کر کے تمہارے باپ کو پھسلا دیا۔ اللّٰه اکبر اللّٰه! اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کرتا ہے۔

سب سے پہلے میرے پروردگار نے 6 دنوں میں آسمان اور زمین کو تیار کیا آسمان اور زمین سے پہلے کیا چیز موجود تھی؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمام جگہ پانی تھا صرف پانی ہی پانی پر اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایسے خطے کی طرح پھیلانا شروع کر دیا پہلے زمین کو تیار کیا پھر آسمانوں کو تیار کیا زمین وآسمان بنانے کے بعد سب سے پہلا شخص میرے پروردگار نے بنایا۔ جن کا نام نامی اسم گرامی سیّدنا آدم علیہ السلام ہے۔ آدم کا معنی گندمی رنگ والا ہے کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا تھا۔ گندمی رنگ ہوتا ہے اس لیے نام آدم رکھا۔

جس کا معنی ہے گندمی رنگ والا خاکستری رنگ والا امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مٹی کی ایک مورت سیّدنا آدم علیہ السلام کی تیار کی۔ تیار کر کے میرے پروردگار نے رکھ دی۔ ان دنوں میں فرشتوں کا سردار جبرائیل علیہ السلام نہیں ہوا کرتا تھا۔ بلکہ ان دنوں میں سردار عزازیل ہوا کرتا تھا، جس کا دوسرا نام بعد میں ابلیس رکھا گیا شیطان رکھا گیا، یہ سردار ہوا کرتا تھا فرشتوں کا امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ادھر جاتا تو نظر پڑتی آتا تو تب نظر پڑتی کہتا ہے پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنا دی ہے؟ مٹی کا پتلا پتہ نہیں پروردگار نے کیا تیار کیا ہے۔ ایک دن میرے پروردگار نے سارے فرشتوں کی میٹنگ بلائی۔ سارے فرشتوں کو بلا کر فرمایا میرے فرشتو! میں دنیا پر اپنا نائب پیدا کرنا چاہتا ہوں میں دنیا پر اپنا بندہ پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ فرشتے کہتے ہیں رب تیری عبادتیں کرنے کے لیے ہم بہت ہیں۔

اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ بیت المعمور کائنات کی سب سے اوپر والی جگہ پر سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور بنایا۔ بیت المعمور بالکل بیت اللہ کی مطابقت سے بنا ہے۔ جس جگہ پر زمین پر بیت اللہ ہے عین اسی جگہ پر عرش بریں پر بیت المعمور ہے جس طرح دنیا پر لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے رہتے ہیں اسی طرح بیت المعمور پر فرشتے طواف کرتے رہتے ہیں۔ اور اتنے فرشتے طواف کرتے ہیں کہ جو فرشتہ ایک مرتبہ بیت المعمور میں آ گیا۔ قیامت تک اس کی دوبارہ باری نہیں آئی۔ فرشتوں کی اتنی تعداد ہے جو فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے اگر آج مجھے پیاس لگے تو میں پانی پی لیتا ہوں آج مجھے بھوک لگے تو میں کھانا کھا لیتا ہوں لیکن ان کی خوراک نہیں ہے فرشتوں کو بھوک لگے تو سبحان اللہ کہتے ہیں اللہ بھوک دور کر دیتے ہیں ان کی بھوک بھی دور ہوتی ہے تو رب کے ذکر سے ہوتی ہے یہ تو سمجھنے کی بات ہے ان کی بھوک رب کے ذکر سے دور ہوتی ہے تم غریبوں کا مال بھی کھاؤ تمہاری بھوک پھر بھی نہیں جاتی تم ستم بھی کیے جاؤ تو تمہاری بھوک پھر بھی نہیں جاتی لیکن رب نے پھر بھی انہیں تمہارے غلام بنا کر رکھا ہے۔ فرمایا:

میں بنانا چاہتا ہوں کہتے ہیں اللہ ہم بہت ہیں تمہاری عبادت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے فرشتو تمہاری بات تو ٹھیک ہے لیکن تم نہیں جانتے جہاں ان میں بُرے پیدا ہونے ہیں وہاں ان میں میں نے اپنے محبوب آمنہ کے دریتیم کو بھی پیدا کرنا ہے ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے ہیروں نے بھی تو دنیا میں آنا ہے الغرض بات مختصر میرے پروردگار نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو بنا دیا۔ فرمایا جب ان میں میں روح پھونک دوں۔ روح کسے کہا جاتا ہے اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں اللہ کے امر کا نام روح ہے قرآن نے روح کے بارہ میں بس اس بات کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا جب میں آدم میں روح پھونک دوں۔ تب تم نے یہ کرنا ہے کہ میں اسی جگہ پر آدم کو لے کر آؤں گا جب میں تم میں آرڈر کروں چاہے تم نورانی ہو تم سب نے بشر کے آگے گر جانا ہے تم سب نے خاکی کے آگے گر جانا ہے اللہ کی قسم جھگڑے تو یہاں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ کائنات کے رب نے میرے پروردگار نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو بنا لیا۔ بنا کر میرے پروردگار نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو بلایا اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے:

﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۝﴾ (البقرہ 34:)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ! فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو لا کر بٹھایا فرمایا: "اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ" جبریل ذرا سجدے میں گر جاؤ میرا آدم آ گیا ہے۔ میں تو محبت میں ایسے کہوں گا، جبریل تم نوریوں کے سردار ہو گے لیکن تمہیں خاکی کے آگے جھکنا پڑے گا۔ آج تمہیں میرے نائب

کے آگے سجدہ کرنا ہوگا جبریل جھک گیا، اللّٰہ اکبر اللّٰہ ملک الموت تم بھی جھک جاؤ وہ بھی جھک گیا۔ الغرض اللہ کے سارے فرشتوں نے سیّدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ "اِلَّآ اِبۡلِیۡسَ" ابلیس اکڑ کر کھڑا ہو گیا کہتا ہے میں نے تو سجدہ نہیں کرنا اللہ پوچھتے ہیں تم نے کیوں سجدہ نہیں کرنا۔ اللہ جی ﴿خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِیۡنٍ﴾ (ص:76) میں نہیں کہتا یہ تو خود شیطان بتا رہا ہے۔ کائنات کے رب میں آگ کے شعلوں سے تیار ہوا ہوں۔ اسے آپ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

اللہ آگ جلائیں تو آسمانوں کی طرف جاتی ہے۔ مٹی پھینکیں تو زمین کی طرف جاتی ہے اللہ آگ بلندیوں والی اور مٹی گرنے والی ہے۔ فرمایا تم نے میرا حکم نہیں مانا فرمایا جاؤ میرے دربار سے نکل جاؤ آج اگر تم نے آدم کو سجدہ نہیں کیا۔ قیامت تک میں نے تمہیں مردود لکھ دیا ہے۔ مردود لکھ دیا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

کائنات کے رب نے اسے اپنے دربار سے نکال دیا فرمایا جاؤ جاؤ! ادھر سے ابلیس جا رہا ہے ساتھ اللہ کے آگے ہاتھ باندھ رہا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ! اللہ جی مجھے مہلت دیں آج اس کی وجہ سے میں جنت سے نکل رہا ہوں آج اس کی وجہ سے میری سرداریاں ختم ہو رہی ہیں۔ قال رب فانظرنی الی یوم یبعثونo" اللہ جی مجھے چھٹی دیں میں قیامت تک آدم کی پشت سے آنے والوں کو گمراہ کروں گا کسی کو شراب پلا کر گمراہ کروں گا، کسی کو سگریٹ پر لگا کر گمراہ کروں گا کسی کو کنجروں اور مجروں پر لگا کر گمراہ کروں گا۔ کسی کو ناچ گانے پر لگا کر گمراہ کروں گا کسی سے اپنے بوڑھے باپ کی نافرمانیاں کرواؤں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

یہ ظالم رب سے مقابلہ کر رہا ہے۔ اللہ جی اگر نکالا ہے تو میں ایسے کروں گا آگے سے میرے رب نے جواب دیا فرمایا جاؤ میرے دربار سے نکل جاؤ۔ جاؤ قیامت تک میں رب نے تمہیں اجازت دے دی ہے جیسے دل کرتا ہے کرو اور آدم کے بیٹوں کو گمراہ کرو۔ لیکن میں رب کا بھی اعلان سن لو۔ جو بندہ میرا بن جائے گا وہ کبھی تمہاری باتوں میں نہیں آئے گا۔ کہتا ہے اللہ جی آئے یا نہ آئے میں مرتے دم تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔

ترمذی میں یہ روایت موجود ہے حدیث قدسی ہے یہ کہتا ہے کائنات کے رب سنو اللہ جی مجھے آپ نے قیامت تک مہلت دے دی ہے جب تک ابن آدم مرے گا نہیں میں اتنی دیر تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا فرمایا: تم اگر مرنے تک میرے بندے کا پیچھا نہیں چھوڑو گے تو میں بھی مرنے تک توبہ کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔ جس وقت بھی آئے میں اُسی وقت اپنے بندے کو گلے لگا لوں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اللہ تو کہتا ہے اگر تمہارے سر کے بال برائیاں کر کر کے سفید ہو گئے ہیں دولتیں کماتے کماتے بوڑھا ہو گیا ہے لیکن کبھی سوچا ہے کہ جب مرنا ہے تو تمہارے کفن کو جیب بھی نہیں لگنی چلو ساتھ جانے کا خرچہ ہی لے جائے میرے بندے خود تو بوڑھا ہو گیا ہے اور تمہارا بیٹا تمہارے خرچے پر وکیل بن گیا ہے۔ آج یہ بھی نہیں پوچھتا ہے آج بازار میں جاؤ تو لوگ تمہیں بوڑھا بوڑھا اور بابا بابا کہہ کر پکارتے ہیں تمہیں ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے کہ تم نہیں بچ سکتے۔ آسمان سے آواز آتی ہے پوری کائنات سے جواب مل گیا ہے لیکن میری طرف سے تمہیں ابھی تک جواب نہیں ہوا بوڑھا ہو گیا ہے میرے در پر آؤ میں ابھی بھی تمہارا انتظار کر رہا ہوں ایسے ماں اپنے بیٹے کا دہلیز پر بیٹھ کر رات کو انتظار نہیں کرتی جیسے میں اپنے گنہگار بندے کا انتظار کرتا رہتا ہوں۔

آجا منگ لے جو کچھ چاہنا ایں
تیرا رب ہاں کیوں شرمانا ایں
بوہے غیراں دے کیوں جانا ایں
پڑھ لا الٰہ الا اللہ
خالی ہتھ آویں جھولی بھر دیواں
تینوں مال، اولاد تے زر دیواں
تیری ہر مشکل حل کر دیواں
پڑھ لا الٰہ الا اللہ

اللّٰہ اکبر اللّٰہ! فرمایا: اگر تم مرتے دم تک میرے بندوں کو گمراہ کرنے پر لگے رہو تو میں بھی مرتے دم تک اپنے بندے کو اپنے در پر بلاتا رہوں گا آ میرے بندے میں تمہیں معاف کروں اللہ تعالیٰ نے اس ظالم کو نکال دیا اب ابلیس کو دکھ بہت تھا دشمنی شروع ہو گی۔ ہمارے باپ کے ساتھ دشمنی کر لی۔ اب ذرا غور کرتے جانا دشمنی کیسے بڑھا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے پیارے آدم تجھے میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے تم مجھے بہت پیارے لگتے ہو۔ جو چیز ہاتھ سے بنائی ہو اللہ کی قسم وہ بہت پیاری لگتی ہے کبھی سوچا ہے ماں اپنے بچے سے کیوں پیار کرتی ہے؟ اس لیے کہ چھوٹا سا تھا جب ماں نے چوم چوم کر پالا۔ ہاتھوں سے پرورش کی ہے ہاتھوں سے پالا ہے بیٹے کو آج چاہے بیٹا گالیاں بھی نکالے تب بھی ماں کہتی ہے چلو کوئی بات نہیں ہو تو تم میرے ہی چاہے جو مرضی کہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

جس چیز کو ہاتھوں سے تیار کیا ہو وہ دل سے تعلق رکھتی ہے یہ تو بندہ ہی ایسا ہے۔ یہ تو گستاخ بیٹا ہی ایسا ہے جو کہتا ہے اماں ادھر تھوکا نہ کرو۔ ہمارا فرش خراب ہوتا ہے۔ کبھی سوچا ہے آج تم فرش پر تھوکیں پھینکنے سے منع کرتے ہو جب تمہاری ماں نے تجھے چھاتی پر اُٹھایا ہوتا تھا تم چھاتی پر پیشاب کر دیتے تھے کبھی تمہاری ماں نے تو تمہیں برا ہی نہیں کہا تھا کہاں پیشاب اور کہاں تھوکیں۔ اوئے کہاں فرش اور کہاں سینہ اور دوست گستاخیاں کیوں کرتے ہو! کبھی ان باتوں کو اکیلے بیٹھ کر سوچا کرو اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اب دشمنیاں کرنے لگا ہے جنت میں سیّدنا آدم علیہ السلام موجود ہیں اماں حوا علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو سیّدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا ہے اور پسلی میں ٹیڑھا پن ہوا کرتا ہے۔ فرمایا اس پسلی کی ہڈی کو جتنا مرضی سیدھا کرنا چاہو سیدھی نہیں ہو سکتی فرمایا اسی طرح سے اللہ نے بھی عورت کو پسلی سے پیدا کیا ہے جو بل عورت میں پڑ گیا۔ ہڈی ٹوٹ سکتی ہے لیکن عورت کا بل سیدھا نہیں ہو سکتا۔ میرے آقا علیہ السلام نے کتنی حکمت والی باتیں

سمجھائیں۔فرمایا بندہ اچھا وہی ہے جو اسی بل میں رہ کر زندگی گزار لیتا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ! سیّدنا آدم علیہ السلام سو رہے ہیں تفسیر طبری میں موجود ہے اُٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک عورت پاس بیٹھی ہے پوچھا بی بی تم کہاں سے آئی ہو اللّٰہ اکبر اللّٰہ! کہا مجھے رب نے پیدا کیا ہے۔الغرض بات مختصر فرمایا:

﴿وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝﴾ (البقرہ:35)

فرمایا جنت میں رہو لیکن اس درخت کے نزدیک نہیں جانا اللہ جی جیسے حکم ہوا نہیں جاؤں گا۔ اُدھر سے ہمارا دشمن ہم انسانوں پر دشمنی کا پہلا وار کرنے لگا ہے۔ دشمنی کا پہلا بدلا لینا چاہتا ہے ہاتھ میں چھڑی پکڑی امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ہاتھ میں چھڑی پکڑ کر بڑا صوفی بن کر آ گیا آ کر اماں حوا علیہا السلام کے پاس گیا جا کر کہتا ہے تمہیں پتہ ہے کہ وہ جس درخت سے رب نے منع کیا ہے کس لیے کیا ہے؟ فرمایا نہیں مجھے تو نہیں پتہ۔ کہا اللہ نے اس لیے منع کیا ہے کہ جو بندہ اس درخت کا پھل کھا لیتا ہے وہ وہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہاں ہمیشہ نہیں رکھنا یہاں سے نکال دینا ہے ہاں اگر تم نے وہ پھل کھا لیا تو تم ہمیشہ رہو گے عورت زاد تھی بات میں آ گئی سیّدنا آدم علیہ السلام آئے حتی کہ بات کرتے کرتے شیطان نے ایسا پھسلایا کہ وہ درخت کا پھل چکھ بیٹھے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ! ادھر سے درخت کا پھل چکھا اُدھر رب نے جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا۔ یہ ہمارے دشمن نے ہم سے دشمنی کی ہے ہم دنیا پر انتقام لینے کے لیے آئیں ہیں کیوں تم سب آدم کے بیٹے ہو کہ نہیں؟ سارے ہو جو بندہ آپ کے باپ سے دشمنی کرے اس سے بدلہ لو گے یا نہیں لو گے۔ تو پھر دشمنی بھی ایسی کہ ابھی تک نہیں بھولتی اور پھر دشمنی بھی شیطان نے کی ہم نے انتقام لے کر دوبارہ جنت میں جانا ہے۔ لیکن جانے کے لیے ہمیں اس سے انتقام پورا کرنا پڑے گا ہاں اگر دنیا پر اس سے مل گئے تو پھر جنت میں کیسے جائیں گے دشمنی چل پڑی ہے دشمنی کی ابتداء ہو گئی ہے۔

سیّدنا آدم علیہ السلام پر حملہ کرنے کے بعد اس کے بیٹے قابیل پر حملہ کر دیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اس سے قتل کروایا۔ دوسرا حملہ شیطان نے انسانیت پر کیا چلتے چلتے تیسرا حملہ سیّدنا نوح علیہ السلام

کے دور پاک میں سیّدنا نوح علیہ السلام کے دور تک شرک نہیں ملتا سارے بندے اللہ کی توحید کے قائل تھے کوئی انسان بت پرست اور شرک کرنے والا نہیں تھا، سارے نیک لوگ طبعی موت مر گئے جو بچے رہ گئے اپنے بڑوں کو یاد کرتے ہیں دل اداس ہوتا ہے ایک دن شیطان صورت بن کر آ گیا کہتا ہے میں تم لوگوں کے لیے پیغام لے کر آیا ہوں تم لوگوں کا دل نہیں لگتا تمہارے بڑوں کے بغیر اس طرح کرو۔

ان کی شکلیں بنالو اور ان کو پاس رکھا کرو انہیں دیکھتے رہو گے اور ساتھ تم لوگوں کا ایمان تازہ ہوگا ایسے لگے گا جیسے تمہارے پاس بیٹھے ہیں ان کی شکلیں دیکھو گے تو تمہیں حوصلہ ہوگا۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں شکلیں بن گئیں اور ان لوگوں نے انہیں اپنے ہمراہ رکھنا شروع کر دیا چلتے چلتے بات یہاں تک آ گئی شیطان دوبارہ آیا آ کر کہتا ہے بتاؤ یہ اللہ کے بندے تھے یا نہیں کہنے لگے ہاں ہاں دوست یہ اللہ کے بہت نیک بندے تھے چلو ایسا کیا کرو ان مورتوں کی طرف کیا نذریں کرو اللہ جی ہماری ان کی طرف سے قبول کرلو۔ اللہ اکبر اللہ پہلے پہلو میں رکھواتا تھا پھر سامنے رکھوا دیا۔ پہلے پیچھے رکھواتا تھا پھر بتوں کو اٹھا کر سر کے آگے رکھ دیا۔ شیطان نے ایسا حملہ کیا ایک اللہ کے آگے جھکنے والا سر اُٹھ کر ان مورتوں کے آگے جھکنے لگا۔ ان شکلوں کے آگے جھکنے لگا۔ اللہ اکبر اللہ۔

جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں پر طوفان بھیجا۔ اور طوفان سے پہلے فرمایا اے میرے نوح کشتی تیار کرلو۔ اُس کشتی میں جوڑا جوڑا رکھ لیا۔ تفسیر معارف القرآن میں یہ بات موجود ہے۔ جب سیّدنا نوح علیہ السلام نے جوڑا جوڑا بٹھایا یہ بوڑھا کمزور بن کر کشتی میں داخل ہو رہا ہے سیّدنا نوح علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ تم کون ہو؟ میرے پروردگار نے وحی کے ذریعہ بتا دیا۔ میرے نوح علیہ السلام یہ کوئی بندہ نہیں یہ شیطان شکل بدل کر بیٹھ رہا ہے فرمایا نکل جاؤ میری کشتی سے باہر نکل جاؤ کہتا ہے جانے دوناں میں آپ کو کچھ اچھی باتیں بتاؤں گا۔ فرمایا پہلے یہ بتاؤ تم کشتی میں جا کس لیے رہے ہو؟ کہتا ہے جو باہر ہیں وہ تو میرے ہیں اور جو کشتی میں جا رہے ہیں وہ آپ کے ہیں میں چاہتا ہوں اندر والوں کے دلوں میں وسوسہ پیدا کروں اور

انہیں بھی اپنے ساتھ کا بنا لوں فرمایا: ناں ناں میں تمہیں یہ کام نہیں کرنے دوں گا اللہ اکبر اللہ فرمایا تمہیں میں جانے نہیں دوں گا چھوڑوں گا نہیں۔ سیّدنا نوح علیہ السلام نے پکڑ لیا کہنے لگا جناب میں آپ کو تین باتیں ایسی بتاتا ہوں میرے پاس پانچ ہتھیار ہیں جن سے میں دنیا والوں پر قبضہ کر لیتا ہوں۔ اگر آپ مجھے چھوڑ دو گے تو میں تین چیزیں بتا کر جاؤں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نوح اس طرح نہ کہو اسے کہو ہم نے تین نہیں دو باتیں پوچھنی ہیں ان تین کی ضرورت نہیں جو دو چھوڑ رہے ہو وہ بتاؤ۔ کہتا ہے پیارے نوح جی سنیں یہ دو باتیں ایسی ہیں جو ایک آپ کے باپ پر استعمال ہوئی ہے اور ایک مجھ پر استعمال ہوئی ہے یہ میرا سب سے بڑا ہتھیار ہے لوگوں پر قبضہ کرنے کا سنو لوگوں کائنات والو! شیطان کے ہتھیاروں پر غور کرو شیطان کے حملوں پر غور کرو۔ فرمایا بتاؤ وہ دو کون سی چیزیں ہیں؟ کہتا ہے سب سے پہلے حسد ہے جس کا کام سب سے پہلے میں نے کیا۔ میں نے سب سے پہلے تمہارے باپ آدم سے حسد کیا اور یہ گر اتنا کامیاب رہا کہ اس نے مجھے بھی جنت سے نکال دیا۔ میں نے تب سے یہ بات پلو سے باندھ لی جو حسد مجھے جنت سے نکال سکتا ہے وہ آدم علیہ السلام کے بیٹوں کو بھی کبھی جنت میں نہیں رہنے دے گا۔ نوح جی میں حسد سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہوں فرمایا دوسری چیز کون سی ہے؟ کہتا ہے جناب وہ گر میں نے آپ کے باپ پر استعمال کیا ظالم بتاؤ وہ کون سا گُر ہے؟ کہتا ہے جناب وہ حرص ہے میں نے آپ کے باپ آدم اور اماں حواء علیہما السلام کو حرص پر لگایا یہ کام کر لو ایسے بن جاؤ گے وہ دونوں میرے ہتھیار میں آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے آج تک جنت سے نکال دیا۔ اللہ اکبر اللہ۔

یہ دو ہتھیار شیطان کے بہت مضبوط ہتھیار ہیں۔ آج اذان ہو جاتی ہے تو بندہ کہتا ہے چلو کوئی بات نہیں یہ دو، چار گاہک چلا لوں پھر چلا جاؤں گا بندہ حرص کرتا ہے چلو تھوڑا سا پانی لگانے والا راہ گیا ہے لگا لوں پھر چلا جاؤں گا حرص کر رہا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

حضرات محترم شیطان کے ہتھیاروں سے بچا کرو۔ چلتے چلتے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا دور آ گیا سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے اللہ تعالیٰ نے بلایا جب کوہ طور پر پہنچے یہ بڑا ولی بن کر

آ گیا اور کہتا ہے وہ تو اپنے رب کے پاس چلا گیا ہے تمہارا بھی کوئی رب ہے یا نہیں وہ تو اپنے رب کو کوہ طور پر جا کر مل کر آتا ہے اور تمہیں یہاں رکھا ہے اور بتایا ہی نہیں رب کون ہے؟ ہاں ہاں دوست تمہاری بات سوچنے والی ہے وہ تو وہاں رب کو ملنے جاتا ہے پھر ہمارا رب کہاں ہے؟ آؤ میں تمہیں بتاؤں سامری جادوگر اس دور کا مشہور تھا اس پر وسوسہ ڈالا اس نے سونے کا بچھڑا تیار کروایا۔

اور اس میں آلہ ایسا لگایا کہ وہ ہوا کے رخ سے رکھا جاتا تھا جس طرف سے ہوا پڑتی تھی اس سے آوازیں آتی تھیں ان سے کہنے لگا یہ تمہارا رب ہے جب سجدہ کرتے ہو تو بولتا بھی ہے جواب دیتا ہے بنی اسرائیل کو شیطان نے حملہ کر کے گمراہ کر دیا۔ **اللہ اکبر اللہ۔**

کائنات والو دیکھو تو سہی کیسے کیسے حملہ کرتا ہے یہ وہ حملے جو آج سے پہلے پہلے کر گیا ہے جب میرے محبوب علیہ السلام آئے میرے آقا علیہ السلام کی شریعت کا انداز بھی الگ اور شیطان کے گمراہ کرنے کا انداز بھی الگ ہو گیا شیطان کا ایک دوسرے کو پھنسانے کا انداز بھی الگ ہو گیا۔ **اللہ اکبر اللہ۔**

کائنات والو! دنیا والو! میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا بلکہ اللہ کے قرآن کی آیت بھی موجود ہے فرمایا:

﴿وَجَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ﴾ (الانعام:112)

فرمایا جتنے نبی آئے ہر نبی میں سے ایک شیطان میں سے دشمن بنا اور ایک انسان میں سے دشمن بنا جو ہر دور سے دشمنیاں کرتا آ رہا ہے۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ ہر بندے کے ساتھ شیطان موجود ہوتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں محبوب کیا آپ کے ساتھ بھی موجود ہے؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ہاں ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن کائنات کے رب نے مجھے اس پر غلبہ ہی اتنا دیا ہے کہ میرا شیطان میرے ساتھ کچھ کر نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی قوت عطا کی ہے **اللہ اکبر اللہ**

ایک دوسری حدیث پر غور کرنا میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔فرمایا جب رات کا وقت ہو جاتا ہے جب رات کا وقت ہو جاتا ہے غور کرنا،فرمایا شیطان اپنا تخت پانی پر لا کر رکھ دیتا ہے پانی پر شیطان کا تخت لگ جاتا ہے اس کے چیلے آ جاتے ہیں اس نے چیلوں کی مختلف ڈیوٹیاں لگائی ہیں کوئی ایسے چیلے جنہوں نے نماز میں لوگوں کو خراب کرنا ہے۔کوئی ایسے چیلے جنہوں نے بازار میں لوگوں کو خراب کرنا ہے۔الگ الگ ڈیوٹیاں لگائی ہیں یہ شام کو سارے جب آتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔

تو شیطان پوچھتا ہے ہاں بھئی بتاؤ سارے دن میں تم نے کیا کیا ہے۔وہ کہتا ہے جناب ایک بندے کو شراب پلا کر آیا ہوں۔شاباش دے کر کہتا ہے بہت اچھا کام کیا ہے ایسا ہی کیا کرو۔ایک دوسرا آتا ہے ہاں بھئی تم کونسا کام کر کے آئے ہو۔جناب میں ایک بندے کو پکا پکا جواری بنا کر آیا ہوں۔جناب جوا ہی کھیلا کرے گے۔کہتا ہے تم نے بھی بہت اچھا کام کیا ہے غور کرنا شیطان کے حملے ذکر کرنا چاہتا ہوں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایک اور بہت بڑا شیطان آتا ہے ہاں بھئی تم کیا کر کے آئے ہو؟ وہ کہتا ہے جناب میں نے آج کچھ بھی نہیں کیا ایک چھوٹا سا کام کیا ہے بتاؤ تو سہی کیا کیا ہے؟ جناب میں ایک گھر میں گیا۔میں نے دیکھا کہ میاں بیوی بہت پیار سے رہ رہے تھے میں نے بیوی کے دل میں وسوسہ ڈالا میاں کے بارہ میں میاں کے دل میں بیوی کے بارہ میں وسوسہ ڈالا حتیٰ کہ دونوں لڑ پڑے وہ ادھر چلا گیا یہ ادھر چلی گئی آقا علیہ السلام فرماتے ہیں شیطان اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے کہتا ہے آؤ مجھے گلے ملو تم بہت پیارا کام کر کے آئے ہو اور ساتھ والوں کو کہتا ہے کام تو تم نے بھی بہت کیے ہیں لیکن اس بندے نے کام کرنے والی حد ختم کر دی یہ شیطان کا حملہ ہے اس طرح شیطان حملہ کرتا ہے۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں حدیثؓ میں آتا ہے۔اسے اپنے پہلو میں لا کر بٹھا لیتا ہے اپنا نائب بنا لیتا ہے کہتا ہے تم نے بہت پیارا کام کیا ہے تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔اللہ اکبر اللہ۔

یہ شیطان ہے جو کسی موڑ پر انسان کا دوست نہیں جو کسی موڑ پر انسان سے وفا نہیں کر سکتا۔ اللہ اکبر اللہ۔

ترمذی شریف میں یہ روایت موجود ہے میرے محبوب علیہ السلام نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ڈیوٹی لگائی فرمایا یہ کھجوروں کا بہت بڑا ڈھیر لگا ہوا ہے اس کی حفاظت تم نے کرنی ہے حفاظت کرنے کے لیے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے رات کے بعد صبح ہوئی تو ایسے لگا جیسے کوئی کھجوریں لے کر چلا گیا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ فرمایا ایسے لگتا ہے جیسے رات کوئی چور چوری کر گیا ہے دوسرے دن سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پوری توجہ کے ساتھ بیٹھے اور پھر بھی پتہ نہ چلا اور کوئی کھجوریں لے گیا آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم سستی بہت کرتے ہو تمہارے دیکھتے دیکھتے کوئی کھجوریں لے کر چلا جاتا ہے فرماتے ہیں مجھے بڑا دکھ ہوا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنی بات کہی میں نے کہا میں نے آج ساری رات جاگنا ہے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جاگ رہے ہیں جاگتے جاگتے کیا دیکھتے ہیں؟ کہ ایک بندہ آیا جب آ کر کھجوریں اٹھانے لگا تو میں نے پکڑ لیا۔ قبضہ میں کر لیا۔

وہ میری منتیں کرنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو میں نے کہا ناں میں نے تمہیں نہیں چھوڑنا دو دن سے تم چوری کر رہے ہو مجھے بہانا لگا کر کہنے لگا جناب میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں بڑا مظلوم ہوں میرے دل میں بڑا ترس آیا میں نے چھوڑ دیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تیار رہنا اگلے دن پھر آئے گا۔ اچھا آقا علیہ السلام بڑی توجہ سے دیکھا دوسرے دن پھر آ گیا پھر قابو کر لیا پھر کوئی مسئلہ کیا اور چلا گیا تیسرے دن آقا علیہ السلام فرماتے ہیں وہ پھر آئے گا توجہ سے رہنا۔ جب تیسرے دن آیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آج تو میں نے تمہیں نہیں چھوڑنا آج تو سرور کائنات علیہ السلام کے پاس لے کر جانا ہے کہنے لگا اگر میں تمہیں ایک بڑی اچھی بات بتا دوں ایسی بات کہ تم اس پر عمل کرو تو تمہیں بہت کچھ ملے گا تو پھر تم مجھے چھوڑ دو گے؟ فرمایا ہاں پھر میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔ بتاؤ کیا بات ہے کہنے لگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں شیطان ہوں اگر مجھ سے بچنا چاہو تو کوئی ایسا مسئلہ بن جائے آیت الکرسی

پڑھ لیا کرو میں تمہارے قریب نہیں آ ؤں گا۔ صبح کا ٹائم ہوا ابو ہریرہ کائنات ﷺ کے پاس آئے آپ کہتے ہیں بہت گندا بندہ تھا لیکن بات بہت اچھی بتا گیا ہے اللہ اکبر اللہ۔

ایسا بھی موقع آ جاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ میرے اور آپ کے پیر و مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا: کائنات والو! شیطان انسان کا دشمن ہر وقت انسان کے اوپر کسی نہ کسی طریقے سے کوئی نہ کوئی حملہ کے لیے تیار رہتا ہے ہر وقت انسان کو کسی نہ کسی گر میں پھنسانے کے لیے تیار رہتا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو شیطان کے حملوں سے خود بھی بچا کرو اور اپنی آل و اولاد کو بھی بچایا کرو۔

سب سے پہلا کام شیطان بندے سے یہ کرواتا ہے انسان کو کہتا ہے کہ کفر کرو۔ کفر کیسے کرواتا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں انسان کے پاس آتا ہے ہمارے دلوں میں بھی بات آتی ہو گی یہ جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں یقین جانو ہر روز دلوں میں آنے والی ہیں انسان کے پاس آ کر کہتا ہے ذرا سوچو تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تمہیں کس نے پیدا کیا یہ جہاں کو کس نے پیدا کیا؟ دل میں خیال آتا ہے رب نے پیدا کیا یہ آسمان و زمین کس نے پیدا کیے دل میں خیال آتا ہے رب نے پیدا کیے پھر ساتھ ہی سوال کرتا ہے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ رب کو کس نے پیدا کیا ہے فرمایا جب تمہارے دل میں یہ سوال آئے تو سمجھ لینا شیطان حملہ کر رہا ہے اور شیطان تم سے کفر کروا رہا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: تعوذ باللہ جلدی سے اعوذ باللہ پڑھ لیا کرو۔

اور پڑھ کر کہا کرو اللہ جی آپ جیسے بھی ہیں میں آپ پر ایمان لے کر آیا ہوں۔ سب سے پہلا کام شیطان بندے سے کفر کروانا چاہتا ہے جب کوئی بندہ کفر نہیں کرتا تو پھر اس کو طاغوت کی طرف لے کر جاتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔

طاغوت کا کیا معنی ہے؟ بندہ کوئی کام کرنے لگتا ہے تو دل میں خیال آتا ہے پتہ نہیں یہ کام جائز ہے یا نہیں۔ میرے خیال میں فلاں علماء نے بتایا تھا جائز ہے کر لینا چاہیے بندہ کام کر لیتا ہے حالانکہ کام غلط ہوتا ہے شیطان کے پیچھے لگ کر کیا ایک عالم کے پیچھے لگ کر کیا

کس کے پیچھے لگا۔ کس کے پیچھے کیا؟ طاغوت کے پیچھے کیا۔ فرمایا:

((وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ .))

جب کوئی کام کرنے لگو اور تمہارے دل میں کھٹکا لگے پتہ نہیں یہ کام اچھا ہے یا بُرا یہ کام لوگ دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ فرمایا تم گناہ کر رہے ہو فوراً کام کو چھوڑ دو اور پیچھے ہٹ جاؤ شیطان ذہن میں وسوسہ ڈال رہا ہے۔

شاید میں نے کسی سے سنا تھا کہ یہ کام کر لینا چاہیے۔ اس طرح وہ کام کر گزرتا ہے میرے آقا علیہ السلام کے صحابی سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو یہودی تھے وہ اپنے علماء کو رب سمجھ کر ان کی عبادتیں کیا کرتے تھے اللّٰہ اکبر اللّٰہ! سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے بہت بڑے عالم تھے کہتے ہیں محبوب ہم عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے اور قرآن کہتا ہے عبادت کیا کرتے تھے فرمایا کیا جس چیز کو وہ حلال کر دیتے تھے تم حلال سمجھتے تھے یا نہیں ہاں ہاں نبی جی سمجھتے تھے اور جسے وہ حرام کہہ دیتے تھے اسے حرام سمجھتے تھے یا نہیں فرمایا ہاں ہاں یہ کام کرتے تھے فرمایا رب کے کرنے سے کوئی چیز حلال ہوتی ہے کسی اور کے کرنے سے نہیں۔

جب تمہارے دل میں کوئی بات کھٹکنے لگ جائے وہ عمل بعد میں کیا کرو پہلے رب کے در پر آجایا کرو اپنے مسئلہ کو قرآن پر پیش کیا کرو۔ فرمایا کائنات والو! آخر مسلمان ہیں ایک ٹوکری میں پڑے برتن کھٹکتے تو رہتے ہیں۔

آخر مسلمان ہو کوئی نہ کوئی بات تو ہو جاتی ہے فرمایا گر تمہارے درمیان جھگڑا ہو جائے فرمایا:

((فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .))

فرمایا قرآن لا کر مسئلہ پیش کرو حدیث سے مسئلہ پیش کرو فرمایا قرآن حل بتائے گا اور آمنہ کا در یتیم اس حل کا طریقہ بتا دے گا۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ جب یہاں سے ناکام ہو جائے تو شیطان تیسرا کام یہ کرتا ہے لوگوں کو

چھوٹے چھوٹے گناہوں پر لگا دیتا ہے۔

قرآن کھولو تم لوگوں کو پتہ چلے سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا دور ہے ہاروت و ماروت اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے آسمانوں سے بھیج دیئے یہ فرشتے دنیا پر کیسے آئے؟

یہ کہنے لگے اللہ جی دنیا پر آپ نے مسلمانوں کو اتنی چیزیں عطا کی ہیں یہ گناہ کرتے ہیں ہم دنیا پر ہوتے تو کبھی گناہ نہ کرتے فرمایا جاؤ میں تمہیں دنیا پر بھیج دیتا ہوں ہاروت اور ماروت دونوں دنیا پر آ گئے انسانی خواہشات اللہ تعالیٰ نے ان میں پیدا کر دیں اللہ تعالیٰ نے بطور آزمائش ایک لڑکی کو ان دونوں کے پاس بھیج دیا۔ اللہ اکبر اللہ!

کسی فیصلے کے نظریے پر ان دونوں کے دلوں میں برائی اٹھی نفس نے ان دونوں کو کنٹرول سے منع کیا آخر مجبور ہو کر ان دونوں نے اس عورت کو برائی کی دعوت دی اس نے کہا نہیں جناب اگر آپ مجھ سے برائی کرنا چاہتے ہو تو ایسے کرو میں ایک فیصلہ لے کر آتی ہوں وہ کسی اور کے حق میں ہے آپ میرے حق میں کر دو وہ کہنے لگے نہیں اتنا بڑا گناہ ہم نے نہیں کرنا واپس چلی گئی دوسرے دن ایک چھوٹا سا بچہ اٹھایا آ کر کہتی ہے اگر تم اپنی خواہش پوری کرنا چاہتے ہو اس بچے کو قتل کر دو میں تمہاری بات مان لوں گی کہتے ہیں نہیں ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ واپس چلی گئی تیسرے دن شراب کی بوتل لے کر آئی۔ کہتی ہے شراب پی لو جو تم کہو گے میں کر لوں گی انہوں نے کہا چلو چھوٹا سا گناہ ہے شراب پی لی۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں نشہ میں آ کر برائی بھی کر لی اور بچے کو قتل بھی کر دیا۔ اللہ اکبر اللہ۔

شیطان نے ایسا حملہ کیا شیطان ایسے ہی حملہ کرتا ہے چھوٹے چھوٹے گناہوں میں پھنسا کر آج انسان کہتا ہے زیادہ نہیں دو گھونٹ شراب پی لوں۔ غور کرنا اللہ کی قسم میں کسی پر بہتان نہیں لگانا چاہتا میں کسی پر دل آزاری نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اگر میری مجلس میں کوئی ایسا بندہ بیٹھا ہے جسے شراب پینے کا شوق ہے میرے بھائی تمہارے دل کی بات تمہارے دل میں ہے لیکن آؤ میں تمہیں آقا علیہ السلام کی حدیث سناؤں نوٹ کر کے لے جاؤ۔

فرمایا: ”جو انسان شراب کا ایک گھونٹ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اتنا ناراض ہوتا

ہے کہ چالیس دن تک اس کی عبادت قبول نہیں کرتے۔''

اگلی حدیث پر غور کرنا میرے آقا عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں۔

ایک گلاس پیا، دو پیئے، تین پیئے حتی کہ شراب پینے کا عادی ہو گیا حتی کہ شراب پیتا پیتا مر گیا۔ یہ دیکھو میں ہاتھ باندھتا ہوں یہ حدیث نوٹ کر کے اپنے ساتھیوں، دوستوں کو یہ حدیث سناؤں فرمایا: کل قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ کا پانی پلائیں گے۔ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم پوچھتے ہیں محبوب مَا الْغُوْطَةُ؟ نہر غوطہ کیا چیز ہے؟ ذرا کانوں کی کھڑکیاں کھول کر سنو۔ میرے آقا عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں کائنات والو! جو عورتیں دنیا پر زنا کاریاں اور بدکاریاں کرتی ہیں یہ جب جہنم میں جائیں گی اللہ اکبر اللہ۔

اللہ تعالیٰ ان کی شرمگاہوں سے نہریں چلائے گا ان نہروں کا نام اللہ تعالیٰ نے غوطہ رکھ دیا ہے اور اس غوطہ کے بھرے پیالے وہ بدنصیب پیئے گا جو دنیا میں شراب پیتا تھا۔ نہر غوطہ اتنی بُری چیز ہے اور یہ ان لوگوں کو میسر آنی ہے جو دنیا میں شراب پی کر اپنی ماں کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے باپ کو گالیاں دیتے ہیں وہ بے حیا بندہ وہ بے شرم بندہ جو شراب پی کر اپنی ایمانی قوت کو خراب کر رہا ہے۔

شراب پی اور پی کر کتنے گناہ کیے ہیں۔ آج بھی شراب پی کر پتہ نہیں کتنے گناہ کرتا ہے کرتا ہے یا نہیں؟ اللہ اکبر اللہ ایک شراب پی ہے اور پھر شراب پی کر فائرنگ کرتا ہے پتہ ہی نہیں چلا کسی کو فائر لگ گیا انجانا بندہ قتل ہو گیا، شراب پی کر کنجریاں ناچ رہی ہیں ساری رات بدکاری کرنی۔ اللہ اکبر اللہ۔

کائنات والو! یہ شیطان کا حملہ ہے اسے معمولی گناہ نہ سمجھا کرو اس سے بچ کر رہا کرو اگر شیطان کے ان حملوں سے بچو گے۔ کائنات کا رب تمہیں جنت کا داخلہ عطا کر دے گا۔ میری دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



گانے کی سزا

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ o﴾ [لقمن: ٦]

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ: صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ.

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کی ذات اقدس کے لیے ہے درود وسلام آقا کائنات سید الاولین والآخرین امام اعظم، امام کائنات امام المرسلین، امام المجاہدین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس واطہر اعلیٰ وارفع کے لیے ہے۔

حضرات ذی وقار اللہ رب العزت کا نہایت فضل وکرم ہے اس کی توفیق خاص سے آج اس مقام پر جمع ہوئے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ آج اس جگہ پر میرا اور آپ کا مل بیٹھنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

دوران خطبہ جس موضوع سخن کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ موضوع حالات حاضرہ کے مطابق ہے جو دور جا رہا ہے اس دور کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات کہہ دینا 100 فیصد درست ہے کہ جس مسئلہ پر آج گفتگو کرنی ہے اس مسئلہ اس فتنہ سے چھوٹا بچہ بھی نہیں بچ سکا، ایک بڑا سمجھدار آدمی اس کا بچنا تو دور کی بات ہے ایک چار، پانچ سال کا بچہ بھی نہیں بچ سکا بلکہ میں اپنی گفتگو میں بتاؤں گا کہ کئی پیدا ہوتے آٹھ، دس دن کے بچے بھی نہیں بچ سکتے یہ الگ بات ہے کہ آٹھ دس دن کا بچہ سمجھدار نہیں ہوتا۔ لیکن وہ فتنہ ہمارے قلوب واذہان میں ہمارے جسم

میں یوں گردش کر رہا ہے جیسے خون انسان کے جسم میں گردش کرتا ہے یہ بات میں شروع میں ضرور کہوں گا کہ یہ مسئلہ بیان کرنے سے پہلے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے نزدیک ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ جن کو قرآن بھی آتا ہوگا میرے فرمان کا بھی پتہ ہوگا تم جتنے لوگ ادھر بیٹھے ہو تم سب مسئلوں کو جانتے ہو قرآن پاک کو سمجھتے ہو۔ فرمایا قیامت کے نزدیک ایسے لوگ آئیں گے جن کو قرآن کا بھی پتہ ہوگا جن کو حدیث کا بھی پتہ ہوگا لیکن یہ قرآن یہ حدیث اُن کی شہ رگ سے نیچے نہیں جائے گی۔

بس منہ سے باتیں کریں گے زبان سے بہت کچھ کہیں گے ان میں عمل نہیں ہوگا محبوب علیہ السلام نے فرمایا:

((أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ .))

یہ کائنات کے گندے ترین بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم کرنی ہے تو ان گندے لوگوں کی وجہ سے قائم کرنی ہے اس حدیث کو ذہن میں رکھ کر سارے موضوع کو سماعت فرمانا، جمعہ کے خطبہ کے آخر میں، میں پھر یہی حدیث سناؤں گا، اور پھر قیامت تک فیصلہ تم پر چھوڑ دوں گا، چاہو تو ان بدکاروں میں شامل ہو جاؤ، چاہو تو ان اچھے لوگوں میں سے بن جاؤ۔

جن کے ساتھ میرے محبوب علیہ السلام نے مل کر جنت میں جانا ہے فیصلہ تم پر ہے میں جس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ ہے گانا بجانا، آلات موسیقی، طبلہ، سرنگی، ڈھول، بینڈ باجا، گلوگار، ہیجڑے یہ سب کچھ آج ہمارے معاشرہ میں عام ہے۔ اگر یہاں سے ابھی کوئی مرد اُٹھ کر بازار میں چلا جائے تو اس وقت بھی بے شک جمعہ ہو رہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو رہی ہے بے شک سارے مسلمان ہیں لیکن اس وقت بھی تمہیں بازار میں کئی ایسے خبیث ملیں گے جو اس وقت بھی مجرا چلا کر بیٹھے ہوں گے جن کے گھروں میں، بیٹھکوں میں، چار دیواری میں، دوکانوں میں، اس وقت بھی مجرا چل رہا ہوگا۔

اور انشاء اللہ میں یہ بات ثابت کر کے اس منبر سے اتروں گا کہ جو لوگ گانا سنتے ہیں

گانے سے پیار کرتے ہیں۔ گانے والی دوکانیں بنائی ہیں گانے والی کیسٹ چلاتے ہیں وہ خود بھی حرام کھاتے ہیں اپنے بچوں کو بھی حرام کھلاتے ہیں پوری کائنات کے مفتی مل کر ان کی کمائی کو حلال نہیں کر سکتے، جو لوگ مجروں سے پیسے کماتے ہیں وہ حرام کھاتے ہیں ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں جن کے گھروں میں گانا چلتا ہے وہ حرام کام ہے پوری کائنات کے علماء مل کر اسے حلال نہیں کر سکتے۔

آیئے توجہ کریں اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرو قرآن پاک نے حالات حاضرہ کے اندر پھیل جانے والی اس گندی موذی بیماری کے بارہ میں کیا فرمایا: میری دعا ہے میں جو کچھ بیان کروں اللہ تعالیٰ میرے سمیت ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

الٰہ العالمین نے فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝﴾

[لقمن: 6]

اللہ تعالیٰ کا قرآن بیان کر رہا ہے توجہ سے سننا سورۃ لقمان آیت نمبر 6 میں اللہ رب العزت نے اس کے گناہ کا ذکر فرمایا اس گندے فتنہ کا ذکر فرمایا فرمایا: وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ، يَشْتَرِيْ کا معنیٰ خرید وفروخت ہوا کرتا ہے کائنات کے رب نے خرید وفروخت کی بات کی سننے سے پہلے فرمایا يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں اللہ جی وہ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ وہ گانے والی کیسٹوں سے پیار کرتے ہیں وہ آلات موسیقی سے پیار کرتے ہیں بانسری سے پیار کرتے ہیں طبلات، سرنگی سے پیار کرتے ہیں بلکہ پیار کا لفظ بولنا درست نہیں ایسے کہوں گا۔ فرمایا لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو گانے والی کیسٹوں سے کاروبار کرتے ہیں جو کنجریوں اور مجروں سے پیار کرتے ہیں کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے مولانا گانے والی کیسٹیں کب ایجاد ہوئیں؟ قرآن کب نازل ہوا؟ کیبل کب ایجاد ہوئی؟ تو جناب قرآن کب نازل ہوا تو قرآن پاک میں کیبل کا

ذکر کیسے آ گیا؟ قرآن میں گانے والی کیسٹوں کا ذکر کیسے آ گیا؟

قرآن میں گانا بجانے کا ذکر کیسے آ گیا؟ ہاں ہاں تمہارا سوال درست ہے لیکن اس آیت کا ترجمہ میں خودنہیں کر رہا لَهْوَ الْحَدِيْثِ کا ترجمہ میرے محبوب ﷺ نے کیا لَهْوَ الْحَدِيْثِ کا ترجمہ میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا۔ لَهْوَ الْحَدِيْثِ کا ترجمہ آئمہ کرام رحمہم اللہ نے کیا۔ لَهْوَ الْحَدِيْثِ کا ترجمہ اولیائے کرام نے کیا۔ میرے اور آپ کے پیر ومرشد جناب محمد ﷺ میرے نبی کے صحابی سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جس نے میرے آقا علیہ السلام کے سامنے بیٹھ کر قرآن سیکھا ہے جس نے میرے نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ کر قرآن کی تفسیر سیکھی وہ فرماتے ہیں۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تین قسمیں اُٹھائیں ہیں قسموں کے بعد فرماتے ہیں کائنات والو! مجھے ربِ کعبہ کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس لَهْوَ الْحَدِيْثِ کے الفاظ سے مراد گانا بجانا ہے اس لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد طبلہ، سرنگی ہے، اس لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد باجا ہے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جن کو مفسر قرآن کہا جاتا ہے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کائنات والو! لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد موسیقی ہے۔ لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد گانا بجانا ہے۔

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بھی میرے نبی ﷺ کا صحابی رضی اللہ عنہ ہے اس کا باپ بدر کے میدان میں شہید ہو گیا۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کائنات والو اس لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد گانا بجانا ہے اس لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد گانے والی کیسٹیں ہیں۔ یہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات ہے۔

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مؤقف ہے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی یہی کہتے ہیں سیّدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ یہ تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات ہے آؤ اب میں تمہیں اَللّٰہ اکبر اللہ آئمہ کرام رحمہم اللہ کی بات سناؤں لیکن آئمہ کرام رحمہم اللہ سے پہلے میں مومنوں کی امی جان کی ایک بات ضرور سناؤں گا۔ اللہ اکبر اللہ۔

انسان کہتا ہے میں پوری کائنات کی بات چھوڑ سکتا ہوں لیکن اپنی ماں کی بات نہیں چھوڑ سکتا، جس ماں نے مجھے جنم دیا ہے میں مر جاؤں گا لیکن اپنی ماں کی بات ضرور مانوں گا ایک کو تم ماں کہتے ہو ایک کو کائنات کا رب ماں کہتا ہے ایک وہ ماں ہے جس نے تمہیں جنم دیا۔ ایک وہ ماں ہے جو میرے نبی ﷺ کے عقد اطہر میں آ گئی ہے کون سی ماں جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾

(الاحزاب:6)

فرمایا میرے نبی (ﷺ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں لگتی ہیں امی جی عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ، زاکیہ، مطہرہ، حافظہ، عالمہ، قاریہ رضی اللہ عنہا سب کہو رضی اللہ عنہا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ماں کی بات سنو ناں امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی بات سنو میں تمہیں کہوں تو میری بات نہ مانو لیکن اس کی تو مانو جسے کائنات کے رب نے تمہاری ماں قرار دیا ہے ماں کی نہ ماننے والا تو نافرمان ہوتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَنْ مَّاتَ وَعِنْدَهٗ جَارِيَةٌ غَنِّيَةٌ .))

جو بندہ اس حالت میں مر گیا کہ اس کے گھر میں گانا گانے والی موجود ہے اس کے گھر میں راگ لگانے والی، مجرہ کرنے والی کنجریاں موجود ہیں اس کے گھر میں اپنی سریلی آواز سے پیسے کمانے والی موجود ہے ایسا بندہ جو بغیر توبہ کے اس حال میں مر گیا، فرمایا اس بندے کا جنازہ پڑھانے کی ضرورت نہیں جس کے مرتے وقت گھر میں گانے بجانے والی موجود ہوں۔ اللہ اکبر اللہ۔

نہیں سمجھ آئی یہ تو تمہارے اور میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات ہے آؤ اب تمہیں ائمہ کرام رحمہم اللہ کی بات سناؤں۔ ائمہ کرام رحمہم اللہ کا عقیدہ بنایا کرو۔ محض ائمہ کرام رحمہم اللہ کا نام لینے سے جنت نہیں ملتی محض اماموں کے نعرے لگانے سے جنت نہیں ملتی۔ اللہ اکبر اللہ جو ائمہ کرام رحمہم اللہ ہیں ان کی جوتیاں میرے سر کا تاج ہیں لیکن آئمہ کرام رحمہم اللہ کا عقیدہ بھی بناؤ

ناں اماموں والا طریقہ بھی اپناؤ۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ ایک بندہ چلتے چلتے آ گیا آ کر کہتا ہے جناب میں تمہارے پاس ایک مسئلہ پوچھنے آیا ہوں فرمایا پوچھو کیا کہنا چاہتے ہو؟ کہتا ہے جناب میرا کاروبار بڑا تنگ ہو گیا ہے کھانے کو کچھ نہیں ملتا ہے میرے بچے بھوک سے بلک رہے ہیں میں آپ سے مسئلہ پوچھنے آیا ہوں۔

جب روزگار نہیں مل رہا، کھانا نہیں مل رہا میں مجبور ہو گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجبوری کے وقت کئی حرام چیزوں کو بھی حلال کیا ہے۔ انسان مر رہا ہو تو قرآن پاک نے حرام چیزوں کو انسان کے لیے حلال نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ انسان مر رہا ہو اور کچھ حرام کھانے سے اگر انسان بچ جائے تو اس پر گناہ نہیں۔ حرام اپنی جگہ پر حرام رہے گا۔ جناب یہ بتاؤ میرے گھر کا سرکٹ نہیں چل رہا کھانے کو کچھ نہیں مل رہا میں مجبور ہوں لیکن میرے گھر میں میری دو پرانی لونڈیاں رہتی ہیں بڑے پرانے دور کی بات ہے تب گھروں میں لونڈیاں رکھی جاتی تھیں دو لونڈیاں ہیں دونوں کی آواز بہت پیاری ہے میں مجبور ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان دونوں کو ایک ڈھول لے دوں ان کو بانسری لے کر دوں۔ وہ باہر جا کر گانا گایا کریں اور جو پیسے لے آئیں میرا بھی پیٹ بھر جائے گا میرے بچوں کے لیے بھی کھانے کا انتظام ہو جائے گا۔ ارے سن لو امام کا عقیدہ نوٹ کر لو۔ ادھر وہ بات کر رہا ہے ادھر امام حسن بصری رحمہ اللہ کا چہرہ سرخ ہو گیا، فرمایا:

دفع ہو جاؤ میری مجلس سے نکل جاؤ تم مجھ سے حرام کام کی اجازت لینے آ گئے ہو جاؤ قیامت تک امام حسن بصری رحمہ اللہ کا فتویٰ لکھ کر لے جاؤ۔ اگر آج کے بعد تم نے ان کنجریوں کی بدولت دولت کمانی شروع کر دی اگر ان کی کمائی تم خود کھاؤ گے اگر ان کی کمائی تم اپنے بچوں کو کھلاؤ گے امام حسن بصری رحمہ اللہ کا فتویٰ یہ ہے کہ تم خود بھی جہنم کی آگ کھاؤ گے اور تمہارے بچے بھی اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ لے کر جائیں گے اللہ اکبر اللہ۔

ائمہ کرام رحمہم اللہ کی بات مانا کرو جو بات کہتے ہیں اس بات پر عمل بھی کیا کرو۔ اللہ اکبر اللہ توجہ کرتے جانا آج میں تمہیں محبت اور پیار سے سمجھانا چاہتا ہوں میری مجلس میں بیٹھنے والا

ہر بڑا آدمی ہر چھوٹا آدمی، ہر وہ بچہ جو میری گفتگو کو سمجھ سکتا ہے میں محبت سے گزارش کروں گا۔ اپنی ماؤں بہنو کے سامنے بھی ذکر کروں گا کیوں کہ یہ وہ مسئلہ ہے جس میں ہر بندہ آ گیا ہے آج کل کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکتا ہے، بازار میں چلے جاؤ تو گانا سنائی دے گا، بلکہ آج کل تو گانا اتنا عام ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر، مساجد بھی اس موسیقی سے بچی نہیں ہیں۔

توجہ کرتے جانا اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرتے جانا فرمایا: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (لقمان:6) اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ امت محمدیہ ﷺ میں سب سے پہلے گانا ایجاد کس نے کیا؟

سب سے پہلے موسیقی کا ڈیرہ کس نے جگایا سب سے پہلے کنجروں کو کس نے نچایا؟ سب سے پہلے کس نے اپنے ڈیرہ میں مجرا کروایا میں کسی کی پگڑی اچھالنا نہیں چاہتا۔ میں کسی کا گریبان نہیں پکڑنا چاہتا میں کسی کو بلیک میل نہیں کرنا چاہتا میرے بھائی میری بات سنو میں کون ہوتا ہوں تجھے برا کہنے والا میں کون ہوتا ہوں تمہارے ساتھ زیادتی کرنے والا میں تو اتنا حق ہی نہیں رکھتا کہ تم پر حکم چلاؤں میں تو تمہاری چاکری کر رہا ہوں۔

میں تو تمہارا خادم بن کر گفتگو کر رہا ہوں میں تو تمہارے بچوں کا نوکر بن کر تمہیں مسائل سنا رہا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے قرآن کا خادم، اپنے آقا کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کا بھی غلام ہوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

میرے محبوب ﷺ کی بات بتانا تو میرا حق بنتا ہے میرے محبوب ﷺ کی احادیث سنانا تو میرا حق بنتا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ بے شک لاکھ مرتبہ اپنے ڈیرے میں مجرا کرواؤ بے شک لاکھ مرتبہ اپنی گلی میں کنجروں کا اہتمام کرو لیکن جانے سے پہلے میری بات ضرور سن کر جانا سب سے پہلے مکہ میں مجرے کا اہتمام کس نے کیا؟

بیہقی شریف میں روایت آتی ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا: کائنات والو! محبوب پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کیا جو بھی قرآن سنتا ہے میرے نبی ﷺ کی بات پر لگ جاتا ہے ادھر اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوتیں میرے

نبی ﷺ کرتے ہیں ادھر لوگ میرے آقا علیہ السلام کے پیچھے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں کیوں نہ مسلمان ہوں؟ آج اس قرآن کی میں تلاوتیں کروں تو تم کہو سبحان اللہ آج اس قرآن کی تلاوتیں کوئی قاری کرے تو تم کہتے ہو دوستو قاری بہت پیارا قرآن پڑھتا ہے۔ کبھی غور کیا کرو۔ جس نبی ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے جب وہ خود پڑھتا ہو گا کتنا مزہ آتا ہو گا جب میرا نبی اپنی میٹھی آواز سے قرآن کی تلاوتیں کرتا ہو گا میں نے حدیث پاک میں پڑھا ہے میرے پاک نبی ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں میں نے آقا علیہ السلام کو قرآن سناتے دیکھا ہے میرے آقا قرآن سناتے ہیں اور میں پیچھے کھڑا سن رہا ہوں۔

فرماتے ہیں کائنات والو مجھے رب کعبہ کی قسم ہے آج تک میں نے کسی کو اتنی پیاری آواز سے قرآن پڑھتے نہیں سنا۔ جتنی پیاری آواز میرے محبوب علیہ السلام کی ہے میرے آقا علیہ السلام قرآن کی تلاوتیں کرتے ہیں کبھی میرا نبی ﷺ قرآن کی تلاوتیں غار میں کرتا ہے کبھی میرا محبوب ﷺ مکہ کے چوک میں قرآن پڑھتا ہے اللہ اکبر اللہ۔ جگہ جگہ پر میرے آقا علیہ السلام قرآن کی تلاوتیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرآن کا پیغام دیتے ہیں میں بھی قرآن کا پیغام دینے کے لیے عرض کر رہا ہوں اور تمہیں محبت سے یہ بات سناتا ہوں کہ

آ من لے قرآن دا کہنا
جے توں جنت وچ گھر لینا
او چھڈ رسم ورواج تمامی
کر نبی دی قبول غلامی
تینوں حوراں وی دین سلامی
پالے سنت والا گہنا

رسم ورواج کو چھوڑ دو میرے آقا کی بات مان لو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے نبی ﷺ قرآن پڑھا کرتے تو مکہ کی عورتیں مکہ کے لوگ قرآن سنا کرتے مجمع لگ جاتا ایک آدمی نظر بن حارث ملک فارس میں گیا اور دو کنجریاں لے کر آیا اور ان کو اپنے

ڈیرے میں لا کر بٹھایا اور پورے مکہ میں اعلان کر دیا کہتا ہے شام کے وقت نظر بن حارث کے ڈیرے پر مجرا چلے گا۔ نظر بن حارث کے ڈیرے پر کنجریاں ناچیں گی۔ نظر بن حارث کے ڈیرے پر گانا بجانا ہو گا، مفت دیکھو جس کا دل کرتا ہے آ کر مجرا دیکھے مکہ کے کافروں کی سازش کے مطابق نظر بن حارث نے مکہ میں سب سے پہلے مجرہ کا اہتمام کیا کس کے مقابلہ میں؟ میرے محبوب ﷺ کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے قرآن کے مقابلہ میں اب قیامت تک فقیر فیصلہ تم پر چھوڑتا ہے جاؤ قرآن کی مخالفت میں مجرا چلاؤ یا اپنی بیٹھک میں کنجریوں کا ناچ گانا چلاؤ تمہاری مرضی ہے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن حق بیان کرنا تو میری عادت میں شامل ہے اللہ اکبر اللہ اللہ تعالیٰ کے قرآن پر غور کرتے جانا۔ فرمایا:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (لقمان :6)

میری مجلس میں پڑھے لکھے دوست تشریف فرما ہیں آج قرآن کی اس آیت کی تفسیر مجھ سے سن کر اعتبار نہ کرو دل کرے تو خود ترجمہ والا قرآن پکڑ لو کوئی بھی تفسیر اٹھا لو۔ تفسیر ابن کثیر لو تمہاری مرضی تفسیر معارف القرآن لو تمہاری مرضی تفسیر احسن البیان اٹھا لو تب بھی تمہاری مرضی جس مرضی تفسیر کو اٹھا لو اس آیت کی تفسیر خود پڑھ لو اگر میری بات پر یقین نہیں آتا اللہ اکبر اللہ۔

آگے فرمایا: بِغَيْرِ عِلْمٍ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو علم سے ناقص فرمایا ہے جو گانوں سے پیار کرتے ہیں فرمایا: بِغَيْرِ عِلْمٍ ان کا علم سے کوئی تعلق نہیں ہیں۔ وہ تو نادان لوگ ہیں جو گانوں والی کیسٹوں کا کاروبار کرتے ہیں جو گانوں اور مجروں کا اہتمام کرتے ہیں آگے فرمایا ﴿وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾ قرآن نے نقشہ کھینچ کھینچ کر بیان کر دیا میرے محبوب ﷺ جب تم ان کو کہتے ہو گانے نہ سنا کرو جب تم ان سے کہتے ہو فلموں اور کنجروں سے پیار نہ کیا کرو۔ ﴿وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾ تب تمہیں مذاق کرنے لگتے ہیں تب تمہیں ٹھٹھہ کرنے لگتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔

میرے نبی ﷺ توحید کا اعلان کرتے اور مکہ کے کافر میرے نبی ﷺ کا مذاق اڑایا کرتے کوئی آتا میرے نبی ﷺ کو پتھر مار کر چلا جاتا کوئی آتا میرے آقا کے گلے میں بیلٹ ڈال کر مارنے کی کوشش کرتا۔

اللہ اکبر اللہ مجھے بات یاد آئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں ایک دن محبوب ﷺ کے پاس بیٹھی ہوں عرض کیا محبوب جی میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں فرمایا بولو عائشہ کون سی بات پوچھنا چاہتی ہو۔ محبوب جی اللہ تعالیٰ کے دین میں آپ ﷺ نے بڑی تکالیف اٹھائی ہیں کوئی ایک دن مجھے ایسا بتائیں جو آج بھی آپ ﷺ کو نہ بھولا ہو جس دن آپ کو اتنی تکالیف دی گئی ہوں کہ آپ کو آج بھی یاد ہوں۔ اللہ اکبر اللہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں سوال کر کے اپنے کام میں مشغول ہوگئی کچھ دیر انتظار کیا لیکن میرے نبی ﷺ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا میں نے کہا خیر ہو محبوب ﷺ نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔ جب میں نے اپنا چہرہ موڑ کر نبی ﷺ کے چہرہ پر نظر ڈالی تو میرے آقا علیہ السلام رو رہے ہیں میں نے کہا پیارے نبی میں نے تو آپ سے ایک بات پوچھی ہے آپ رونے لگے ہو۔ آقا علیہ السلام! فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا اگر مجھ سے سچی بات پوچھو اللہ تعالیٰ کے دین میں بڑی پریشانیاں آئی ہیں لیکن ایک دن مجھے کبھی نہیں بھول سکتا ایک دن مجھے بہت مارا گیا وہ دن مجھے ہر وقت یاد رہتا ہے سوہنیا وہ کون سا دن ہے فرمایا میں مکہ میں جا رہا تھا دوپہر کا وقت تھا آفتاب کی کرنوں کی تپش میرے پاؤں کے تلوؤں کے نیچے مکہ کے نوکیلے پتھروں پر دور دراز کا سفر کرتے میں طائف کی وادی میں اللہ تعالیٰ کا دین بتانے گیا تھا۔

آج تمہارے بنگلہ میں کوئی قاری آئے تو تم پھولوں کی پتیوں سے استقبال کرتے ہو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں اتنی دور گیا ہوں ان طائف کے لوگوں نے پانی پوچھنا تو دور کی بات ہے انہوں نے میرا استقبال بھی پتھروں سے کیا مجھ پر پتھروں کی یوں بارش کر دی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا میں پتھر کھاتا کھاتا زمین پر گر گیا مجھے دوبارہ اُٹھا لیا گیا دوبارہ پتھر مارے گئے میں پھر گر

جاتا مجھے پھر اٹھا لیا جاتا مجھے دوبارہ پتھر مارے جاتے سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ساتھ ہیں۔ بمشکل میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر ایک باغ میں لے کر گئے۔ میرے آقا علیہ السلام کو ہوش آئی تو کہتے ہیں آقا علیہ السلام ہاتھ اُٹھاؤ اور طائف والوں کے لیے بددعا کر دو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور فرماتے ہیں اے عرش کے مالک۔ انہیں میری قدر کا پتہ نہیں انہیں کچھ نہ کہنا، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا کر دو۔ اللہ اکبر اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر ماریں کھائیں مکہ کے کافر مذاق کیا کرتے تھے آج میرے اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ماننے کو کوئی تیار ہی نہیں جناب باہر بڑی دوکان کروڑ پتی لاکھ کمانے والا کہتا ہے سوہنے سے پیار تو بہت کرتا ہوں۔ لیکن آقا علیہ السلام کی بات نہیں مان سکتا۔ اگر میں سود چھوڑ دوں تو میرا کاروبار کیسے چلے گا۔ چھوڑو بڑوں کی بات کیوں کرتے ہو تمہارے بنگلہ میں ریڑھی لگانے والا شام کو دو سو کمانے والا بھی کہتا ہے سوہنے سے پیار تو بڑا کرتے ہیں لیکن بات نہیں مان سکتے۔ اگر جھوٹ نہ بولوں تو سودا بکتا ہی نہیں۔

چھوڑو ریڑھی والے کی بات بھی بعد میں ہوگی یہ ینگ مین، نیو جنریشن سے پوچھ لو یہ کہتا ہے سوہنے سے پیار تو بڑا کرتا ہوں لیکن گانا نہیں چھوڑ سکتا کیوں کہ گانا چھوڑ دوں تو مزہ نہیں آتا میرے دل کے دکھ نہیں جاتے میرے دل کی پریشانیاں نہیں جاتیں مولانا پتہ ہے کہ گانا سننا بہت بڑا گناہ ہے لیکن کیا کروں۔ دل کو سکون نہیں پہنچتا۔ میں کس کی مانوں تمہاری یا آمنہ کے در یتیم کی مانوں۔ تمہاری مانوں یا آئمہ کرام رحمہم اللہ کی مانوں تمہاری مانوں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مانوں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے دل کو جب بھی کوئی دکھ پہنچتا ہے بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ دیتے ہیں میں نماز پڑھ لیتا ہوں نماز کی وجہ سے کائنات کا رب میرے دل کا دکھ دور کر دیتا ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سکون میں آ جائے قرآن سن کر۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو قرار پہنچے تو نماز پڑھ کر آج تم کہتے ہو پیار بہت کرتا ہوں لیکن نماز نہیں پڑھ سکتا

محبوب ﷺ سے بہت پیار کرتا ہوں لیکن چند چٹکی کے بال اپنی داڑھی پر نہیں سجا سکتا۔ تم نبی سے کیسا پیار کرتے ہو کہ چند بال نہیں رکھ سکتے، آج اس مجلس سے اُٹھ کر جانا ہے تو فیصلہ کر کے جاؤ کہ نبی سے کیسا پیار کرتے ہیں؟

جس نے تمہاری خاطر اپنی دونوں بیٹیوں کی طلاقیں برداشت کر لی۔ ابولہب نے اپنے بیٹوں سے کہا اگر میرے دل کو سکون پہنچانا چاہتے ہو تو محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاقیں دے کر آؤ مکہ کے چوک میں میرے نبی ﷺ کھڑے ہیں ان دونوں نے باہر چوک میں باہر مجمع میں کھڑے ہو کر کیا کہا۔ جاؤ محمد ﷺ ہم نے تمہاری بیٹیوں کو طلاقیں دے دی ہیں میرے نبی ﷺ کی آنکھیں یوں برسیں جیسے ساون برستا ہے۔

فرمایا دوستوں بھلا ایسی باتیں چوک میں کہی جاتی ہیں بیٹیوں، بہنوں کی باتیں بازار میں اچھی نہیں لگتی لیکن آج مکہ کے کافروں نے میرے دل پر چوٹیں لگائی ہیں۔ میری بیٹیوں کا گھر اُجاڑ کر لوگوں ایک بیٹی کو طلاق ہو جائے اُسے گھر بٹھا کر دو وقت کا کھانا دینا مشکل ہو جاتا ہے لیکن میرے نبی ﷺ نے تمہاری خاطر اپنی بیٹیوں کی طلاقیں بھی برداشت کیں۔

آج پندرہ 15 سال کا جوان میرے نبی ﷺ کی بات کو مذاق میں ڈال کر گانوں والی کیسٹوں سے پیار کرتا ہے آج بیس 20 سال کا جوان ایک طرف اذان کی آواز چھوڑ کر گانے، ڈیک چلا کر میرے نبی ﷺ کی بات کو مذاق کرتا ہے تمہارے پسنے پر چوٹیں جو نہیں لگی تمہیں میرے نبی ﷺ کے غم کا نہیں پتہ۔ اللہ اکبر اللہ۔

میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہ اکبر اللہ تکالیف میرے نبی ﷺ نے تمہارے لیے برداشت کیں اتنی جنگیں میرے نبی ﷺ نے کس لیے لڑیں کوئی زمین کا مسئلہ نہیں یہ سارا مسئلہ اور سب کچھ میرے نبی ﷺ نے تمہارے لیے کیا۔ آج تمہیں اس نبی کی ایک حدیث اچھی نہیں لگتی تم کہتے ہو مولانا اگر میری شادی پر بینڈ باجا نہ جائے گا تو دوست مذاق کریں گے۔ کہیں گے بارات لے کر آئے ہو یا جنازہ لے کر آئے ہو اگر میری شادی پر رسم حنا (مہندی) نہ کی گئی۔ اگر پانچ

دن پہلے میری چھت پر ڈیک رکھ کر مجرا نہ چلا لوگ کہیں گے شادی والا گھر ہے یا مرگ والا گھر ہے دنیا کی باتوں کو چھوڑو پیار میرے محبوب سے کروان دنیا والو کی باتوں کے پیچھے نہ لگو محض میرے نبی ﷺ سے پیار کر کے دکھاؤ۔ میں جانتا ہوں دنیا کے لوگ تمہیں طعنے ماریں گے لیکن کل قیامت کے دن جب گرمی اتنی بے شمار ہوگی کہ پانی کا قطرہ بھی نہیں ملے گا تب میرا محبوب تمہیں بلا کر کہے گا آ جاؤ میرے پیارو تم دنیا والو کی باتیں سن کر میرے سے پیار کرتے رہے ہو۔ میری سنت سے پیار کرتے رہے ہو۔ لوگوں کو میں پیالوں میں پلاتا رہا ہوں آؤ میرے قریب آؤ میں تمہیں اپنے گلابی ہاتھوں سے پانی پلاؤں گا نبی کی حدیث کو ماننا پڑے گا میرے نبی ﷺ نے کیا فرمایا توجہ کرنا۔

میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد ﷺ نے فرمایا:

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں اور یہ روایت ابن ماجہ میں آتی ہے میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

((نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ.))

میرے نبی ﷺ نے دو احمق آوازوں سے منع فرمایا ہے میرے نبی ﷺ نے دو گندی آوازوں سے منع فرمایا کون کون سی؟ سب سے پہلے

((صَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ.))

ایک گندی آواز جو عورتیں میت پر بین کرتی ہیں فرمایا: گندی آواز ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ایسے بین نہ کیا کرو منع فرمایا: اور دوسری آواز آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

((صَوْتُ الْمِزْمَارِ عِنْدَ النَّغْمَةِ.))

دوسری آواز جب کسی بندے پر خوشی آ جائے تو وہ خوشی میں گانے کا انتظام کرتا ہے اپنی خوشی کے موقع پر المزمار کا لفظ عربی میں بین اور بانسری پر بولا جاتا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! یہ بین یہ میوزک یہ موسیقی فرمایا یہ خوشیوں کے موقع پر چلتی ہے میرے نبی ﷺ نے اس گندی آواز سے لوگوں کو منع فرمایا۔ اللہ اکبر اللہ

آ یئے! حضرات محترم توجہ کریں میں جن باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ سیّدنا عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک دن میں سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار میں جا رہا تھا چلتے چلتے ایک چھوٹی سی بچی بازار میں سائیڈ پر کھڑی گانے گائے جا رہی ہے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں دیکھو کائنات والو! اگر شیطان کسی کو معاف کرتا ہوتا تو اس چھوٹی سی بچی پر شیطان کبھی حملہ نہ کرتا۔ لیکن شیطان نے ہماری بچیوں پر بھی حملہ کیا چار پانچ سال کی بچی کو گانوں پر لگا دیا۔ چار پانچ سال کی عمر بڑی زیادہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں ادھر ماں اپنی پانچ دن کی بچی کو گودی میں لے کر بیٹھی ہے ادھر ماں اپنے آٹھ سال کے بیٹے کو گود میں لے کر بیٹھی ہے سامنے کنجری ناچ رہی ہے اور مجرا اتنا عام ہو گیا۔ مسجدوں میں بھی بازاروں میں بھی تمہاری دوکان میں بھی مجرا تیری گلی میں بھی مجرا تیرے درس میں بھی مجرا۔

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہر وہ گناہ جس کے آخر میں اللہ تعالیٰ عذاب کا ذکر کرتے ہیں وہ کبیرہ گناہ ہوتا ہے اس آیت کو پڑھو جو میں نے خطبہ میں پڑھی ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَذَابٌ مُّهِينٌ عذاب کا ذکر کیا پتہ چلا گانے بجانے کا کاروبار کرنا کبیرہ گناہ ہے چھوٹا گناہ نہیں بہت بڑا گناہ ہے آؤ اس برائی سے باز آ جاؤ اس فتنہ سے جس میں گھر گھر مبتلا ہو گیا اور اتنا عام ہو گیا اس موبائل نے جسے ہم جدت بولتے ہیں یہ موبائل جسے ہم ماڈرن بولتے ہیں یہ موبائل گھر میں کھانے کو دال ملے لیکن جیب میں پندرہ ہزار کا موبائل ہونا چاہیے۔ ساری میموری گانوں سے فل ہونی چاہیے مسجد میں بیٹھے ہو تب مجرا دیکھ سکتے ہو۔ بازار میں بیٹھے ہو تب مجرا دیکھ سکتے ہو گھر میں بیٹھے ہو تو مجرا دیکھ سکتے ہیں اللہ اکبر اللہ۔

یہ ڈیرہ غازی خان کا واقعہ ہے مولانا قاری عبدالرحیم کلیم صاحب نے خود بات سنائی فرماتے ہیں میں ایک بندہ کا جنازہ پڑھانے لگا، اس کی میت پڑی ہوئی ہے اور میں جنازہ پڑھانے کے لیے صف میں کھڑا ہوا ہوں کہ اس کا بیٹا پہلی صف میں کھڑا ہے باپ کا جنازہ ادھر فرماتے ہیں میں نے جنازہ کی نیت شروع کی ادھر اس کے موبائل پر کسی نے فون کیا اور

ٹون پر اس نے اتنا گندہ گانا لگایا ادھر باپ کا جنازہ ہو رہا ہے ادھر جیب میں مجرا چل رہا ہے۔ ادھر جنازہ پڑھا جا رہا ہے ادھر بیٹے کی جیب میں گندہ گانا چل رہا ہے۔ ادھر جنازہ ختم ہوا ادھر اس کا مجرا ختم ہو گیا۔ فرماتے ہیں مجھ سے رہا نہ گیا میں نے بھرے مجمع میں کہا اوئے بے وقوف سن تم اپنے باپ کو کیا اجر پہنچا سکتے ہو جنازہ میں بھی مجرہ کا اہتمام کیا گیا۔

حضرات ذی وقار آیئے غور کیجئے جمعہ پڑھنے آپ پہلے بھی آتے ہو لیکن آج سن کر چپ کر کے نہ چلے جانا اگر چپ کر کے جانا ہے تو تمہارے آنے کا کیا فائدہ؟ میں ہاتھ باندھ کر بھرے مجمع میں یہ بات کہوں گا اپنے گھروں سے موسیقی کو نکال دو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں پورا پاکستان دیکھنے کا شرف اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا ہے پورے پاکستان کی سیر کی ہے پورا پنجاب دیکھا ہے اپنی آنکھوں کے ساتھ کئی ایسے باپ دیکھے ہیں جو ساٹھ ستر سال کی عمر میں اپنی عزت بچا بچا کر پھرتے ہیں۔

لیکن اس گندی بیماری موبائل نے بیٹیوں کی وجہ سے اس کی عزت کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے آج پتہ نہیں کتنے مہنگے مہنگے موبائل جیبوں میں ہیں بیٹی کو موبائل دینے کا کیا فائدہ ہے؟ عورت کے پاس موبائل کا کیا جواز ہے جو شادی شدہ نہیں، کنواری ہے اسے موبائل دینے کا کیا تک بنتا ہے میں کہوں گا ضرور کہوں گا جو اپنی جوان بیٹی کو، کنواری بیٹی کو موبائل لے کر دیتا ہے وہ اپنی عزت خود خراب کر رہا ہے۔

اس کی عزت ختم ہو گئی۔ اس کی کیا عزت رہ گئی جس کے پاس موبائل ہے وہ چاہے کسی کمرہ میں بند ہے سمجھ لو پوری دنیا پر پھر رہا ہے لیکن اس موبائل کی وجہ سے موسیقی اتنی عام ہو گئی ہے آؤ میرے نبی ﷺ کی احادیث سنو میری بات مانو یا نہ مانو تمہاری مرضی۔

میرے مفتی کی بات نہیں مانو گے تو تمہیں گناہ نہیں ہو گا، لیکن میرے بھائیو اس نبی کی بات تو مانو جس نے تمہارے لیے پتھر کھائے ہیں آج کوئی تمہاری جگہ پر ایک لاکھ روپیہ بھر دے تم ساری زندگی کی غلامی اس کے نام لکھ دو۔ دوست! میں کسی مجلس میں اسے گندہ نہیں کر سکتا اس نے کسی وقت میری جگہ پر ایک لاکھ روپیہ دیا تھا جس نے لاکھ دیا ہے اس کی

ساری زندگی کی غلامی کر رہے ہو اور جس نبی نے ساری زندگی تمہارے نام لگا دی ہے جس نبی کی زندگی کا ایک ایک غم اور ایک ایک پل تمہاری خوشی کی خاطر گزرا آج اس نبی کی بات تو مانو کیوں نہیں مانتے ؟

حدیث پاک میں آتا ہے اس حدیث کے راوی سیّدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں۔ میں یوں کر کے مجلس میں بیٹھا ہوں سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے محبوب نے فرمایا کائنات والو! میری امت کے لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا میری امت کے لوگ شراب پئیں گے لیکن شراب کا نام بدل دیا جائے گا کوئی کہے گا میں وسکی پی کر آ رہا ہوں کوئی کہے گا میں گھونٹ لگا کر آ رہا ہوں کوئی کہے گا میں پانی پی کر آ رہا ہوں کوئی کہے گا میں پیک لگا کر آیا ہوں۔ فرمایا شراب پئیں گے لیکن شراب کا نام بدل دیا جائے گا، آگے فرمایا کائنات والو! لوگوں میں کنجریاں عام ہو جائیں گی۔ گانا گانے والی عام ہو جائیں گی وہ پرانے دور کی بات ہے جب کسی کو گانے کا شوق ہوتا اپنے گھر میں کنجری لا کر رکھ لیتا اب تو جدید دور آ گیا ہے گانا گانے والی انڈیا میں گاتی ہے براہ راست تمہارے گھر دکھایا جا رہا ہے مجرا کرنے والا جناب امریکہ میں کرتا ہے اس کے مجرا کا ایک ایک انگ تمہارے گھر دکھائی دے رہا ہے تمہاری بیٹی بیڈ روم میں بیٹھ کر پوری کائنات کا گند دیکھ سکتی ہے۔

سارے گندے لوگوں کی فحاشیاں دیکھتی ہے آفرین ہے تمہاری عزت پر میں حیران ہوں اپنی بیٹی کو بیڈ روم میں سپیشل ٹی وی لا کر دیا ہے اور ٹی وی بھی ریموٹ والا لا کر دیا ہے تاکہ بیٹی کو اپنی عزت کا جنازہ نکالنے کے لیے اُٹھ کر ٹی وی کے قریب بھی جانے کی ضرورت نہ پڑے اپنے بیڈ پر بیٹھ کر کبھی امریکہ کی فحاشی دیکھے کبھی بٹن دبا کر انڈیا کی فحاشی دیکھے کبھی بٹن دبا کر پاکستان کا گند دیکھے اللہ اکبر اللہ۔

اپنے گھر میں تم نے مجرا چلا لیا تم کیوں خود کو مسلمان کہتے ہو؟ تیری بیٹی کمرہ میں بیٹھ کر اپنی عزت کا جنازہ نکال رہی ہے اللہ اکبر اللہ تم کہاں کے مسلمان ہو جو اپنی عزت کو گھر ہی میں خراب کر کے بیٹھ گئے ہو سنو میرے نبی ﷺ کی بات سنو میں کہتا ہوں میرا گریبان

پکڑو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن میرے نبی ﷺ کی بات سنو ناں میرے محبوب کی بات تو سنو ناں جو ہاں کرے تو حلال ہو جاتا ہے اور ہاں نہ کرے تو حرام ہو جاتا ہے۔

جو نبی اشارہ کر دے تو رب اشارہ کا بھی قانون بنا دیتا ہے اس نبی کی بات سنو ناں میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت کے نزدیک میری امت میں آلات موسیقی عام ہو جائیں گے معازف کا لفظ بولا فرمایا معازف یعنی ناچ گانا عام ہو جائے گا۔ یعنی آلات موسیقی عام ہو جائیں گے۔ کائنات کا رب ان پر اتنا ناراض ہو گا فرمایا کائنات کا رب ان کی شکلیں بدل کر زمین میں غرق کر دے گا۔ ایسے لوگوں کو زمین میں غرق کر دیا جائے گا غرق کرنے والی باتیں تو بہت دور رہ گئیں ادھر مظفر آباد میں کئی سال پہلے زلزلہ آیا آج بھی تم وہ جگہ دیکھ سکتے ہو ایک نہیں کئی ایسے ہوٹل تھے جہاں بدکاری ہوا کرتی تھی جہاں موسیقی کا اہتمام ہوا کرتا تھا کائنات کے رب نے اُن لوگوں کو ان ہوٹلوں کو زمین میں غرق کر دیا تباہ و برباد کر دیا۔ اتنا کچھ دیکھ کر بھی رب سے ڈر نہیں لگتا تو پھر کب رب کے در پر آؤ گے۔

آؤ اللہ تعالیٰ کے در پر آ جاؤ۔ کائنات کے رب سے ڈر جاؤ اور میرے نبی ﷺ کی باتیں مانا کرو۔ حدیث پاک میں آتا ہے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کائنات والو! آسمانوں کے رب نے مجھے آلات موسیقی توڑنے کے لیے بھیجا ہے میں دنیا پر ڈھول کو توڑنے آیا ہوں میں دنیا میں بانسری کو توڑنے آیا ہوں میں دنیا میں سارنگی توڑنے آیا ہوں میں دنیا میں بانسری کو توڑنے آیا ہوں میں دنیا میں سارنگی کا قلع قمع کرنے آیا ہوں۔ میں دنیا میں موسیقی کی تباہی کے لیے آیا ہوں تم نے جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے وہ نبی تو گانے کو توڑتا ہے تم اس کو روح کی غذا سمجھتے ہو میرا نبی تو موسیقی سے نفرت کرتا ہے تم اسے روح کی غذا سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ بندہ جھوٹ بولتا ہے بکواس کرتا ہے جو بندہ کہتا ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کا انجام اسے بڑی جلدی نظر آئے گا اللہ تعالیٰ کا قرآن میرے روح کی غذا ہے فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (الرعد :28)

اللہ اکبر اللہ فرمایا مومن کے دل کو قرار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پہنچتا ہے گانے سے

نہیں پہنچتا۔

ذکر اللہ دا بڑا نرالا

ٹٹے دلاں نوں جوڑن والا

آج کروڑوں میں کھیلنے والا ہارٹ کا مریض ہے۔آج شوگر مل کے مالک کو خود شوگر ہے جناب کروڑوں کی جائیداد ہے اور خود کو ٹی بی ہو گئی ہے نہ چینی کھا سکتا ہے نہ گھی استعمال کر سکتا ہے نہ فلاں کھا سکتا ہے نہ فلاں کھا سکتا ہے کہاں گئی تمہاری جوانی اور تمہاری زندگی کا کیا کرنا ہے رب کی نعمتیں ہونے کے باوجود تم پر حرام ہیں ایک ڈاکٹر کے کہنے پر چینی چھوڑ سکتے ہو آسمانوں کے رب کے کہنے پر گناہ نہیں چھوڑ سکتے سرجن کے کہنے پر دنیا کی نعمتیں چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہو مدنی سرکار کے کہنے پر گانا نہیں چھوڑ سکتے آفرین ہے تمہاری سوچ پر اور تمہارے فیصلے پر پتہ نہیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو اللہ اکبر اللّٰہ آؤ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو ذکر کرو تمہارے دل کی بیماریاں دور ہو جائیں۔

قرآن پڑھا کرو تمہارے دل کی تکالیف دور ہو جائیں نماز پڑھا کرو تمہارے جسم کی بیماریاں دور ہو جائیں۔اللہ اکبر اللّٰہ.

ذکر اللہ دا بڑا نرالا

ٹٹے دلاں نو جوڑن والا

تو ذکر دے موتی رول بندیا

اللہ ہی اللہ بول بندیا، اللہ ہی اللہ بول

او وچ قبر دے بڑا ہنیرا

کوئی نئیں اوتھے ساتھی تیرا

تو قبر داساتھی تول بندیا

اللہ ہی اللہ بول بندیا اللہ ہی اللہ بول

بڑے بڑے اتھے پھیرا پا گئے

وہ بھی آئے جو کہتے تھے موسیقی نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا، لیکن دنیا سے چلے گئے ان کا جسم کیڑوں نے کھالیا وہ بھی دنیا میں آئے جو طبلہ اور سارنگی کو اپنی غذا کہتے تھے آج ان کے کفن کی چادر نہیں ملتی۔

بڑے بڑے اتھے پھیرا پا گئے
خود نوں وچ خاک سما گئے
او بستر کر گئے گول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا، اللہ ہی اللہ بول

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُo﴾ (الرعد :28)

فرمایا: دل کو قرار گانے سے نہیں ملتا دل کو قرار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملتا ہے جاتے جاتے وہی حدیث جو میں نے پہلے سنائی تھی فرمایا قیامت کے نزدیک لوگوں کو قرآن بھی آتا ہوگا حدیث بھی آتی ہوگی لیکن شہ رگ سے اوپر نہیں جائیں گی فرمایا: عمل نہیں ہوگا کائنات کا رب ان پر ناراض ہوگا فرمایا کائنات پر سب سے گندے بندے وہ ہیں جنہیں پتہ بھی ہے اور عمل نہیں کرتے احادیث کا علم بھی ہے لیکن عمل نہیں۔

آؤ میں موسیقی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے نبی کی احادیث تمہارے سامنے رکھ چکا ہوں تمہیں بتا چکا ہوں اگر تم ان کے اوپر عمل نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ٹھہرو گے آؤ اپنے گھروں میں سے اپنی جیبوں سے اپنی دکانوں سے موسیقی نکال دو۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن چلاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کی احادیث چلاؤ تاکہ تمہارے گھر اور دوکان میں برکت ہو دعا ہے جو کچھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز



ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ | منڈی عثمان والا قصور پاکستان
Cell: 0300-6595304